ربع اول مظاہر حق
ترجمہ مشکوۃ شریف

حسن اخلاق پر جو یہہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اوسکو لوگون نے چھوڑ دیا تہا اور نا معلوم ہوتا تھا کہ اونکا پتہ کہ لوگ مرتبہ انکا بہول گئے تھے فَشَيَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِهَا مَا عَفَى وَشَفَى مِنَ الْعَلِيلِ فِي تَأْيِيدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ مَنْ كَانَ عَلَى شَفَا پس مضبوط اور بلند کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان اوسکے جو مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تہا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے ف یعنے جو کہ بسبب اپنے کفر اور شرک کے قریب تہے دوزخ کے گڑھے مین پڑنے اور ہلاک ہونے اونکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اوس سے بچایا وَأَوْضَحَ سَبِيلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلُكَهَا وَأَظْهَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ يَمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اوسکیلئے کہ ارادہ کرے چلنے اوسکا اور ظاہر کئے گنج نیکبختی کے اوسکیلئے کہ قصد کرے مالک ہونے گنجون کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور عبادات اور معارف ہین کہ جو کوئی یہہ حاصل کرتا ہے لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے اور اعمال و اقوال وغیرہ لیکن أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهِ لَا يَسْتَتِبُّ إِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكَاتِهِ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهِ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيحِ الَّذِي صَنَّفَهُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهُ أَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِي بَابِهِ وَأَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْأَحَادِيثِ وَأَوَابِدِهَا اب پیچھے حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہین درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک حضرت سے اور اعتماد ساتھ رسّی اللہ کے یعنے قرآن کے نہین پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تہی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اوسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے کنیت اونکی ابو محمد اور نام اونکا حسین بیٹے مسعود پوستین دوز کے رہنے والے بغشور کے بلند کرے اللہ درجہ اونکا تہی کتاب مصابیح جامع تر کتابون کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنے بیچ باب عملون اور اعتقادون اور احکام ایمان و اسلام کے اور خوب تہی طرف ضبط کے واسطے منتشر اور متفرق حدیثون کے ف شوارد اونٹ بہاگنے والے اور اوابد چارپائے وحشی یہان مراد شوارد سے وہ حدیثین ہین کہ کتابون اصول مین روایت کی گئی ہین لیکن طالب کو جگہہ اونکی معلوم نہین کہ یہہ حدیث کہان مذکور ہے پس وہ حدیثین گویا انہے بہاگی ہوئی ہین اور مراد اوابد سے وہ حدیثین ہین کہ معنی مقصود طالبون سے پوشیدہ ہین پس گویا وحشی ہین پس محی السنہ نے اسطرح بابون مناسب مین روایت کی ہین کہ یہہ بات اون سے جاتی رہی اور احوال محی السنہ کا یہہ ہے کہ اپنے زمانہ مین شیخ مفسرین اور محدثین کے اور مقتدا اہل اسلام کے تہے [illegible] التنزیل مصنف [illegible] فقہ اور حدیث و قرأت مین مہارت رکہتے تہے اور مزاج مین اونکے تکلف اور [illegible] تہا اور [illegible]

جب شکر دونے بہت عرض کیا کہ خشک روٹی سے ضعف کمال ہوجائیگا تب روغن زیتون کہانے لگے اور انہوں نے جب شرح السنہ
تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تو نے سنت میری جب سے انکا
لقب محیی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنیوالے سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانو ہے ہراۃ و مرو کے درمیان میں پس صحیح
حدود خراسان کے اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار چار سو چونتیس ہیں مشکوۃ والے نے ڈیڑہ ہزار اور گیارہ حدیثیں زیادہ کین پس مشکوۃ میں
سب چہہ ہزار ہیں اور نام مشکوۃ کے مصنف کا ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری الخطیب التبریزی ہے۔ وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ طَرِيقَ الاخْتِصَارِ وَحَذَفَ الأَسَانِيدَ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی
مصنف مصابیح نے کہ راضی ہو اللہ اوس سے راہ اختصار کی اور دور کیا سندوں کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اسکے بعضے پرکہنے والون نے
ف اور دور کرنے سندوں کے سے یہاں ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی اسلیے پرکہنے والون نے
یعنی عالموں نے کہ صحیح حدیث کو غیر صحیح سے تمیز کرلیتے ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال صحت وغیرہ کا سند اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے
وَإِنْ كَانَ نَقْلُهُ وَإِنَّهُ مِنَ الثِّقَاتِ كَالإِسْنَادِ لَكِنْ لَيْسَ مَا فِيهِ أَعْلاَمٌ كَالأَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ
اللهَ تَعَالَى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَأَعْلَمْتُ مَا أَغْفَلَهُ كَمَا رَوَاهُ الأَئِمَّةُ الْمُتْقِنُونَ وَالثِّقَاتُ
الرَّاسِخُونَ مِثْلُ اور اگرچہ نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے ہے اسواسطے کہ تہے وہ عالم ثقہ لوگوں سے لیکن نہیں ہے وہ چیز کہ بیچ
اسکے نشان ہوں مانند بے نشان کے پس طلب کی میں نے خیر اللہ تعالی سے اور توفیق چاہی میں نے اوس سے اسلیے اس کام خیر پر
پس نشان کر دیا میں نے اوس چیز کو جو بے نشان تہی یعنی مصابیح والے نے جو نام صحابی اور [illegible] دور کیا تہا میں نے ہر حدیث میں بیان کر دیا
[illegible] روایت کیا ہے [illegible] مضبوط ہیں اور ثقہ ہیں مانند أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
الْبُخَارِيِّ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری کے ف احوال بخاری کا یہ ہے کہ سید الشیوخ بخاری کی دن جمعہ کے بعد نماز عصر کے بعضی
روایتوں میں تیرہویں یعنی روایت میں سولہویں شوال کو سال ایک سو چورانوے میں ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہے ہیں بالولاء یعنی انکا پردادا
مسلمان ہوا تہا اوس کے ہاتھ پر ایک شخص کے کہ وہ تہا قوم جعفی میں اور نسب انکا اسطرح سے ہے کہ محمد بیٹا اسماعیل کا اسماعیل بیٹا
ابراہیم کا ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ بے کی زبر کے اور را کی جزم کے اور دال کی زیر کے اور زی کی
جزم کے بے کی زبر سے ہا کی جزم سے چنانچہ مغیرہ پردادا انکا اوپر ہاتھ یمان جعفی کے مسلمان ہوا تہا اور یمان جعفی حاکم بخارا کا
مجوسی تہا بخارا کا [illegible] طرف منسوب ہوتا اور حالت لڑکا پن میں دو
آنکہوں [illegible] جاتی رہی تہی [illegible] آنکی ماں [illegible] اور [illegible] حالت [illegible] ایک دن حضرت

ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں خوش ہو حق تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی عنایت فرمائی اور بسبب
بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے بیچ جناب باری تعالیٰ کے ہیں ماں اوسکی خواب دیکھکر صبح کو جو اوٹھی تو آنکھیں بیٹے اپنے کی روشن دیکھیں
اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سنتے اوسکو یاد کر لیتے اسیوقت سے اونہوں نے حدیثیں یاد کرنی شروع
اور بعد اوٹھنے مکتب کے سے اونہوں نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا میں بھی مشہور بداخلی چنانچہ اونکے پاس بخاری نے جانا شروع کیا اونہیں
دنوں میں وہ عالم داخلی ایکدن اپنی کتاب حدیث میں تھی لوگونکے روبرو پڑھتے تھے اتفاقا اونکی زبان سے اسطرح سے نکلا بیان کرنے
حدیث کے ہیں کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے روایت نہیں کرتا اوس عالم داخلی نے
بخاری کو شاید جھڑکی دی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب میں دیکھو کہ کیا لکھا ہے پس وہ عالم اپنے گھر میں گئے اصل کتاب اپنی میں دیکھا اور
بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کے راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کسطرح ہے بخاری نے کہا اصل اسطرح سے ہے کہ سفیان عن الزبیر بن
عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسیطرح سے ہے اور کتاب اپنے کی درستی اوسیطرح کی [illegible]
واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولہ برس میں پہونچے کتابیں ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کیں اور اپنی ماں کے ساتھ اور بھائی
کہ نام اوسکا احمد تھا واسطے حج کرنیکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے ماں اور بھائی [illegible] آئے اور یہ
ملک حجاز میں واسطے طلب حدیث کے ٹھیرے رہے اور جب اٹھارہ ۱۸ برس کے ہوئے کتابیں تصنیف کرنی شروع کیں ایک کتاب بیچ [illegible]
صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول انکے تصنیف کی اوسکا نام کہا کتاب التاریخ اول اوسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر [illegible]
راتوں میں صاف کیا اور بخاری نے کہا ہوگا کوئی نام ہے کتاب تاریخ میرے کہ ذکر نہیں ہے مگر کہ قصہ اوسکا طولانی یاد رکھتا ہوں میں [illegible]
خوف اسکا کہ اگر سب لکھوں تو طول بہت ہو جاویگا اسواسطے کتاب میں درج نہیں کیا کہ یہ سبب حال [illegible] والوں کا ہمراہ [illegible]
ابن اسماعیل کہ محدث اوسوقت میں تھے اون سے نقل ہے کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادوں کے میں ہی آمد و رفت
رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات اور قلم نہ رکھتے تھے میں نے اونسے ایکدن کہا کہ تم بھی آمد و رفت استادوں کے پاس کرتے ہو لیکن کیا فائدہ
بغیر لکھنے کے یاد نہیں رہنے کا لکھنا ضرور چاہیے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کے کہا کہ تم مجھکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس
لکھا ہوا ہے اسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو اوس سے مقابلہ کرو اتنی مدت میں پندرہ ہزار حدیثیں لکھیں تھیں اور بخاری نے سب کو وہ
حدیثیں یاد پڑھنی شروع کیں کہ جیسے لکھے ہوئے کو اوسکی یاد سے صحیح کرنا شروع کیا بعد اوسکے بخاری نے کہا کہ تم یوں گمان کرتے ہو کہ میں
حیران ہوتا ہوں حامد ابن اسمعیل نے کہا کہ میں نے اوسکو دیکھا [illegible] شخص ہو جاتا ہے کوئی [illegible] نہیں کریگا وہ سبب تصنیف
کرنا صحیح بخاری کا یہ ہوا کہ ایکدن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹھے ہوئے تھے اسحاق بن راہویہ کی یاران [illegible] نے کہا

اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر صحیح حدیث کی جمع کرے اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلیٰ کو پہونچین ہون اونہین پر اکتفا کرے
تو کیا خوب ہو کہ عمل کرینوالے بے شبہہ اور بے وسواس اور بے تامل اوسپر عمل کرین اور احتیاج پوچہنی کسی عالم کی نہو کہ یہہ حدیث صحیح ہے
یا ضعیف تک بعد اوسکے وہ مجلس برخاست ہوئی لیکن یہہ بات اونکی بخاریکے دلمین رہی اوسوقت سے تصنیف کرنا اس کتاب بخاریکا
اونکے دلمین مقرر ٹہرا اور چہہ لاکہہ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تہین اونمین سے چنکر اپنی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ
بہت صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہین بسبب خوف طول کے نہین لائے اور محمد ابن اسمٰعیل بخاری کیا
وقت تصنیف کرنے بخاریکے واسطے ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر حدیث لکہتے اور سولان برس کی مدت مین
یہہ کتاب تمام کر چکے اور اونکی زندگی مین لوگون نے اون سے سند بواسطہ نوّے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا امیر
خالد بن احمد ذہلی تہا کہ اوسنے محمد اسمٰعیل بخاریکو تکلیف دی کہ میرے بیٹونکو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور اور کتابین اپنی تصنیف میرے
گہر آکر پڑہا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تمکو غرض ہے اپنے بیٹونکو میری مجلس مین بہیجو اور موافق
طالب علمون کے پڑہین اوسنے سردار سے کہا اگر اسطرح سے ہی بس چاہیے کہ جسوقت میرے بیٹے پڑہین اوسوقت اور کوئی حاضر نہوا اور دروازہ
پہ چوبدار کہڑے رہین کہ کسیکو آنے نہ دین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے بیٹے ہون اوسی مجلس مین موچی جولاہے اونکے برابر بیٹہین
بخاری نے یہہ قبول نکیا اور کہا کہ یہہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت اسمین شریک ہے کسیکو اسمین تخصیص نہین آخر اوسکو
یہہ بات بری لگی اور دلمین کینہ رکہا اور تدبیر نکالنے کی انکی کی اور بعضے عالمون ظاہرین کو اپنے ساتہہ رفیق کیا اون عالمون نے بیچ اعتقاد
بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اونکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر بنا کر بخاریکو بخارا سے نکال دیا اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی
مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نگزرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا خلیفہ کا حکم ہوا کہ اسکو گدہے پر
سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال اوسکا برا ہوا چنانچہ یہہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکہا ہے و حریث ابن ورقہ عالم کہ شریک
اوس امیر کے بخاریکے نکالنے مین تہا وہ بہی رسوا ہوا اور بہت فضیحتی اوسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوسکے
نکالنے بخاری کے مین تہا اوسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہان سے نکلکر نیشاپور مین گئے اور اوس جگہہ کے
امیر سے بہی ناموافقت ہوئی آخر سمرقند کا قصد کر کے خرتنگ کے پہونچے کہ چہہ کوس ہے سمرقند سے اوسی جگہہ انکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور
سال ہجرت کے دو سو چہپن ٢٥٦ تہین اور عمر اونکی باسٹہہ برس کی ہوئی اور استاد اونکے بہت ہین اور بڑے استاد وہی اسحاق
ابن راہویہ اور علی ابن مدینی اور احمد بن حنبل اور یحیی ابن معین تہے اور خطیب ابو بکر بغدادی نے ساتہہ سند اپنی کے عبد الواحد طواویسی سے
نقل کیا ہے کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکہا مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ جماعت اصحاب کے کہڑے ہین اور انتظار کرتے ہین

اور پیدایش ابو داود کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولوین شوال کو ۔ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ
النَّسَائِيِّ اور ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی کی ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب
بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر کے اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کے اور پیدایش انکی دو سو چودہ
مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرونمین پہرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سنین اور بیچ خراسان کے اور حجاز اور
عراق کے اور جزیرہ کے اور شام اور مصر کے علما سے تحصیل علم کی کیا اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اور اوس وقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تہی
ایک برس دو مہینے اونکے پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تہے چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہی وہ دلالت کرتی ہی انکے شافعی مذہب ہونے پر اور صوم
داودی ہمیشہ رکہتے تہے صوم داودی یہ ہی کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود ورد کرنے کے انہین قوت جماع بہت تہی
کہ چار عورتین انکے نکاح مین تہین ہر عورت کے پاس ایک ایک رات رہتے تہے اور حرمین بہی بہت تہین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کر فارغ ہوئے
ایک امیر کا اوس وقت مین تہا اوس نے اون سے پوچہا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہون نے کہا کہ نہین بعض صحیح ہی بعضے حسن اور بعضے اون سے
التماس کیا کہ ان سب حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کے نہایت صحیح ہون اونکو میرے واسطے جدا لکہیے پس اسواسطے سنن مجتبی انہون نے
تصنیف کی اور سبب انکے وفات کا یہ ہی کہ انہون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کے تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے
وقت جمع کے اوس کتاب کو پڑہین تاکہ آدمی اوس جگہ کے کہ سبب سلطنت بنی امیہ کے مذہب نواصب کا رکہتے تہے وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑی سی
وہ کتاب ایک دن وہان مسجد کے مجمع مین انہون نے پڑہی کہ ایک شخص نے اوس مجمع مین سے پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بہی کچہ تصنیف
کیا نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ برابر سر نجات پاوے اون کے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکہا ہی کہ یون کہا
کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک کچہ نہین ہین یہ بات سنتے ہی انکو لوگون نے خوب مارا یہان تک کہ آدہ موئے ہو گئے آخر اونکے خادم اونکو
اوٹہا کر گہر مین لائے اوس وقت انہون نے یہ کہا کہ مجہکو مکہ کی طرف لیچلو تاکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ بموجب کہنے اونکے
لیگئے بعد پہنچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین پیر کے دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم

وَأَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کے ف

احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد اللہ نام انکا محمد ابن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم انکی ربیعی منسوب ہین ربیعہ
کے مولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کے اور یہہ بہی ایک معتمد لوگ تہے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تہے اور بہت
بار اونکے حدیثین سنین اور بہت شہرونمین پہرے واسطے طلب حدیث کے اور انکی کتاب کو بہی اکثر علما نے بیچ صحاح ستہ کے داخل رکہا ہی
بلکہ کتنی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نے انکی کتاب کو صحاح ستہ مین داخل نہین رکہا اسواسطے کہ اکثر حدیثین منکر بلکہ موضوع اوس مین ہین

وارد ہوئی ہو اوسپر فضیلت قزوین کے لوگون نے حدیثین بہت نقل کی ہین لیکن محدثون کے نزدیک وے سب موضوع ہین اور پیدایش انکی
دوسو نو کے اور وفات انکی دوسو تہتر مین دن پیر کے ستائیسوین رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الدَّارِمِيِّ اور ابی محمد عبد اللہ ابن عبد الرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبد اللہ بن عبد الرحمن
ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہے طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہے طرف قوم کے یہہ ہین ایک بڑے محدثین اور عالم ہین
اور تعریف کئے گئے ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور انکی کتاب ہی بہت اچہی کتاب ہے حدیث کی [illegible] روایت کرتے ہین
ابن ماجہ سے اور حبان ابن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سے اور انسے بہی روایت کرتے ہین بڑے محدثین یا مسلم
اور ترمذی کے اور پیدایش انکی ایکسو اکاسی مین اور وفات انکی دوسو پچپن مین اور اسحق بن احمد بن خلف [illegible] مین اسماعیل
بخاری کے پاس بیٹہا تہا کہ خبر پہنچی عبد اللہ ابن عبد الرحمن دارمی کی موت کی اوسوقت محمد ابن اسماعیل نے سر اپنا نیچے جہکایا اور پڑہا
وانا الیہ راجعون کا پڑہا اور آنسو اونکے رخسارون پر بہے واللہ اعلم وَاَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ اور ابی الحسن
علی ابن عمر دارقطنی کی ف احوال دارقطنی کا یہہ ہے کہ ابو الحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی ابن دارقطنی حافظ حدیث کا
اور علامہ مشہور تہا ساتہ فضیلت کے اور علم حدیث کے اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور احوال راویون کا اور کتاب دارقطنی
مین ایک حدیث کئی سندون کرلاتا ہے اور اس سے روایت کرتے ہین ابو نعیم اور ابو بکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری
اور حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ مین [illegible] اور وفات ہی انکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدہ
بائیسوین ذی قعدہ کو تین سو پچاسی مین اور یہہ بہی بہت پہرے ہین ملکون مین واسطے تحصیل حدیث کے [illegible] کوفے مین اور بصرے مین اور شام مین
اور واسط مین اور مصر مین اور سوا انکے شہرون اسلام مین اور دارقطن [illegible] ایک محلہ بغداد مین [illegible]
دارقطنی ہے اور عربی مین قطن کہتے ہین روئی کو یہہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دارقطن کہلاتا تہا اور بعضی روایت مین وفات انکی
ذی قعدہ کو جمعرات کے دن واللہ اعلم وَاَبِي بَكْرٍ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کے ف
احوال بیہقی کا یہہ ہے کہ کنیت اونکی ابو بکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی [illegible] حدیث مین [illegible]
تصنیف بہت ہین نقل ہے کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور [illegible] کتاب السنن اور [illegible]
دلائل النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب البعث والنشور [illegible] فضائل صحابہ [illegible]
اور کتاب شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کے مہینے [illegible] ہجری مین اور وفات انکی [illegible]
نیشاپور کے چارسو چہین ہجری مین واللہ اعلم وَاَبِي الْحَسَنِ رَزِيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ اور ابی الحسن رزین ابن معاویہ

جبتک کہ امام شافعی کی صحبت میں نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے ہیں نقل ہے کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم کی محمد سے بطریق
عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن میں تمام یاد کر لی اور وفات انکی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری میں اور اوسی روز عصر کے بعد دفن کیا
بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ اور ساتھ سند ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل
شیبانی کے ف احوال انکا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو عبداللہ اور نام انکا احمد ابن محمد ابن حنبل ابن ہلال ابن اسد ابن ادریس ابن عبد اللہ
ابن حیان ابن اسد ابن ربیعہ ابن نزار ابن معد ابن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے
بہت تھا اور بغداد میں انکا نشو نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اوسی جگہہ کی بعد اسکے واسطے سننے حدیثوں کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور
مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرہ کے طرف گئے اور حدیثیں لکھیں اور سنیں علما ان شہروں کے سے اور روایت کرتے ہیں یزید ابن ہارون
اور یحیی ابن سعید قطان اور سفیان ابن عیینہ اور شافعی اور سوا انکے اور علما سے بھی اور ان سے بھی بہت لوگ نقل کرتے ہیں مانند محمد ابن اسمعیل
بخاری کے اور مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابوزرعہ اور ابو داؤد سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق ابن راہویہ نے انکے حق میں کہا ہے کہ احمد ابن حنبل
حجت ہے یعنے دلیل ہے درمیان خدا اور بندوں خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق میں فرمایا ہے کہ بغداد میں سے کوئی نہیں چھوڑا کہ زیادہ عالم ہو اور پرہیزگار
اور تقوی میں اور علم میں احمد حنبل سے اور احمد ابن سعید دارمی نے کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی
احمد ابن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند مشہور ہے درمیان محدثین کے اور حدیثیں اوسمیں زیادہ ہیں پچاس ہزار سے اور ابو داؤد سجستانی نے
نقل کیا ہے کہ صحبت میں بیٹھنا احمد حنبل کی گویا کہ صحبت ہے آخرت کی اسواسطے کہ انکی مجلس میں ذکر سوا امور دین کے نہ تھا اور ذکر ہے کہ احمد حنبل
نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اوسپر صبر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد ابن موسی کہتا ہے کہ اہل مصر سے حسن ابن عبد العزیز کے واسطے
بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جا سے آئیں اور لیکر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن ابن عبدالعزیز نے اوسمیں سے تین تھیلیاں ہزار ہزار اشرفی کی
کہ سب تین ہزار ہوئیں احمد حنبل کے واسطے بھیجیں اور کہا کہ اے ابو عبداللہ یہہ تمکو میراث میں بوجہ حلال پہونچا ہے اسکو لیجئے اور اپنے اہل و عیال پر
خرچ کیجئے امام احمد حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہیں اور ایک اشرفی بھی اوسمیں سے قبول نہیں کی اور اسی قسم کی باتیں اون سے بیچ مقدمہ کے
اور توکل کے اور استغنا کے اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہیں اور پیدایش انکی بیچ بغداد کے ایک سو چونسٹھ ہجری میں ہے اور
وفات انکی بھی بیچ بغداد کے دو سو اکتالیس میں جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَأَبِي عِيسَى
مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ اور ساتھ سند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو عیسی ہے اور
نام انکا محمد ابن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساکن ترمذ کے ترمذی نسبت ہے طرف شہر ترمذ کی اور یہہ بھی بڑے
محدثوں میں ہیں اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہے اوپر بڑے علم انکے کے اور اوس کتاب میں انہوں نے کتنی باتیں لازم

ف اور احوال رزین کا یہہ ہے کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا رزین ابن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہے عبدری کے
طرف عبد الدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہے قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس ۵۲۰ مین ہے یہہ جو مذکور ہوے تیران شخص ہین پیشوا
حدیث کے انہون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے روایت کی ہین پس مشکوۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کرکر نام اونکا
کتاب الیکا لکہہ دیا ہے اور سوا انکے اوروں سے بہی نقل کی ہین لیکن کم جیسا کہ آگے کہتا ہے مصنف وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ
مَا هُوَ ۔ اور سوا انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر اونکا یہہ ہے اون غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب اونکا
محی الدین اور کنیت اونکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی ابن شرف حزامی ساتہہ حا حطی کے زیر سے اور زے سے منسوب ہے طرف حزام
کے نام اونکے ایک جد کا ہے اور نووی ایک مکان ہے متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اوسکی طرف ہے اور کبہی اوسکو
نواوی بہی کہتے ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوا کے چہ سو اکتیس ۶۳۱ مین محرم کی پہلے عشرہ مین اور وفات انکی بدہ کی رات
چودہوین رجب کو چہ سو ستتر مین اور بعضے ان غیرون مین ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابو الفرج نام اونکا عبد الرحمن بن علی البغدادی
حنبلی صدیقی مشہور بابن جوزی نسبت ہے ایک مکان کیطرف کہ اوسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث
فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تہا بیچ
زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدایش انکی بیچ پانسو دس ۵۱۰ کے ہجرۃ سے اور وفات انکی پانچ سو ستانوین ۵۹۷ ہجری مین اور کتابین انکی
کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ موضوعات حدیث کے کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین
اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا ہے اور اقوال صوفیہ کا بہی بیان ہے
اور بیچ انکار جماعت صوفیہ [illegible] خوب مبالغہ کیا ہے اور ایک قصہ انکا بہت مقبول ہے کہ ایک دن [illegible]
اور شیعہ کے جہگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابو بکر کے اور حضرت علی کے یہان تک کہ آپس مین نوبت جنگ و اختلاف ہوا آخر کو
حکم ابن جوزی کے دونون راضی ہوئے اور ان دنون مین حکومت تہی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے
چڑہے تہے کہ اوسیوقت ایک شخص نے اون دونون مین سے پوچہا کہ من افضل الناس بعد یعنی کون سا بہتر ہے صحابیون مین
انہون نے دونو فرقون کی رعایت کرکر جواب دیا واسطے خوف ایذا کے اور جواب یہہ کہا کہ افضل صحابۃ رسول اللہ الذی
بنتہ فی بیتہ افضل اصحاب رسول اللہ وہ ہے کہ بیٹی اوسکی بیچ گہر اوسکے تہی پہر جلد اوس مجلس سے نکلگئے ابن جوزی وہان سے چلے گئے
ہوئے کہ کوئی پوچہنا احوال مفصل کا نہ کرے اور وہ دونو فرقے خوش ہوکر اپنے اپنے مذہب موافق گمان فضیلت کا اپنے
یعنی سنیون نے جانا کہ بیٹی حضرت ابو بکر کی بیچ گہر رسول خدا کے تہی یعنی حضرت عائشہ اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا

ہوتا ہی پس جس نیت اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کو بیہودہ بازار مین گرفتار کیا ہون بچتے یہان محفوظ
ہین اور حق اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علمانے کہا ہی کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کرلیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکے
نزدیک یہہ ہوجاویگا اور ثواب اسکا پاویگا یہہ بیان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوٰۃ وسلام بھیجا حضرت پر اور
اور دعا ہین کہ حدیث شریف مین آئی ہی وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اونکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے
کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کیلئے اور تلاوہ قران کیلئے یا سننے قران کیلئے یا وعظ ونصیحت کیلئے میسر ہوئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ سننے کیلئے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کے گہرون خدا کے بیٹھے
اور تلاوت قران اور آپس مین پڑھنا پڑھانا اوسکا کریں تو گہیر لیتے ہین اوسکو ملایک اور ڈھانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت
کرے کہ وضو کر کر مسجد مین نماز کیلئے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فایدہ لینا ساتھ
تعلیم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے کہ مسلمان بہائیون کی
ملاقات کی اور انکو سلام کرنے کی اور نیت کرے کہ تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر
جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جا نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق
بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہوسکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون نہو یہہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہی مثلا خوشبو
لگانے مین سمجہ کو یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکہتے تھے اسلئے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم
مسجد کا کرے اور نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹھیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بو میرے کے غیبت کرکر گناہ مین
پڑیگا خوشبو لگاکر اسکو غیبت سے بچاونگا اور قصد کرے معالجہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف
خوب حاصل ہون پس اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطے
لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم
ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنے ہجرت کے یہہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی
خوشی کیلئے جاوے پس یہہ اگر خاص اللہ کی رضامندی کیلئے ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی
کی کچہہ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہی کہ باز رکہے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنا مین اگر نیت رضا
حق بہی ہو کی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کرکر آیا تہا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اوسکے حق مین یہہ حدیث

بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نے کہا ہے کہ صحیح کسی روایت سے حضرت سے
نہین آیا کہ نیت زبان سے کبھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہے کہ ساتھہ نیت
دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرت کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرت سے
کبھی کیا ہو اوس فعل کے کرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہئے کہ اوس چیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور
جو کوئی دوام کرے ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہے تمام ہوا یہان تک سلب ترجمہ
شیخ عبد الحق دہلوی کا **مسئلہ ۲** نیت وضو مین سنت ہے اور جگہہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دہونے مونہہ کے کے
اور بہتر یہہ ہے کہ کرے نیت وقت دہونے ہاتون کے پہونچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دہونے مونہہ کے اور غسل مین بھی
نیت سنت ہے اور لائق ہے کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہے اور سوقت نیت کرے کہ جوقت ہاتہہ مٹی
پر رکہے اسکے بعد ہاتہہ مونہہ پر پہیرے اور ہاتہون پر **مسئلہ ۳** صحیح نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی
عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہے اور دوسرے امتیاز یعنی اپنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت او غیر عبادت
فرق سمجہتا ہو اسواسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہے اوسکا علم چاہئے پس
ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اوسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتہے یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز
نہ ہووے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح سے اگر کسی
نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اوسکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونو باطل ہوگئے اسواسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہے **مسئلہ ۴**
نماز فرض مین چار چیز کی نیت چاہئے ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون دوسرے یہہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسرے یہہ کہ تعین وقت ظہر کا
عصر کا یا مغرب کا چوتہے یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کے ٹہراوے اگر
ان چارون مین سے ایک کا بہی دہیان نہوگا تو نماز نہین ہونے کی **مسئلہ ۵** عبادت واجب کا نیت مین مانند فرض کی ہے یعنی
تعین واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا **مسئلہ ۶** سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین
راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونو برابر ہین **مسئلہ** روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہے ساتہہ نیت روزے رمضان کے اور ساتہہ نیت نفل
کے اور ساتہہ نیت مطلق روزے کے یعنی روزے کی نیت کی نہ نیت [illegible] مین اور [illegible] فرض ہے سنت [illegible]
ان صورتون مین بہی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بہی درست ہے [illegible]
[illegible] دوپہر سے پہلے پہلے یعنی نصف نہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے

وَذَكَرْتُ الْاٰخَرَ فِي مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ اور رد وہ چیز کہ اشارہ کی طرف اوسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب ہے یا ضعیف ہے یا سوا ان دونوں کے
بیان کیا ہے سبب اوسکا اکثر اور جس چیز کو نہیں اشارہ کیا طرف اوسکے اونہوں نے کہ ہے صحیح اصول کے ہے پس تحقیق پیروی کی مینے شیخ کی
بیچ چھوڑ دینے اوسکے مگر ہے صحیح کتنی جگہوں کے واسطے کسی غرض کے **ف** یعنے مصابیح والینے مصابیح میں بیان کیا ہے بعضی
حدیثوں کو کہ یہ غریب ہے یا ضعیف ہے یا شاذ ہے یا منکر ہے تو مشکوۃ والینے اونکا بہی سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور
منکر ہونیکا بیان کر دیا اور جس جگہہ مصابیح والینے مصابیح میں غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہیں کیا تو مشکوۃ والینے بالکل
نہ کہے بعضی جا ... یعنی غرض کے بیان کر دیا اسواسطے کہ بعضے لوگ اور حدیث میں کلام اور طعن کرتے تھے
... ہونیکے انہوں نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن اور غریب اور ضعیف ہے
... ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے وَرُبَّمَا تَجِدُ
مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ
عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی
جگہہ پاویگا ... نہیں ذکر کیا مینے پیچہے حدیث کے اور یہ ہوا اسواسطے ہے کہ نہیں خبردار ہوا میں اوپر روایت
کے پس چھوڑ دی مینے اوس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکے پس ملا دے اوسکو ساتھ اوس حدیث
کے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مینے اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہے مصباح کہتے ہیں چراغ کو
اور مشکوۃ کہتے ہیں طاقچہ کو جسمیں چراغ رکہے جاتے ہیں پس جیسے طاق ہے اسیطرح کتاب مصابیح رکہی ہوئی ہے اس مشکوۃ میں
... اَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ اور
سوال کرتا ہوں میں اللہ سے توفیق کا یعنے تصنیف کتاب اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور مدد کا اور ہدایت کا
... اور بچانے کا یعنے خطا سے اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مینے اوسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہوں یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے اور پیچہے مرنیکے اور سب مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو کفایت ہے مجکو اللہ
اور اچہا ہے کارساز اور نہیں پہرنا گناہ سے اور نہیں قوۃ اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہے حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی میں یہ ہے کہ
... مجکو ... کرنے کتاب کی اور لوگونکے سیکھنے کی اور موافق حدیثوں کے عمل کرنیکی اور فائدہ پیچہے مرنیکے یہ ہے کہ بہشت میں داخل ہونا اور ثواب ...
... کی رضا حاصل ہوئی **فصل** اب بعد ... پہلے حدیث میں مشغول ہونے کے کتنی باتیں جاننا چاہئے کہ حدیث پڑہنے میں کام آوینگی اور موجب ہونگے زیادتی سمجھ کو ایک بات ... یہ
ہے کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح میں کہتے ہیں قول اور فعل اور تقریر اور حال اوپر ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل قول و فعل کے ظاہر میں اور ...

کسی طبقہ میں اوسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہوویں اوسکو عزیز کہتے ہین اور زیادہ دو سے ہوویں اوسکو مشہور اور مستفیض کہتے
اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہنچے کہ عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا اونکا اوسکو متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی
شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس حدیث کے کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نے اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی
ضعیف مخالف اوس حدیث کے کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی اور بہت قسمیں حدیث کی ہین اختصار کے لئے کہ عوام کو انکا
سمجھنا بہی مشکل ہوگا اسی پر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت شیخ عبدالحق رح کے ترجمہ میں سے لکہے ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین سو یہہ ہین بخاری
اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کہ یہہ بہی سواے صحاح کی
کتابون باقی میں مراتب کی حدیثین ہین صحیح ہی اور حسن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کردیا ہی ف پہلی
حدیث [illegible] تا عمر بن الخطاب سے روایت ہی سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سے
پہلے امیر المؤمنین [illegible] مشہور ہوئے اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش میں اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوئے ہین ساتہ
انحضرت کے نسب مین بیچ کعب بن لوی کے اور وجہہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین
مسلمان تہا جہگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع انحضرت کی طرف اسواسطے تہی کہ وہ یہودی سچا تہا
اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرینگے رو رعایت کسیکی نکرینگے اور منافق کہ دل جہوٹا تہا اوسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف
پاس کہ وہ یہود کا سردار تہا اور یہودی رشوۃ لیکر سچے کو جہوٹا کردیتے تہے اور جہوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیون کی طرف لیے
جاتا تہا کہ رشوۃ دیکر اپنا معاملہ جیت جاوے نکا آخر کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا
حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتہہ حکم انحضرت کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینہ میں قضا کرتے تہے
اوس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر پاس کہ نسبت اسلام کی کرکر مجکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونو گئے حضرت عمر پاس
اور آگے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونو گئے تہے حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کرچکے ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم
انحضرت کے حضرت عمر نے منافق سے پوچہا کہ یہہ بات اسیطرح سے ہی منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹہیرے رہو اور آپ
گہر میں جاکر تلوار لیکر آئے اور اوسی تلوار سے منافق کا سر اوڑا دیا اور کہا کہ یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتہہ حکم انحضرت کے
اور یہودی وہانسے اس خوف سے بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل انحضرت پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے
اوسی وقت سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں اور اور تفسیرون مین شان نزول اس آیت کی مین لکہا ہی [illegible] یریدون
ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا اور امام

ف ایمان شرع میں مراد ہی اس سے کہ یقینا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا اللہ کی طرف سے لائے ہیں
سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہے جب تلک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو اپنے گرویدہ ہونیکو
نہ پہنچے اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار کرتے تھے
اور حقیقت ایمان کی یہی ہو کہ دلمیں تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والوں کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار
کرے [illegible] اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اوسکو علامت تکذیب کی
کی ہے مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعا یہہ بھی حکم کافر میں ہے اور اسلام شرع میں مراد ہے فرمانبرداری
کرنی احکام الہی کی اور بجا لانا پانچوں رکنوں کا جو حدیث میں مذکور ہیں پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہے
اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے ہے اور ان دونو کا نام دین ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ
الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِ[illegible]مُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ
الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ
قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ
الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ
فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ
عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ
الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا
عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ

حادث ہی یعنے نوپیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کے فرشتونپر اور کتابون اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکے پر اور
ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن اخرۃ پر ایمان لانا اور اخرۃ پر ایمان لانے مین یہہ بہی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بہی ہوناہی
برے لوگونکو اور نعمت ہونی ہی اچہی لوگونپر اور حساب وکتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگونکے تلینگے
ترازو مین اور اعمالنامے ملینگے داہنے ہاتہہ مین نیکونکو اور بائین ہاتہہ مین بدونکو اور پلصراط پر گذرینگے اور دیدار
حق تعالی کا مومنونکو نصیب ... جنتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسیطرح
دوزخی دوزخ مین ... گے اور عذاب مین گرفتار رہینگے اور ہمیشہ اسیطرح جیسے عذاب مین
رہینگے دوزخ مین سے کبہی نکلینگے ان سب پر ایمان لانا یہہ ہی شعبون ایمان سے ہی اور ایک شعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ
محبت رکہنی اللہ سے اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین رکہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکہنی اور اونکی
... کرنا اور اون پر درود بہیجنا اور اونکی سنت پر چلنا یعنے اونکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکی
طریق کو یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی ہو کہ ایک مقام مین سا تہہ جہان ایکطرف ہو
اور ... ایکطرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہی اور نہین تو اللہ
اور رسول سے محبت نہین اور ایک شعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دنیا
کی ... نہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مونہہ سے کہنیکا ہو یا دل مین اعتقاد کرنیکا ہو یا قسم اخلاق سے ہو
... تو نہین اخلاص چاہیے یعنے یہہ عمل خدا ہی کے لئے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا
اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنے گناہ کی ... ن خدا سے ڈرتا رہے
اور بندگی کی باتون مین اوس سے امید رکہے اور شعبون ایمان سے ہی توبہ کرنا گناہ سے ... ہی جب گناہ ہوجاوے توبہ
کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بعد گناہ کرنیکے اور شکر کرنا نعمت پر یعنے جو اللہ تعالی دے اوس ... شکر بجا لاوے اگر اللہ
تعالی بیٹا ان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اگر ختم قرآن کرے ... خوشی کرے اگر اللہ تعالی
... تو زکوۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا کرنا ...
مشقت طاعت پر اور صبر کرنا مصیبت سے یعنے باز رہنا اوس سے اور ... رضا تقدیر
پر توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا کبر کا اور عجب کا
حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قرآن کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے

اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین پاک رکھنا نجاست ظاہر و [illegible]
باطنی سے اور پڑھنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈھانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردہ کا
اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور
عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کی ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور [illegible]
بچانا دین اپنے کو بری باتون سے اور ادا کرنا خدا کی نذر و منت کا اور ادا کرنا کفارون کا اور [illegible] نکاح سے حرام کاری سے
اور خبرگیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمان برداری کرنی مان باپ کی اور [illegible] کرنا اور نیکی سے ساتھ مال کرنا [illegible]
یعنی مال سے بھی اونکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا اپنے [illegible]
اور فرمان برداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی غلام کے اور انصاف
کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی [illegible]
اور مدد کرنی نیکی پر اور [illegible] اور منع کرنا بری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کافرون سے [illegible]
اور [illegible] سرحد اسلام پر محافظت کرنا [illegible] اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت کا اور قرض
موافق وعدے کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگون سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا [illegible]
مال کا اچھی جگہہ اور اسراف نکرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والیکو جواب دینا اور [illegible]
اور تماشے سے اور لوگون کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعبے ایمان کے [illegible] کتاب [illegible]
مفصل ذکر کئے ہین بیان انکا [illegible] کئے تا لوگ [illegible] نہین آدمی کو چاہئے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین [illegible]
جاوین وہ مومن کامل ہو اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہے دعا مانگے اللہ تعالی سے [illegible]
[illegible] القاری سے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راستے [illegible] اور ظاہر [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible] اور اگر چہ [illegible] اور راہ پاک [illegible] وہ بھی [illegible] ایذا [illegible]
لوگون کو ناحق اور حقیقت مین یہ اشارہ ہے ساتھ ترک وجود اور دعوے ہستی کے [illegible]
بردار [illegible] یعنی وجود [illegible] وعن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر
من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم اي

وسلم اي المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے یعنی زبان سے برا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے
مارے نہیں نہ ایذا دیوے ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنے چھوڑدی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے یہہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں
ہی کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمانوں میں سے بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہیں مسلمان زبان اوسکی سے
اور ہاتھ اوسکے سے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم
حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد
اوسکی سے اور سب آدمیوں سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد
وغیرہ کی اور دل ہی اوسمیں مجبور ہی اور وہ یہاں مراد نہیں دوسری محبت عقلی ہی وہی یہاں مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نہ چاہے
لیکن بمقتضای عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصدا اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور کہتا ہی مقتضا
عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسمیں ہی اگرچہ دل نہ چاہے اسیطرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے
قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنیکا خواہ رشتہ مند ہوجاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ شاق ہو یا ایک بات خلاف شرع کی
اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی
برداری میں غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیوں پر اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب
ہوگی اوسوقت مومن کامل ہوگا کمال اس رتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی سے منقول ہی کہ جب
اونہوں نے یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت نے فرمایا
کہ مومن کامل نہیں ہونیکا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی جب تک کہ ہوں میں محبوب تر طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت کی برکت
توجہ سے اوسیوقت اونکے دل میں الہی تاثیر ہوئی حضرت سے فرمانے لگے کہ قسم ہی اللہ کی کہ آپ محبوب تر ہیں طرف میرے جان میری سے ہی پس
حضرت نے جواب دیا اب تو مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حالت نصیب کر آمین آمین آمین وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان من كان الله ورسوله
احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود في الكفر
بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى في النار متفق عليه اور روایت ہی اونہی سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جسمیں کہ ہوں وہ چیزیں پایا اسنے بسبب انکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ
رسول اوسکا بہت محبوب طرف اوسکے اوس چیز سے کہ سوا ان دونوں کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندہ کو نہیں دوست رکھتا
مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ نکالا اوسکو اللہ نے اوس سے کفر سے جیسا ناخوش رکھتا ہے
گرنا بیچ آگ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اوس شخص نے کہ راضی
ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی مسلم نے ف یعنی کہ خوشی
خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجا لایا جو کچھ
اوس میں ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ
وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکے کے نہیں سنتا [illegible]
یعنی خبر رسالت میری کوئی اس امت میں سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے اور اوس حال میں کہ نہیں ایمان لایا ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا
گیا ہوں میں ساتھ اوسکے یعنی دین مگر ہے وہ دوزخیوں میں سے روایت کی مسلم نے وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ
بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا
فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ واسطے اونکے دو ثواب ہیں ایک شخص
کہ اہل کتاب سے ہو ایمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کہ کسی کی ملک میں ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق
مالکوں اپنے کا اور [illegible] شخص وہ ہے کہ تھی نزدیک اوسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اوس سے اور ادب سکھلایا تھا اوسکو پس اچھا ادب
اوسکو [illegible] شریعت کے اور اچھی طرح سکھلائے اوسکو پھر آزاد کیا اوسکو پھر نکاح کر لیا اوس سے پس واسطے اوسکے دو ثواب ہیں روایت کی
بخاری اور مسلم نے ف پہلا اور دوسرا شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہیں اور تیسرے کو دو ثواب سبب آزاد کرنے اور نکاح کرنے کے [illegible]

اور شیخ عبد الحق رح نے معنے اسکے یہہ لکھے ہیں کہ ہر عمل میں انکو دوگنا ثواب ملتا ہے مثلاً اگر اور نماز و روزہ وغیرہ کریں وہ بس نیکیاں حاصل ہونگی اور انکو بس وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ گواہی دیوین اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں اور پڑھیں نماز اور دیویں زکوٰۃ پس جسوقت کہ کریں یہہ بچائے اونہوں نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اونکا اوپر اللہ کے ہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے مگر کتاب مسلم میں نہیں ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتھ حق اسلام کے یہاں اوس کا باعث ہے یعنے اسکے سببے سے ہر یا جو کچھ حکم اسکا ہے مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو یہہ نہیں مارینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنے مثلاً کوئی کسیکو مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع اوسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسیکا مال لیلیا ولا دیا جائیگا اور حساب اونکا اللہ پر ہے یعنے ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگے اگر دل میں کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالی آخرت میں سمجھ لیگا اور یہہ حدیث دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدوں اور زندیقوں کے کہ اگر اوپر اور ظاہر میں توبہ کرینگے ہم قبول کرینگے اور درگذر کرینگے خونریزی اونکی سے اور اس مسئلہ میں بہت سے قول ہیں علما کے قول ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک بارگی پکڑا گیا اور ناسزا کہا اور جلدی اوس نے باز آیا اور بخشش توبہ کی قبول ہو اور اگر متردد اور مضطر ہونے کے ڈر سے تو نہیں قبول کی جائیگی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز ہماری طرح کی اور منہ کرے قبلہ ہمارے کی طرف اور کھاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اوسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنے عہد و امان اور ذمہ رسول اوسکا پس نہ توڑو خدا سے بیچ ذمہ اوسکے روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والوں اوسکے کے لیے کہ اگر ستاؤگے اونہیں اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ
أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہوں نے
آیا ایک گنوار دربر و نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرونمین داخل ہوؤنمین بہشت مین فرمایا کہ بندگی اللہ کی کر
نہ شریک کر ووسا تہہ اوسکے کسیکو اور پڑہ تو نماز فرض ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزہ رکہہ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہے اوسکی
کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکے کچہہ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ خوش
لگے اوسکو یہہ کہ دیکہے طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکہے طرف اسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اسمین ذکر شہادت
نہ کیا اس لیے کہ مشہور ہے اور فرض تین بیان فرمائے اس لیے کہ شاید اوسوقت تک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نے صدق عقیدہ
اوسکا دیکہہ کر بشارت بہشتی ہونیکی دی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ
آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی سے کہا مینے اے
رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے قول کہ نہ پوچہون اوسکو کسیسے پیچہے تمہارے اور ایک روایت مین ہے سوا تمہارے فرمایا کہ اسلام کا حق
اور حق اسلام ادا ہوا اور بیچ ایک روایت کے غیر تمہارے ہے فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کے پہر اسی پر برقرار رہ روایت کی یہہ مسلم نے ف
یعنے گواہی دے وحدانیت اللہ تعالیٰ کی اور سچ جان توحید اوسکی خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پہر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین
ذکر کرنے کی آگئین وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا
أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے طلحہ بیٹے عبید اللہ سے کہا
آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے [illegible]

نہ سمجھتے تھے ہم اوسچیز کو کہتا تھا یہان تلک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام
اسلام کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین صبح دن اور رات کے پس کہا کیا ہین اوپر میرے سوا انکے پس فرمایا نہین مگر یہہ کہ
نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنی اگر توڑ دیتو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزی مہینے رمضان کے
کہا کیا ہین اوپر میرے سوا انکے فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنی اوسکو پورا کردینا لازم ہی اگر توڑ دیتو قضا واجب ہے
کہا اور ذکر کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا پس کہا اوس نے کیا ہی اوپر میرے سوا اوسکے پس فرمایا کہ نہین مگر یہہ
کہ تو صدقہ نفل دیوے یا دیا اپنے ذمہ پر لازم کرلے یعنی اس صورت مین ادا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اوس شخص نے
اور وہ کہتا تھا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مراد پائی اوس شخص نے اگر سچا ہی روایت کی بخاری مسلم نے **ف** ایک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اوسنے
اسطرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنے کہا کہ اسکے پہونچانے مین کمی زیادتی نہ کرونگا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عباس سے کہ تحقیق جماعت عبد القیس کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی
ربیعہ سے جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی یہہ قوم یا فرمایا کون ہے جماعت کہا
اونہون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت نے کہ آئے تم خوش وقت ہو یا لقوم کہا یا بالوفد کہا آئے تم اوس حالت مین کہ نہ رسوا اور نہ پشیمان ہو
یعنی ... اور دعا خیر کی ... انہون نے اے رسول خدا کے تحقیق نہین ہم طاقت پاتے یہہ کہ آوین ہم

تے پاس مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہہ قوم ہی کفار مضر کے نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو
ساتہہ ایک حکم کے کہ فرق کردے یعنے حق اور باطل مین خبر دین ساتہہ اوسکے اون لوگون کو کہ پیچہے ہمارے ہین یعنے اپنی قوم کو
کو وطن مین چہوڑ آئے ہین اور داخل ہوون ہم سبب اوسکے بہشت مین اور پوچہا جماعت عبد القیس کی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے استعمال کرنے باسنون پینے کے پس حکم فرمایا اونکو ساتہہ چار چیزون کے اور منع کیا اونکو چار چیزون سے حکم فرمایا اونکو ساتہہ
ایمان لانے اللہ کے کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی ایمان ساتہہ اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا اونہون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا
زیادہ جاننے والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بہیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدہا کرنا نماز کا
اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکہنے رمضان کے اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا اونکو استعمال
کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو تہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبے کدو کے اور باسن چوب درخت کے اور باسن روغن
رال کے سے اور فرمایا یاد رکہو انکو اور خبر دو ساتہہ انکے اونکو کہ پیچہے تمہارے ہین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اس
حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین **ف** مہینے حرام یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین لڑنا
لڑنا حرام جانتے تہے بسبب تعظیم انکے کے پس راہ مین بہی امن ہوتا تہا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی ہیا
فرمائین اب آگے سوا چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا اخر تلک اسلیے کہ یہہ ابن جہاد سے ایک کام اور
اور ان باسنون مین کہ جن سے منع فرمایا لوگ شراب رکہتے تہے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بہی منع
فرمایا تا مشابہت سے ساتہہ شراب پینے کے نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس یہہ حکم منسوخ ہے وَعَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ
مِّنْ اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُہْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ
فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا
فَہُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَہُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَفَا
عَنْہُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبادہ بیٹے صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اون کے ایک جماعت تہی اصحاب سے بیعت کرو مجہہ سے یعنے عہد کرو
اسپر کہ نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو اور نہ بہتان باندہو

تھا جیسی ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے ہاتھوں کے اور پاؤں کے یعنے دلوں سے اور
نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم میں سے یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے اور جو پہنچا انمیں کسی چیز کو یعنے ان
گناہوں میں سے کچھہ کر بیٹھا سوا شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا میں یعنے جیسے حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا اسکے پس وہ کفارہ ہے
واسطے اوسکے یعنے پاک ہوجاتا ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہونچا انمیں سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنے ظاہر
نہو گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے اوسکو پس بیعت کی
ہمنے حضرت سے ان چیزوں پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے
گناہ پر یا چاہے بخشے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہیں ہوتی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ
اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ
نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ
نُقْصَانِ دِيْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان
یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتوں کے پس فرمایا اے جماعت عورتوں کی خیرات کرو پس تحقیق میں دکھلایا گیا
ہوں تمکو بہت اہل نار میں سے یعنے عورتیں دوزخ میں بہت ہیں اور مرد کم پس کہا عورتوں نے سو کس سبب سے اے رسول خدا
فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کے نہیں دیکھا میں نے کسیکو ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھود
عقل مرد ہشیار کی ایک تم میں سے کہا عورتوں نے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا اے رسول خدا فرمایا کیا
نہیں گواہی ایک عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کے یعنے گواہی دو عورتوں کی ایک مرد کی گواہی برابر ہوتی ہے حکم شرع میں
کہا عورتوں نے مقرر یونہی ہے فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکے کے ہے فرمایا کیا نہیں جس وقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑہے
اور نہ روزہ رکہے کہا عورتوں نے مقرر یونہی ہے فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین اوسکے کے ہے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
ف [illegible] اوپر عورتوں کے گذرے [illegible] اسلئے کہ آواز خطبہ کی کہ انہوں نے نہ سنی تہی اونکو

یہہ مضمون اوسکا سنا دین اور معنے لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہہ خاص کافرون ہی کے لئے ہی اور کسی معین
کو لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہہ سوا ابلیس کے
کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جایز ہی جیسے کہے لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہہ جو فرمایا کہ بسبب نقصان دین
اوسکے ہی اگرچہ یہہ بات محض بسبب پیدایش اللہ تعالی کے ہی لیکن اسطرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اونکو عبادات سے باعث نقصان
کرنا ہی درجہ عورتون کو مردون سے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ
فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ
مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي
لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ
إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ جھٹلاتا ہی مجھکو بیٹا آدم کا اور نہین لائق اوسکو یہہ
اور برا کہتا ہی مجھکو اور نہین لائق ہی اوسکو یہہ پس یہہ جھٹلانا اوسکا مجھکو پس کہنا اوسکا کہ ہرگز زندہ نہ کریگا مجھکو بعد مرنے کے جیسے
پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین ہی پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے اوسکے سے اور یہہ برا کہنا اوسکا مجھکو پس کہنا اوسکا کہ
لئے ہی اللہ نے بیٹا یعنے جیسے نصارے عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہہ کہ مین ایک ہون بے [illegible] ذات [illegible]
اور نہ جنا گیا اور نہین واسطے میرے ہمقوم کوئی اور بیچ روایت ابن عباس کے یہہ ہی اور یہہ برا کہنا اوسکا [illegible]
واسطے میرے فرزند اور پاک و مبرا ہون اس بات سے کہ بناؤن کسیکو جورو یا فرزند روایت کی یہہ بخاری نے [illegible]
پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے اوسکے سے بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنے سے [illegible]
ہوتا ہی جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی اوسپر سب کچھ آسان ہی [illegible] لوگون نے فرمایا کہ [illegible]
پیدا کرنی مشکل ہوتی ہی اور پھر لوٹنے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز تمہارے نزدیک مشکل ہی [illegible]
نہین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا [illegible]

ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنے جیسیکہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتے ہین اور مین ہون زمانہ بیچ
ہاتھ میرے کے ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو برا کہتے ہین
تو تصرف رہنے والا جانکر کہتے ہین گویا دہر نام تصرف کرنیوالیکا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا **وَعَنْ أَبِي مُوسَى**
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ
يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہو اوسکو ثابت کرتے ہین واسطے اوسکے بیٹا
پہر عافیت دیتا ہی اونکو (اور روزی دیتا ہی اونکو) روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي
مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ
أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا تہا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدہے کے
نہین تہا درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکے
(اور کیا) ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کے کہ لازم لیا ہی اپنے پر ساتھ فضل و کرم اپنے کے کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا
زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کے یہہ کہ پوجین اوسکو اور نہ شریک کرین ساتھ اوسکے کسیکو
یعنے بت پرستی وغیرہ نکرین یا ریا عبادت مین نکرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کے یہہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے
ساتھ اوسکے کسیکو پس کہا مین نے اے رسول خدا کے کیا نہ خوشخبری پہنچاؤن مین ساتھ اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو
پس بہروسا کرینگے اور عمل کرنا چھوڑ دینگے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** حضرت واسطے تواضع کے کبہی کبہی حمار پر سوار
ہوتے تہے اور نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے یعنے عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کرنیکا اگر بسبب کسی گناہ کے
کچھ عذاب ہی ہوگا تو آخر چہٹکارا ہوجائیگا **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ**
رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ
قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ

ثلثا قال ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه
الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر به الناس فيستبشروا قال اذا
يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما متفق عليه اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے
علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت کے اوپر سواری کے لیے، معاذ کہا اونہوں نے حاضر ہون مین اے رسول خدا اور
فرمایا حضرت نے اے معاذ پھر کہا معاذ نے حاضر ہون اے رسول خدا اور حاضر ہون سعادت مین پھر کہا حضرت نے اے معاذ کہا معاذ نے حاضر ہون اے رسول خدا اور حاضر ہون
خدمت مین تین بار یہ ایسا جیسے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہین اسکے گواہی دے
سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اوسکو اللہ اوپر آگ کے کہا معاذ نے اے رسول خدا کیا پس خبر دون مین ساتھ اسکے لوگونکو پس
خوشوقت ہون فرمایا اسیوقت اعتماد کر بیٹھینگے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے گناہ کے
روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے **ف** حضرت نے کئی بار معاذ کو اسلیئے پکارا کہ خوب ہشیار ہو یہہ کلام سنین اور حرام کرنا اوسکو
آگ پر مراد یہہ ہے کہ جسنے یہہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیئے یعنے بری باتون سے بچا اور اچھی باتین کین اوسکے لئے یہہ بات ہے
ہر نے کلمہ کے کہنے سے چھٹکارا نہین ہو جاتا مگر جسکو چاہے غفور الرحیم یون ہی بخشدے یا مراد یہہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کافر کے لئے
ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع فرمایا تھا خبر دینے سے اس حدیث کیسے اور پھر انہون نے کہدی اسلیئے کہ منع آپ کا
لوگون کے لئے تھا کہ نو مسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکر چھوڑ دین عمل کرنا جب انہون نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نے علم کا
چھپانا بھی منع فرمایا ہے بیان کر دی تا سبب چھپانیکے گنہگار نہون وعن ابي ذر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم
وعليه ثوب ابيض وهو نائم ثم اتيته وقد استيقظ فقال ما من عبد قال لا اله
الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى
وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق
قال وان زنى وان سرق على رغم انف ابي ذر وكان ابو ذر اذا حدث بهذا قال
وان رغم انف ابي ذر متفق عليه اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا مین پھر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگے تھے پس فرمایا کہ نہین
کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر اسیکے یعنے اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نکئے اور نہ کچھ کرے مگر
داخل ہوگا بہشت مین یعنے خواہ بعد عذاب کرنیکے گناہون پر داخل کرے اللہ یا یونہی اپنے فضل سے بخشدے کہا مین نے اگرچہ

اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے یعنے اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکہے اور تہے ابو ذر جسوقت کہ یہہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف بار بار ابوذر نے اسلیے پوچہا کہ تعجب علت تہے اس بات کو وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کیسے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گواہی دے یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ہیں اور تحقیق عیسے بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہے اور بیٹا لونڈی اوسکی کا یعنے حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہے داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں اوپر کسی عمل کے ہو یعنے اچہا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف حضرت عیسے کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مردونکو زندہ کرتے تہے اور داخل کریگا بہشت میں یعنے بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہوں پر وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کیسے کہ کہا آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مینے کہ کہولو داہنا ہاتہ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کروں مین آپسے پس کہولا حضرت نے داہنا ہاتہ اپنا پس کہینچ لیا مینے ہاتہ اپنا پس فرمایا حضرت نے

کیا ہی واسطے تیرے اے عمرو کہا مینے ارادہ کرتا ہون مین یہہ کہ شرط کرو مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینے شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہونکی کہ پہلے اسلام سے کئے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق ہجرۃ دور کرتی ہی ہر چیز کو کہ پہلے اوسکے ہی اور تحقیق حج دور کرتا ہی اون گناہونکو پہلے اوسکے ہین ۔ یہہ مسلم اور دو نو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سے پہلی حدیث کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسری حدیث کا سرا یہہ ہی الکبریاء ردائی ہم ان دونو حدیثون کو بیچ باب ریا اور کبر کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **ف** یعنی مصابیح میں یہہ دونو حدیثین کتاب الایمان مین واسطے یہان ذکر کرنا اونکا مناسب جانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے بخشے جاتے ہین لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرہ اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ

روایت ہی معاذ سے کہ کہا مینے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو ساتھ اوس عمل کے کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور کرے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق یہہ البتہ آسان ہی اوپر اوس کے کہ آسان کرے اللہ اوسکے اوپر وہ یہہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدہا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور روزہ رکھ رمضان اور حج کر خانہ خدا کا پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی حاصل ہو روزہ ڈہال ہی یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ بجہا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجہاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسیطرح وہ گناہونکو دور کرتی ہی پہر پڑہی یہہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہان تلک کہ پہنچے یعملون تلک **ف** یعنی ساری آیت پڑہی کہ یہہ سورہ سجدہ میں ہی اسمین بیان خوبی تہجد کا ہی

ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذُرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی

کہا مینے ہان بتلایے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی ف سر کام کا یعنے اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود
نہین پکڑتا جیسے بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹہیرے اور قوۃ پکڑے جیسے ستون سے چہت
اور بلندی کوہان کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے اصل دین کی ف

عَمُودُهُ الصَّلٰوةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان کی اوسکی جہاد ہی پہر فرمایا کیا خبردار کرون نہین تجکو ساتہ اوس چیز کے کہ
ملاک ہی اون سب کا کہا مینے ہان بتلایے اے پیغمبر خدا پس پکڑی زبان اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پہر کہا مینے
اے نبی خدا اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتہ اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری
و نہین گراوینگی لوگونکو بیچ آگ کے اوپر مونہہ اونکے یا اوپر ناکون اونکے مگر باتین زبانون اونکی کی روایت
کیا اسکو احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجکو ماں تیری یعنے معنے اسکے یہہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہہ معنے مراد
نہین بلکہ تنبیہ ہی غفلت سے مگر باتین زبانون اونکی یعنے جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر
اور گالیان و غیبت وغیرہ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ

اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست
رکہے واسطے اللہ کے اور دشمن رکہے واسطے اللہ کے اور دیوے واسطے اللہ کے اور منع کرے واسطے اللہ کے یعنے جو کام کرے اوسکو
رضا مندی کے لئے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی یہہ ترمذی نے معاذ بن
انس سے ساتہ تقدیم اور تاخیر کے اور اوس روایت مین یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اوسنے ایمان اپنے کو وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عملون باطن کا دوستی

رکہنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکہنی بیچ راہ خدا کے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **ف** یعنی اسنے فرمایا کہ
جب آدمی کو یہہ بات حاصل ہوگی بری باتوں سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ
مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُهَاجِرُ
مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا
مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں رہیں لوگ اپنے خونوں
اور مالوں پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے ساتھ روایت
فضالہ کے اور کامل جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور پورا مہاجر وہ ہے
جسنے چھوڑدئے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر فرمایا نہیں پورا
ایمان واسطے اوسکے کہ نہیں امانت واسطے اوسکے اور نہیں پورا دین واسطے اوسکے کہ نہیں عہد واسطے اوسکے روایت
کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبادہ بن
صامت کے بیٹے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو گواہی دے یہہ کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے آگ یعنی آگ دوزخ کی روایت
کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ**
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عثمان سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مریگا اور وہ جانتا ہوگا اور یقین رکھتا ہوگا کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اگرچہ سبب [illegible]

لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ
مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا
دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا کے
کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہوا ساتھ اللہ کے کسیکو داخل ہوگا آگ مین
اور جو مرے نہ شریک کرتا ہوا ساتھ اللہ کے کسیکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نے۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَیْنَا وَخَشِیْنَا
أَنْ یُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی أَتَیْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم
بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ ہمارے تھے ابوبکر رضا اور عمر رض بیچ جماعت کے پس کھڑے
ہوئے بیچ سے اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے لانے
میں اور ڈرے ہم اس سے کہ پہونچائے جاوین ایذا یعنی دشمنون سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اوٹھ کھڑے ہوئے
ہم ڈھونڈنے کے لیئے پس تھا مین پہلے اون لوگون مین کا گھبرائے پس نکلا مین ڈھونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک
کہ آیا مین پاس باغ انصار بنی نجار کے ف بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور مین نہ کہا یہہ باغ
فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ أَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ پس پہرا مین گرد اوسکے اسواسطے کہ پاؤن مین اوسکا
دروازہ پس نہ پایا مینے ف ابوہریرہ نے اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسمین ہونگے پس گرد پہرا
اندر جانیکے لئے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دئے ہون گے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فَإِذَا رَبِيْعٌ
يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے
کنوے سے باہر اور معنی ربیع کے جدول ہین اور جدول کہتے ہین نالیکو کہا ابوہریرہ نے پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین
اوپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہی ابوہریرہ ف بسبب تعجب کے یہہ فرمایا آیا تو

علانیہ خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور کھینچنا میاں کی آنکھ اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور ہمسایہ کے گھر میں جھانکنا اور کسی کے گھر میں بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قوادی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن پڑھ کر سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور بیخوف عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالموں اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا اسکے اور بہی ہیں یہہ ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی میں ہیں

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ اور روایت ہی عبداللہ بیٹے مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے فرمایا کہ شریک ٹہراوے تو کسیکو واسطے خدا کے شریک اور حال یہہ کہ اوسہی نے پیدا کیا تجکو کہا اوس نے پہر کونسا فرمایا یہہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کہاوے ساتھ تیرے ف ملا علی قاری رح نے اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا کی شرح میں لکہا ہی کہ اللہ کی عبادت میں کسیکو شریک کرے یا پکارنے میں یعنی جیسے یا اللہ کر کر پکارنے میں اسیطرح اور کو بہی پکارے یا فلانے ہماری یہہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہی اور جیسے ایام جاہلیت میں کہ قحط کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تہے کہ کہانا ملنا نہ پڑیگا اوس سے بہی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا پہر کونسا فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کیسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے مطابق اسکے یہہ آیت اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہیں مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص میں مارتے ہیں اور نہیں زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی بخاری و مسلم نے ف یہہ آیت سورہ فرقان میں ہی کہ جسمیں زنا کی وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہی اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہیں لیکن اولاد کو مار ڈالنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہ یہہ ہین شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی
کرنی ماں باپ کی اور مار ڈالنا جان کا اور قسم کہانی جہوٹی روایت کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت انس کی ہے جہوٹی گواہی دینی بدلے جہوٹی
قسم کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** معنے عقوق کے ایذا دینے کے ہین اور اسکے معنے ناحق ایذا دینی ماں باپ کی ہے
پس بیٹے اور ماں باپ کا اُنکو بہی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے لئے جائز ہے اور تفسیر عزیزی مین ہے کہ لکہا ہے نسفی نے کہ والدین
کیساتہ ماں باپ کے ساتہہ احسان کرنے مین تین باتین چاہئین اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتہ وغیرہ سے دوسرے خدمت انکی
کرے بیوی اور مال سے تیسرے جس وقت بلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون آخر کا بیان مفصل یہہ ہے کہ خدمت کرنے مین شرط یہہ ہے کہ
ماں باپ اسکے محتاج ہون اور یہہ قدرت رکہتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہون یا یہہ شخص قدرت نہین رکہتا واجب نہین اور تیسری بات مین
شرط یہہ ہے کہ اسکے حاضر ہونے مین مفسدہ شرعی ثابت نہو والا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک ان مین سے کسی طاعت
نفل سے منع کرے اور اپنے پاس حاضر رہنے کو کہے تو بجا لاوے اور اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لئے مت جا قبول کرے اور
سنتون موکدہ کے ترک کو کہین مثل جماعت اور روزہ عرفہ کے صحیح تر اسمین یہہ ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کی اور [illegible]
اور ترک کرے اور اگر عادت ڈالا اوین اسکے ترک کی حکم انکا نہ قبول کرے اور یہی حکم ہے [illegible] [illegible]
سے یا قسم کہا دیوے جیسکہ لئے قسم ہو بیٹے یہہ بات نہین کی اور واقع مین وہ بات کی تہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا
وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم [illegible]
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہین وہ فرمایا شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور [illegible]
اللہ نے مگر ساتہ حق کے اور کہانا بیاج کا اور کہانا مال یتیم کا اور پیٹہ پہیرنا دن لڑائی کے [illegible]
ساتہہ زنا عورتون پاک دامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** [illegible]
[illegible] ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ ساری چیزون کا [illegible]
جیسکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ [illegible]
[illegible] اور گناہ ہو یا بخشیگا [illegible]

کتنا بہوتے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور سمجھے لیکن شرح عقائد مین ہی کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ عبادت کو
شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسے مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے
جانے جیسے بت پرست کہتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہی جیسے حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ مین
انہی دو نو معنون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہی کہ مراد شرک سے یہان کفر ہی اور اسیطرح خیالی مین ہی اور ایسے
ہی قمر الاقمار مین بھی لکہا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکہا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص
باری تعالیٰ کی ہین وہ اوسکے سوا غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے علم اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا ہی اوسکا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ
قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اوسکو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکہتا ہی عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اوسکو بھی
جانے مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تہی اوس سے معیشت فراخ ہو گئی یا فلانے مرد نے پھٹکار کی تہی اوس سے
مین بیمار یا بدبخت ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہ ہونا کو بھی شرع شریف نے کہا ہی اور ایسے ہی بہت حدیثون مین جیسے کہ حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جسنے سوا اللہ کے اور کی قسم کہائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون بد لینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا
شرک ہی یا آیا ہی کہ عورت جو خاوند کے محبت کے لیے ٹوٹکا کرے شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین
لکہی ہین کہ جو لوگ سوا خدا کے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہت سے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین
کہ شیخ کے اورون کو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً
اوٹہتے بیٹہتے مین مثل نام خدا کے اورونکا نام لیتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکہتے ہین عبد فلان او عبد فلان کہتے ہین
اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لئے کرتے ہین اور اورون کی قسمین مانتے ہین
اور نام ان کا ساتھ دفع بلاؤن کے لیتے اور اونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اونکی طرف رجوع کرتے اور از انجملہ ہین کہ خدا کے
نام کے ساتھ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ماشاء اللہ وشئت یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت سے
یون کہا تہا اسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے
افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور منافقون کے ہین اونسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسے کہ لوگ روبرو
علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنیوالے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار
ہوتے ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلئے کہ مشابہ بت پرستی کے ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت
اور تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع

ہوا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی ویسے ہی سیکھنا اوسکا اور سکہانا سحر کا بہی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی
قال فی شرح عقاید کے مین لکہا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالنا
اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اوس سے توبہ نکری اور نجوم اور کہانت اور پوچہنا کاہن اور نجومی
سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی اسپر حرام ہی اور اگر ایک مسلمان دو کافرون سے بہاگے گنہگار نہ
اور اگر دو سے زیادہ ہون بہاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ ثابت بہی ٹہرا رہی کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح نجوم
ستارونکی تاثیر سے خبرین اینده وغیرہ کی بتانین اور کہانت بغیر ستارون کے غیب کے خبرین دینی جیسے بعضے لوگ جنات کے
تابع ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اونہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا
زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا
چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت پیتا ہی اوسکو اور وہ ہو
مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اوٹہا دین لوگ طرف اوسکے بیچ اوس لوٹ کے آنکہین اپنی اوسوقت کہ لیتا ہی
یعنے اسکا لوٹنا ایسا ہی کہ لوگ اوسے دیکہتے ہین اور نالہ کرتے ہین اور دفع نہین کر سکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمہارا
جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم بچو تم یعنے ان گناہون سے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ [illegible]

ابن عباس کی یہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی [illegible] مومن کہا عکرمہ نے [illegible]
ابن عباس سے کیونکر نکالا جاتا ہی ایمان [illegible] کہا انہون نے [illegible] بیچ انگلیون [illegible]
اور نکالا [illegible] اگر توبہ کرتا ہی [illegible]

یعنے نجم لیکن بیچ کا درمیان بیچ دوسرے ہاتھ کے ڈالکر نکالا کہ جیسے ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح ملا ہوتا ہے پہر یون نکل آتا ہے پہر اگر توبہ کرتا ہے یعنے گناہ کر چکتا ہے اور پہرتا ہے اوس سے تو پہر بدستور آجاتا ہے وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَا یَکُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا یَکُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے نہیں ہوتا ایسا شخص مومن پورا اور نہیں ہوتا واسطے اوسکے نور ایمان کا یعنے کمال اوسکا یہہ ہین لفظ بخاری کے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَّاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور دعوی کرے کہ اسکا کہ مسلمان ہون پہر متفق ہوئے دونو بخاری ومسلم جب کہ بات کرے جہوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے ف نفاق دو قسم پر ہے ایک نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنے نفاق عمل مین بیان مراد نفاق فی العمل ہے نہ نفاق فے العقیدہ یعنے یہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسے بچنا چاہیے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین جس شخص مین ہووین وہ چارون وہ شخص ہے منافق یعنے نفاق فی العمل رکہتا ہے اور وہ شخص کہ ہو بیچ اوسکے ایک خصلت اونمین سے ہوگی بیچ اوسکے ایک خصلت نفاق سے یہان تک کہ چہوڑ دیوے اوسکو جب کہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑ دیوے اور جب جہگڑے بد کہے روایت کیا یہہ بخاری ومسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کی ہے کہ پہرتی ہے درمیان دو ریوڑ کے جایا کرے طرف اوسکے ایکبار اور طرف اوسکے ایکبار روایت کیا یہہ مسلم نے ف ایسا ہی

منافقون کا کہ کبھی گروہ مسلمانون مین آتے ہین کبھی گروہ کفار مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

روایت ہے صفوان بیٹے عسال سے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اوسکے یار اوسکے نے نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنیگا کہنا تیرا البتہ ہوںگی واسطے اوسکے چار آنکھین یعنے نہایت خوش ہوئیگا پس آئے دونو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا اونہون نے حضرت سے نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام سے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزے حضرت موسی علیہ السلام جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور جوئیان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کمی میوونکا تفسیر بیضاوی مین مفصل مذکور ہین پس حضرت نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کئے اور احکام ضروریہ بیان فرمائے یا جواب اونکا ذکر بعد اوسکے یہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کئے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ

پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر بحق کے اور نہ لیجاؤ کسی بیگناہ شخص کو طرف حاکم کے کہ پیچھے پڑ کے گناہ پر بہتان باندھ کر قصد اوسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تا کہ وہ مار ڈالے اوسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پھیر دو منہ بھاگنے کے دن لڑائی یعنے جہاد مین کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمہارے خاص اے یہودو واجب ہے کہ نہ زیادتی کرو ہفتہ کے **ف** یعنے شکار نکرو کہ منع کیا ہے اللہ نے تمکو اوس سے

قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

کہا روایت کرنے والے نے پس چوم لئے ہاتھ حضرت کے اور پانو دونون اونہون نے

اور کہا داود نے گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا اونہوں دونوں نے تحقیق داود علیہ السلام نے دعا کی تہی
رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد اونکی بیچ نبیوں کے اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں اگر پیروی کریں تمہاری یہہ کہ مار ڈالیں ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود
ونسائی نے ف گواہی دیتے ہیں ہم یعنی جانتے ہیں تمکو نبی یہہ گواہی بطور قبول کے بلکہ حال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا
اپنی کتابوں سے جانتے تہے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہوتا تہا اور دعا کی یعنی ضرور ہے کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی ذریت
ہوگا اور یہود تابع اوسکے ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوئیگا پس ڈرتے ہیں ہم کو اگر تمہیں ہم مانیں تو وہ ہمیں مار ڈالینگے
یہہ محض افترا یہود کا تہا کہ حضرت داود علیہ السلام نے یہہ دعا کی تہی اور کیونکر ہو سکے یہہ اونہوں نے توریت اور زبور میں خود
پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور دین اونکا ناسخ سب دینوں کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا
تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین چیزیں ہیں جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ ہوں بنا ایمان کر پڑے باز رہنا اوس شخص سے کہ کہا اوس نے لا الہ الا اللہ نکافر کہہ اسکو
بسبب کسی گناہ کے اور نہ نکال تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہہ رد ہے خارجیوں کا جو
کہتے ہیں مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہے اور نہ نکال اسلام سے یہہ رد معتزلہ کا ہے کہ وہ کہتے ہیں بندہ گناہ
کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکلجاتا ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا وہ ایک درجا درمیان کر دیتے ہیں کہ فاسق کبیرہ کا نہ مومن ہے اور نہ کافر و
الْجِہَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنے والا ہے
جب سے بہیجا ہے مجکو اللہ نے یہاں تلک کہ قتل کرے آخر امت کی دجال کو ف پہر یاجوج ماجوج نکلینگے کوئی اونکا مقابلہ
نہیں کرسکیگا اللہ تعالی کی قدرت سے فنا ہو جائینگے اور اونکے بعد کوئی کافر روئے زمین پر نہیں رہیگا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا
لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کرے اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل عادل کا
ف یعنی جائز نہیں ہے ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہرحال واجب ہے موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھ
اوسکے جہاد کے لئے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن واسطے بول بالا اسلام کے جاری ہی رہیگا وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور ایمان رکہنا تقدیروں سے روایت کی ابو داود نے ف یعنی تیسری جڑ ایمان کی یہہ ہے کہ
اعتقاد کرے کہ جو کچہہ عالم میں جاری ہوتا ہے اللہ کی قضا و قدر سے ہوتا ہے روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ

جبتک کفار کو بُرائی سے بہاگا اور اگر یہہ اعتقاد کرے کہ بہاگنے سے ہونگا والا مرجاؤنگا کافر ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہ وَعَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا
الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہا نہ تہا نفاق
مگر بیچ زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آجکے دن نہیں وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے حضرت کے
زمانہ میں منافقوں کو مسلمانوں کے حکم میں رکہتے تہے اور پردہ پوشی کرتے تہے بسبب چند در چند مصلحتوں کے اب وہ حکم نہ رہا
اگر نفاق ظاہر ہوجاوے کہ یہہ منافق ہی اوسکو قتل کرینگے اور احکام کفر کے اوسپر جاری کرینگے بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ
باب تیسرا بیچ وسوسے کے ف مراد وسوسے سے باتیں ردّی اور شبہہ لگی ہیں کہ باعث ہوویں کفر اور گناہ کی اور الہام کو
الہام کہتے ہیں اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری وہ ہی کہ بلا اختیار نفس میں آجاوے اوسکو ہاجس کہتے ہیں پہلی
قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے اور سبب پہلی امتوں سے بہی ہی جب ثابت رہے اور خلجان ہووے دلمیں اوسکو خاطر کہتے ہیں
وہ بہی اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمیں پڑے اور باقی رہے اور دوام و اصرار ہووے
اور ہمیشہ دلمیں خلجان کرے اور خواہش کرے اوسکی ہووے اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووے اس قسم کو
ہم کہتے ہیں یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہی اور مواخذہ نہیں اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال میں ثبت نہیں
ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکہے اوسکے مقابلہ میں نیکی لکہی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی
وہ ٹہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سے نہیں ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج میں
اور اوسکے نفس میں کچہہ اوس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہوویں تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ
ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنے جبتک دلمیں ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم اون افعال
کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتے ہیں مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ اوسکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکے ہیں
مثل برے عقیدے اور اعمال دلکے یعنے حسد وغیرہ اسمیں داخل نہیں اوسکے ہمیشہ استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الشیخ
من شروح المشکوۃ والملا علی القاری اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ
تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
معاف کی امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسے کے آئی بیچ دلوں اونکے [illegible]

یہ بھی ابو ہریرہ سے وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہی سے کہا انہوں نے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہیں بیچ دلوں اپنے کے وہ چیز کہ بڑا جانتا ہے ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اوسکو فرمایا کیا تحقیق پایا تم نے اوسکو یعنی یہ طور ہوتا ہے اور برا جانتے ہو کہا اونہوں نے ہاں فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہے شیطان ایک تمہارے کے پاس پس کہتا ہے کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا یہ یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہاں تک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب پہونچے اسکو چاہئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے

ف غرض ان وسوسوں سے اوسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور تفرقہ میں ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے اوسے کون پیدا کریگا اور باز رہے یعنی اس خیال کو چھوڑ دے اور اور شغل میں مشغول ہو اور اوٹھ جاوے اوس مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا اثر رکھتا ہے اسکے دفع میں اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہے کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دل کو تعلق ما سوا اللہ سے اور بری پناہ چاہنی زبان سے کافی نہیں لیکن البتہ مدد اسکا کی ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پوچھی کرتے یہاں تک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کیا اللہ نے مخلوقات کو پس کسنے پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اسمیں سے کچھ پس چاہئے کہ کہے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسولوں کے اوسکے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے

ف یعنے ایمان لایا میں اوسپر کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور رسول نے یعنی یہ کہ وہ قدیم ہے اور ایک یہی بس وسواس کے دفع کے لئے بجائے اعوذ کے یہ پڑھے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں تم میں سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہے ساتھ اوسکے ہمنشین اوسکا جنوں سے اور ہمنشین اوسکا فرشتوں سے عرض کیا صحابہ نے اور
تمہارے لئے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین ہے جنوں سے فرمایا کہ ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجھکو اوپر اوسکے پس میں سلامت رہتا ہوں
یعنی اوسکے شر اور فتنہ اور وسوسہ سے اور وہ تابعدار میرا ہے پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف**
اس حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہیں ایک جن کہ بری باتیں بتاتا ہے اور برے وسوسے ڈالتا ہے نام اوسکا وسواس ہے
دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتیں سکہاتا ہے اور بھلائی الہام کرتا ہے نام اوسکا ملہم ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہہ جاری ہونے خون کے یعنی کمال قدرت رکہتا ہے
اوسکے بہکانے پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ
الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چہوتا ہے اوسکو شیطان جس وقت پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسطرح اونگلی کوکہ میں مارتا ہے کہ وہ
ایذا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چہونے شیطان کے یعنی روتا ہے چلاکر سوا مریم کے اور بیٹے اوسکے روایت کی یہہ
بخاری مسلم نے **ف** یہہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ میں مذکور ہے وَاِنِّىْ اُعِيْذُهَا بِكَ
وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ
حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اوسکے بسبب چوکنے شیطان کے ہے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ
يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِىْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ
كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِىْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ
فَيَلْتَزِمُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکہتا ہے تخت اپنا

ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے فرشتہ کے تصرف ہے
پس لیکن تصرف شیطان کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ برائی کے اور جھٹلانا ہے ساتھ حق کے یعنے ساتھ توحید و نبوۃ وغیرہ کے اور لیکن
تصرف فرشتے کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اسکو یعنے وعدہ نیکی کو پس جانے
تحقیق یہہ طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیئے حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنے شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ
اللہ کے شیطان سے پہر پڑھی یہہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں کے روایت کی یہہ ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطان وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر
کیا تو اور عبادت اوسکی کی تو محتاجی اور خواری میں مبتلا ہوگا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ
فَإِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُولُوا اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
أَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہانتک کہ کہا جاویگا
یہہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کسنے پیدا کیا اللہ کو پس جس وقت کہیں یہہ پس کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اوسکے
برابر کوئی پہر تف کرے بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہہ ابو داود نے اور البتہ ذکر کرینگے
ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے **ف** یعنے مصابیح میں اسی باب میں مذکور ہے اور ہمنے
وہان ذکر کی ہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ
مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہے انس سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے اسمین یہانتک کہ کہینگے یہہ اللہ پیدا کرنے والا
ہر چیز کا پس کسنے پیدا کیا اللہ کو عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہیگی کیا ہے یہہ کیا ہے یہہ یہانتک کہ کہینگے یہہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات

الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال و
کان عرشہ علی الماء رواہ مسلم روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھین اللہ نے
تقدیرین مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے پچاس ہزار برس اور فرمایا اور تہا عرش اوسکا اوپر پانی کے روایت کی یہہ مسلم نے
ف لکھین اللہ نے یعنے ثابت کین لوح محفوظ مین ساتہہ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتونکو لکہنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے
بہت مدت ہی اور تہا عرش پانی پر یعنے پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز حائل نہ تہے پانی اور عرش مین
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس
رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتہہ تقدیر کے ہے یہان تک کہ
نادانی اور دانائی روایت کی یہہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احتج ادم وموسی عند ربہما فحج ادم موسی قال موسی انت ادم الذی خلقک اللہ
بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت
الناس بخطیئتک الی الارض قال ادم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ
وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ
کتب التورٰۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال ادم فہل وجدت
فیہا وعصی ادم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ
علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی اللہ باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحج ادم موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہگڑے
آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی مین پہر غالب آئے آدم موسی پر کہا موسی نے کہ تم آدم ہو
کہ بنایا تمکو اللہ نے اپنے ہاتہہ سے اور پہونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا
واسطے تمہارے فرشتون اپنے سے اور رکہا تمکو بیچ جنت اپنی کے پہر اوتارا تمنے آدمیون کو ساتہہ گناہ اپنے کے
طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نکرتے کاہیکو زمین مین آتے اور اولاد یہان پہیلتی کہا آدم نے تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ
کیا تمکو اللہ نے ساتہہ پیغامبری اپنی کے اور ساتہہ کلام اپنے کے اور دین تمکو تختیان کہ بیچ اونکے بیان ہی ہر چیز کا اور نزدیک

کیا ملامت کرتا ہے تو مجھکو اوپر ایک کام کے پس کتنی مدت کے پایا تونے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسی نے چالیس برس پہلے
کہا آدم نے پس کیا پایا تونے بیچ اوسکے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیں پھر
ملامت کرتے ہو تم مجھکو اوپر کرنے مین وہ عمل کہ لکھا ہے اوسکو اللہ نے مجھپر کرنا اوسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس پس غالب آیا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسے پر روایت کی مسلم نے ف زمرد کے تختون پر توریۃ لکھی ہوئی اتری تھی آسمان سے
اونکو نیز لدنی تھی اور مضمون توریۃ قدیم ہے لیکن تختون پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہ تھا
کہ جہان اعمال چھوڑنے درست نہین ہین بلکہ عالم علویکا ہے کہ وہان قید تکلیف نہین ہین وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور وہ سچے ہین سچ کئے گئے تحقیق پیدایش ہر ایک تمہارے کی بیچ یکجا جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنی کی چالیس دن نطفہ یعنی صورۃ
نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسکے یعنی چالیس دن تلک پھر ہوتا ہے بوٹی گوشت
مانند اسکے یعنی چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے یعنی بعد ہڈی گوشت پوست
درست ہونیکے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا
پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اوسکے روح پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نہین معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل
بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ
کرتی ہے اوپر اوسکے سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ مین اور تحقیق ایک تمہارا
البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے یہان تلک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہے
اوپر اوسکے سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ف مراد یہ ہے

مراد یہہ ہی کہ یہہ بات کبہی نادر ہوجاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اسکیکا مقتضی اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بہلائی کیطرف پہیرے ہین اور عکس اسکا
نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ علی ذلک اور یہہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ
وقت گناہ سے بچا چاہئے اس ڈرسے کہ مبادا اسی دم آخر ہوا اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی
انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سبب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ
بعضے صحابہ نے بہی جو مقصد اسکا سمجہا ہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کئے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا
کیا گیا ہی سبب یعنے توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضیۂ قضا و قدر کے کچہہ معنے نہین رکہتا کیونکہ امر و
نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوۃ سمجہنا اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتہہ اوسکے عمل کر سکو دیا گیا
پس نہین درمیان کچہہ بات ہوئیگی کہ بندونکو اوسکے لئے حکم کیا اور انسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا
اور بہیجنے پیغمبرونکا کچہہ فائدہ ہی نہو اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندونکو اوسکی
اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنی ملک مین تصرف
کرتا ہی ظلم نہین یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَاءُ یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے وَعَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ
عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سے
اور کرتا ہی کام بہشتیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتہہ خاتمہ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنَازَةِ صَبِیٍّ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰی لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ لَمْ یَعْمَلِ
السُّوْءَ وَلَمْ یُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِكَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا
خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ
اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
طرف جنازہ ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مینے اے رسول خدا کے خوشحالی ہی واسطے اس لڑکے کے چڑیا ہی چڑیون

بہشت اپنے نہیں کیا اسنے برائی اور نہیں پہونچا اوسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عایشہ یعنے جزم نکر کہ بہشتی ہے
اوسکے بیان کی وجہ اوسکی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا اونکو واسطے اوسکے اور وہ بیچ
پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے اشخاص کو کہ پیدا کیا اونکو واسطے اوسکے اور وہ بیچ پشتون باپون
اپنے کے تھے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک
و بد پر نہیں بلکہ محض ساتھہ تقدیر الہی کے ہی اور اللہ نے بعضے بہشت کے لئے پیدا کئے خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضے
دوزخ کے لئے پیدا کئے خواہ عمل بد کرین یا نہین پس ہر شخص اگر دوزخ کے لئے پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل نیک
کیا ہی تو اے عایشہ جزم کیون کرتی ہو کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہہ معنے ہین جو معلوم ہوے لیکن اور حدیثین اور آیتون
اور اقوال علماء سے کہ اتفاق رکہتے ہین اوس پر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکے مسلمانون کے بالاتفاق اور مشرکون کے موافق قول
صحیح لڑکے داخل بہشت مین ہونگے اور اس حدیث مین سبب جزم کے حضرت عایشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ غیب کا علم
حکم کرتی ہو اور جواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اوسکے مشرکون کے لڑکونکا حکم [illegible] معلوم ہوا ہوگا
کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا
مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ
مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ
وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا
مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی علی سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنے
معین ہو چکا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہ بھروسا کرین ہم اوپر لکہے ہوے
اپنے کے اور چہوڑ دین عمل کرنے فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اوسکے
پس جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی سے پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس
آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل بدبختی کے پہر پڑہا آیت پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات
یعنے کلمہ کو روایت کی بخاری مسلم نے **ف** باقی آیت یہہ ہی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی

بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے پس سہل کرینگے ہم اوسکو واسطے اون اعمال کے کہ پہنچاوین انسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہے اور جسنے بخل کیا اور بے پروا ہوا بسبب غرق ہونے دنیا کے نعمتون عقبی کیسے اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہے کہ سہل کرینگے اسکو واسطے اون اعمال کے کہ پہنچاوین گے دشوار کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہے پس حاصل حضرت کے جواب کا یہہ ہے کہ ہونا سابقہ مقدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نے ساتہہ حکم ربوبیت کے امر و نہی کی اور بندون پر بمقتضاء عبودیت کے فرمان برداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت و شقاوت کی کی اور یہہ بہی داخل قضا و قدر کے ہے پہر ایک مقدر کیا ہو عمل کریگا اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہین کرتا اور ثواب و عذاب ایک تصرف ہے کہ اپنی ملک بیچ کرتا ہے بہر تقدیر یہہ بات ٹہہرا کہ عمل کسی کے کرنے پر موجب نہین

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَهِیْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ يَهْوٰی وَيَتَمَنّٰی وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے لکہا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اوسکا زنا سے کہ پہنچیگا اسکو مقرر یعنے ضرور پس زنا آنکہہ کا دیکہنا ہے یعنے نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا ہے یعنے عورتون نامحرم سے کلام شہوت انگیز ہے اور جان زنا آرزو کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے اسکو یا جہوٹا کرتی ہے اسکو روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ یہہ ہے کہا لکہا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اوسکا زنا سے پانیوالا ہے اوسکو مقرر دونو آنکہین زنا اونکا دیکہنا اور دونو کان زنا اونکا سننا یعنے باتین نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا بات کرنی اور ہاتہہ زنا اونکا پکڑنا یعنے مساس کرنا عورت سے اور پانو زنا اونکا چلنا یعنے بدکاری کے لیئے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور سچا کرتی ہے اوسکو شرمگاہ اوسکی اور جہٹلاتی ہے اوسکو ف لکہا ہے حصہ اوسکا زنا سے مراد حصہ سے مقدمات زنا ہین جیسے خواہش زنا کی کرنی اور پانو سے چلنا اوسکے لئے اور موہنہ اوسکا ذکر کرنا وغیرہ زنا ہی زنا کہتے ہین مجاز الیس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے ہین اور بعضے مجازی مین جیسکہ آگے فرمایا فزنا العین النظر وغیرہ و [illegible] اسکو چاہیئے کہ اللہ تعالی محفوظ رہا ہے گویا باعتبار اسکے ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے یا جہوٹا

وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کھڑے
ہوئے بیچ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانچ باتوں کے پس فرمایا تحقیق اللہ نہیں سوتا اور نہیں لائق اسکو سونا
پست کرتا ہے ترازو کو اور بلند کرتا ہے اوسکو اوٹھائے جاتے ہیں طرف اوسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے
پہلے عمل رات کے سے پردہ اوسکا نور ہے اگر کھولدے اوسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اوسکے جہان تک کہ پہنچے طرف اوسکے نگاہ اوسکی
مخلوقات اوسکی سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہے یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہے کسی پر فراخ
اور بسبب گناہوں کے بعضونکو ذلیل کرتا ہے اور بسبب توفیق طاعت کے بعضون کے رتبہ بلند کرتا ہے اور عمل انکے یعنے ہنوز دن نہیں ہوا
اور عمل اوسمین واقع نہیں ہوا ہے کہ رات کے عمل اوپر جاتے ہیں اور رات نہیں ہوتی کہ دن کے عمل اسیطرح جاتے ہیں اسمین مبالغہ ہے یعنے بہت
جلدی عمل جاتے ہیں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى
لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ
فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا
شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوسکا یعنے خزانہ
اوسکا بھرا ہوا ہے نہیں ناقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینیوالا ہے رات دن کیا دیکھا تمنے جو کچھ خرچ کیا ہے جب سے
کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنیسے نہیں کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اوسکے ہے اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کے
یعنے وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اوسکے ہاتھ میں ہے ترازو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے روایت کی بخاری و مسلم
اور بیچ روایت مسلم کے ہے داہنا ہاتھ اللہ کا بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہے ہمیشہ دینیوالا ہے نہیں ناقص کرتی اوسکو
کوئی چیز رات اور دن **ف** ابن نمیر اوستاد ہین مسلم کے اونکی روایت میں لفظ ملآن [illegible]
آیا ہے اور اور لفظون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر لیکن موافق لغت کے معنی ہے یعنے وَعَنْهُ قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا
عَامِلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہی سے کہا پوچھے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
فرمایا حضرت نے اللہ دانا تر ہے ساتھ اوس چیز کے [illegible] **ف** [illegible]
خوب جانتا ہے کہ بہشت میں داخل ہوتے ہیں یا دوزخ میں [illegible]

کچہہ بھی خالی تہی کہ آپ نے فرمایا اور بہت سے وارد ہوئے ہیں اُنکے حق میں لیکن اولے یہہ ہی کہ توقف کرے یقینا جنتی یا دوزخی کہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا روایت ہی عبادہ ابن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول جو پیدا کیا اللہ نے قلم ہی پس کہا واسطے اوسکے لکھہ کہا اوسنے کیا لکھوں فرمایا لکھہ تو تقدیر پس لکھی اوسنے جو چیز ہو چکی تہی یعنے زمانہ ابد تک اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابد تک روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی سند کر

وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور

روایت ہی مسلم بن یسار سے کہا کہ سوال کئے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹہوں اونکی سے اولاد اونکی آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کئے جاتے تہے اوس آیت سے پس فرمایا تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا پیٹہہ اونکی پر داہنا ہاتہہ اپنا پس نکالی اوس سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینے انکو واسطے بہشت کے اور بہشت کے کام کرینگے پہر پہیرا پیٹہہ انکی پر ہاتہہ اپنا پس نکالی اوس سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینے انکو واسطے دوزخ کے اور کام دوزخیوں کے کرینگے پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہی عمل یا رسول اللہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہی

درج کئے ہیں نام دوزخیوں کے اور نام باپوں اونکے کے اور قوموں اونکی کے پھر جمع کیا گیا آخر اونکو پس نہ زیادہ کئے جاتے ہیں ہمیشہ اونمیں
اور نہ کم کئے جاتے ہیں اونمیں سے کبھی پس کہا صحابیوں اونکے نے پس کس واسطے عمل کرنا ہی اے رسول خدا کے اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کی گئی
اوس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنے عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈو یعنے خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہے واسطے
اوسکے ساتھ کام بہشتیوں کے اور اگرچہ کام کرے کسیطرح کے یعنے نیک ہوں یا بد مدت عمر میں اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے واسطے
اوسکے ساتھ کام دوزخیوں کے اور اگرچہ کام کرے کسیطرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پس
رکھدیا اون کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندوں سے یعنے حکم کرچکا ایک جماعت بہشت میں اور ایک جماعت دوزخ میں
روایت کی یہ ترمذی نے **ف** رکھدیا کتابوں کو یعنے پیٹھ کے پیچھے ڈالدیں اس اشارہ کے لئے کہ یہ ایک امر ہے کہ فراغت کی گئی
اس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتابیں صحابہ کو دکھا دیں لیکن مضمون اونکا معلوم کروایا اور بعضے کہتے ہیں سمجھانے
کے لئے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکر القاری **وَعَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ**
أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ
شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو خزامہ سے کہ نقل کی
باپ اونکے سے کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو بیچ منتروں کے کہ پڑھواتے ہیں ہم اونکو اور دوا کی کہ دوا کرتے ہیں ہم اوسکو
اور بچاؤ کی چیز کی کہ بچتے ہیں ہم اوس سے یعنے مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیر دیگا بیچ تقدیر اللہ کے سے کچھ فرمایا یہ چیزیں تقدیر اللہ سے
ہیں روایت کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جیسے اوسنے بیماری مقدر کی ہے دفع اوسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہے
اسباب سے۔ تو تقدیر سے نہیں اور جسنے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانئے کہ شفا نہیں مقدر تھی اور منتر جو یعنے چیزیں کہ پڑھکر دم کرتے ہیں
یا گلے یا بازو میں باندھتے ہیں اور حکم اوسکا یہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤں حدیث کے ہو یا ساتھ اسماء اور صفات
الہی کے ہو اور موثر حقیقی نہ جانے انکو درست ہے ورنہ حرام کذا ذکر القاری **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ**
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ
حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهٰذَا
أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا
الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ
مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر

وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کی خلقت اپنی یعنی
جن و انس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا اوپر اونکے اپنا کچھہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور میں سے اوسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور گمراہ
ہوا اسیواسطے کہتا ہوں میں خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کے یعنی اوسکی تقدیر میں تغیر و تبدیل نہیں روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے
ف بیچ اندھیرے کے یعنی گرفتار تاریکی نفس امارہ میں کہ اوسکی جبلت میں بری خواہشیں اور غفلت رکھی ہی اور نور سے
مراد نور ایمان اور معرفت او طاعت و احسان کا ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ
وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ
يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بہت یہہ فرماتے اے پہیرنیوالے دلوں کے ثابت رکھہ دلمیرا اوپر دین اپنے کے پس کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم
ساتھہ تمہارے اور ساتھہ اوس چیز کے کہ لائے تم اوسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب بہی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا ہاں
تحقیق دل درمیان دو اونگلیوں کے ہی اونگلیوں اللہ کی سے یعنی بیچ تصرف و قدرت الٰہی کے ہیں پہیرتا ہی اونکو جسطرح
چاہتا ہی روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نے ف کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہیں گناہوں سے ہمارے ہی لیے
دعا کرتے ہیں تا ہم سیکہیں پس کیا ڈرتے ہیں آپ ہم پر وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال دلکی مانند پر کے ہی بیچ زمین بیدا
کے پہیرتی ہیں اوسکو ہوائیں پیٹھہ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہہ احمد نے ف یعنی اسیطرح دل بہلائی سے برائی کی طرف
اور برائی سے بہلائی کی طرف پہرتے ہیں وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ
بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی بندہ
یہانتک کہ ایمان لاوے ساتھہ چار چیزوں کے گواہی دیوے اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں بہیجا ہوا اللہ کا ہوں

علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون لیس عیادت کرو اونکی اور اگر مرین لیس نہ حاضر ہوا ونکی جنازہ پر روایت کی
احمد ابو داود نے **ف** یعنے انکے حق مین رعایت حقوق اسلام کی نکرو جیتے نہ مرے پر لیس جو علما ان کو کافر کہتے ہین وہ تو منع
کرتے ہین مطلق اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکہتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد اونکے پر
یہہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکہا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہی کہ انکی عیادۃ وغیرہ کرنے سے جتنا ہو سکے بچے
غلط رہنے سے لذا قول استادی رح اور مجوس لکہ فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتے ہین دو اله یعنے ایک اله خیر کا اور
ایک شر کا خیر کے اله کو کہتے ہین یزدان اور شر کے اله کو کہتے ہین اہرمن یعنے شیطان لیس جیسے مجوس قائل ہین دو اله کے
اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنے جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اون فعلون کے ہین **وَعَنْ**
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنشینی کرو
فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنے محبت نکرو
اونسے کیونکہ بیٹہنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی لیس معنے یہہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اس لئے کہ
اعتقاد بد اونکے سیکہو گے اور برائی اونکے عملون کی تاثیر کریگی تمہارے دلون مین اور عملون تمہارے مین اور معنے لا تفاتحوھم
کے بعضون نے یہہ ہی کہے ہین کہ ابتدا ساتہہ سلام و کلام کے اونسے نکرو **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ
یُجَابُ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ
مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ
مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ
اور روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہہ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو
لعنت کی انکو اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا وہ
کہ جہٹلاوے تقدیر الہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتہہ زبردستی کے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور
ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتہا وہ ہی کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے اولاد سے
میری کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چہٹا وہ ہی کہ چہوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور

روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** مومنون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو اشارہ ہی قضا و قدر پر جب حضرت عایشہ رضہ نے تعجب کیا کہ بیعمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ ان کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو لیشتی نے کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کے دنیا مین اور آخرۃ کا امر اونکا سپرد ہی طرف علم الہی کے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَۃُ وَالْمَوْءُوْدَۃُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونو دوزخ مین روایت کی یہہ ابو داود نے

ف مراد گاڑنیوالی سے وہ ہی کہ جسنے گاڑا مانند دائی کے یا اور کو جو کہ گاڑے اور مراد موؤدہ سے وہ ہی کہ جسکے حکم سے گاڑی گئی یعنی وہ جننے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنی باپ اونکے تہے دوزخی جیسی اولاد جو مری وہ بہی دوزخی ہوی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِہٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَمَضْجَعِہٖ وَاَثَرِہٖ وَرِزْقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندہ کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزون سے یعنی عمر اوسکی سے اور عمل اوسکے سے اور جگہہ بسنے اوسکے سے اور جگہہ پہرنے اوسکے سے اور رزق اوسکے سے روایت کی یہہ احمد نے

ف فارغ ہوا یعنی یہہ پانچ چیزین مقدر کرچکا روز ازل کے اب تغیر تبدیل نہین ہوسکتی اجل یعنی مدۃ عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو لفظ مین ظاہر ہین معنے اونکے پانچوین رزق کہ یہہ یعنی حلال کہاویگا یا حرام تہوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچہہ کہ بندہ کو پہنچے قسم نفع سے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت عایشہ رضہ سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کلام کرے کچہہ بیچ تقدیر کے پوچہا جاویگا اوس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اسکے نہ پوچہا جاویگا اوس سے روایت کی ابن ماجہ نے **ف** مقصود منع ہی خوض کرنیسے مسئلہ قضا و قدر مین سے یعنی کچہہ فائدہ نہین اسکے کلام کرنے مین سوا پوچہہ اور مؤاخذہ روز قیامت کو پس بہتر یہہ ہی کہ ایمان اوسپر لاوے

عطا ویگی ہے نبوت کے اولاد اونکی کو وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریتہ
الی یوم القیامۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم وبیصا من نور ثم عرضہم
علی آدم فقال ای رب من ہؤلاء قال ذریتک فرای رجلا منہم فاعجبہ
وبیص ما بین عینیہ قال ای رب من ہذا قال داود فقال ای رب کم
عمرہ قال ستین سنۃ قال رب زدہ من عمری اربعین سنۃ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءہ
ملک الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم
تعطہا ابنک داود فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فاکل من
الشجرۃ فنسیت ذریتہ وخطأ وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا
اوسکی پیٹھ پر فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس گرا پیٹھ سے اوسکی ہر جان کہ اللہ پیدا کرنیوالا
تھا اونکو اولاد اونکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھوں ہر آدمی کے اونمیں سے چمک نور کی
پھر سامنے کیا اونکو آدم کے پھر کہا آدم نے اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص اونمیں سے
پس خوش لگی اونکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھوں اوسکے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ داؤد ہے
پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اوسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار زیادہ کر عمر اوسکی میری عمر سے
چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس آیا اونکے پاس
ملک الموت پس کہا حضرت آدم نے کیا نہیں باقی رہے عمر میری سے چالیس برس کہا ملک الموت نے کیا نہیں
دئے تو نے چالیس برس اپنے بیٹے داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدم نے پس انکار کیا اولاد اونکی نے اور بھول
گئے آدم پس کھایا اونہوں نے درخت سے پس بھول گئی اولاد اونکی اور خطا کی آدم نے پس خطا کی
اولاد اونکی روایت کی ترمذی نے وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء

بیضاء کأنهم الذر وضرب کتفه الیسری فأخرج ذریة سوداء کأنهم الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا أبالی وقال للذی فی کتفه الیسری الی النار ولا أبالی رواه احمد

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جب کہ پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈھے داہنے اوسکے پر یعنے دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنیکو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈھے بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں پھر کہا واسطے اوس اولاد کے کہ بیچ داہنی طرف اوسکے تھی یہ طرف بہشت کے جانیوالے ہیں اور نہیں پروا رکھتا میں اور کہا اوس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائیں اوسکے تھی یہ جانیوالے ہیں طرف آگ کے اور نہیں پروا رکھتا میں روایت کی یہ احمد نے

وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقالوا له ما یبکیك الم یقل لك رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربك ثم اقره حتی تلقنی قال بلی ولکن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد

اور روایت ہے ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا واسطے اوسکے ابو عبد اللہ داخل ہوئے اوپر اوسکے یار اوسکے کو عیادہ کرتے تھے اوسکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے اونکے کس چیز نے رولایا تجھکو کیا نہیں فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ لے تو بال لب اپنی سے پھر اسی پر ٹہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہاں ولیکن سنا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی بھر لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا یہ یعنے داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائیں ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے اور نہیں پروا رکھتا میں کہا ابو عبد اللہ نے اور نہیں جانتا میں کہ بیچ کس مٹھی کے ہوں میں یعنے داہنے ہاتھ کی یا بائیں ہاتھ کی روایت کی یہ احمد نے **ف** ٹہرا رہ یعنے ہمیشہ اسیطرح کترتے رہیو تو مجھے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ میں یعنے لوگوں نے انکو کہا کہ کیوں روتا ہے حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنیکی دی ہے اور بغیر اسلام کے نصیب نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب خائف ہوا [illegible] نزدیک [illegible] جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہوں دوزخ میں ڈالوں اور [illegible] نہیں جانتا اور [illegible] ہونیکا ہے اسی شاید [illegible] خوف کے

وہ بشارت ہوئی تھی ان کو جیسا کہ اسمین اشارہ ہے کہ جن لوگون نے سنت کو کھو دیا مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہے
پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کے ترک کرنے میں یعنی لینے سے الیسی گمراہی ہے بالتدریج جائیگا ہمیشگی کرے اور ترک کرنے تمام سنتون
پس ہر زندیقی کے درجہ کو پہنچا دیتی ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللّٰهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنے انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنے قریب عرفہ کے پس نکالی پشت اونکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرتا تھا انکو پس پھیلا دئیے اوسکے آگے مانند چیونٹیون کے پھر باتین کین اسنے اونسے روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہی تو رب ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مینے اسواسطے کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل یا کہو تم کہ نہین شرک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اونکے یعنے پس پیروی کی ہمنے اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو سبب اوس چیز کے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے

ف یعنے باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ اقرار توحید کا اوسی ذریت کیا اور انبیا اوسکے یاد دلانے کو بھیجے **وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ هٰذَا اعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقَرُّوا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ**

بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ
النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا
مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ابن کعب سے

بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے یعنی پیٹھون اونکی سے اولاد اونکی بھی ذریت اونے جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنے ارادہ کیا قسم قسم کرنیکا مثلا بعضے غنی بعضے فقیر بعضے خوبصورت بعضے اونکو پہر گویا کیا اونکو پس بوجہ پہر لیا اون سے عہد اور میثاق یعنے قول اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے کیا نہیں مین رب تمہارا کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتاہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینونکو اور گواہ کرتاہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہی اسواسطے کہ نکہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تہے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوا میرے اور نہین پروردگار سوا میرے اور نہ شریک کیجو ساتہہ میرے کسیکو تحقیق بہیجونگا مین طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا انہون نے گواہی دی ہمنے ساتہہ اسکے کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطے ہمارے سوا تیرے اور نہین معبود واسطے ہمارے سوا تیرے پس اقرار کیا ساتہہ اسکے اور باندہے گئے اوپر ان پر حضرت آدم علیہ السلام درحالیکہ دیکہتے تہے طرف اونکے یعنے طرف اولاد اپنی کے پس دیکہا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سوا اسکے یعنے بدصورت پس کہا ای رب میرے کیون نہ برابری کی تونے درمیان بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکہتاہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکہا انبیا کو بیچ اونکے مانند چراغون کی اوپر اونکے نور ہی خاص کئے گئے ساتہہ عہد اور کے بیچ پہنچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کے اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تہے عیسی بن مریم بیچ ان روحون کے پس بہیجا اوسکو یعنے اونکی روح کو ساتہہ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کے اوپر اونکے سلام پس حدیث بیان کی گئی ابی سے یہہ کہ داخل ہوئی روح اونکی موہنہ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنے اگر سب یکسان کرتا تو شکر نکرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکہکر شکر کرتا ہی مثلا فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہی کہ غنی مین نہین اسیطرح غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر کو نہین اور باندہا میثاق کو بعد یون ہی و منک و من نوح وابراہیم وموسے

وعیسیٰ بن مریم یعنے اور لیا قول تجھ اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ بیٹے مریم کے سے وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ
تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ابی درداء سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرتے تھے ہم اوسچیز کا کہ ہونیوالی ہے اوسوقت
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہہ اپنی سے پس سچ جانو اوسکو اور جسوقت سنو تم
کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنے سے پس سچا جانو اوسکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اوسچیز کے کہ پیدا
کیا گیا ہے اوسپر روایت کی یہہ احمد نے **ف** اوسچیز کا کہ ہونیوالی ہے یعنے جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہے اوسکے مقدمہ میں آپس میں
گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضاء و قدر کے ہے یا ہر سر نو پیدا ہوتی ہے اوس سابقہ کے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا
اگر بطریق نزاع اور جھگڑنے کے نہ ہو تو منع نہیں اسیلئے حضرت نے منع نفرمایا اور تعلیم اونکے فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہے اور وہ
ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اوسکی اور یہہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اوسپر یعنے مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر
الٰہی اوسمین لکھی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہیں ہونیکا اسیطرح احمق دانا نہیں ہوتا اور یہہ جو بسبب یا صحبت یا مصاحبت
وغیرہ دانا سے احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہیں ہے کلام اوسمین ہے کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور خلقت اوسکی
ایک خلق پر پڑی ہو یہہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم میں کام آتی ہے اسمین بے
وہاں تقدیر میں یہی تہا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جاویگا بن گیا اور اسمین ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَزَالُ تُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ
الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ
فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا اے رسول خدا کے ہمیشہ پہنچتی ہے تمکو درد مرض کے
بیماری اوس بکری زہر ڈالی ہوئی سے کہ کہائی تہی تمنے یعنے خیبر میں ایک یہود نے کہلائی تہی فرمایا نہیں پہنچی مجھکو کوئی چیز
اوس سے مگر وہ کہ لکہی تہی اوپر میرے اور آدم تہے بیچ مٹی اپنی کے یعنے تقدیر ازلی میں اون ہی تہا وقت کی آزمائش باب

اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

یہہ باب ہے بیچ ثابت کرنے عذاب قبر کے **ف** عذاب قبر ثابت ہے کتاب و سنت سے
اسمین کچھ شبہہ نہیں اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ وہ واسطہ ہے درمیان دنیا اور آخرت کے اور جو کچھ ہوسکتا ہے کہ قبر میں

قبر کا فرشتہ مُردہ نہیں ہی بہت ڈوب جاتے ہیں جل جاتے ہیں جانور کہا جاتے ہیں اونکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہی عذاب کرتا ہی
اور تصدیق عذاب قبر کے مراتب میں صحیح تر اور سالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثوں میں آئے
ہیں سب حق ہی موجود ہیں واقع اور موجود ہیں نہ محض خیال اور وہم جو ہم سے دیکھے نہیں ہیں اوسکو تو اوسکے ہونے میں
نقصان نہیں رکھنا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اوسکیلئے آنکھیں ہی اور چاہئیں
کہ اوس سے دیکھیے اور اللہ چاہے تو ان آنکھوں سے بھی دکھا دے بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکھتے مثلا ایک شخص
سوتے میں لذۃ اور دکھ پاتا ہی اور ہم نہیں دیکھتے اسیطرح جانکنی بعضی وقت لذۃ اور الم سہتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا
بیٹھنے والا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے
اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کذا ذکر القاری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے
کہ مسلمان جس وقت سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کے گواہی دیتا ہی یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ کے ہیں پس یہی قول اللہ تعالی کا ثابت رکھتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی
دنیا کے اور بیچ آخرۃ کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آیتہ یثبت اللہ الذین آمنوا آخر تلک
نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہی واسطے اوسکے کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے اس آیتہ میں قول ثابت سے مراد یہی کلمہ شہادت کہ مومن سے قبر میں پوچھا
جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس کلمہ شہادتین میں جواب تینوں کا ہی اور آیتہ
میں جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنونکو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا میں اور آخرۃ میں پس ثابت رکھنا آخرۃ میں
تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجاۃ پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا میں یہہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھنا ہی

جیسا تھا کہے جاتے ہیں اگرچہ آگ میں ڈالے جاویں کچھ خبر نہیں لاتے ہیں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ
قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ
إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا
وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ
أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ
ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ

اور یہ ہے حدیث جو انس سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے اور پھر جاتے ہیں
اوس سے ہمراہی اوسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشوں انکی کی آتے ہیں اوس پاس دو فرشتے پس بیٹھاتے ہیں اوسکو
پس کہتے ہیں کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں تحقیق وہ
بندہ ہے اللہ کا اور رسول اوسکا پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدل دیا تجکو
اللہ نے بدلے اوسکے جگہ بہشت میں پس دیکھتا ہے وہ دونوں کو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے
کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے پس کہتا ہے نہیں جانتا میں تھا میں کہتا جو کہتے تھے لوگ پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے
عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن میں سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزوں لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سنتے ہیں اوسکو
جو نزدیک اوسکے ہیں سوا جنوں کے اور آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ف
یہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کے تو یہ بات رہ یا بسبب شہرۂ حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہوں سانے صورۃ مثالی
کے پس اس صورت میں آرزو موت کی کریں واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمیٰ کے خوب کہی ایک عیب نے بیت ہمیں شتاقوں کے لیے
شب شتاقان بیدل چہ قدر دراز باشد ۔ تو بیا کہ اول شب سحر صبح باز باشد ۔ دکھاتا دونوں کو دونوں ٹھکانے دکھاتے
ہیں کہ اگر دوزخی ہوتا لایق اوسکے تھا اب جو جنتی ہوا یہ ملا تا قدر ہو اوسکو نعمتوں بہشت کی اور جن و انس اوس
عذاب کی اس لیے نہیں سنتے کہ سننے میں ایمان بالغیب جاتا رہتا ہے اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا ف
حدیثوں صحیحہ میں جو مذکور ہے یہی مجاز موت کی اور عذاب کا ذکر منافق کا ہے پس یہ حال مومن مخلص کا ہے لیکن

لیکن مذکور نہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہی آیا عذاب ہی یا نہیں پس کہا ہی علمانے کہ حکم مومن فاسق کا یہہ ہی کہ جواب میں شریک مومن مطیع کا ہی اور بشارۃ اور دروازہ کہلنے بہشت میں اور زمانہ لگنے میں شریک نہیں یا انمیں بہی شریک ہو لیکن مرتبہ میں ادنی کمتر حتے کہ کچہہ عذاب بہی ہوتا ہو مگر جس فاسق کو کہ اللہ چاہے یونہی بخشدے ہمو وعن

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ایک تمہارا جو وقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیوں میں سے پس پیش کیا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشتیوں سے اور اگر ہی دوزخیوں میں سے پیش کیا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا دوزخیوں سے پس کہا جاتا ہی یہہ ہی ٹہکانا تیرا منتظر رہ یہان تک کہ اوٹہاوے تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہ تحقیق ایک عورۃ یہودیہ آئی انکے پاس پس ذکر کیا اوسنے عذاب قبر کا پس کہا اوس عورۃ نے حضرت عایشہ کو پناہ میں رکہے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچہا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نے پس نہیں دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پیچہے اس پوچہنے کے کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ازبسکہ حضرت عایشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر ہین ہو دیہ کے کہنے سے اور حضرت سے حال اوسکا پوچہا پہر حضرت کے پناہ چاہنے میں احتمال ہی کہ آپ کو بہی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سے پناہ چاہنیکا ورد کیا تعلیم امت کے لئے یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ بہی چپکے مانگتے ہون حضرت عایشہ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تنبیہ کے لئے ہمو وعن

زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه إذ حادت به فكادت تلقيه وإذا أقبر ستة أو خمسة فقال من يعرف أصحاب هذه الأقبر قال رجل أنا قال فمتى ماتوا قال في الشرك فقال إن هذه الأمة تبتلى في قبورها فلولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه ثم أقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم

اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ کہ ناگہاں شوخی کی اس نے یعنی خچر نے اور قریب تھا کہ گرا دیوے حضرت کو اور ناگہاں قبریں تھیں پانچ یا چھ معلوم ہوئیں پس فرمایا کون پہچانتا ہے صاحب ان قبروں کے کو کہا ایک شخص نے کہ میں جانتا ہوں فرمایا کب مرے تھے کہا حالت شرک میں یا ایمان میں کہا شرک میں مرے ہیں پس فرمایا تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے بیچ قبروں اپنی کے پس اگر نہ ہوتا یہ کہ دفن کرو تم البتہ دعا مانگتا میں اللہ سے یہ کہ سنا دے تم کو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہوں میں اس کو پھر متوجہ ہوا اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا صحابہ نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو کہ ظاہر ہیں ان میں سے اور جو کہ چھپے ہیں ان میں سے یعنی جو چھپے ہیں اور دل سے تعلق رکھتے ہیں کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو کہ ظاہر ہیں اور جو کہ چھپے ہیں فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا انہوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے روایت کیا اس کو مسلم نے ف کہ نہ دفن کرو گے یعنی اگر عذاب قبر سنو گے تو دفن کرنا مردوں کا چھوڑ دو گے بسبب بیہوش ہو جانے اور جاتے رہنے عقل کے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن أبي هريرة قال قال رسول الله

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقْبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاہُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِھِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَہٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ فَلَا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہی مردہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے کالے کیری آنکھون والے کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دونون کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن تو کہتا ہی وہ بندے ہین اللہ کے اور بہیجے ہوے اوسکے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے پس کہتے ہین وہ دونو فرشتے تحقیق ہم جانتے تہے کہ تحقیق تو کہیگا یہہ پہر کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے بیچ قبر اوسکے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پہر روشنی کیجاتی ہی واسطے اوسکے بیچ اوسکے پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکے سو رہ پس وہ کہتا ہی پہر جاؤنمین طرف اہل اپنے کے پس خبر دون انکو پس کہتے ہین سو رہ مانند سونے دولہے کے وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت پیارا لوگون اوسکا طرف اوسکے یعنے جگاتا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہان تلک کہ اوٹہا وے اوسکو اللہ جگہہ سونے اوسکی سے کہ یہہ ہی اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تہا مینے لوگون سے کہتے تہے کہنا پس کہا مینے مانند اوسکے نہین جانتا مین یعنے سوا اسکے پس کہتے ہین فرشتے تحقیق تہے ہم جانتے یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطے زمین کے مل جا اوسپر پس مل جاتی ہی اوسپر پس مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی یعنے دائین بیچ بائین کے اور بائین بیچ دائین کے پہر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

عذاب کی یہان تلک کہ اونہا دیوے اوسکو اللہ جگہہ قبر اوسکی بیچ کہ یہ روایت کی بخاری نے ف یعنی
واسطے ہول و وحشت کے آنے ہین امر خوف اونکا کافرون پر بہت ہوتا ہی تا متحیر ہو دین جواب مین اور مومنون کے
لیے آزمائش ہی پس ثابت رکہتا ہی اللہ تعالی اور وہ نڈر ہوتے ہین اسلیے کہ دنیا مین ڈرتے تہے اللہ تعالی سے
جزا اوسکی یہہ ہوئی کہ وہ نڈر ہونگے اور تہے ہم جانتے یعنی بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیری پیشانی پر نشان رحمت کی اور
نور ایمان کا ظاہر تہا پس خوش ہو دن اونکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہہ کر وہ خوش ہو دین جیسے مسافر کہین جاتا
پاتا ہی تو کہتا ہی کاشکے لیے اہل مین جاؤن اور حال اپنا اونکو دکہاؤن ویسہی سرگیا چون وعن البراء
بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني
الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله
فيقولان له وما يدريك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت
فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت الآية قال فينادي مناد من
السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا
له بابا الى الجنة فيفتح قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له فيها
مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه في جسده ويأتيه
ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان
له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم
فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه
من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فيأتيه من حرها
وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض
له اعمى اصم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه
بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم
يعاد فيه الروح رواه احمد وابو داود اور روایت ہی براء بن عازب سے

نقل کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ آتے ہین مردے کے پاس دو فرشتے پس بٹہاتے ہین اوسکو پس کہتے ہین اوسکو
کون ہی رب تیرا پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پہر کہتے ہین وہ کیا ہی دین تیرا پس وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پہر کہتے
ہین وہ کون ہی یہ شخص کہ بہیجا گیا تہا بیچ تمہارے پس کہتا ہی وہ رسول خدا کا ہی پہر کہتے ہین اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا
تجکو پس کہتا ہی پڑہی مینے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا مین ساتہ اوسکے اور سچا جانا مینے یعنے پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا
حضرت پر بہی لاویگا پس یہی مراد ہی قول اللہ تعالی کی یثبت ثابت رکہتا ہی اللہ اون لوگونکو کہ ایمان لائے ساتہ بات ثابت کے
پڑہی ساری آیت کہا پس پکارتا ہی پکارنیوالا یعنے اللہ تعالی یا فرشتہ ساتہ حکم اوسکے آسمان مین کہ سچا ہی بندہ میرا
پس بچہونا کرو اوسکو بہشت مین سے اور پوشاک پہناو اوسکو بہشت مین سے اور کہول دو واسطے اوسکے دروازہ طرف
بہشت کی پس کہولا جاتا ہی فرمایا پس آتی ہین اوسکو باوین اوسکی اور خوشبوئین اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہی واسطے
اوسکے بیچ اوسکے بقدر دراز ی نگاہ اوسکے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اوسکا اور کہا پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی
بیچ بدن اوسکے اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹہاتے ہین اوسکو پس کہتے ہین کون ہی رب تیرا پس
کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتے ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پہر وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتے
ہین کون ہی یہ شخص کہ بہیجا گیا ہی بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا
آسمان مین سے یہہ جہوٹا ہی پس بچہونا کرو اوسکو آگ مین سے اور پہناو اوسکو پوشاک آگ مین سے اور
کہولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف دوزخ کے کہا پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور لوئن اوسکی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اور تنگ کی جاتی ہی اوپر اوسکے قبر اوسکی یہان تلک کہ داخل ہوتی ہین بیچ اوسکے پسلیان اوسکی داہنی
طرف بائین کے اور بائین طرف داہنی کے پہر مقرر کیا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتہ اندہا اور بہرا ساتہ اوسکے
ہوتا ہی گرز لوہیکا اگر مارا جاوے ساتہ اوسکے پہاڑ البتہ ہوجاوے مٹی پس مارتا ہی اوسکو ساتہ گرز کے ایسا مارنا
کہ سنیے اوسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی سوا آدمی اور جن کے پس ہوتا ہی مٹی پہر ڈالی جاتی ہی
بیچ اوسکے روح روایت کی یہہ احمد ابوداود نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ عرب مین حیران اور دہشت
زدہ بولتا ہی جیسے یہان آہ واہ یا واوا یہہ کہ جہوٹا ہی کیونکہ آوازہ دین و اسلام کا اور نبوۃ کا شرق
سے غرب تک پہنچا تہا یہہ نہ جانا یعنے اور فرشتہ اندہا بہرا اسلیئے مقرر ہوگا کہ اوسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی
دیکہہ سنکے رحم آوے پہر روح ڈالی جاتی ہی اوسمین یہہ شدۃ عذاب کے لئے ہی اور سزا ہی اوسکے منکر ہونیکی عذاب

وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے تحقیق وہ جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہاں تک کہ تر کرتے داڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے اون کے ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہیں روتے اور روتے ہو اس جگہ کہنہ ہونے سے پس فرمایا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرہ سے پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ بعد اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اوس سے یعنے عیش منغص کرتی ہے اور شدت وحشت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اونہی سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے ٹھہرتے نزدیک اوسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اوسکے ثابت رکھنے کو یعنے اللہ تعالیٰ سے اوس وقت میں اوسکو ثابت رکھے پس تحقیق وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابوداود نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ دعا و استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابت مانگنی سوا تلقین کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہیں اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے تلقین بعد دفن کے حدیث ابو امامہ باہلی سے کہ ذکر کی وہ سیوطی نے جمع الجوامع میں حدیث طبرانی سے اور ابن شاہین نے اور ابن عساکر نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مر جاوے کوئی تم میں

تم میںکا اور مٹی ڈال چکو تو کہڑا ہووے ایک شخص سرہانہ قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہی لیکن جواب نہیں دیتا پہر کہے
یا فلان بن فلانہ جب وہ اسکو دوسری بار سنتا ہی تو اوٹہ بیٹہتا ہی قبر مین پہر کہے یا فلان بن فلانہ اسی بار کہتا ہی میت ارشاد کر ہمکو
رحمت کرے خدا تعالی تجہپر لیکن تم نہیں سنتے اسکو پہر کہے یاد کر اے فلانے اوس کلمہ کو کہ نکلا تو اوسپر دنیا سے کہ وہ شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہی راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہی اور محمد پیغمبر تیرے ہین اور اسلام دین تیرا ہی
اور قرآن امام تیرا جب یہہ کہتا ہی تو پکڑ لیتا ہی ایک منکر و نکیر مین سے ہاتہہ دوسرے کا اور کہتا ہی چل باہر نکل اس نزدیک سے آگے
ہم کیا کام رکہتے ہین اس سے کہ حق تعالی نے تلقین کی سیکہلا دی اسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اگر نام میت کی مان کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اور کسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرے حوا کی طرف کہ مان سبہون کی ہی
تمام ہوئی حدیث اور پڑہنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور امن الرسول کا بہی آیا ہی اور اگر ختم قرآن کرے بہت افضل ہی
اور بعضے علما سے منقول ہی کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کرے یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی اور باعث اوترنے رحمت کا ہوتا ہی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّیْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ معین کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوین اژدہا کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین
اوسکو یہان تلک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمین سے پہنکارے زمین پر نہ اوگاوے زمین
سبزہ روایت کی یہہ دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ستر بدلے ننانوین کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَسُوِّیَ عَلَیْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرْنَا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰی فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سے
کہا نکلے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جنازہ سعد بن معاذ کے جس وقت کہ وفات پائی اونہوں نے

اسنے کہا اوسنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ تم آزمائے جاؤگے بیچ قبروں کے قریب آزمانے دجال کے
ف یعنی فتنہ قبر باعتبار ہول و دہشت کے قریب ہی فتنہ دجال کے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ
عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنی مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہی واسطے اوسکے آفتاب نزدیک غروب
ہونے اوسکے پس بیٹھتا ہی ملتا ہی آنکھین اپنی اور کہتا ہی کہ چھوڑ دو مجکو کہ نماز پڑہوں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے
ف یہہ بات یا تو اون فرشتوں سے کہتا ہی پہلے سوال جواب کے کہ مین نماز پڑہ لون پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کے
سوال جواب کے کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنے گہر والونمین بیٹہا ہون یہہ حالت اوسکی رفاہیت حال پر دلالت
کرتی ہی گویا ہنوز دنیا مین ہی اور سویا تہا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دنیا مین وہ بڑا مضبوط اور مدام نماز
پڑہنے والا (محافظ) ہوگا کہ جسکو وہان بہی نماز بسبب عادت کے یاد آئی اور خصوصیت قریب مغرب کا مناسب حال اور
تنہائی اوسکے ہی کہ شام غریبان مشہور ہی مسافر جب شہر مین آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان بیٹھے اور کیا کرے
ب ز زلف اکشادی و تاریک شد جہان ٭ الغرض یاد شام غریبان کجا روند ٭ نماز شام غریبان چو گریہ آغازم
بمویہای غریبانہ قصہ پردازم ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ
لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ
جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُولُ مَا
يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ
فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ
وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ
كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا
فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ

کہ نہین ہی اوسکے لیے کتاب و سنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہی اور لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی
اسکی طرف کہ نکالنا او سچیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کے نہو برا نہین ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتٰبُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ
ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما بعد پیچھے اسکے پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہو نمین راہ
محمد کی اور بُری چیز دین کی نئی نکلی ہوئیں چیزین ہین اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ مسلم نے ف امیر
اسکے یعنے پیچھے حمد و صلوۃ کے یہہ حدیث حضرت نے خطبہ مین بیان فرمائی اسی سبب سے اسطرح فرمایا اور جو بدعت کو
گمراہی کہے معنے یہہ ہین کہ جو بدعت سیئہ وہ سبب گمراہی کا ہی جاننا چاہئے کہ جو چیز حضرت کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہی
اور اسمین سے جو موافق اصول اور قواعد سنت اوسکی کے ہو اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو مخالف اوسکے ہو بدعت
ضلالت سیئہ یعنی بری کہتے ہین چنانچہ مراد کل بدعة ضلالة سے یہی ہوتی ہی اور بعضی بدعت واجب ہی مانند تعلیم
نحو کے واسطے سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کے اور بعضی بدعت حرام ہی مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کے اور رد انکا
کرنا بدعات واجبہ ہی اور بعضی بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسے بنانے اور جتنے اچھے کام کہ حضرت کے زمانہ مین
نہ تھے اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنے مساجد اور کلام اللہ کے اور بعضی مباح مانند مصافحہ کے صبح کے بعد
بموجب مذہب شافعی کے اور مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نے کہ جو بات نئی نکالے اور وہ مخالف
کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کے ہو ضلالت ہی اور جو ایسی نہو بری نہین وہ بری نہین ہی ۱۲ شیخ سید علی وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَةٌ
مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاھِلِیَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غصہ کئے گئے لوگون مین طرف خدا کے تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین
اور دوسرا ڈھونڈنے والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوے
خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے ف کجروی حد حرم مین یہہ ہی کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کرے
مثل شکار کرنے و درخت کاٹنے وغیرہ کے یا مطلق گناہ کرنے مراد ہی اور طریقہ جاہلیت کا جیسے نوحہ کرنے اور بین

چار کرے معصیت کے وقت یا مکان میں چلے یا دور دور کرے یا اور معین کرے کوئی جگہ تا کہ بہا دے خون اوسکا یعنے فقط خونریزی
لفظ ہی لفظ میں تھا اور غرض اگرچہ پہلے نہ تھی مگر بقصد ہری خونریزی کے سبب بدتر پس معلوم کیا چاہئے کہ جب ایسے
معصیت کا یہ حال ہے تو اوسکے رسول اللہ کا کیا حال ہوگا ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى
قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے نہ قبول کیا
اور سرکشی کی کہا گیا اور کسنے قبول نکیا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور جسنے
نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نکیا روایت کی بخاری نے ف کہا گیا کسنے سرکشی کی یعنے مراد سرکش سے کون ہے
پس حضرت نے جواب میں سرکش اور غیر سرکش بیان کئے واسطے خوب واضح ہونیکے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ
مَلٰئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا
مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ
وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَ
بَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ
الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا
قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا
الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ
عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ آئے فرشتے
طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتوں نے آپس میں تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنے آنحضرت
کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطے اوسکے کہاوت کو کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے یعنے بیان کرنا کیا
اور کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا کہاوت اوسکی مانند ایک شخص کی
بنایا گھر اور بنایا بیچ اوسکے کھانا اور بھیجا بلانیوالا پس جسنے مانا بلانیوالیکو داخل ہوگا گھر
میں اور کھایا کھانا اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوگا گھر میں اور نہ کھایا کھانا پس کہا فرشتوں نے

اپنیمیں بیان کردے اسکو تا کہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے تحقیق آنکھ سوتی
ہی اور دل جاگتا ہی پہر کہا مراد گہر سے بہشت اور بلانیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد کی پس
تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہین درمیان
لوگون کے روایت کی یہہ بخاری نے ف فرق کرنیوالے ہین کہ فرق کر دیا کافر اور مومن مین اور نیکوکار
بدکار مین اور صالح اور فاسق مین اور کہا جو طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی اور مراد شخص سے پاک
پروردگار ہی یہہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے ٭ ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ
رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي
اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا
اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ
اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ
اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے تھے عبادت
آنحضرت کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتہہ اوسکے گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا کہان ہین ہم نسبت
حضرت سے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے اون کے جو پہلے گئے گناہ اور جو پیچہلے پس کہا ایک نے اونمین سے پس مین نماز
پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکہا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا
تیسرے نے پس مین الگ ہونگا عورتون سے پس نکاح نکرونگا کبہی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
طرف اونکے پس فرمایا حضرت نے تم نے کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت
ڈرتا ہون نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہون نسبت تمہارے واسطے اللہ کے لیکن مین روزہ بہی
رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون
عورتون سے پس جسنے منہ پہیرا طریقہ میرے سے پس نہین ہی مجہہ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف

لئے بن خص یعنے حضرت علي او عثمان بن مظعون او عبداللہ بن رواحہ اور کہا ان ہین مرے یعنے ہم لوگ انحضرت کی مناسبت کے

مقدمہ عبادت نہین کیواسطے کہ حضرت کو حاجت نہین عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر

یعنے تاکہ بخشے اللہ اگلے پچھلے گناہ تیرے آور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی ہی کہ حق انکے ادا کرے اور حقوق الہی مین بھی

کچھ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ اتبیہ بجا لاوے اور حضرت سب باتین کرتے تھے تا امت بھی پیروی کرے آو جنے اعراض کیا

بیزار ہو لے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کرین

کہ عاجز ہو وینگے اور حق عبادت نہ ادا ہو سکا ۲۰ علی حق **ف** اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہی

اوسکا کہ جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہہ چیزین قسم عبادہ ہی سے ہین مگر زیادہ ہین سنت پر پسند نفرمائین پس اولی یہی ہر کہ

جو عبادۃ حضرت سے ثابت ہوئی اوسکو ویسے طرح ادا کرے کمی زیادتی نکرے کذا قال استادی مولانا اسحق رح **وعن**

عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه

قوم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال

اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم له خشية

متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پر رخصت دی اوسکے کرنے کی

پس بچا اوس سے کئی شخصون نے پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی

پہر فرمایا کیا حال ہی اون لوگون کا پرہیز کرتے ہین اوس چیز سے کہ کرتا ہون مین پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین ان سب سے زیادہ

جانتا ہون مرضی اور نا مرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون ان سے واسطے اللہ کے ڈرنے کو روایت کی بخاری و مسلم نے

ف کی حضرت نے ایک چیز یعنے روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہہ رخصت کی بات

اور بعضے [illegible] سے کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈر [illegible] عمل رخصت پر کرتا ہون پہر کون ہین

[illegible] اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنے مین بڑی بڑی حکمتین ہین [illegible] اور ضعف [illegible] اور رفق

نفس کے لیے جیسے حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل [illegible] رخصتون [illegible]

رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتون [illegible] اولی چیزون پر **وعن رافع بن خديج قال قدم نبي**

صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا كنا نصنعه

قال لعلكم لو لم تفعلوا كان خيرا فتركوه فنفضت قال فذكروا ذلك له فقال انما

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي
فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے رافع بیٹے خدیج کیسے کہا تشریف لائے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم کہا مدینہ والوں نے ہم یہہ
کرتے موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نکرو تم تو بہتر ہے پس چھوڑ دیا لوگوں نے پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نے
پس ذکر کیا روبرو انحضرت کے پس فرمایا حضرت نے نہیں ہیں مگر آدمی جب حکم کروں میں تمکو ساتھ کسی چیز کے بات دین تمہارے
کیسے پس لو اوسکو اور جس وقت حکم کروں میں تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہیں ہیں میں مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نے
ف معنے تابیر کے یہہ ہیں کہ کہجوروں میں ایک درخت ہوتا ہے نر اور درخت دوسرے ہیں مادہ نر کا پھول ہمارے
ہیں مادہ پر تا پہلیں اور معنے آخر حدیث کے یہہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ میں مجھے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب
بھی حاصل ہے حضرت نے اپنے اجتہاد سے منع فرمایا تھا بغیر اوترنے وحی کے اسلیئے کہ دیکھا اسکو امور عادیت سے
کہ کچھ زیادتی میں معقول نہ پائی اور نظر آپ نے نہ فرمائی تہی کہ شاید یہہ اسکی خاصیت ہو سبب جاری
ہونے عادت الہی کے اسلیئے حتما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نکرو بہتر ہے جب دیکھا کہ اسمیں ایک خاصیت ہے سبب
جاری ہونے عادت الہی کے منع اسمیں کچھ اپنا نہیں سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تہا اور غرض اونکی دنیا نہ تہی بلکہ اہتمام تہا بیان کرنے امور آخرۃ کا
اور بعضی روایت میں اسی مقدمہ میں آیا ہے کہ فرمایا أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُورِ دُنْيَاكُمْ یعنے تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنے
سبب اسکے کہ ہی بیشہ ہیں اچھے التفات ہیں امور دنیا پر والا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے
امور دنیا اور آخرۃ میں حق وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ
مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ
فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ
وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنے

اوسمیں یعنی کرتے ہو وہی جو ہے کام اور میں منع کرتا ہون **وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ
الْكَثِيرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ
وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ
فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ
مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ
اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ
الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کی کہ پہنچا زمین کو
پس تھا اوس زمین میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوس نے پانیکو یعنی اپنے اندر جذب کیا پس اگایا گھاس
تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے سخت ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے
لوگوں کو پس پیا اونہوں نے اور پلایا اور کہیتی کی اور پہنچا اوس زمین میں سے ایک ٹکڑے اور کو نہیں وہ مگر میدان پتھریلے
نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گہاس کو پس یہہ یعنی سب جو مذکور ہوئیں مثل ہے اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے
اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوس نے اور سکھلایا اور مثل اوسکی
کہ نہ اوٹھایا ساتھ اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوس نے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اوسکے روایت کی
یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اوٹھانیوالے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ
اوٹھانیوالے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ
نہیں فائدہ مند ہوتی پہر اگلے فائدہ مند کی دو قسمیں ہیں اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح فائدہ مند دین کے
دو قسم پر ہیں ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس زمین پاک کے ہیں کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی کہ
گہاس اوگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح انہوں نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اوروں کو
بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمیں
تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہہ مثل اوس زمین کی ہے کہ پانی اوسمیں ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین

فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المادبة ورضي عنه السيد ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم ياكل من المادبة وسخط عليه السيد قال فالله السيد ومحمد الداعي والدار الاسلام والمادبة الجنة رواه الدارمي روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دیکہلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خواب میں فرشتے پس کہا گیا اونکو چاہیے کہ سوویں آنکہیں تمہاری اور سنیں کان تمہارے اور سمجھے دل تمہارا فرمایا پس سوئیں آنکہیں میری اور سنا کانوں میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گہر اور تیار کیا کہانا اور بہیجا بلانیوالیکو پس جسنے کہ قبول کیا بلانیوالیکو داخل ہوا گہر میں اور کہایا کہانے میں سے اور راضی اوس سے ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوا گہر میں اور نہ کہایا کہانے میں سے اور خفا ہوا اوپر اوسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گہر اسلام اور کہانا بہشت روایت کی یہہ دارمی نے **ف** سوویں آنکہیں تیری یعنے نہ دیکہہ اپنی آنکہوں سے کچہہ اور سنیں کان تیرے یعنے کان نہ رکہہ کسی کی بات پر اور جانے دل یعنے دل میں کچہہ خیال نہ لا حاصل یہہ کہ غور اور حضور دل سے اوس تمثیل کو سن تا خوب سمجہے لگے حضرت نے جواب دیا فامتثلنی کر اور پہلی حدیث میں گہر جنت کو فرمایا اور کہانا مراد کہا نعمتیں اوسکی اور یہان گہر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اسلئے کہ اسلام سبب داخل ہونے کا بہشت کا ہے پس اوسکو مشابہہ گہر کے کیا اور مادبہ یعنے کہانا مہمانی کا دونوں جگہ نعمتیں بہشت ہی کی مراد ہیں ۱۲ سید وعن ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امري مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجه والبيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں ایک تم میں سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چہپرکٹ اپنے کے کہ آوے اوسکو حکم میری حکموں میں سے اوس قسم سے کہ حکم کیا ہے میں نے یا منع کیا ہے میں نے اوس سے پس کہے نہیں جانتا ہوں میں وہ جو کہ پایا ہم نے کتاب اللہ میں ... اوسکی روایت کی احمد نے اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** ... چہپرکٹ کے ... تکیہ لگائے ہوئے ... بیٹہا رہنا ... طلب علم اور حدیث

ترک کرے اور ازراہ جہالت کے میری حکم کو یون کہنے لگا کہ سوا کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کی سوا اوسکے متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کے حال سے کہ کسل کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اس حکم مین کہ قرآن مین نہین پانے کے اور گمان رکھینگے کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہ نہین جانتے کہ بہت حکم قرآن مین نہین اور حدیثمین ہین جیسے قرآن دلیل ہے حدیث بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونو وحی ہین ❊

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین قرآن اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپرکھٹ اپنے کے کہیگا لازم پکڑو اوپر اپنے اس قرآن کو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکے حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکے حرام پس حرام جانو اوسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا نے مانند اوسکی ہے کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطے تمہارے گدھا اہلی اور ہر صاحب کچلی کا درندون مین سے اور نہ لقطہ عہد والے کا مگر یہ کہ استغنا کرے اوس سے مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک کسی قوم کے پس لازم ہے اون پر یہ کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطے اوسکے ہے یہ کہ بدلہ لے اون سے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور اسیطرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ **ف** مانند اوسکے ساتھ اوسکے یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے [illegible] کہ حرمت ان چیزون کی قرآن مین مذکور نہین ہے اونکی حرمت بیان کی [illegible]

کر اوسکو گرفتہ کیے ہین حلال ہی اور ہر کچلی کا یعنے جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہین اوپر درندون مانند شیر او بہیڑیا اور چیتے کے
اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اونکا ذکر کہتے ہین کہ وہ میان اوسکے اور درمیان مسلمانون کے عہد ہو سا تہہ امان کے عام ہی کہ ذمی ہو
یا غیر اوسکے فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنے جو چیز کہ رستے مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بیپروا ہو مالک اوسکا
یعنے چیز حقیر مانند گٹہلی اور چہلکے اونکا جز سولی وغیرہ کے اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کے ہی نہ وجوب کے
پس اگر مہمانی نکرین تو لیلے مانند مہمانی اپنی کے یہہ حکم اوس صورتمین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جاویگا
یا یہہ حکم ابتداے اسلام مین تہا اب منسوخ ہوا ۞ حـ ۞ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ
لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ
عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ
الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ
فِيْهِ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا کہ کہڑے ہوکر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی
ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوئے اوپر چہپرکہٹ اپنے کے گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نے نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے
خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینے اور نصیحت کی مینے اور منع کیا مینے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ
بقدر قرآن کے ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نے نہین حلال کیا واسطے تمہارے یہہ کہ داخل ہو تم گہرون اہل کتاب کے
مین مگر ساتہہ حکم اونکے اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکی کا اور نہ کہانا میوہ اونکا جس وقت کہ دیوین
تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکے ہی یعنے نہ ستاؤ اونکو اسطرح سے کہ گہرون مین داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اونکے
گہروالونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابو داود نے اور بیچ اسناد اسکے اشعث بن شعبہ مصیصی ہی
تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکے کہ آیا ثقہ ہی یا نہین ف لفظ ان اللہ لم یحل سے آخر تک چند احکام حضرت نے
بیان فرمائی کہ مینے یہہ منع کئے ہین قرآن مین نہین مذکور اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوٰۃ مین سفیدی چہوٹی
ہوئی ہی لیکن پیرشاہ نے یہہ عبارۃ مذکورہ لکہہ دی ہی وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً

بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله كأن هذه موعظة مودع فأوصنا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجة إلا أنهما لم يذكرا الصلوة

اور اونہی سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اوس سے آنکھین اور ڈرے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالیکی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجالانیکے یعنے سردار مسلمانون کا اگرچہ غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہیگا تم مین سے پیچھے میرے پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میریکو اور طریقہ خلفاء راشدین کیکو کہ ہدایت کئے گئے ہین پکڑو ساتھ اوسکے اور مضبوط پکڑے رہو اوسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی یہ احمد نے اور ابوداود نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا **ف** یعنے نہین کہا صلے بنا رسول اللہ ابتدا حدیث مین وعظنا موعظة نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالیکی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ [illegible] اور اگرچہ ہو غلام حبشی اسمین کمال مبالغہ ہے اطاعت حکم مین کہ اگر فرضا ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کرے اور دانتون سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت اور محکمی سے

وعن عبد الله ابن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو إليه وقرأ وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه الآية رواه أحمد والنسائي والدارمي

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنے سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اوسکے اور بائین اوسکے سے

باطل کر گمراہ ہوتے ہین خلاصہ ساری آیتہ اور حدیث کا یہی جو مذکور ہوا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتٰبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا دو پہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن کہا پس سنی حضرت نے آواز دو شخصون کی کہ آپسمین اختلاف کر رہے تھے ایک آیتہ مین یعنے آیتہ متشابہہ کے معنے مین جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرہ مبارک اونکے غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تھے پہلے تمہے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے بیچ کتاب کے روایت کی یہہ مسلم نے ف مراد وہ اختلاف ہی کہ شک و شبہہ ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے اختلاف کرے لفظ قران مین یا اوسکے معنے مین کہ جائز نہین اوسمین اجتہاد پس اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ کرام رضی سے منقول ہی اسطرح کا اختلاف ٭ حق ٭ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانونکے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہی کہ سوال کرے ایک چیز سے کہ نہین حرام کی گئی تہی اوپر لوگون کے پہر حرام کی گئی بسبب پوچھنے اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یہہ اون شخصون کے حق مین فرمایا کہ پوچھتے تھے حضرت سے ازراہ تعنت اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے بقرہ کے حق مین اور جو کچھہ پوچھتے حاجت کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تھے ٭ سید ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانے کے فریب دینیوالے جہوٹے لاوینگے تمہارے پاس حدیثین

جہوٹ بولنے مین کیونکہ جسکا یہہ حال ہوگا البتہ جہوٹ مین گرفتار ہی ہوگا اسلئے کہ جو کچھہ سنتا ہے سب سچ نہین ہوتا مقصود
منع کرنا ہی بیان کرنے اوسچیز کیے کہ سچ اوسکا معلوم نہو ہو حق وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْ
لُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ
اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ
مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ
بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ
فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نبی کہ بہیجا ہو اوسکو اللہ نے بیچ امت
اوسکی کے پہلے مجہے مگر تہے واسطے اوسکے امت اوسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق اوسکا اور پیروی کرتے حکم اوسکی
پہر پیدا ہوتے پیچہے اونکے یعنی بعد گذرنے حواریین کے ناخلف کہتے لوگون کو وہ چیز کہ نکرتے آپ اور کرتے وہ چیز
کہ نہین حکم کیے گئے یعنی جیسیکہ حال بری عالمون اور بری سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے اونسے
ساتہ ہاتہ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اونسے ساتہ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اونسے
ساتہ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی مسلم نے ف زبان سے
جہاد ہے یعنی منع کرے اور نصیحت کرے اور برا کہے اور دل سے جہاد یہہ کہ برا جانے اور غمگین ہو اور نہین
سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنی جسنے دل سے بہی نہ برا جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا پس یہہ کفر ہے
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ہُدًی
کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ
شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ
ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِہِمْ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین کم
کرتا ہے ثواب اونکے کچھہ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اوسکے گناہ مانند گناہون اون لوگون کے کہ پیروی
کی اوسکی نہین کم کرتا یہہ گناہ اونکے کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی جو کہ باعث پیدا ہونیکا ہوگا

اونکو بھی ثواب بانند کرنیوالوں کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث ثواب عالی بیروی کرنیوالوں کے ثواب مین کچھ کمی نہین
ہوجاتی کیونکہ اجر پیروں کو بسبب عمل کے ہی اور داعی کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بری راہ نکالنے والے کا
گناہ مین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا
وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور رہو جائیگا جیسیکہ شروع ہوا پس خوشخبری ہو واسطے غربا کے روایت کی مسلم
ف یعنے ابتداء اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہے کہ وطنوں سے نکل کر ہجرۃ کی اور آخر کو پہر یہی حال ہو جائیگا
پس خوشی ہو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہیں گے اور جنگل بیابان کے ساتھ گذارہ کرینگے ** ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف
مدینہ کے جیسیکہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف مشابہت دی حضرت
نے لوگوں کے بہاگنے کی مخالفوں کی آفتوں سے اور ثابت رہنے اونکے سکہ ایمان پر ساتھ سانپ کے اس لیے کہ سانپ بہت
اور جانوروں سے بہت بہاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل نکالا جاتا ہی اور خبر دی ہی حضرت نے ابتداء
ہجرۃ کی یا آخر زمانہ کی جس وقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین ** ع وَسَنَذْكُرُ
حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ
مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم کتاب
مناسک کے یعنے حج کے اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سرا لا یزال من امتی ہی اور دوسری کا
لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالے یعنے حدیثین مذکور و الخ
اس باب مین ذکر کی ہین اور بیچ وہان اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ رَبِيْعَةَ
الْجُرَشِيِّ قَالَ اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنَاكَ
وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ
وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ

یعنے ساتہ خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف اور کئی خط بائیں طرف اور فرمایا یہہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے اونمیں سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑہی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدہی پس پیروی کرو اوسکی آخر آیت تلک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** باقی آیت یہہ ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ یعنے اور نہ پیروی کرو راہوں کی تا نہ پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اوسکی سے **ف** لنبا سیدہا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہی اور چھوٹے ٹیڑھے خط مثال ہیں راہوں گمراہی کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَاوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِّيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پورا مومن ہوتا کوئی تمہارا یہاں تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ شرح سنہ کے اور کہا نواوی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہہ حدیث صحیح ہی روایت کئے گئے ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجہ کے ساتہہ سند صحیح کے **ف** یعنے تابع ہو شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتہہ کمال رغبت کے یہہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ باقی رہی آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہی ساتہہ صفات نورانیہ کے اور یہہ حالت نہیں پائی جاتی ہی مگر اولیائوں میں سیدہ

وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

اور روایت ہی بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنے رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تہی بعد میرے پس تحقیق واسطے اوسکے ہی ثواب مانند ثواب اون لوگوں کے کہ عمل کیا ساتہہ اوس سنت کے بغیر اسکے کہ ناقص ہووے ثواب انکے سے کچھ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ نہیں راضی ہوتا اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکے گناہ مانند گناہوں اون شخصوں کے کہ عمل کیا ساتہہ اوسکے نہیں کم ہوگا گناہوں اونکے سے کچھ روایت کی یہہ ترمذی نے

اور روایت کی ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے اور وہ اپنے باپ سے اون سے کثیر کے ۔ اور اپنے جد سے

ف یعنے سنت پر عمل کرنیوالون کے ثواب مین سے کچھ نہین ہوتی اور زندہ کرنیوالے سنت کو برابر اونکے ثواب ملتا ہی اسیطرح بدعت پر عمل کرنیوالونکے گناہ مین سے کچھ کمی نہین ہوتی اور نکالنے والیکے لئے گناہ برابر اونکے لکھا جاتا ہی اور سنت سے مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اوسکے جیسیکہ نماز جمعہ کی لوگون نے ترک کردی اسنے رغبت دلاکر رواج دی اسیطرح مصافحہ اور سوا اسکے اور جزین مسنون ۱۲ سید ۱۲

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ جاویگا طرف حجاز کے یعنے مکہ مدینہ اور متعلقات اونکے جیسیکہ سمٹ جاتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسے جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ کی تحقیق دین پیدا ہوا تھا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا مین پس خوشحالی ہی واسطے غربا کے اور وہی درست کرینگے اوسچیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو روایت کی ہی ترمذی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ وَاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ [illegible]

البتہ آویگا اوپر امت میری کے یعنے زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہانتک کہ
اگر اونمین سے وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کے پاس یعنے بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کریگا یہہ
اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے
مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ ای رسول خدا کے فرمایا جسپر ہون مین اور میرے اصحاب روایت کی
یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داود کے روایت ہی معاویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ
بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومین سرایت کرینگی بیچ انکے جو اہشین
یعنے بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسے سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والیکو نہین باقی رہتی اوس سے کوئی رگ اور
نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین ف مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یعنے پاپوش جیسے پاپوش کے
برابر ہوتی ہی اسیطرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد ماں سے باپ کی بیوی ہی یعنے سوتیلی
ماں والا سگی ماں سے کس سے یہہ حرکت ہوتی ہی کہ مانع طبعی اور شرعی دونو جمع ہین اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہین
یعنے جو مسلمان گنے جاتے ہین پس اس صورت مین معنے کلہم فی النار کے یہہ ہین کہ بسبب گناہ کے اور بد اعتقادی کے
دوزخ مین داخل ہووینگے پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے
مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والے جماعت انکو اسلئے کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقون کی تفریق یون ہی کہ
بڑے فرقے اہل اسلام کے آٹہہ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کے
بیس فرقے ہین اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ
ایک ایک فرقہ ہین کئی نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہین سب یہہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سنا چاہیئے
معتزلہ کہتے ہین کہ بندے اپنے عمل آپ ہی پیدا کرتے ہین اور انکار رویتہ کا کرتے ہین اور قائل ہین وجوب ثواب و عقاب کے
اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہین کہ گناہ ساتہہ ایمان کے کچھ ضرر نہین کرتا جیسے کہ ساتہہ کفر کے طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات
کی کرتے ہین اور کلام الہی کو حادث کہتے ہین اور جبریہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال مین کچہہ اختیار نہین رکہتا اور مشبہہ خالق کو
ساتہہ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین باقی فرقون کے عقائد مشہور نہین اسلئے نہین بیان کئے لیکن
یہان عوام کو ایک شبہ آتا ہی کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور راہ سنی روافض کی اور اہل سنت جماعت کو دیکہا
کہ دونو اپنے کو حق جانتے ہین اور مسئلے [illegible] مین کذب [illegible] سنت [illegible] وہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کی

۲ دونون نہین ہے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہہ کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ جو اونمین غور کرے اسمین پڑہنے علم کی نہین اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی بارتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزارون مین کسیکو یاد بہی ہوا تو نادر ہی والنادر کالمعدوم دوسرے یہہ کہ جتنے اولیا و علما گذر گئی دین کے ہیے اور بعضون کے رافضی بہی معتقد ہین اونہون نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہہ دین برا ہوتا کاہکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے جیسے جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتے ہین اور وہ نصیب چوتھے مکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہی بزرگی مین وہان کے لوگ بہی سنی ہین اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلے اوس مذہب مین ہوتے اسیطرح اور فرقے دعوی کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین اونکا جواب یہہ ہی کہ اسمین نرا دعوی کام نہین آتا جبتک کہ دلیل قوی نلاوین اور دلیل حقیت اہل سنت جماعت کی یہہ ہی کہ دین اسلام سا تہ نقل کے ہمتک پہنچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس بہ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث و آثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تہے اور اکثر جہوٹے مذاہب والے اونکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ نیک کوئی اون مین سے نہ تہے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوئی تو بیزار تہے اونسے اور رابطہ دوستی کا اونسے منقطع کر ڈالا تہا اور صحاح کے مصنف اور اور محدث اور علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سب مذہب سنت جماعت کا رکہتے تہے پس اگر مذہب سنت و جماعت حق نہوتا تو کاہکو کروڑہا پدمہا اچہے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین اسکی حقیت کی ہین اگر نفسانیت چہوڑین تو اونکا اچہاپن معلوم ہو اور نہین تو نہین ❀ ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ❀ نادان کو کافی نہین دفتر رسالہ ❀ تمام ہوا یہہ کلام اب حدیث مین اکو تشبیہ دی نکلنے والون کے سا تہ اسلیئے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہی اور پانی سے بہاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسے ہی ہوتے مذاہب والون پر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سے بہاگ کر جنگل گمراہی مین ہلاک ہوتے ہین عیاذا باللہ منہ ❀ سید حق علی حضرت عبد العزیز رح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجائی امتی کے یا امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتہ اللہ کا ہی اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنی جماعت پر توجہ ہے اللہ [illegible]

ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہاتھ اللہ کا ہے جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہے جماعت پر یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے وہی حق ہوتی ہے ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَابْنُ عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ اور اونہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم نے بیچ کتاب سنت کے **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر کا ہوا اونکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوٰۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اس لیے کہ نام کتاب کا معلوم نہ تھا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لکھا دی ہے ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہیں بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ سنت ہے میری اور جسنے دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس چاہیے عمل کرنا اسپر اے بھائیو خیال تو کرو کیا حد ہے حضرت کی سنت کے محبت رکھنیوالوں کا سبحان اللہ دارین کی اسطرف اور یہ اسطرف اللہ تعالیٰ نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اوسکے ثواب ہے سو شہیدوں کا روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد میں حدیث ابن عباس سے

ف کیونکہ ایسے وقت مین سنت زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہے برابر شہید کے ثواب دیتے
دین کے بلکہ زیادہ اور بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کے بیان ہی سفید ہے چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نے نام کتاب کا لکھہ
دیا ہے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ
مِنْ يَهُودَ تُعْجِبُنَا أَفَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُونَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ
الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ
إِلَّا اتِّبَاعِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے جابر سے اونہون نے
نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آئے اونکے پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتے ہین حدیثین یہودیون کی
اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتے ہو یعنے حکم فرماتے ہو یہہ کہ لکھون مین بعضی اونمین سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم
جیسے کہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی
زندہ نہین لائق تھی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنے کیا
متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ
وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ
لَكَثِيرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کے
اور امن مین رہی لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق
یہہ آپکے دنا البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا بیچ زمانہ پیچھے میرے کے اور ہونگے روایت کی یہہ ترمذی نے ف اگر ایک مال
کہاوی ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہے پہلے اوسکے کمانے کے یا عین وقت کمانے کے یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین
ہوتا جب گناہ سے بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب نہو نیکی یہہ ہے کہ مثلاً کسینے بیع کرنیکا
ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول موجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد
کوئی شرط فاسد بیع مین لگا دیا یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگا دی مثلاً کہا کہ بیع ہوچکی مگر شرط یہہ ہے کہ ایک
شے اسکی بیچ دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو اور تجارت کو

بیچ طریقہ سنت کے یعنی جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنی جیسکل باری ہر عمل مین ساتھہ سنت کے یعنے ساتہہ حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تلک کہ پانچانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجالاوے اور البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنے ایسے آدمی ہمارے زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکہا چاہئے کیا حال ہوگا یہہ صحابہ رضنے عرض کی آگے حاصل حضرت کے ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر میری امت سے مطلق منقطع نہین ہوئی کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہوا آخیر زمانہ مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ۞ علی حق ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چہوڑے تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکے ہلاک ہوگا پہر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سے ساتہہ دسوین حصہ اوس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکے نجاۃ پاویگا روایت کی یہہ ترمذی نے ف یہہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرمائی ہی کہ اوس زمانہ مین بہت تاکید تہی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بہی بجالاوینگے نجاۃ پاوینگے ۞ علی ۞ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچہے ہدایت کے کہ تہی اوپر اوسکے مگر کہ دئے گئے ہین جہگڑا پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیتہ نہین بیان کرتے اوسکو واسطے تیرے مگر واسطے جہگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہین جہگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مگر دئے گئے ہین جہگڑا تا رواج دین مذہب باطل کو اور اوکہاڑین بنائے حق کی اور سبب اوترنے اس آیتہ کا یہہ ہی کہ جب اوتری یہہ آیتہ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنے تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوای اللہ کے ایندہن دوزخ کے ہین تو یہہ آیتہ مشرک سنکر خوش ہوئے اور بولے کہ ہمارے بت حضرت عیسے عم سے بہتر نہین اگر عیسے کہ معبود نصاری کے ہین

بحکم الٰہی اللہ کے دوزخ مین ہونگے ہم راضی ہین کہ بت ہمارے بھی اون کے ساتھ دوزخ مین رہین پس یہہ آیت ما تعبدون تک آخر تک اوتری یہہ بحث جو تجیبے کرتے ہین بطریق جدل و خصومت کے کرتے ہین کیونکہ بحسب اپنی زبان کے جانتے ہین کہ ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہین نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے ۔ مق ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃً اِبْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنَاھَا عَلَیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کے پس سختی کی اللہ نے اوپر اونکے پس یہہ جماعت ہے بقایا اونکی بیچ صومعون اور دیارون کے رہبانیت تھی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کی تھی ہمنے اوپر روایت کی یہہ ابوداود نے ف نہ سختی کرو یعنی ایسے ریاضت اور مجاہدہ مکرو کہ نفس اوسکی طاقت نرکہے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نکرو پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے فرض کریگا اوسکو اور تم طاقت ادائے حق اوسکی نہین رکہنے کے اور جگہہ بندگی کرنیکے قوم نصاریٰ کی کو صومعے کہتے ہین اور جگہہ بندگی کرنیکے یہود کیکو دیار کہتے ہین اور رہبانیۃ کہتے ہہت عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندہنین اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل اور پہاڑون مین جا رہنا وغیرہ ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کیا کرتے تھے پس فرمایا کہ یہہ چیزین انہون نے اپنی طرف سے اختراع کرلین تہین ہمنے اونپر فرض نہین کین تہین آخر کو حق رعایت اوسکا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوگئے ساتھہ دین عیسیٰ کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہون کے اور چھوڑ دی ریاضتین پس اسطرح تم نکرو اور بعضے اونمین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہے یہان تلک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے ۔ متفق علیہ ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْکَمٍ وَمُتَشَابِہٍ وَاَمْثَالٍ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثال پس حلال جانو
حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتھ محکم کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالو
یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ اوسکے یہہ ہیں پس عمل کرو ساتھ
حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی **ف** مراد محکم سے یہان یہہ ہے کہ اوسکے معنون مین کچھہ شبہا
نہو جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور مراد متشابہ سے یہہ کہ معنے اوسکے خوب واضح نہون جیسے یدُ اللّٰہِ
فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ وغیر ذلک اور مراد مثالون سے قصے ہین امتون گذری ہوئیون کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے
اور جانو کہ مراد اللہ تعالیٰ کی ہے اوس سے حق ہے اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب الایمان مین بعد لفظ
واتبعوا المحکم کے باقی عبارۃ بطور پہلی ہی روایت کے ہے ۱۲ حق ۞ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ
وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ
اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امر تین طرح کے ہین ایک
امر ظاہر ہے ہدایت اوسکی پس پیروی کر اوسکی اور ایک امر ظاہر ہے گمراہی اوسکی پس بچ اوس سے اور ایک امر کہ
اختلاف کیا گیا ہے بیچ اوسکے پس سونپ اوسکو طرف اللہ عز و جل کے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنے
جس چیز کا حق ہونا آیت حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا
معلوم ہو جیسے کفار کی رسمین بر تنین وغیر ذلک بچ اوس سے اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنے پوشیدہ اور
مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہون اور اللہ
رسول نے اوسکا حکم نہ بیان فرمایا مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو بھی اوسکے حق مین کچھ
نہ کہہ اور سپرد کیجا کر ۱۲ سید علی ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ
کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو اور دور سے

اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کی سے اور
لازم پکڑو تم جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسی شیطان
اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور بچو درون پہاڑ کی سے یعنی شاہ راہ اسلام
چھوڑ کر گمراہیوں کی گھاٹیوں میں مت پہنچو **وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله**
عليه وسلم من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه
رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایکساعت پس تحقیق نکالا اوس نے پھندا یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے
روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنی اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام و رشتہ احکام اوسکے ہاتھ سے
وعن مالك بن انس مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة
رسوله رواه في الموطا اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑتا ہوں میں بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہو گے تم جب تک پکڑے رہو گے
اون دونوں کو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اوسکی یعنی حدیث روایت کی یہہ بیچ موطا کے **وعن**
غضيف بن الحارث الثمالي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خير
من احداث بدعة رواه احمد اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھائی
جاتی ہے مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کی یہہ احمد نے
ف چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلئے کہ
ساتھ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً پاخانہ جانا موافق
آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلئے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے
طرف مقام قرب کے اور ساتھ ترک اوسکے تنزل کرتا ہے اوس سے اور یہہ باعث ہوتا ہے اوسکے فضل کی

ترک کا پہنچے مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رح اور اسیطرح سید جمال الدین نے
لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اسمین بہید ہی کہ جسنے مثلا رعایت آداب پایخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو ترقی کی
طرف اوسچیز کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور افضلون کے ترک کا یہان
تک کہ پہنچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسیکی ملا علی قاری نے لکہکر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ
کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب
ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا لے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت سے کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی ایمان سے
نہین لازم آتی وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ
مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی حسان سے کہا نہین نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے یعنے بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو
مگر کہ نکال لیتا ہی اللہ تعالی سنت اونکی سے مثل اوسکے پہر نہین عود کر سکتی طرف اون کے قیامت تلک روایت کی
یہہ دارمی نے وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اوسنے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی یہہ بیہقی نے کتاب
شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہے یہہ باعث ہوتی ہی ویران
کرنے بنا اسلام کے اور اسی قیاس پر متبع سنت کی توقیر کرنے مین اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے
آبادی بنا اسلام کی ہوتی ہی سید علی ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ
ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوءَ
الْحِسَابِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا
يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى
رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکہی کتاب اللہ کی پہر پیروی کی اوسچیز کی کہ
بیچ اوسکے ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنے ثابت رکہیگا اوسکو ہدایت پر اور بچاویگا

گمراہی سے جبتک زندہ ہین دنیا مین اور بچاویگا اوسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنے مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک
روایت کے ہی کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنے عذاب نہین دیا جاویگا
بیچ آخرۃ کے پہر پڑہی حضرت نے یہہ آیت پس جسنے پیروی کی میری ہدایت کی یعنے قران کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنے دنیا مین اور
نہ بدبخت ہوگا یعنے آخرۃ مین روایت کی یہہ رزین نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ
سُوْرَانِ فِیْہِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ وَعَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاۃٌ وَعِنْدَ رَاْسِ
الصِّرَاطِ دَاعٍ یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ
یَدْعُوْ كُلَّمَا ہَمَّ عَبْدٌ اَنْ یَفْتَحَ شَیْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَیْحَكَ لَا تَفْتَحْہُ
فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْہُ تَلِجْہُ ثُمَّ فَسَّرَہٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ ہُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ
الْمُفَتَّحَۃَ مَحَارِمُ اللّٰہِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاۃَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَاْسِ
الصِّرَاطِ ہُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِیَ مِنْ فَوْقِہٖ ہُوَ وَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ كُلِّ
مُؤْمِنٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ
بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ اِلَّا اَنَّہٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْہُ اور روایت ہی ابن مسعود سے
تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدہی کے اور دونو طرف راہ کے
دو دیوارین اور بیچ دیوارون کے دروازے کہلے ہوئے اور اوپر دروازون کے پردے پڑے ہوئے اور سر
کے پر پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدہی رہو اوپر راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اوس پکارنیوالیکے ایک پکارنیوالا
اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہہ کہ کہولے کچہہ اون دروازون مین سے کہتا ہی پکارنیوالا وائے ہی تجکو مت
کہول اوسکو پس تحقیق تو اگر کہولیگا داخل ہو جاویگا اوسمین یعنے پہر وہان برا دکہہ پاویگا پہر تفسیر کی
یعنے کہولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہی یعنے اوس سے جنت کو پہنچتے ہین
اور مراد دروازون کہلے ہوؤن سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنے اونکے کرنے سے کمال اسلام سے
نکل جاتا ہی اور مراد پردے پڑے ہوؤن سے حدین اللہ کی اور مراد پکارنیوالے سے کہ رستے کے سری پر ہی
قران ہی اور مراد پکارنیوالے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے بیچ دل ہر مومن کے یعنے

یعنے وشنتہ روایت کی ہے رزین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن
سمعان سے اور اسیطرح ترمذی نے بھی اوس سے مگر ترمذی نے ذکر کی مختصر اوس سے **ف** حدین الله کی کہ وبیان
بندہ کئے اور حرام چیزون کے باندہی ہین کہ اون سے گذرے نہین پس حدون سے مراد ہین احکام الہی او رنہی
امر ونہی کے یعنے وشنتہ جب تلک یہہ تو قران کچہہ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قران کا راہ بتانا ہی لیکن اوس سے
نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا سلسلہ توفیق ہدایت الہی کے ہی کہ دلمین ڈالتا ہی **وعن ابن مسعود قال من**
كان مستنا فليستن بمن قد مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تكلفا اختار
هم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم
وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم
رواه رزين اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کے پس چاہئے کہ راہ
پکڑے اون لوگون کی کہ مر گئے ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اوسکے فتنہ سے یعنے دین مین اور
وہ لوگ اصحاب انحضرت صلی الله علیہ وسلم کے تہے بہترین اس امت کے بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے
اور بہت کامل تہے علم مین اور بہت کم تہے تکلف مین پسند کیا تہا اونکو الله تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے
اور واسطے قائم رکہنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اون کے بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اونکے
اور پکڑے رہو جس قدر کہ ہو سکے خلق اون کے اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تہے اوپر ہدایت سیدہی کے
روایت کی یہہ رزین نے **ف** یہہ بات ابن مسعود رض نے اپنے زمانہ مین تابعین سے کہی اور مردون سے مراد اون سے
صحابہ ہین اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سوا صحابہ کے اور شاید انہون نے صحابہ کی حقیقت کی یہہ
گواہی دی واسطے رد کرنے رافضیون اور ملحدین کے اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے
یعنے صحابہ رض دلمین خلوص اور ایمان کامل رکہتے تہے جیسیکہ الله تعالی نے فرمایا ہی اولئک الذین امتحن الله
قلوبہم للتقوی یعنے یہہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا الله نے دلون اونکے کو واسطے تقوی کے یعنے طرح طرح
محنتیں اور مصیبتین اوپر ڈالین تا دیکہے کہ آیا صبر کرتے ہین یا نہین پس باوجود اسکے اونکو راضی صابر
پایا اور بہت کامل تہے علم مین یعنے علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف کے

رکہتے تہے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تہا کہ اوروں کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بہت کم تہے
تکلف مین یعنے ہیچ عمل کرنیکے تکلف نہ رکہتے تہے پس وہ چلتے تہے ننگے پانو اور نماز پڑہتے تہے زمین پر اور کہاتے
تہے ہر طرح کے برتن مین یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باسن مین اور پی لیتے جہوٹا لوگونکا اور ایسا ہی حال علم
مین تہا کہ نہ کلام کرتے اسمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتے تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتے خواہ مخواہ تکلف کرکر
تقریرین نہ گہڑتے تہے اور دفع کرتے فتوے نفسون اپنے سے یعنے اپنے سے زیادہ علم والیکا حوالہ کرتے کہ اوس سے پوچہو
اور جاؤ اوس پاس کہ اونسے زیادہ علم رکہتا اور ایسا ہی حال قراءۃ مین تہا کہ پڑہتے تہے قرآن حق پڑہنے اوسکیکا اور
لہجون عرب کے راگ رانی وغیرہ مین نہ پڑہتے تہے اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تہے کہ وہ رقص نکرتے تہے
یعنے حال نہ لاتے تہے اور نہ ہو ہا کرتے تہے اور نہ گر گر پڑتے تہے اور نہ سر جہکاتے تہے یعنے حال لانیمین اور نہ جمع ہوتے تہے
واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگونکا ہی اور نہ حلقہ بنا بناکر بیٹہتے واسطے ذکر جہر کے مساجد مین اور اپنے
گہرونمین بلکہ فروتن بطور درویش کے بیٹہے رہتے اور اوراد مین اونکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتہ خلق کے
اور باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا اونکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے
اور نہ مقید تہے ساتہ پہننے گدڑی وغیرہ کے بانا ٹہیرا کر اور کہاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے
یعنے پرہیز نکرتے تہے گوشت اور دودہ اور میوون وغیر ذلک سے اور سب یہہ باتین حاصل ہوئی تہین بسبب تربیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تہے جیسیکہ فرمایا ہی اَدَّبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي یعنے ادب کہایا مجہے رب میرے نے
پس اچہا ادب کہایا مجکو اور مراد پہچاننے سے یہہ ہی کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی رکہو اور صدق اونسے سیکہو
اور اس حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلایق مین سب سے افضل تہے اور کمال استعداد ہونے
کرنیکے ہدایت کا رکہتے تہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا
وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا یعنے لازم کیا اللہ نے اونپر کلمہ تقوی کا اور تہے وہ لایق تر اور مستحق تر
ساتہ کلمہ تقوی کے اور آثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے نظر فرمائی تمام بندونکے دلون پر پایا دل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاکتر پس رکہا نور نبوۃ کا اوسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلونکو
بہت صاف اور لایق تر پس اختیار کیا اونکو نبی صاحب کی صحبت کے لیے اور یہہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگون کی صحبت
مین مرید خدمت گذاری کرکر کس درجہ کو پہنچے ہین تعجب ہی کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین گذارین اور

اور اہل وفضل حاصل کرین ۞ حق ۞ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِنَ التَّوْرٰىۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِنَ التَّوْرٰىۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض لائے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توریتہ کا پس کہا ای رسول خدا کے یہہ نسخہ توریت کا ہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑہنا اور چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس ابوبکر رض نے حضرت عمر کو کہا گم کیجو تجکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکہتا تو اوسچیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی پس دیکہا حضرت عمر نے طرف چہرہ انحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کے غضب سے اللہ کے اور غضب رسول اوسکے سے راضی ہوئی ہم ساتہہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتہہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکے کے ہی اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسی پس پیروی کرتے تم اونکی اور چہوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدہی راہ سے اور اگر ہوتا موسے زندہ اور پاتا نبوۃ میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہہ دارمی نے **ف** جملہ ثکلتک الثواکل دعا ہی واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ مین اصل معنے اسکے مراد نہین رکہتے بلکہ مقام تعجب مین بولتے ہین کہ عجب ہی کہ تو یہہ بات نہین سمجہتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چہوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع کرتا ہون یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سے ۞ علیہ ۞ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ

بعضها اور اونہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ
نسخ کرتا ہی کلام میرے کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو **ف** نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شرعیہ کا ہے ساتھہ حکم
دوسرے کے واسطے اصلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم پر ہی نسخ کتاب کا ساتھہ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھہ حدیث کے
اور نسخ کتاب کا ساتھہ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھہ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حکم
اللہ کا ساتھہ حدیث کے نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث مین یہہ ہوگی کہ مراد کلامی سے بیان وہ ہوگا کہ بطریق
رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ۞ حق ۞ **وعن**
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احاديثنا ينسخ بعضها بعضا
كنسخ القرآن اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثین میری نسخ
کرتی ہین بعض اونکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے **وعن ابي ثعلبة الخشني قال قال رسول**
الله صلى الله عليه وسلم ان الله فرض فرائض فلا تضيعوها وحرم حرمات
فلا تنتهكوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسكت عن اشياء من غير
نسيان فلا تبحثوا عنها روى الاحاديث الثلاثة الدارقطني اور روایت ہے ابی ثعلبہ
خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے فرض کئے کتنے فرض پس نہ ضایع
کرو تم اونکو یعنے چھوڑ نہ دو اونکو یا شروط اور ارکان اونکے ترک کر دیا کرو مثلا وضو اور نماز وغیرہ اور حرام کئے
چیزین یعنے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور نزدیک مت ہو اونکے اور مقرر کین حدین شرعی قصاص وغیرہ پس نہ بڑہ جاؤ اونسے یعنے کمی زیادتی اونمین نہ کرو
اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنے نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بہولنے کے
پس نہ بحث کرو اونمین روایت کین تینون حدیثین دارقطنی نے **كتاب العلم** کتاب بیان
کرنے علم کے اور فضیلت اوسکی کے **ف** مراد علم سے علم دین ہی کہ متعلق ہی ساتھہ کتاب و سنت کے اور وہ دو
قسم ہی ایک مبادی یعنے وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب و سنت کی اوسپر موقوف ہی
مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتھہ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے
اور اسکو علم معاملت بہی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر
دل مین پڑتا ہی کہ ساتھہ اوسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات و صفات اور افعال حق

حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم ما لم یعلم یعنے جو کہ عمل کرتا ہے علم پر نصیب کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے علم اوس چیز کا کہ نہ جانتی ہے اور نہ پڑہی ہے پس علم ظاہر
اور باطن جو مشہور ہے یعنے اوسکے یہہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتہہ نسبت ہے مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور
مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اوپر تفاوت مراتب اور
درجات اوسکے ۔ حق ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو
بنی اسرائیل سے اور نہین ہے گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوے مجہہ پر جان کر پس چاہیے کہ ڈھونڈہے ٹہکانا اپنا دوزخ
مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد آیت سے وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسے من صمت نجا
یعنے جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکے اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنے اس جملہ کے یہہ ہونگے
کہ پہنچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تہوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پہیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل
سے مراد یہہ ہے کہ جو قصے سنو اون سے بیان کرنا اونکا جائز ہے اور احکام وغیرہ اونکے نقل کرنے سے منع فرمائے ہین
جیسیکہ پہلے حدیثین گذر چکی ہے کیونکہ تمام شرعین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہوگئین اور
ڈھونڈہے ٹہکانا اپنا دوزخ ۔ اسمین نہایت منع اور زجر ہے جھوٹ باندہنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتہہ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اوسکو کفر لکہا ہے اور یہہ حدیث یعنے
من کذب علی آخر تک متواترہ ہے نہین بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہنچی ہے کہ بہت سے صحابیون نے
نقل کی ہے چنانچہ لکہا ہے بعضون نے کہ باسٹھ ۶۲ صحابی اسکے راوی ہین کہ اونہین عشرہ مبشرہ بہی ہین ۔ سید حق علی ۔
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب اور مغیرۃ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ حدیث کرے مجہسے کوئی حدیث گمان رکہتا ہو کہ تحقیق وہ جہوٹ ہے پس وہ ایک ہے جہوٹون سے روایت

بہ مسلم ف یعنی کیونکہ سبب رواج دینے اور نشر کرنے اوسکے کے ہوگا جھوٹ بولنے والا کا ہو الحسن بصری یعنی مانند

اوسکے ہوا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

معاویہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے بھلائی کا

سمجھ دیتا ہے اوسکو بیچ دین کے یعنے احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت میں اور سوا اسکے نہیں کہ میں بانٹنے والا ہون

اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنے میں حدیث وغیرہ بیان کردیتا ہوں سمجھ اور فکر لوگ

اور عمل اوسپر جتنا جتنا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے کے اور چاندی کے بہتر اونکے بیچ جاہلیت کے بہتر اونکے

ہیں بیچ اسلام کے جب سمجھیں روایت کی یہہ مسلم نے ف آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی کے

یعنے اخلاق اور صفاتیں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ذاتکے جیسے کہ ایک کان ہے کہ اوسمین لعل

یاقوت پیدا ہوتے ہیں اور اور میں سونا چاندی اور اور میں سرمہ چونہ وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کے جملہ کا

یہہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے یعنے سخاوت شجاعت وغیرہ تا وقت جب مسلمان ہوئے

اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئے بیچ جاہلیت کے یعنے ظلمت کفر میں چھپے ہوئے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان کا

خاک میں چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئے اور یہی ریاضت کمیں پگلی وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہوئے

اور ساتھ نور علم اور معرفت کے روشن ہوئے ❋ حق ❋ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ

فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد لائق مگر بیچ حق دو شخصوں کے ایک وہ شخص کہ

دیا اوسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ کرنے اوسکے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ

کہ دیا اوسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اوسکے اور سکھلاتا ہے اوسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف

ف مراد حسد سے یہان غبطہ ہی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی نعمت دیکھے اور یہ آرزو کرے کہ اوس سے دور ہوجاوے یہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور فاسق کے حق مین کرے تو درست ہی اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت مجھکو بھی جیسیکہ فلانے کو ہے پس یہ آرزو اچھی باتون کے لیے کرنی درست ہی ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مرتا ہی آدمی موقوف ہوتا ہی اوس سے ثواب عمل اوسکا مگر ثواب تین عملونکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اوسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اوسکے روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنے نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہی ملیگا بعد مرنے کے لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جبتلک کرتا تہا پاتا تہا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنے کے بہی پہنچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوا یا باولی بناگیا وغیر ذلک اور علم کہ نفع لیا جاوے جیسے کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا کسیکو عالم کر گیا ۞ سید ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کردیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اوسکے بیچ دنیا...

اور آخرة کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرة کے
اور اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کے ہے جبتک کہ بندہ بیچ مدد بہائی اپنے مسلمان کی اور جو شخص کہ چلے ایک
راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اوسکے بسبب اوسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین
جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گہر کے گہرون مین اللہ کے یعنے مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہتی ہین کتاب اللہ کو اور سیکہتے سکہاتے
کرتے ہین اوسکے آپسمین مگر اوترتی ہی اوپر اون کے تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گہیرتے ہین اونکو فرشتے
اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگون کے کہ نزدیک اوسکے ہین یعنے ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ پیچہے کیا
اوسکو عمل اوسکے نے نہین جلدی کریگا ساتہ اوسکے نسب اوسکا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** آسان کریگا
یعنے مثلا کسیکے قرض تہا اور وہ اوسکے ادا سے عاجز تہا اسنے اوسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اسکا
قرض تہا اسنے بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنے عیب اوسکا ظاہر کر کر رسوا نکیا اور دوسرے
معنے اسکے یہہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکے ننگے کا کپڑا دیکے تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف
بہشت کے یعنے داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب جزا طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث
داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینة کے ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکے سبب سے خواہشین
دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دل سے نکل جاتا ہی اور حضور ساتہ اللہ کے اور نور ایمانیت پیدا ہوتا ہی
اور آخر حدیث کے یہہ معنے ہین کہ جسنے قصور کیا عمل مین نسب عالی اوسکا فایدہ اوسکو کچہہ کام نہین آتا
شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی * کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ

لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی
وجہہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال
کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ما ترکت من سبیل
تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال
ہو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیوں میں سے کہ حکم کیا جاویگا
اسپر دن قیامت کے یعنے بسبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا
وہ پس معلوم کرواویگا اللہ تعالی اوسکو یعنے یاد دلاویگا نعمتیں اپنی پس پہچانیگا اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی
کیا عمل کیا تونے بیچ اون کے یعنے نعمتیں جتاکر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونے کیا ادا کیا کہیگا لڑا مین بیچ
راہ تیری کے یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہی تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوی کہ بہادر ہے
پس تحقیق کہا گیا یعنے غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب تجہسے کیا چاہتا ہی پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا
جاویگا اوپر موہنہ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکہا علم اور سکہلایا اوسکو
اور پڑہا قران پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا
تونے بیچ اونکے کہیگا سیکہا مین علم اور سکہلایا اوسکو اور پڑہا مینے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالی
جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکہا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہی اور پڑہا تونے قرآن کو تاکہ
کہا جاوے قاری ہی پس تحقیق کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر موہنہ اپنے کی یہانتک
کہ ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک شخص ہی کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اوسکے روزی کو اور دیا اوسکو مال ہر قسم کا
پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا اونکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اوسکے
کہیگا نہین چھوڑی مینے کوئی راہ کہ دوست رکہتا ہو تو یہہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اوسکے مگر خرچ کیا مینے بیچ اوسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالی
جھوٹا ہی تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہی پس کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر موہنہ اپنے کے
پہر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی مسلم نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد

وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں اوٹھا لیگا علم کو یعنے آخری زمانہ میں کہ نکالے اوسکو نکال کر سینے لوگوں کے یعنی دور کر دے اوسکو سینہ میں سے ولیکن اوٹھا لیگا علم کو سبب اوٹھانے علماء کے یہان تک کہ جب نہیں باقی رکھیگا عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے سو دینگے پس فتوی دینگے بے علم پس گمراہ ہو وینگے اور گمراہ کرینگے لوگونکو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبداللہ ابن مسعود نصیحت کرتے لوگون کو ہر جمعرات کے پس کہا اونکو ایک شخص نے اے ابو عبدالرحمن البتہ دوست رکھتا ہون میں یہہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا اونہون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجکو اس سے یہہ کہ تحقیق میں مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کرون میں تمکو اور میں خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اکتانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرماتے کوئی کلام تین بار فرماتے یہان تک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اوسکو اوسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اونپر تین بار روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگون نے سمجھی ہوگی اسمین اکثر ایسا اتفاق ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنیکے لئے اور دوسرا سلام تحیہ کا یعنے جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہین اور تیسرا رخصت کے وقت ۞ شیخ سید ۞ وَعَنْ

وعن أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال إنه أبدع بي فاحملني فقال ما عندي فقال رجل يا رسول الله أنا
أدله على من يحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على
خير فله مثل أجر فاعله رواه مسلم اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص
طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہیں چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجھکو پس فرمایا حضرت
نے نہیں میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے میں بتاؤں اوسکو ایسے شخص کو
کہ وہ سواری دے اوسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کرے اوپر بھلائی کے
پس واسطے اوسکے ہے مانند ثواب کرنیوالے اوس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے وعن جرير
قال كنا في صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم
عراة مجتابي النمار أو العباء متقلدي السيوف عامتهم من مضر بل
كلهم من مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم
من الفاقة فدخل ثم خرج فأمر بلالا فأذن وأقام فصلى ثم خطب فقال
يا أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة إلى آخر الآية
إن الله كان عليكم رقيبا والآية التي في الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس
ما قدمت لغد تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع
بره من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الأنصار بصرة
كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين
من طعام وثياب حتى رأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل
كأنه مذهبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن في الإسلام
سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص
من أجورهم شيء ومن سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه
وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم

شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول دن کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس آئی اونکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اور ڈالے ہوئے تھے تلوارین گلے مین اکثر اونکے
قوم مضر کے تھے بلکہ سب اون میں کے مضر مین سے تھے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب
اسکے کہ دیکھا اونپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین اپنے اور اونکے لئے کچھہ تلاش کیا کچھہ نہ پایا پھر نکلے
پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑہی یعنے ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ
فرمایا پس پڑہی خطبہ مین یہہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنے
حضرت آدم سے آخر آیت تک کہ آخر اوسکا یہہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور پڑہی وہ آیت کہ
بیچ سورہ حشر کے ہے ڈرو اللہ سے اور چاہئے کہ نظر کرے آدمی اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنیوالے کے
فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنے سے درہم اپنے مین سے اور اپنے پیمانہ گیہون مین سے اور اپنے پیمانہ
کھجورون مین سے یہان تک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار
مین سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درہم کی ہاتھہ اوسکا قریب تہا کہ تھک جاوے اوس سے بلکہ تحقیق تھک گیا
پھر شروع کیا پے درپے لانا لوگون نے یہان تک کہ دیکھے مینے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہان تک
کہ دیکھا مینے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا بہرا ہوا تہا یعنے بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اوسکے ہے ثواب اوسکا
اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا ساتھہ اوسکے پیچھے اسکے بغیر ناقص ہونے اجر اونکے سے کچھہ اور جسنے رواج دیا
بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا اوپر اسکے گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین گے پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو
گناہون اونکے سے کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے ف لفظ اَوِ العَبَاءُ جو اول حدیث مین آیا ہے کسی راوی کو
شک ہوا ہے کہ اوپر راوی نے مُجْتَابِي النِّمَارِ کہا یا مُجْتَابِي العَبَاءِ دونون کمل کی قسم سے ہین اور پہلی آیت سورہ نساء
مین ہے اور دوسری مین ذکر خیرات کرنیکا اور ناتے دارون سے سلوک کرنیکا ہے حضرت نے یہہ آیتین پڑہکر رغبت دلائی
خیرات کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ
اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روئے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اوسکے سے کیونکہ کہ اوسنے اول طریقہ قتل کرنیکا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسیکو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اوسپر لکہا جاتا ہے اوتنا ہی قابیل پر کہ بیٹا حضرت آدم عم کا ہے لکہا جاتا ہے کیونکہ اوسنے اپنے بہائی ہابیل کو مارا تہا **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى** اور ذکر کرینگے ہم حدیث معاویہ کی کہ اوسکا یہہ ہے لا یزال من امتی بیچ باب ثواب امت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح والنے یہان ذکر کی ہے اوسنے وہان

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيرٍ** روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنے شام کے پس آیا اوسکے پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک حدیث کے کہ پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا مین واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنے قریب ہو یا دور دیکہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اوسکے علم یعنے

علم دین کا ہوتا ہو یا بہت چلتا ہی الله اوسکو راہ مین راہون بہشت کی سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو
اپنے واسطے رضامندی طالب العلم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے جو کہ بیچ آسمان کے
ہین یعنے ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کے ہین یعنے جن و انس وغیرہ اور مچھلیان درمیان پانی کے اور تحقیق فضیلت
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودہوین رات کے ہی اوپر تمام اور تارون کے اور تحقیق عالم وارث ہین
پیغمبرون کے اور تحقیق نبی نہین ورثہ چہوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا علم
پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اوسنے حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور
دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی جیسا کہ مصنف نے کہا
ف نہین آتا مین واسطے اور کام کے یعنے سوا سننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اونہون نے
اجمالا وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنین یا احتمال ہی کہ اونہون نے سنی ہوگی اب چاہا
کہ بلا واسطہ سنین اسلیے پہر ابو درداء نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اوسنے پوچھی ہو یا وہ
بہت مشقت اوٹھا کر آیا تھا اسلیے اوسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی بیان نہ فرمائی
اور رکہتے ہین بازو یا تو بازو حقیقۃ بچھاتے ہین یا یہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والون مین
مچھلیان بھی داخل تھین لیکن پہر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہی اسپر کہ مینہ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا
بسبب برکت علماء کے ہی یہان تلک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہین انہی کی برکت سے اور فائدہ
عالم کا متعدی ہی یعنے اورونکو بھی پہنچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اوسیکی ذات کو ہی اسی لیے عالم کو
مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی اوسکی بھی سارے جہان مین پہنچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اوسکی روشنی دوسرونکو
نہین پہیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادۃ سے نہ ہوگا کہ علم بے عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادۃ بے
علم کے صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگے اور عابد بھی پس فرق عالم و عابد مین کیا ہی جواب یہ کہ مراد عالم
وہ ہی کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادۃ ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کے
صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے کرتا ہی اور کام اوسکا پہیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتھ عابد کے
یہہ ہی کہ بعد تحصیل علم کے مشغول عبادۃ مین رہتا ہی ازبسکہ فائدہ رواج دینے علم کا بہت ہی فضیلت اوسکی بھی
عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہی شرح السنۃ مین امام ثوری رح سے منقول کہ

منقول ہی کہ کہا نہیں جانتا مین آجکے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اونکو کہ نہین ہی واسطے لوگون کے
نیت یعنی خلوص نیت بین اونکے نہین کہا اونہون نے کہ طلب کرنا اونکا علم کو سبب ہی نیت کا یعنی نیت
اسکا سے آپہی درست ہو جاتی ہی اور اسی لئے کہا ہی بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے علم واسطے غیر خدا کے
پہر ہو گیا اللہ ہی کے لئے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین
فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل سے ھ مسید جز علی ھ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ
قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ
عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي
عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ وَاَهْلَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ
الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَ
قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی
ابی امامہ باہلی سے کہا مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصون کا ایک اونمین سے عابد
اور دوسرا عالم یعنی حضرت سے پوچھا کہ افضل دونون مین کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے اور اہل آسمان اور زمین یہان تلک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنے کے اور یہان
تلک کہ مچھلیان دعاء خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنیوالے لوگونکے خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی
یہہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا اور فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے
مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پہر پڑہی یہہ آیت سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اوسکے
جو کہ عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے خیال کیا چاہیئے
کہ حضرت کی فضیلت تمہارے ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنی پہلی روایت مین جو
یہ مذکور ہی کہ حضرت کے روبرو دو شخصونکا ذکر ہوا یعنی عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت مین نہین ہے

علم کو اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت مین ثواب طلب علم اور تحصیل اوسکا ہی ہے روایت کیا اوسکو ۞ حق ۞

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ

اور روایت ہی ابی ھریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اوسکو پھر چھپایا اوسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے **ف** یہہ اوس علم کے حق مین ہی کہ تعلیم اوسکی ضرور ہی جیسیکہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانیکا اور کہتا ہی کہ تعلیم کر مجھکو اسلام کیا چیز ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجھکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہی شیٔ حلال ہے یا حرام ہے پس لازم ہی جواب اوسکا اور امور نوافل مین یہہ حال نہین ۞ سعید ۞

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اوسکے علما سے یا جھگڑے بسبب اوسکے بیوقوفون سے یا پھیرے بسبب اوسکے مونہہ آدمیون کی طرف اپنے داخل کریگا اوسکو اللہ آگ مین روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے **ف** پھیرے مونہہ آدمیون کی طرف اپنے اور حاصل کرے اونسے مال و جاہ اور صرف کرے بیچ کار دنیا اور خواہشون نفس مین یعنے جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اوسکا یہہ ہی اور جسکو پہلے نیت اللہ کی تھی اور پھر بعد تعلیم جبلت کچھ آمیزش ریا کی ہو گئی اس حکم مین داخل نہین کیونکہ معذور ہی ۞ حق ۞

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي رِيحَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ھریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ سیکھے علم کو اوس طرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہی ساتھہ اوسکے رضا اللہ کی نہین سیکھتا اوسکو مگر اسواسطے کہ پہنچے سبب اوسکے متاع دنیا کو نپاوے گا عرف بہشت کی دن قیامت کے یعنی بو اوسکی روایت کی ہی احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اوسکا یہہ ہی اور اگر علم دین کا نہو اور اوسکو وسیلہ دنیا کا کرے برا نہین لیکن اوسمین بہی شرط یہی ہی کہ وہ علم پڑہنا درست ہی ہو یعنے مثل نجوم وغیرہ کے نہو اور بو جنت کی نہین پانیکا یہہ مبالغہ ہی یعنے کمال محروم ہی بہشت کے داخل ہونے سے مراد یہہ ہی کہ مخلصون کے ساتہہ بدون عذاب کے نہین داخل ہونیکا ۞ حق ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِهَا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اوس بندیکو کہ سنا کہنا میرا پس یاد رکہا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکہا اوسکو اور پہنچایا اوسکو یعنے لوگونکو جیسا کہ سنا پس بعضے اوٹہانیوالے فقہ کے نہین ہوتے فقیہ اور بعضے اوٹہانیوالے فقہ کے پہنچاتے ہین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہی فقیہ اوس سے تین چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اونپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل واسطے اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمان کی کو واسطے کہ تحقیق دعا اونکی گہیری ہوئی ہی آگے پیچہے اونکے روایت کی ہی شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی ہی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابو داؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث لا یغل علیہن آخر اوسکے تک **ف** تازہ کرے اللہ یعنے قدر و منزلت اوسکی بڑہی ہو اور بہت خوشی ہو اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ کا مطلب ہی کہ بعضے یاد رکہنے والے حدیث کے خود نہین سمجہہ رکہتے اور بعضے سمجہہ رکہتے ہین لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ ۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَوَاضِعُ
الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ
وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نا اہل کو مانند
ہار پہنانیوالے سوروں کے ہے جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے روایت کی
قول حضرت کے مسلم تک اور کہا یہہ حدیث متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی
طرح سے ضعیف ہین ف لیکن کئی طرح سے ہین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوۃ پیدا
ہوتی ہے اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے اور طلب کرنا علم کا فرض ہے مراد علم سے اتنا ہے کہ جسکی ضرورت پڑتی ہے
مثلاً آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہے اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا نبوۃ رسول کا اور
سوا اسکے اون چیزونکا کہ ایمان بدون انکے صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب
رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزونکا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوۃ کا اور
جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کے ہے سیکھنا واجب ہوا اسیطرح
بیع شرا کرنے لگے تو مسائل اوسکے سیکھنے واجب ہونگے اسیپر اور چیزونکو سمجھ لے غرض کہ جو بات اسکو پیش آوے
اوسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگی اگر نہ کریگا تو اشد گناہگار ہوگا اور بعضونکے نزدیک مراد علم سے علم اخلاص
اور معرفت آفات نفس کی ہے یعنے حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اخیر حدیث کا
یہہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو وتنا ہی علم اوسکو سکھا دے مثلاً عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان
کریگا گمراہ ہونگے بیجا علم سکھانا ظلم ہے خوب سمجھہ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ
فِي الدِّينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسرے سمجھ بیچ دین کے روایت کی
یہہ ترمذی نے ف اس حدیث مین رغبت دلائی ہے کہ آدمی پر واجب ہے کہ دونون صفتین اپنے

حاصل کرے اور کہا تورپشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہہ ہے کہ دل میں مجتہدین کی واقع ہو پہر زبان پر بہا ہو اور موجب
اوسکے عمل کرے اور حاصل ہو اوسکے قلب میں خوف خدا اور تقوی ۱۲ علی ق وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى
يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جب تلک کہ پہرے روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے

ف یعنی جو کوئی نکلے گہر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لئے خواہ فرض عین ہو یا فرض
کفایہ یعنی زائد حاجت سے تو جہاد کرنیوالے کا سا ثواب پاتا ہے اسلئے کہ یہہ بہی درپے رواج دینے دین کے
اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفسی کے ہے پس یہہ ثواب پاتا ہے جب تلک کہ پہرے طرف گہر اپنے کے
اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ بعد پہرنے کے اس سے ہی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہے کہ
بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصوں کے ۱۲ علی ق وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ
دَاوُدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہے سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اون گناہوں کا کہ گذرے یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہہ ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنی ابو داود راوی ضعیف گنا جاتا ہے
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّشْبَعَ
الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے
کہ سنتا ہے اوسکو یہاں تلک کہ ہوتی ہے نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہہ ترمذی نے ف یعنی آخر عمر تلک
طلب علم میں رہتا ہے اور اوسکی برکت سے بہشت میں جاتا ہے اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو
دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کے حاصل کرنیکا یعنی اہل اللہ آخر عمر تلک تحصیل
علم میں مشغول رہتے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہوتے ہیں

اور نہایت پہلی مطلع ظاہر کا سیکہنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر یعنے قران کے ساتھ اوسکے متعلق ہین اور
معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اسکے کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور
عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اوسکے اوپر باطن قران کے
مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ ظہر لفظ قران کے اور بطن تاویل اوسکی اور
مطلع یعنے سمجہ اوسکی کہ فکر کرنیوالے پر تاویل اور معانی اوسکے جیسے کہلتے ہین اوسکے غیر پر نہین کہلتے
حق سید علی طہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ
سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہین ایۃ مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اور جو
چیز کہ سوا اسکے ہی پس وہ فضل ہی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یعنے اصل دین کے تین ہین
آیۃ محکمہ یہہ اشارہ ہی طرف کتاب اللہ کے ایۃ محکمہ اصل کتاب کی ہی اسلئے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ
اسکے ہین متعلق اسیکے ساتہہ ہین اور سنت قائمہ یعنے حدیثین کہ ثابت ہین سند سے عاقطعہ متنون اونکے اور
اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہی کتاب و سنت سے اور اسکو فریضہ اسلئے فرمایا
کہ عمل اوسپر واجب ہی جیسیکہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہین یکہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کے پس
حاصل معنے حدیث کے یہہ ہوئی کہ اصول دین کے چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم
کہ سوا اسکے ہین فضل ہین یعنے زائد ہین حق وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَأْمُوْرٌ
اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٍ اور روایت ہی عوف بن مالک
اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا
روایت کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اوسنے باپ اپنے سے اوسنے دادا اپنے سے
اور بیچ روایت دارمی کے لفظ او مراءٍ یعنے ریاکار ہی بدلے او مختال کے ف مراد قصہ سے بیان کرنا

وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہی یعنے یہہ ہین کہ یہہ فعل نہین صادر ہوتا مگر تین شخصون سے اوسمین سے دو تو حق
ہین یعنے امیر اور مامور چاہیے اونکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنے متکبر اوسکو نہ کہنا چاہیے پس حق
وعظ کہنیکا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ نگہبان ہوتا ہی رعیت پر امور اصلاح اونکیکے خوب جانتا ہی
اگر آپ نہ کہیگا علما مین سے جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اوسکو مقرر کردیگا پس مراد مامور سے
ایک شخص یہہ ہوا کہ حاکم نے اوسکو حکم کیا اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی کی طرف سے حکم کیا ہو جیسے
بعض علما اور اولیا وعظ کہتے ہین پس اسمین زجر ہی کہ انکے سوا کوئی وعظ نکہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور
طلب ریاست اور تکبر کے کہیگا ۃ علی ۃ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ
بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوے دیا گیا بے علم ہوگا گناہ اوسکا اوپر جسنے فتوے
دیا اوسکو اور جسنے مشورہ دیا بہائی اپنے کو ساتہہ ایک کام کے جانتا ہی کہ بہلائی سیدہی سوا اوسکے ہی پس تحقیق
خیانت کی اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نے ف یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچہا اس عالم نے مسئلہ غلط
بتایا اور پوچہنے والے نے اوسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا [illegible] بلکہ عالم نے اپنے
اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بدخواہی کا دیا اوسنے خیانت کی ۃ علی ۃ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ
قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی معاویہ سے کہا کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی
یہہ ابوداود نے ف یعنے وہ مسائل کہ اونسے علما کو مغالطے مین ڈالے بسبب مشکل ہونے اونکے پس
اگر ابتداءً پوچہے تو حرام ہی کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوة کا
اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہہ حرام ہین اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچہا اور اوسنے اوسکے
جواب دینے مین دیر کیا ہی پوچہا تو نہین حرام ۃ علی ۃ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ
مَقْبُوْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سیکہو تم فرائض یعنے جو چیزین کہ اللہ نے فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکہو قرآن کو اور سکہلاؤ لوگونکو اسلئے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا تہے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پہر فرمایا یہہ ہی وقت جاتا رہیگا علم آدمیون مین سے یہان تلک کہ نہین قدرت رکہین گے علم سے اوپر کسی چیز کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اوٹہانا نگاہ گویا کہ منتظر وحی ہے کہ آئی پس وحی آئی کہ اجل تمہاری نزدیک پہنچی اوسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہی حتی

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نقل ہی ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہی یہہ کہ ماریں گے لوگ جگرا ونٹوں کے طلب کرین گے علم پس نہ پاوین گے کسیکو عالم تر عالم مدینہ کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہی کہ کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس ہی اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہی عبد الرزاق سے یہی کہا اسحق بن موسی نے سنا مینے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃً یعنے ابو ہریرہ نے یہہ حدیث مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی راوی کو لفظ ابو ہریرہ کے یاد نہین رہی اس لئے اسطرح بیان کیا اور جگرا ونٹوں کے مارین گے یعنے جلدی چلین گے اور سفر دور دراز کرین گے علم کے حاصل کرنیکے لئے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم زاہد نام انکا عبد العزیز نسب انکا یون ہے عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا

پھر پہنچا دیوے جیسی سنی تھی ویسی ہی پہنچا دی تا کہ جسکو پہنچائی ہے وہ مطلب سمجھ لیوے یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کر دی اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف ی کے اور زیر حرف غین کے بمعنی حقد یعنے کینہ کے اور ساتھ پیش ی کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش غین کے بمعنی خیانت کے پس معنے یہہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہے ان تین چیزونمین یعنے یہہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین داخل ہوتا مومن کے اندر کینہ کہ پھیر دیوے اوسکو حق سے جبکہ کرتا ہی یہہ تین چیزین اور معنے اخلاص عمل کے یہہ ہین کہ عمل کرنے مین محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگونکا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنے موافقت کرنی مسلمانونکی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے یعنے نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون مین ساتھ زبر میم کے ہی اور بعضے نسخون مین ساتھ زیر میم کے یعنے یہہ کہ دعاء مسلمانونکی گھیری ہوئی ہے اونکو پس بچاتی ہے اونکو مکر شیطان کے سے اور گمراہی سے اسمین تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلا جماعت سے اوسکو نہین پہنچتی اونکی برکت اونکی اور برکت اونکی دعاء کی ۞ حق علیہ ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اوس شخص کو کہ سنا ہمسے کچھ پس پہنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہین واسطے اوسکے سننے والے سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف کلہا ہی علماء نے اگر فرضا طلب کرنے حدیث مین اور اوسکے یاد کرنے مین اور پہنچانے مین کچھ فائدہ نہوتا سوائے امیدواری برکت اس دعاء کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور آخرت مین ۞ حق ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے سے میری مگر اوسکو سمجھو کہ جانو تم پس جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے

کر ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابر سے نہیں ذکر کیا
ان لفظون کو کہ جو حدیث کرنے میں ہے مگر اوس چیز کو کہ جانو ف مگر اوس چیز کو کہ جانو یعنی ساتھ یقین کے یا ساتھ
ظن غالب کے جانو کہ یہہ حدیث میری ہی تو روایت کرو تا نہ پڑو دروغ گوئی کے بیچ ۱۲ ح وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه
فليتبوأ مقعده من النار وفي رواية من قال في القرآن بغير علم
فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قرآن
کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی ترمذی نے ف کہا بیچ قرآن کے یعنی تفسیر کی
قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اوسکا یہی جو مذکور ہوا ۱۲ ح وعن جندب
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فأصاب
فقد أخطأ رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہو گیا موافق واقع کے پس تحقیق خطا کی روایت کی یہہ
ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد اپنے
کے اور طریق اوسکے خطا کی حکم خطا کا رکھتا ہے یہہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب
پاتا ہے جاننا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل تفسیر یہہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہے یہہ بات سوا نقل کے
اہل تفسیر سے کہ سند اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے درست نہیں اور تاویل یہہ کہ بطریق احتمال کے
کہے ہو سکتا ہے کہ مراد یون ہو یہہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو ۱۲ ح ملی وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراء في القرآن كفر
رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا
بیچ قرآن کے کفر ہے روایت کی یہہ احمد و ابو داود نے ف جھگڑنا یہہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ اوس
یعنے دفع کرے بعض اوسکے کو ساتھ بعض کے یہہ نہ چاہیے بلکہ یون چاہیے کہ کوشش کرے بیچ موافق کرنے
بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو ایسی تو اعتقاد کرے کہ یہہ بد فہمی میری ہے اور علم

علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنیکی یہہ ہی کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف
سیے ہی اور سند لاتے ہین اس آیت کو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ یعنے کہہ کہ سب کچہہ اللہ ہی کی طرف سیے ہی پس یہہ بات
حق ہی اسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہین سند پکڑ کر اس آیۃ کے مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ
فَمِن نَّفْسِكَ یعنے جو کچہہ پہنچتی ہی تجہی قسم نیکی سیے پس اللہ کی طرف سیے ہی اور جو کچہہ پہنچتی ہی تجکو قسم برائی سیے
سیے ہی پس اسطرح کا اختلاف منع ہی چاہیئے یون کہ بیچ مثل البتہ ایتون کے عمل کرے
اوس آیۃ پر کہ اوسپر اجماع مسلمانون کا ہوا اور دوسری اتیہ مین تاویل کرے یعنے پہلی آیۃ پر اجماع ہی مسلمانونکا
کہ سب کچہہ اللہ کی تقدیر ہی سیے ہوتا ہی اور دوسری آیۃ اپنے ماقبل سیے لگتی ہی یعنے کیا ہوا ان منافقونکو کہ جو
بات صواب ہی وہ نہین سمجھتے اور یون کہتے ہین مَا أَصَابَكَ آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی
پس اسطرح تاویل کرے اور اسمین تطبیق دیوے علیٰ ہذا ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَؤُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ
كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ
فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب
اونے نقل کی باپ اپنے سیے اونے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگونکو اپسمین
ایک دوسرے کو دفع کرتے ہین اور خلاف ثابت کرتے ہین اور جھگڑتے ہین بیچ قران کے پس فرمایا سوا اسکے
نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے ساتہہ اسکے مارا اونہون نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے
یعنے متناقض آیات مین ثابت کیا کہ یہہ آیۃ مخالف اوس آیۃ کے ہی اور وہ مخالف اسکے اور سوا اسکے نہین
کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اوسکو بعض سیے پس جو
جانو تم اوس سیے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اوسکو طرف جاننے والے اوسکے روایت کی یہہ احمد
اور ابن ماجہ نے ۔ ف طرف جاننے والے کے یعنے طرف اللہ اور رسول اوسکے سونپو یا مراد جاننے
والے سے وہ ہی کہ تم سیے علم زیادہ رکھتا ہو علماء مین سیے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گذر چکی ہی ۔ وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ

عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَۃٍ مِنْہَا ظَہْرٌ وَبَطْنٌ وَلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ
السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قران اوپر
سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اونمین سے ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر حد کے جگہہ ہے خبردار ہونیکی روایت
کی یہہ شرح السنہ مین **ف** مراد سات طرح سے سات لغۃ ہین جو مشہور تہی عرب مین ساتہہ فصاحت کے
کہ وہ یہہ ہین لغۃ قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ھذیل اور بنی تمیم پہلے
نازل ہوا یہہ لغۃ قریش کے کہ لغۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جب تمام عرب پر پڑہنا اوسکا دشوار ہوا
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب باریتعالی سے التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی
اپنے لغۃ مین پڑہے حضرت عثمان رضہ کے زمانہ تک اسیطرح پڑہتے تہے جب اونہون نے لکہے ہی کلام اللہ لکہوا
کے اسلام کے شہرون مین بہیجے تو قرار دیا اوپر اوسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتہہ حکم حضرت ابو بکر
اور صلاح حضرت عمر کے جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتہہ ڈالنے اور لغات کے اسلئے کہ دیکہا اونہون نے
کہ لوگ اختلاف رکہتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس نہ رہا ان لغات سے مگر کچہہ اوس متفق ہوئے
اوسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اون کے یہان تک کہ قرا سبعہ کو پہنچا ساتہہ سندون متصل کے اور باقی رہا بیچ اختلاف
کہ اس لغت کو رکہتا تہا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہما کہ ان قراء مین جاری ہے اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح
سے ساتہہ قرات مین ہین جو کہ قرا سبعہ پڑہتے ہین کہا ہے علما نے کہ قراءت مین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن رجوع
کرتی ہین طرف ساتہہ وجہون کے اختلاف سے ایک نے اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکے زیادتی کر یا نقصان
اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہے اختلاف تصریف
تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند مَیْت اور مَیِّت اور یَقْنَطُ اور یَقْنِطُ کے ساتوین اختلاف
اعراب کا جیسے اختلاف حرفون کا جیسے کہ لٰکِنَّ الشَّیَاطِیْن ساتہہ تشدید نون کے اور تخفیف اوسکے ساتوین اختلاف
لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے ہمارے اوستادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہے اور مراد ساتہہ
ظہر کے یہہ ہے کہ معنے اہل زبان اوسکو سمجہتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالی کے ۔ اور مطلع ہین اور حد
یعنی طرف اور نہایت کے ہے یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہے اور ہر حد اور نہایت کے لئے
ایک مطلع ہے یعنی مقام ہے کہ اوسپر چڑہنے سے یعنی اوسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہے اوس حد اور نہایت پر

بقیۃ بن الولید ہے اور نے معان بن رفاعہ سے اور نے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے **ف** لفظ رواہ
البیہقی سے لفظ العذری تک یہہ عبارت یعنی لگائی گئی ہی اصل نسخہ مین اتنی بیان سفیدی چھوٹی ہوئی ہی
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ فِیْ بَابِ التَّیَمُّمِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہی فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت
حسن نے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اوسکو موت اور
وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطے کہ رواج دیسا تہہ اوسکے اسلام کو پس میان اوسکے اور درمیان
نبیون کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوۃ ہی روایت کی یہہ دارمی نے **ف** وَعَنْہُ
مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَحَدُھُمَا کَانَ عَالِمًا یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَالْاٰخَرُ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ ھٰذَا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور انہی سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے
گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کیسے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک اونمین سے
تہا عالم پڑہتا تہا نماز فرض پہر بیٹہتا تہا پس سکہلاتا تہا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ
رکہتا دن کو اور نماز پڑہتا تمام رات کو فسا اون دونون مین سے بہتر ہی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اوس عالم کی کہ پڑہتا ہی نماز فرض پہر بیٹہتا ہی پس سکہاتا ہی آدمیونکو علم
اور بندگی کرنیوالے کہ روزہ رکہتا ہی دن کو اور کہڑا رہتا ہی راتکو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی
تمہارے کے ہی روایت کی یہہ دارمی نے **ف** دوسرا شخص بہی عالم تہا مگر پہلے سے برابر

لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تھا ﴿ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے علی رضی سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہو بیچ دین کے اگر احتیاج لائی جاوے طرف اوسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اوس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو روایت کیا یہہ رزین نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہہ ہے کہ لائق حال عالم کے یہہ ہے کہ محتاج نکرے اپنے تئین اور ذلیل نکرے ساتھہ مصاحبت خلق کے اور طمع نکرے بیچ منافع اونکے اور مطلق انقطاع بہی نکرے اور فائدہ پہنچانا باب ہتہ علم کے ترک نکرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اوسکے کہ کوئی نہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اوس ضرورۃ کے در آوے لوگون مین اور نفع پہنچا دے اونکو اور اگر محتاج نہون اسکے اور طلب فائدہ کی نکرین بے پروا ہووے اونسے اور مشغول ہووے بیچ عبادۃ مولے کے اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابون کا اور تصنیف کر علم پہیلاوے ﴿

وَعَنْ ... اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے

یہہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگون کے روبرو ہر جمعہ مین ایکبار اور اگر یہہ قبول نکرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ مین ایکبار وعظ کہنا کم جانے تو دو بار کہہ پس اگر زیادت کرے تو تین بار اور تنگ نکر تو لوگون کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے مین ملول ہونگے اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہون بیچ باتون کے باتون اپنی کے پس بیان کرے تو اونپر وعظ پس موقوف کرے اونکی باتین اونکی پس تنگ کرے اونکو لیکن چپ رہ

پس جسوقت فرمایش کرین تجکو پس حدیث بیان کر اونکو اور وہ رغبت کرتے ہون اوسکی اور موقوف کر
تو عبارت مقفا کو دعا سے پس بچ تو اوس سے پس تحقیق مینے معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے [illegible] ن اونکے سے نہین کرتے تھے یہہ دعا ؤمین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** وہ ہون
بیچ باتون کے خواہ باتین دنیا کی کرتے ہون یا دین کی اگر [illegible] ین دین کی ہین قطع اونکا مناسب نہین
اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید سا ہنہ حکم شرع کے اونکو چھوڑنا اچھا نہ جانین اور وعظ اور سنے
[illegible] احو سن رکہین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی نرہے مگر مصلحت اگر قطع کلام اونکے مین ہو
اسی امر سے کے اوس کلام سے اونکو باز رکہے غرض کر نظر مصلحت وقت پر رکہے اور ابن عباس نے
جو فرمایا ہی باعتبار اکثر کے فرمایا ہی کہ اوسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کے بیچ مین مشغول ہوتے تھے
اور موقوف کر عبارت مقفا کو یعنے قافیہ بندی دعا مین تکلف کر اور حضرت کی دعا ؤمین قافیہ
بندی جو ثابت ہوئی ہی تو بے تکلف از خود ہوئی تہی نہ بتکلف ❀ حق ❀ **وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اوسکو ہوگا واسطے اوسکے دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا
اوسکو علم تو ہوگا واسطے اوسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہہ دارمی نے **ف** دوہرا ثواب
ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کہینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑہانیکا اور دو
یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہئے
اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بہی سعادت ہی ❀ ب ❀ گرچہ نتوان بدستوره بردن
شطر یاری بست در طلب مردن ❀ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ**

صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اوس چیز سے کہ پہنچا مسلمان کو عمل اوسکے سے اور نیکیون اوسکی سے بعد مرنے اوسکے کے علم ہی کہ سکہایا تہا اوسکو اور پہیلا دیا تہا اوسکو اور اولاد نیکبخت چہوڑ گیا یا قرآن چہوڑ گیا وارثون کو یا مسجد بنا گیا یا سرا واسطے مسافرون کے بنا گیا یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو یا خیرات کو نکالا اوسنے اپنے مال میں سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے پہنچتا ہی اوسکو پیچہے مرنے اوسکے کے یعنی ثواب ان چیزون کا روایت کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علماء کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لئے ہون یعنی انکا بہی ثواب پہنچتا رہتا ہی

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہ تحقیق انہون نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق اللہ عز وجل نے وحی یعنی وحی بہیجی طرف میرے یہہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اوسکے راہ بہشت کی اور جسکی کہ چہین لین مینے دونو آنکہین بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونون پر یعنی اون کے جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہی زیادتی سے عبادۃ مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت اور عبادۃ دنیا مین نصیب کرونگا تا اوسکے سبب داخل جنت مین ہووے یا معنے یہہ ہین کہ آسان کرونگا عقبے مین راہ طرف دروازے کے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل کے جو محل خاص علم والون کے لئے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہی راہون علم سے وہ راہ ہی راہون جنت سے اور راہین جنت کی بند ہین سوا دروازون علوم کے یعنی بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہی

ہی لیکن شیمہ یہی ہی کہ خلوص نیت اور عمل ہی نصیب ہوا اور نہین تو وہی بات ہی ❀ چارپایہ برا و کتابی چند
اور مراد ساتہہ ورع کے یہہ ہی کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا اور سمعہ
کی ہو عبادات مین ❀ علی ❀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً
مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس
کرنا علم کا تہوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکہنے اوسکے روایت کی یہہ دارمی نے ف
یعنے تمام رات جاگنے اور عبادت کرنے سے تہوڑی دیر کا پڑہنا پڑہانا علم کا اوسمین بہتر ہی اور داخل ہی
اسی مین لکہنا علم کا اور مطالعہ کرنا اوسکو واسطے حصول مقصود کے علی ❀ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ
كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللهَ
وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ
الْفِقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا
ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ گذرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسون پر کہ تہین بیچ مسجد اونکے فرمایا کہ دونو اوپر بہلائی کے ہین ولیکن
ایک اونمین سے بہتر ہی نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین اور دعا کرتے ہین اللہ سے
اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور امیدوار ہین اوس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود
خواہش الہی پر موقوف ہی پس اگر چاہے دیوے اونکو اور اگر چاہے نہ دیوے اونکو اور جماعت دوسری
سیکہتے ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکہاتے ہین جاہل کو پس یہہ بہتر ہین اون سے سوا اسکے نہین
کہ بہیجا گیا ہون مین معلم پہر بیٹہ گئے اونمین روایت کی یہہ دارمی نے ف گذری دو مجلسون مین
یعنے صحابہ دو جای مجلس بنا کر بیٹہے تہے ایک جماعت تو دعا مین مشغول تہی اور دوسری
مذاکرہ علم مین بیٹہ گئے اونمین یعنے جو کہ مذاکرہ علم کا کرتے تہے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت
ہوگی کہ سردار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتہہ بیٹہے اور اپنے تئین اونمین سے گنا ❀
گدایان را ازین معنی خبر نیست ❀ کہ سلطان جہان با ماست امروز ❀ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ
كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِي اَرْبَعِيْنَ
حَدِيثًا فِي اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا
اور روایت ہی ابی درداسے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ
جسوقت پہنچے اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنے اوٹھایا جاوے عالم بیچ زمرہ علمارکے آخر تمین پس فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس حدیثین بیچ مقدمہ دین انکے
اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اوسکا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا
اور گواہ یعنے اوسکی طاعت پر ف کہا ہی علمانے کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثون کا ہی
لوگون کو اگرچہ یاد نہ کرتا ہو بسبب اس حدیث کے اکثر علمانے چہل حدیثین تصنیف کرکر امیدوار شفاعت
اور گواہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ہوئے ہین ٭ حق ٭ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ
مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ
اُمَّةً وَّاحِدَةً اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کیا جانتے ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنے مین عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا
ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی بعد اوسکے مین بنی آدم مین سے اور بڑا سخی لوگون مین سخاوت مین پیچھے میرے وہ شخص ہی
کہ جانا علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف
بمنزلہ ایک امیر کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسیکا نہین ہوویگا اور اوسکے
سب تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرًا وحدہ فرمایا ہی یا بجائے اسکے
اُمةً واحدةً فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا
درمیان خلائق کے اور باشوکت وحشمت آویگا اوسدن ٭ حق ٭ وَعَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي

فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ
الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ
أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُورٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ
صَحِيحٌ اور انہی سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہیں حرص کرنے والے
نہیں پیٹ بھرتا ان کا ایک تو حرص کرنے والا ہے علم کے نہیں پیٹ بھرتا اس سے اور ایک حرص کرنے والا ہے دنیا کے نہیں پیٹ بھرتا
اس سے روایت کیں بیہقی نے حدیثیں تینوں شعب الایمان میں اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ متن مشہور ہے
درمیان لوگوں کے اور نہیں ہے سند اس کی صحیح **ف** کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن طرق اس کے متعدد ہیں کہ بعضوں نے
سبب بعضوں کے قوت پکڑی ہے اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ حدیث ضعیف پر فضائل
اعمال میں عمل کرنا جائز ہے ؁ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ
مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ
أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى
فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَاٰهُ اسْتَغْنٰى
قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
عون سے کہا کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا
صاحب دنیا اور نہیں برابر ہیں دونوں آپس میں اپس صاحب علم پس زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی
اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہے بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنی سند کے لئے یہ آیۃ
ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس لئے کہ دیکھا اپنے تئیں بے پروا یعنی لوگ اپنے
سبب کثرۃ مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق میں یعنی فضیلت علماء میں
یہ آیۃ سوا اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اس کے سے عالم روایت کی یہ دارمی نے وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا
مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ
فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى

مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن
کہینگے جائیں ہم سرداروں کے پاس پس پہنچیں ہم دنیا اونکی سے اور بچے رہیں گے اونسے دین اپنے کو اور نہیں ہوتا یہ یعنی
دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتے امرا کی صحبت میں نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چنا جاتا درخت خاردار
سے مگر کانٹا اسیطرح نہیں چنے جاتے نزدیکی اونکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے ہیں
خطایا روایت کی ابن ماجہ نے ف پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیروں کے پاس واسطے طلب فضیلت
اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس جب کہا جاویگا اونسے کہ کیونکر جمع کروگے تم
درمیان تفقہ اور قرب اونکے تو کہینگے جائیں ہم سرداروں کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد
بخاری اور مسلم وغیرہ ہما کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہے وہ حذف
کردیا ہے یعنی حاصل نہیں ہوتے اونکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کردینے میں
اشارہ ہے اسپر کہ زیان امراء کی صحبت کا ایسا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا روایت ہے محمد بن مسلمہ سے
کہا اونہوں نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہے اوس قاری سے کہ ان امراء ظالمین کے دروازہ پر جاوے
اور میرا باپ کہتا تھا مجھکو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکے کہ کھڑا ہووے تو
دروازہ امراء پر ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ
صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ
بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ
اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا
لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کریں علم کی اور رکھیں اوسکو نزدیک

نزدیک اہل اوسکے کے یعنے قدردانوں علم کے البتہ سردار ہوں بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے ولیکن اونہوں نے خرچ کیا اوسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہنچیں بسبب اوسکے دنیا اونکی یعنے نہ واسطے نصیحت اونکے اور نہ واسطے سفارش کیلئے پس ذلیل ہوئے دنیا داروں پر سنا میں نے نبی تمہارے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ کردانا ہمتوں کو ہمت ایک یعنے ہمت آخرۃ کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ مقصود دنیا اوسکیکو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکے کہ حالات دنیا کے نہ پرواکرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہووے یعنے کسی حالت دنیا میں ہلاک ہووے روایت کی یہ ابن ماجہ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے قول اونکے من جعل الهموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنے ظالموں اور دنیا داروں کی صحبت میں طمع مال وجاہ کے لئے جا کر علم کو ذلیل کرین سردار ہوں اہل زمانہ کے یعنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہوں کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ ہے کہ بادشاہ ہوا کرین پس جو کہ سوار انکے ہیں زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکموں اونکے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہی يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنے بلند کرتا ہی اللہ تعالی درجے مومنوں کے تم میں سے اور اونکے کہ دئیے گئے ہیں علم اور ہمت آخرۃ کی ہے یعنے سب قصدونکو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرۃ ہی اور سوا آخرۃ کے کچھ مقصود نہ کیا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر میں لگا کبھی کسی میں اور نہیں پرواکرتا اللہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہووے یعنے نظر رحمت نہیں کرتا طرف اوسکے اور نہیں کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرۃ کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والآخرۃ میں سے ۞ علی ۞ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہی اور ضایع کرنا اوسکا یہہ ہی کہ بیان کرے اوسکو روبرو نا اہل کے روایت کی دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے نسیان آفت ہی اور واسطے حاصل ہونے کے تو بہت سی آفتیں ہیں لکا گئی آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت میں تنبیہ ہی اسپر کہ جو چیزین بسبب نسیان کی ہیں اونسے بچے یعنے گناہوں سے بچے اور دل نہ لگاوے اونکی طرف اور نہیں کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزیں دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہیں اونکی چنانچہ امام شافعی نے شعر اسی مضمون کا لکہا ہی ۞ شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ ۞ فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ ۞ فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنَ اِلٰهٍ ۞ وَفَضْلُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصٍ ۞ یعنے شکوہ کیا میں نے اپنے اوستاد سے کہ نام اونکا وکیع ہے

برائی حافظ اپنے کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہوں کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ کا نہیں دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سیکھے نہیں یا عمل نہ کرے ۞ ح علی ۞ وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہیں صاحب علم کے یعنے تمہارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کریں موافق اوسکے کہ جانیں کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلوں عالموں کے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء کے دلوں سے نکال دیتی ہے کہا کہ طمع روایت کیا دارمی نے ف یعنے طمع کرنی مال و جاہ میں اور رغبت کرنی سبب اسباب دنیا کے ۞ ح ۞ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھے برائی سے اور سوال کرو مجھے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدوں کے بُری علماء کے ہیں اور تحقیق بہترین بھلوں کے بھلے علماء کے روایت کی ہے دارمی نے ف اسلئے کہ لوگ علماء کے تابعدار ہوتے ہیں پس بدی اور نیکی انکی خلق میں بہت سرایت کرتی ہے اور یعنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئی اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ بدترین آدمیوں کا پوچھا کہ کون ہیں اور یہ یعنے موافق نہیں سائل جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلئے فرمایا کہ میں تو ارشاد ہوں جاہل نہیں بدی کا کیا پوچھتے ہو پھر نیک اور بد دونوں بیان فرمائی ۞ ح سعید ۞ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے مرتبہ میں دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نفع اٹھاوے نہ ساتھ علم اپنے کے روایت کی دارمی نے ف یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم سیکھا یا یہ یعنے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اوس پر عمل نہ کیا پس یہ برا ہی جاہل ہے اور عذاب اسکا سخت تر ہی عذاب اوسکے جیسا کہ منقول ہے وَيْلٌ لِلْجَاهِلِ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنے وائے ہے جاہل کے لئے ایکبار اور وائے

اور وائی ہے عالم کے لئے سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگون کا عذاب بیچ دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ
اوسکو فائدہ مند نکیا اللہ نے اوسکے علم سے ۞ علی ۞ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ
تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ
بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے
میرے عمر نے کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنا اسلام کو کہا مینے نہین جانتا ہون فرمایا گرا دیتا ہی بنا اسلام کو پہسلنا عالم کا
یعنے خطا کرنی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا
روایت کی یہہ دارمی نے ف مراد ساتھ گرنے بناء اسلام کے بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہی یعنے کلمہ توحید اور حج
اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب امور نفسانی کے
تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا منافق کا یعنے اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور
کفر و بدعت دل مین پوشیدہ رکہے پس جھگڑنا اوسکا ساتھ کتاب اللہ کے یعنے رد کرنا اوسکا شرع کو ساتھ تاویلات
باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمین داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج اور
سب بد مذہبونکا کہ قرآن کی تفسیر میں تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین ۞ علی ۞ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ
الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ
حُجَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن بصری سے
کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہہ حجت ہی اللہ
عز وجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہہ دارمی نے ف اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم
ظاہر لیکن کچہہ علم باطن مین سے نہین حاصل ہوتا جب تلک کہ اصلاح ظاہر کی نکرے اور اسیطرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون
اصلاح باطن کے کہا ہی ابو طالب مکی نے کہ یہہ دونون علم اصل ہین اور نہین بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور
ایمان کہ ایک نہین ہی بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کے ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہہ ملا علی قاری نے
لکہا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دلمین پہیلتی ہی اور اوس سے پردے دل کے
اوٹہتے ہین یعنے پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیا سے اور علم نافع دو قسم ہی ایک علم معاملہ
کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہی

اوسکے دلمین یہہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نکرے اور نورانی نکرے دلکو ؎ علم چون بر دل زند یاری شود ؎ علم چون بر تن زند ماری شود ؎ پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیون پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تہا پہر اوسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہی کہ وائے جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دانستہ گمراہ ہوا

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوھریرہ سے کہا یاد رکہے مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باسن یعنی دو طرح کے علم ایک تو ان مین سے پس پہیلایا مینے اوسکو بیچ تمہارے اور دوسرا پس اگر پہیلاؤن مین اوسکو تو کاٹا جاوے یہہ گلا یعنی جگہ جاری ہونے طعام کی روایت کی بخاری نے ف مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنی احکام شرع کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہی بسبب فہم نہ پہنچنے اونکے ساتہ اوسکے اور بعضون نے کہا خواص کے علماء اور عارفین سے یا دوسرا علم یہہ تہا کہ حضرت سے معلوم ہوا تہا کہ فتنہ ایک قوم سے اوٹھیگا بعد میرے اور بدعات اونہی سے شروع ہونگی اوس قوم کا نام اور اون لوگون کے بہی معلوم تہے حضرت ابوھریرہ کو علی ہذا ؎

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانے کچہہ پس کہے اوسکو اور جو شخص کہ نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم سے ہی کہنا واسطے اوس چیز کے کہ نہ جانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہی علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچہہ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالون سے روایت کی بخاری مسلم نے ف یعنی جو کچہہ مجہے معلوم کروا دیا اللہ نے امر اوسکے پہنچانیکا کیا کہتا ہون اور پہنچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور جو چیز مشکل ہے کہ فہم اوسکو نہین پہنچے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہی ؎ حنہ ؎

وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہی پس دیکہو کہ کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہی

اسپر کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راویکا معلوم کرو کہ دیندار و پرہیزگار و حافظہ والا ہو کسی بے خصوصاً اہل بدعت و ہوا سے کہ دیندار نہو روایت نکریں گے کو ۃ عنہ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اے گروہ قاریوں کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش لیگئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤ گے تم داہنے یا بائین البتہ گمراہ ہو گے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ بخاری نے ف یہہ خطاب ہے صحابہ کرام رض کو کہ اوائل مین اسلام لائے جب تک کہ ساتھ کتاب و سنت کے تو پیش دستی لیگئے اونپر کہ بعد آئے ہونگے اگرچہ وہ عمل ایسے کرینگے لیکن انکے درجہ کو نہین پہنچنے کے بسبب سبقت اسلام کے پس اونکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت سے اور معنی استقامت کے یہہ ہین کہ ثابت رہے اچھے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص کے اور حضور ساتھہ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوی اللہ سے علی حق ہ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو تم ساتھہ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوئیں غم کے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے پناہ پکڑتی ہے اوس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قران پڑھنے والے دکہلانیوالے اپنے عملون کو روایت کی یہہ ترمذی نے اور اسیطرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا بیچ اوسکے اور تحقیق بہت دشمن رکہے گئے قاریون مین طرف اللہ تعالی کے وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتے ہین ساتھ سرداروں کے کہا محاربی نے کہ راوی ہے حدیث کا یعنے امراء ظالمون سے ف نالہ ہے دوزخ مین یعنے نہایت گہرا ہے مشابہ کنوئیں کے پناہ مانگتی ہے دوزخ یعنے ایسا برا اور وحشت ناک ہے کہ دوزخ اوس سے پناہ چاہتی ہے چہ جای دوزخی فرمایا قران پڑھنے والے دکہلانیوالے اپنے عملونکو اسمین داخل ہونگے

عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قران ہی سے حاصل ہوتا ہے اور عبادۃ ہی بسبب حکم قران کے ہوتی ہے پس حال اونکا
یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سرداروں سے یعنے طمع دنیا کیلئے ملتے ہین اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیئے
یا بالطریق جبر کے اور دفع شر اونکیکے لئے جاتے ہین اونکا یہہ حکم نہین اور مراد سرداروں سے سردار ظالم ہین اس لئے
کہ ملاقات امیر عادل کی عبادۃ ہے ت حق علی۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا
يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ
شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ
آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قران سے مگر رسم اوسکی
مسجدین اونکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہون گی ہدایت سے علماء اونکے بدترین خلائق ہیگے نیچے
اسمان کے ہین نزدیک اونکیسے نکلیگا فتنہ یعنے دین مین بسبب مدد کرنے ظالمون کے اونہین مین پیٹھیگا یعنے مسلط کریگا
اللہ ظالمون کو اونپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** مراد رسم قران سے تجوید حروف اور پڑھنا
لفظون کا ہی بغیر سمجھنے معانی کے اور عمل کرنیکے اوامر و نواہی اوسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ
جمع ہونگے اونمین لیکن عبادۃ اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے اونہین وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ
قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا
وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ
لَأُرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَؤُونَ
التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَى
التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر
کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونیکا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے
کہا مینے یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قران اور پڑہاوینگے اپنے بیٹون کو اور پڑہاوینگے ہمارے

ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو دن قیامت تک فرمایا گم کیجو تجکو ماں تیری اے زیاد تحقیق تہا میں گمان کرتا تجکو بڑا سمجھدار مرد مدینہ کے یہ مدینہ کے کیا نہیں یہہ یہود اور نصاری پڑہتے توریت اور انجیل کو نہیں عمل کرتے کچھہ اوس چیز پر کہ بیچ اونکے ہے روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسکے اور اسیطرح دارمی نے ابی امامہ سے **ف** یعنے عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان کیا کہ قرآن اور علم مراد ہے پڑہنے اور جاننے اوسکے سے ہے اور جسنے پڑہا اور جانا عمل کیا اوسپر باوجودیکہ یہہ بات نہیں ہے کیا نہیں دیکھتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ۞ حق ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکہاؤ اوسکو لوگونکو سیکھو علم فرائض یا جو احکام کہ فرض ہیں اور سکہاؤ اوسکو آدمیونکو سیکھو قرآن اور سکہلاؤ اوسکو لوگونکو پس تحقیق میں ایک شخص ہوں کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بہی کم ہوگا اور ظاہر ہونگے فتنے یہانتک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ چیز فرض کے نہ پاوینگے کسیکو کہ فیصلہ کرے درمیان دونوں کے یعنے بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنوں کے یہہ حال ہوگا روایت کی دارمی نے اور دارقطنی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکے یعنے نہ پڑہاوے کسیکو اور نہ عمل کرے اوسپر مثل گنج کے کہ خرچ کیا جاوے اوسمین سے بیچ راہ خدا روایت کی یہہ احمد و دارمی نے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب ہے بیچ بیان کرنے پاکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ

سیُنتقصُ
سیُنقصُ

يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي
الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ
بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنے ترازوئی اعمال کو اور سبحان اللہ
والحمد للہ بہر دیتے ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ اوس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہی اور نماز نور
اور صدقہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیری یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح
کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کیا یہہ مسلم نے اور بیچ
ایک روایت کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی نہین پائی مینے
یہہ روایت بخاری و مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو
دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والیکا پہلی فصل مین بدست ہوا اور پاک رہنا
آدہا ایمان ہی اسلیئے کہ ایمان سے بڑے اور چہوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چہوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین
پس اس اعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدہی ایمان کے ہوی اور لفظ اور تملا بشک سا دیکہا ہی کہ حضرت نے لفظ تملان کا
تثنیہ فرمایا ہی یا تملا مفرد اور معنے اس جملہ کے یہہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہی کہ بہر دے
اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور نماز نور ہی یعنے باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین
یا یہہ باز رکہتی ہی گناہون سے اور بری باتون سے اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز
روشن کرنیوالی دل اور مونہہ کے ہی اور صدقہ دینا دلیل ہی یعنے دلیل ہی اوپر صدق دعوے ایمان کے اور محبت پروردگار
تعالی کے یا معنے یہہ ہین کہ جب بندا سوال کیا جاویگا دن قیامت کے مصرف مال اپنے سے تو صدقات اوسکے
دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا
مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیرے
یا اوپر تیرے یعنے اگر عمل کیا قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جہگڑیگا
اور پس بیچتا ہی اپنی جان کو یعنے صرف کرنیوالا ہی ذات اپنی کو اوسی کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر پس آزاد کرتا ہی

کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنے جب کہ ہوا آدمی ایک کام میں متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام میں اخرۃ کو ساتھہ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی
اخرۃ کو چہڑایا نفس اپنے کو عذاب اخرۃ سے اور اگر دنیا کو ساتھہ اخرۃ کے خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک کیا اور اپنے
تئین عذاب مین ڈالا ❀ بدنیا توانی کہ عقبی خری ❀ بخر جان من ورنہ حسرت بری ❀ ع ح ❀ وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ
بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجٰتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ
عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ
الرِّبَاطُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکِ ابْنِ اَنَسٍ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ
رَدَّدَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ ثَلٰثًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو اوس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اوسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اوسکے
درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا اصحاب نے ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین
یا بہت جاڑے مین اور کثرت سے رکہنا قدمون کا طرف مسجدون کے یعنے بسبب دور رہنے مسجد کے سے اور انتظار کرنا نماز کا
بعد نماز کے پس یہہ ہی رباط اور حدیث مالک ابن انس کے پس یہہ ہی رباط پس یہہ ہی رباط دوہرایا دو بار
روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی
اچہی طرح پہنچا دے اور تین تین بار دہووے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری
نماز کا منتظر بیٹہا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رکہے اور رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے
مقابلہ مین نگہبانی کے لئے بیٹہے تا وہ چلے نہ اوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نے بہی حکم فرمایا اسکا اسکی
ایتہ مین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹہنا نماز کے لئے اصل رباط ہی کیونکہ
وہان کفار کے مقابلہ مین بیٹہتے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹہنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کے
چار ہین دہونا تمام موتہہ کا اور دہونا ہاتہون کا کوہنیون تک اور مسح چوتہائی سر کا کرنا اور دہونا پانؤن کا ٹخنے
تک اور مسح کرنا بالون ڈاڑہی کا جو کہ لٹکے ہوئے ہین جلد موتہہ کی سے فرض ہی یا ستو نہین تو یوہی لکہا ہی اور فتاوے عالمگیری
اور در مختار مین روایت صحیح اور مفتے بہ یہہ لکہی ہی کہ دہونا ساری ڈاڑہی کا کہ متصل جلد موتہہ کے ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا
دہونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہہ ہین دہونا ہاتہون کا پہنچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک

کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑہی اور اونگلیون کا اور تین تین بار دہونا ہر عضو کا
اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا جسطرح قران مین مذکور ہی اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے درپے اعضاء وضو کو دہونا
اور مسح کانون کا کرنا ساتھہ پانی سر کے اور مستحبات اوسکے یہہ ہین داہنی طرف سے شروع کر کے دہونا اعضا کا اور مسح
گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کے لئے بیٹہنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلے وقت سے وضو کرنا بغیر معذور کے اور
پہرا لینا انگوٹہی ڈہیلی کا اور اسیطرح قرط کا یعنے بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ پانی اوسکے نیچے پہنچتا ہی تو
مستحب ہی اور اگر جانے کہ پانی نہین پہنچتا تو اوسکا ہلا لینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ اپنی وضو کری اور سے مدد نہ لے اور کلام
دنیا نہ کری مگر کہ حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرلے اور بسم اللہ پڑہے نزدیک دہونے ہر عضو کے اور مسح کرنے کے
اور دعائیں جو وقت دہونے ہر عضو کے منقول ہین پڑہے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی مین بتفصیل لکہی گئی
ہین دیکہہ لے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور زیلعی مین بعد دہونے
ہر عضو کے درود و سلام بہیجنا مستحب لکہا ہی اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑہنی آئی
ہین پڑہے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کہڑی ہو کر یا بیٹہے ہوئی پیوے اور تعاہد یعنے خبرگیری کری پانی پہنچانیکی نیچے بہون کے
اور موچہون کے اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانوٴ پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کے یہہ ہین منہہ پر پانی
زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ بہانا اور تین بار سے زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتہہ
پانی نئے کے اور منہیات وضو کی یہہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے نہ کری اور نجس جگہہ وضو نکرے
کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہئے اور مسجد مین وضو نکرے مگر برتن مین کرے یا اوس جگہہ کرے کہ وضو
کیلئے مقرر کی ہو تو جائز ہی اور نہ تہوکے اور رینٹ پانی وضو مین نہ ڈالے ۱۲ ع ح ملتقط در مختار وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ
حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنے ساتہہ رعایت سنتون کے اور مستحبات کے نکلتے ہین گناہ اوسکے یعنے صغیرہ
بدن اوسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے ناخنون اوسکے سے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف نکلتے ہین نیچے ناخنون اوسکے
یہہ مبالغہ ہی حاصل یہہ کہ طہارت مین یعنے خوب پاک ہوجاتا ہی گناہون سے مثل اس مضمون کے بیان ہوا اگلی حدیث مین کہ نکلتی پاکی
… کالدین ۱۲ س وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْ…

أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ
الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ
بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ
مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ وضوء کا کرتا ہی بندہ مسلمان
یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی مونہہ اپنا نکلتا ہی مونہہ اوسکے سے ہر گناہ کہ دیکہا تہا طرف اوسکے ساتہہ آنکہوں اپنی کے
ساتہہ پانی کے یا فرمایا ساتہہ اخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ آنکہوں سے ہوئی ہین جہڑ جاتے ہین پس جسوقت
کہ دہوتا ہی اپنے ہاتہہ نکلتا ہی ہاتہوں اوسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتہوں اوسکے نے ساتہہ پانی کے یا فرمایا
ساتہہ اخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ ہاتہہ سے ہوئی ہین جہڑ جاتے ہین پس جب دہوتا ہی پانو اپنے نکلتا ہی ہر گناہ
کہ چلے تہے اوسکی طرف پانو اوسکے ساتہہ پانی کے یا فرمایا ساتہہ اخر قطرہ پانی کے یہان تک کہ نکل آتا ہی پاک
گناہوں سے روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا
إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عثمان رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص
مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کرے وضو اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز
کفارہ اون گناہوں کا کہ پہلے کئی تہے اس سے جبتک نہین کیا کبیرہ اور یہہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنے نماز کہ کفارہ گناہوں کا
ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** خشوع نماز کا یہہ ہی کہ ظاہر باطن سے ادا کیا جاوے
کہ دل ترسان ہوا ور نظر سجدہ کی جگہہ پر رکہے اور سوا نماز کے کسی اور چیز مین مشغول نہو دی و دہر ہی دہیان نرکہے
اور بدن اور کپڑے اور داڑہی سے کہیلے نہین اور دائین بائین طرف مونہہ نہ پہیرے اور آنکہہ بند نکرے اور رکوع کا
ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلئے کہ رکوع خاص مسلمانونکی نماز مین ہی یہود و نصاریٰ کی نماز مین علی العموم نہین اور
جب تک نہین کیا اوسنے کبیرہ مقصود یہہ ہی کہ اسطرح کی نماز گناہوں صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو
وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى
اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ
وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور اونہی سے روایت ہی کہ وضو کیا اونہوں نے پس دالا اوپر
اپنے کے تین بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پہر دہویا مونہہ اپنا
تین بار پہر دہویا داہنا ہاتہہ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پہر دہویا بایان ہاتہہ اپنا کہنی تک تین بار پہر
مسح کیا اپنے سر پر پہر دہویا پانو داہنا اپنا تین بار پہر بایان پانو تین بار پہر کہا حضرت عثمان نے دیکہا مینے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اسی وضو میرے کے پہر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہہ ہی یعنے برعایت
فرائض اور سنتون کے پہر نماز پڑہے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اوس نماز کے کچہہ بخشا جاتا ہی واسطے
اوسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** تین بار
سے زیادہ دہونا اعضاء وضو کا مکروہ ہی سب علماء کے نزدیک اور مراد یہہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دہوا تو کامل
ثواب پایا نہ کم ہی اسپر اور اگر ایک چلو سے آدہا عضو دہویا اور دوسرے سے آدہا تو یہہ ایکبار ہی ہوا پس اسطرح
مثلاً چہہ چلو سے تین بار کو پورا کیا تو یہہ زیادتی نہوئی پہر نماز پڑہی دو رکعت دینے درجہ ہی اگر زیادہ پڑہے تو
افضل ہی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑہنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین ہوگی وہ
بہی پڑہے کافی ہین اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنے دل مین باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتہہ نماز کے نہین ہین
نہ کرے خیال اللہ ہی کی طرف لگائے رہے اور اگر خطرے آوین اور اونکو دفع کرے اور حضور سے باز نہ رہے تو کہیں
کچہہ مضر نہین ٭ع ح٭ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا
بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچہا وضو کرے کہڑا ہو پہر نماز پڑہے
دو رکعت متوجہ ہوکر اون دونون مین ساتہہ دل اور مونہہ اپنے کے یعنے ساتہہ باطن اور ظاہر کے مگر واجب ہو گئی جنت

مگر واجب ہوئی واسطے اوسکے بہشت روایت کی یہہ مسلم نے ف پہر کہڑا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً یعنی مثلاً بیٹھ کر پڑھے صلوٰۃ
جبکہ عذر رکہتا ہو ١٢ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ
مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ
وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ
السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
فِيْ جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا اور روایت ہے حضرت عمر ابن الخطاب رض سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہنچاوے یا فرمایا پس پورا کرے
وضو پہر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے بہشت کے
آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور
اسیطرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے جسطرح روایت کیا
ہمنے اوسکو اس عبارۃ کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنی شہادتین پر اس دعا کو اے بارخدایا کر مجہے توبہ کرنیوالوں
اور کر مجہے پاکیزگی کرنیوالوں سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا پس اچہا
وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلے اَنَّ مُحَمَّدًا سے ف
دروازے بہشت کے آٹھون یہان بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت
کہتے ہین اوس حساب سے ہشت بہشت بولتے ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی
ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بہی شرح مسلم مین نقل کی ہے اور اوسکے اخیر میں یہ عبارۃ بڑہا دی ہے
وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجہے توبہ کرنیوالوں سے یعنی توبہ کرین گناہون سے اور رجوع کرین ہمیشہ

اور اس سے مراد یہہ نہین ہی کہ بہت سے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہووی تو توبہ الہام کرے اگرچہ گناہ
بہت ہون تا مضمون اس آیت مین داخل ہوئین اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ یعنے اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالوں کو یعنے
انکو کہ نہین پہرتے ہین دروازہ مولی اپنے کیسے اور نہین نا امید ہوتے رحمت اوسکیسے اور رکہیو پاکیزگی کرنیوالوں سے یعنے پاک
ہووین بری اخلاق سے پس یہین اشارہ ہی اسپر کہ طہارت اعضا ظاہر کی کہ ہماری اختیار مین تہا بجا لائی اور طہارت
احوال باطن کی تیری ہاتہہ ہی سبب نصیب کر اپنے فضل سے ❁ ای درحم چوگان تو دل ہچون گوی ❁ بیرون
نزو مان تو جان یکسر سوی ❁ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ❁ باطن کہ بدست تست از ان تو شوی ❁ اور اس حدیث
وضو کیا آخر تک بعد فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ کے عبارۃ اس روایت مین یون ہی ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ
مِنْ اَيِّهَا شَاءَ اور مکرر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمد سے ہے کلمہ اشہد کا کہ پہلے لفظ ان محمدا کے مصابیح والنے ذکر کیا کہ
ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری مسلم مین نہین ہی
بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہئے تہا اور معلوم کیا چاہئے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتہہ
رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنے کلمہ تین بار
پڑہے اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کے یہہ بہی پڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد
ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہہ ہی کہ یہہ سب ملا کر پڑہے اور مستحب ہین یہہ اذکار نسائی والیکا
یہہ بہی ❁ ح ع ❁ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ
يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ
فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری
پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو کیسے پہر جو کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ دراز کرے
روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہئے کہ کرے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ❁ ف ❁ غر جمع اغر کی بمعنی سفید چہرہ
اور محجل جسکے ہاتہہ پاؤن سفید ہون یعنے بسبب وضو کے یہہ اعضا روشن ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ جب بلائے
جاوینگے نمازی لوگ نیچے سے محشر مین یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنے پیشانی
کے اوپر سے ٹہوڑی کے نیچے تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دہووے اور دراز کی تحجیل کی یہہ ہی کہ کہنے

کہ کھینچے اوپر تلک یا تو وہی ہووی اور ذکر درازی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونو ں لازم ایک دوسرے کے ہیں یعنے
ایک کی درازی کو فرمایا تو دوسرے کی آپسے سمجھی جاویگی ہ ح ❊ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور اونہی
سے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچیگا زیور مومن کو یعنے جنت میں جہان تلک کہ پہنچیگا
پانی وضو کا روایت کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو
اور ہرگز نہ طاقت رکھہ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہتر عملون تمہارے سے نماز ہے اور نہیں محافظت کرتا
وضو پر مگر مومن روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے رہو یعنے مستقیم رہو بیچ اعمال
اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو دائین بائین میل نکرو اور چونکہ یہہ امر بہت مشکل تہا فرمایا لن تحصوا یعنے اوپر طرح تمام و
کمال کے استقامت نہین کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتہہ نہ طاقت پانیکے استقامت پر اور نہ ادا کرسکنے کے
حقوق اوسکے تمام افعال و احوال مین تو اکاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادۃ کے کہ اگر اوسمین استقامت کروگے
تو تدارک سب تقصیرات کا ہوجائیگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکہو شرایط اور اداب اوسکے اور ادا کرو حقوق
اوسکے بعد اوسکے اشارہ فرمایا ساتہہ مقدمہ اوسکے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضوء اور طہارت ہے
فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنے سنن و اداب اوسکے نہین بجالاتا مگر مومن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر
رہتا ہے ساتہہ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اوسکی درگاہ پاک مین بدون
طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے ادب سے ❊ خ ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے دس نیکیان روایت
کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور لکہا ہے علما نے کہ یہہ ثواب
جب ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑہ چکا ہو اور پہر وضو کرے اور شرح السنہ مین لکہا ہے کہ تجدید وضو کی

مستحب ہی یعنی وقت کہ پہلے وضو ہے نماز پڑھ چکا ہی اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہی وضو پر وضو کرنا جو وقت کہ پہلے
وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ﷺ ع ح ۞ الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہی اور کنجی نماز کی وضو ہی
روایت کی یہ احمد نے ف یعنے جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی کے نہیں کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت میں نہیں جاتا اسمین
مبالغہ ہی محافظت کرنیکے نماز پر گویا نماز حکم ایمان میں ہی کہ بغیر اوسکے بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا اسیطرح خوب طرح اسکو
ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہیں کہ یہ سبب ہی دخول جنت کا ﷺ ع ح ۞ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ
عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا
الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اونہوں نے روایت کی ایک شخص
صحابیوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس مشتبہ ہوا
حضرت پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہی لوگوں کا نماز پڑہتے ہیں ساتھ ہمارے اور نہیں اچھا وضو کرتے اور
سوا اسکے نہیں کہ ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہہ نسائی نے ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے
کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالے ہیں واجب کے برکت دیتے ہیں اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی غیر میں جیسے کہ قصور کرنا
انمین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور اسکے نہ ادا کرنے میں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث
عبرت کی ہی اون لوگوں کے لئے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہیں نہیں دیکھتے کہ سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس
حالت پڑہنے قرآن کی مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی سے کہ کوئی ادب یا سنت وضو کے اوس سے
رہ گئے ہونگے تاثیر کی کہ قراءۃ میں مشتبہ لگا پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی میں
گرفتار ہیں شب و روز عیاذاً باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالیکا مذکور نہیں اسلئے اغرغفاری لکہا ہی ﷺ ع ح ۞
وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ
اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَالِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَالِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَالِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداسے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اونکے ساتھہ سجدہ کے دن قیامت کے اور مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اونکو کہ اوٹھاوین سر اپنا پس دیکھون کا مین طرف اوس چیز کی کہ آگے میرے ہی پس پہچانونگا مین امت اپنی درمیان امتون کے اور دیکھونگا مین پیچھے اپنے مانند اسیکے یعنے اژدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند اسیکے اور بائین اپنے مانند اسیکے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو درمیان امتون کے کہ درمیان حضرت نوح کے امت تمہاری تک ہین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھہ پانو ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی اسطرح سے سوا اونکے اور پہچانونگا اونکو یہہ کہ دئے جاوینگے وہ عمل نامے اپنے دائین ہاتھون مین اور پہچانونگا اونکو یہہ کہ دوڑیگی آگے اونکے اولاد اونکی یعنے خوردسال روایت کی یہہ احمد نے **ف** اوٹھاوین سر اپنا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگے تو شفاعت کے لئے سجدہ مین جاوینگے بمقدار ایک ہفتہ کے سجدہ مین رہینگے پہر حکم ہوگا کہ سر اوٹھائیے محمد اور چاہ اے محبوب میرے جو کچھہ چاہتا ہے تا دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اوٹھاوینگے اور زبان سے تہہ شفاعت خلق کے کھول لینگے اور دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے پہر جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور دائین بائین مانند اسیکے مراد یہہ ہے کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکے اور تفاوت مراتب اونکے اور درمیان نوح کے امت تمہاری تک ہین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین گذرتی ہین اونمین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلئے کہ یہہ پہلے نبی ہین صاحب شرع کے

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

باب اوس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنے اسمین بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظم رح کے وضو ٹوٹتا ہی انچیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستہ سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب باؤ وغیرہ گر ہو یا جو

مرد یا عورت کے آگے کے ستر سے نکلے ہو اوس سے وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو ایسی چیز سے کہ نجس ہو یعنی
خون یا پیپ وغیرہ بعضی سے آپ سے نکل کر اوس جگہ پہنچے کہ اوسکو دہونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر کسی کے
پانسے تک یا آنکہ کے اندر ہی تو نہین ٹوٹتا کاسلئے کہ اونکا دہونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنے سے موہنہ بہر کر
خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کری تو
اوسمین بہرنا موہنہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کے یا غالب ہو کا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہین اور اگر تہوڑی تہوڑی قی ایک ہی مجلس مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو موہنہ بہر جاوی تو اوس سے
وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بہی نہین ہی مثلاً تہوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا جسم
نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونے سے اور نشہ سے اور بیہوش ہوجانیسے اور قہقہہ بالغ کے سے اوس نماز مین
کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرۃ فاحشہ سے اور مباشرۃ فاحشہ یہہ ہی کہ ستر مرد و عورت کے مل جاوین یا دو
عورتون کے یا دو مردون کے ساتہ انتشار کے یعنی کہڑی ہونے کے اور ٹوٹتا ہی سونے سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے
بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اسطرح سو جاوی کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اسطرح سو جاوے
کہ مقعد زمین سے اوٹہ جاوی یعنی پہلو پر یا کولونپر یا چت یا موہنہ کے بل یا کولہ کو دیوار وغیرہ سے لگا کر
یا پیٹ پانو پر لگا کر جہکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کہڑا کہڑا سو جاوی یا بیٹہ کر سوای قسمون مذکورہ کے
یا رکوع کی حالت مین یا سجدہ کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہون
اور اگر کیڑے زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹ کر گری تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو پیکر بہر گئی
یا بڑی چیچڑی نے پیٹ بہر کر لہو پیا تو بہی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکہ دکہتی ہی
اور آنسو نکلتے ہین اوسکو بہی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلے
سے غافل ہین اسیطرح اگر کان دکہتا ہی اور اوس سے پیپ یا کچہہ نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے
پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو نہین جاتیگا یہہ چیزین توڑنیوالی وضو کی کہ بیان ہوئیں انمین سے دو چیز وہ ہین باتفاق
سب علماء کا کہ اونسے وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز نکلے آگے پیچہے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین
ملتقی در مختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ایک شخص سے بنی سلیم میں سے کہ گنا ان باتون کو یعنے جو آگے مذکور ہین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتہہ میرے کے یا بیچ ہاتہ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنے ثواب اوسکا بہر دیتا ہی آدہی ترازو اور الحمد للہ
بہر دیتا ہی اوسکو یعنے الحمد کہنا ساتہہ سبحان اللہ کے مل کر بہر دیتا ہی یا الحمد سے ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان
آسمان و زمین کے ہی اور روزہ آدہا صبر ہی اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہے
ف یا بیچ ہاتہہ میرے کے یہہ شک راوی ہی یعنے گنین حضرت نے اونگلیان میری یا اونگلیان اپنی اور ہتیلی پر
بند کر پانچ باتین گنین اور روزہ آدہا صبر ہی یعنے پورا صبر تو یہہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکے رکہے یعنے بجا لاوی اور
گناہون سے روکے یعنے مکری پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روکے رکہنا ہوتا ہی اس اعتبار سے آدہا صبر ہی ع وَعَنْ
عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ
وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ
الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ
حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً
لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مومن یعنے ارادہ کرتا ہی وضو کا پہر کلی کرتا ہی نکلتے ہین گناہ مونہہ اوسکے سے اور جسوقت
ناک سنکتا ہی نکلتے ہین گناہ ناک اوسکی سے پس جسوقت دہوتا ہی مونہہ اپنا نکلتے ہین گناہ مونہہ اوسکے سے یہان تلک کہ
نکلتے ہین نیچے پلکون آنکہون اوسکے سے پس جب کہ دہوتا ہی دونو ہاتہہ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتہون اوسکے سے یہان تلک کہ
نکلتے ہین نیچے ناخونون دونون ہاتہون اوسکے سے پس جب کہ مسح کرتا ہی سر اپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین
دونون کانون اوسکے سے پس جب دہوتا ہی دونون پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانون اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین
نیچے ناخونون پانون اوسکے سے پہر ہوتا ہی چلنا اوسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکے
روایت کی مالک اور نسائی نے **ف** یہان تلک کہ نکلتے ہین دونون کانون اوسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ
کان داخل سر کے ہین جیسا کہ مذہب حنفی ہی اسلیئے کانون کے مسح کیلئے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لئے لیا ہی

اور سبب سبع کا نون کا بہی کرلیتے ہین اور نماز پڑہنا اوسکی زیادتی واسطے اوسکے بیچ گناہون کے سبب جسکے پاک ہوگا
اوسکا زیادہ ہوتی ہے یعنے سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَیْفَ تَعْرِفُ
مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ
مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ مین یعنے جنت البقیع مین دعا مغفرہ کے
لئے پہر کہا سلام ہے تمپر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتھ تمہارے ملنے والے ہین اور
آرزو رکہتا ہون مین یہہ کہ دیکہون بہائیون اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہین ہم بہائی آپکے اے رسول خدا کہا تم
ہو یار میرے اور بہائی میرے وہ ہین کہ نہین آئے ابہی پس عرض کیا صحابہ نے کسطرح پہچانوگے تم یعنے قیامت
مین اونکو کہ نہین آئے امت تمہاری مین سے اے رسول خدا پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہوئین
واسطے اوسکے گہوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانو درمیان گہوڑون نہایت سیاہ کے کیا نہین پہچانیگا
گہوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان ضرور پہچانیگا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنے قیامت
سفید پیشانی سفید ہاتہہ پانو اثر وضو کیسے یعنے بس اسی علامت سے اونکو پہچانونگا اور مین ہون کا
میر ساماں اونکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنے تم بہائی بہی ہو
اور رفیق خاص میرے ہوا ور ابہی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنے تابعین وغیرہ وہ فقط
بہائی چارہ ہے اسلام کا رکہتے ہین میرے ساتہہ اور مین ہون میر ساماں یعنے کاروبار مغفرت اور رفعت
درجات انکیکا درگاہ صمدیت مین پہلے جاکر درست کرتا ہون ح ٭ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز اوس شخص کی کہ بیوضو ہو
جبتلک کہ وضو کرے یہ روایت کی بخاری مسلم نے **ف** یہ اوسکے حق مین ہی کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو
اوسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اوسکے استعمال کی تو تیمم کر لے ساتھ خاک کے اور
اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت اپنر رکھتا ہو کہ اوسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ
پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک پاوے
تو قضا کرے ہمارے علمانے لکھا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اوسے ارادہ
نہووے تو وہ کافر ہوجاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگونکی شرم کر کر تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونو
صورتون مین اپنے شرع کو حقیر جانا ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے علیہ وسلم نے نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی خیرات
مال حرام مین سے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہی بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اور امید
رکھتا ہی ثواب کی کافر ہوجاتا ہی ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ
اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ
يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہا تہا مین ایک شخص بہت
مذی ڈالنے والا پس تہا مین حیا کرتا یہہ کہ پوچھون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی
یا وضو واسطے ہونے بیٹی اونکیکے یعنے نکاح میں مین پس امر کیا مین نے مقداد کو یعنے پوچھنیکا حضرت سے پس پوچھا
اونے یعنے اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرے
یہہ [illegible]ری مسلم نے **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوۃ کا اور اوسچیز کا کہ متعلق
ساتھ مباشرت عورتون کے ہی روبرو خسر کے مناسب نہین ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کہانے
اوس چیز کیسے کہ پہنچی اوسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنة نے رحمت ہووے اللہ
اونپر یہہ حکم منسوخ ہی ساتہہ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہووے اللہ کا اونپر اور سلام کہایا
شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہین وضو کیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوسرے علما دلیل اس حدیث مین
یہہ کرتے ہین کہ مراد وضو سے یہان دہونا ہاتہہ اور مونہہ کا ہی واسطے دور کرنے چکنائی کے کہ یہہ سنت کر
اوسکو وضو طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین ۞ ح ۞ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ
الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ
الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے تحقیق
ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرین ہم گوشت بکری کیسے یعنے اسکے کہانے سے
اگر وضو چاہا تم نے تو پہر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو مکر وضو کہا اوسنے کیا وضو
کرین ہم کہانے گوشت اونٹ کیسے فرمایا کہ ہان وضو کر کہانے گوشت اونٹ کیسے کہا اوسنے کہ نماز پڑہون مین
بیچ جگہہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اوس شخص نے کہ نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنے اونٹونکے فرمایا کہ نہین
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** نزدیک امام احمد حنبل کے کہانے گوشت اونٹ کیسے وضو کرنا آتا ہی اس لیے
کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ
کے نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے کہ انکے نزدیک منسوخ ہی حدیث کا اور وضو لغوی کے ہی یعنے ہاتہہ مونہہ دہو
ڈالنا کیونکہ اسکے گوشت مین بساند اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کے گوشت سے یا یہہ حدیث منسوخ ہی
اور اونٹون کے بندہنے کی جگہہ جو نماز پڑہنے کو منع فرمایا تو یہہ نہی تنزیہی ہے اور منع اسلئے فرمایا کہ وہان
مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اوسکے بہاگنے کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتی
ہین اور یہہ جائز ہونا اور منع ہونا اس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر
نجاست ہووے تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وجد أحدكم في بطنه شيئا فأشكل عليه أخرج منه شيء أم لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پاوے ایک تمہارا اپنے پیٹ کے بیچ کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس مشتبہ ہو اوپر اوسکے کہ نکلی ہی اوس سے کچھ چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد سے یعنی وضو کے لئے یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہہ مسلم نے ف یہان تک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو یہہ باعتبار غالب کے ہی غرض اس حدیث سے یہہ ہی کہ یقینا معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹا سمجھے ح ٭ وعن عبد الله بن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کہانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہی اس لئے کہ موںہہ میں لقیہ اوسکا کچھہ رہتا ہی شاید حالت نماز میں پیٹ میں پہنچے اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی جو چیز کہ موںہہ میں لگ رہتی ہی اور خوف ہو پیٹ میں پہنچنے کا اوسکے سے بہی کلی کرے کہ مستحب ہی اور اس سے علما نے استنباط کیا ہی دہونا دونو ہاتہون کا پہلے کہانا کہانے سے ستہرائی کے لئے مگر یقین ہو ستہرائی ہاتہون کا نجاست اور میل سے تو نہ ہووے اور اسیطرح بعد فارغ ہونیکے کہانے سے بہی دہووے مگر ہاتہون کو اگر کچھہ لگا نہ ہو بسبب اسکے کہ کہانا خشک تہا یا چمچے وغیرہ سے کہایا ہی تو ضرور نہ ہووے اور مناسبت اس حدیث کو ساتہہ باب کے یہہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سے ہی ع ٭ وعن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الصلوات يوم الفتح بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر لقد صنعت اليوم شيئا لم تكن تصنعه فقال عمدا صنعته يا عمر رواه مسلم اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتہہ ایک وضو کے یعنی ایک وضو سے پانچون نمازین پڑہین اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے اونکے حضرت عمر نے تحقیق کی تمنے آجکے دن ایک چیز کہ نہ تہے کرتے اوسکو پس فرمایا قصد کیا مینے اسکو اے عمر روایت کی یہہ مسلم نے ف

ایک چیز کہ نہ ہے گرتی یعنے گھی جو سے پڑہتا اور منہ پر مسح کیا یہہ معمول ہے اسطرح پڑہتا بلکہ
ہر نماز کے لئے وضو تازہ کرتے تھے سکے جو فرمایا کہ قصد لینے کیسے یعنے تا لوگ انکا جائز ہونا معلوم کر لیں ۱۲ ع

وعن سُوَيدِ بنِ النُّعمانِ أنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم
عامَ خَيبرَ حتَّى إذا كانُوا بالصَّهباءِ وهِيَ مِن أدنى خَيبرَ صلَّى العصرَ ثُمَّ دعا
بالأزوادِ فلم يُؤتَ إلَّا بالسَّويقِ فأمرَ بهِ فثُرِّيَ فأكلَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ
عليهِ وسلَّم وأكلنا ثُمَّ قامَ إلى المغربِ فمضمضَ ومضمضنا ثُمَّ صلَّى ولم يتوضَّأ
رواهُ البُخاريُّ اور روایت ہے سوید بن نعمان سے یہہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اوس سال کہ خیبر فتح کیا یہاں تک کہ جسوقت پہنچے بیچ صہبا کے کہ نام شہر کا ہے وہ نزدیک خیبر کے تھا نماز پڑھی عصر کی
پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گھولے گئے پس کہا یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اور کہایا ہمنے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو
روایت کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کہا وے تو اوس سے وضو نہیں
ٹوٹتا ۱۲ ح

الفصلُ الثاني فصل دوسری

عن أبي هُريرةَ قالَ قالَ رسولُ
اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم لا وضوءَ إلَّا مِن صوتٍ أو ريحٍ رواهُ أحمدُ
والتِّرمذيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو کرنا مگر
آواز سے یا بو سے روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے **ف** یعنے شک سے وضو نہیں جاتا جبتک یقین نہو
فقط قراقر سے وضو نہیں جاتا جبتک یقین ہو نکلنے بائی کا ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ ع وعن عليٍّ قالَ
سألتُ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم عنِ المذيِ فقالَ مِنَ المذيِ الوضوءُ ومِنَ
المنيِّ الغُسلُ رواهُ التِّرمذيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی سے ہے وضو اور نکلنے منی کے سے غسل
روایت کی یہہ ترمذی نے وعنهُ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم
مفتاحُ الصَّلوةِ الطُّهورُ وتحريمُها التَّكبيرُ وتحليلُها التَّسليمُ رواهُ أبو داودَ
والتِّرمذيُّ والدَّارميُّ ورواهُ ابنُ ماجةَ عنهُ وعن أبي سعيدٍ اور روایت ہے

روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہی اور [illegible] ہی اور تحلیل اوسکی سلام پھیرنا روایت
کی ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے ف یعنی تکبیر
کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہی اور سب چیزیں حلال یعنی کہانا پینا اور سلام سنانی نماز کے اسپر حرام [illegible]
سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہوجاتی ہیں ۞ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت
حدث کرے ایک تمہارا یعنی بادی بغیر آواز کے نکلی پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آوؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں
اونکی کے روایت کی ترمذی اور ابوداود نے ۞ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ
الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ ابن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوا اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جس وقت سو جاتی ہیں آنکھیں کہل جاتا ہی سربند روایت کی
یہہ دارمی نے ف یعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بندہا ہی اوسکی مقعد پر رکی رہتی ہی ہوا اور جب سویا
تو اختیار جاتا رہتا ہی اور جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور گمان ہوتا ہی نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لئے نیند
سے وضو ٹوٹتا ہی ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ
مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ
ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ
يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ اور روایت ہی حضرت
علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونو آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ سو گیا
پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی ابوداود نے اور کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اوسکو اللہ یہہ حکم جو ہی
سوا بیٹھنے والے کے اسواسطے کہ صحیح ہوا ہی انس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہانتک کہ جہک جاتے تھے سر اونکے پہر نماز پڑہتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی ابوداود
اور ترمذی نے مگر یہہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے ف بیٹہے ہوا بیٹہے
والے نے یہہ حکم اوس شخص کے حق مین ہی کہ سوجاوے لیٹ کر پس جو سووے بیٹہے ہوئے اسطرح کہ ٹہیری رہے مقعد اوسکی
زمین پر پہر جاگے اور مقعد اوسکی اسیطرح ٹہیری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سوتا ہو چنانچہ
حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹہے ہوئے سونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹہنے کی کہ فقہ مین مذکور
ہین قیاس سے یا اور حدیثون سے ثابت کی ہین ۱۲ ع ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ
مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کے کہ سوجاوے لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہی ڈہیلے
ہوجاتے ہین جوڑ اوسکے یعنے پہر خوف ہی ہوا نکلنے کا روایت کی یہہ ترمذی ابوداود نے ف کہا
میرک شاہ نے یہہ سند ہی راوی اسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات
کے ہی ۱۲ ع ۞ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ
أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چہووے
ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہئے کہ وضو کرے روایت کی مالک اور احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ذکر کے چہونے سے وضو کے ٹوٹنے مین اختلاف کیا ہی علماء نے بلکہ صحابہ
کرام رض مین بہی اختلاف تہا امام شافعی رح کے نزدیک اگر ذکر کو ہتہیلی سے چہوے وضو جاتا رہتا ہی اور
امام اعظم رح کے نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث طلق کی آتی ہی روایت قیس بن طلق کی کہ اوس
اونکے باپ سے روایت کی مسند ابی حنیفہ مین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شرح ملا علی قاری
اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکہے خاطر جمعی ہوجائیگی اور ابن ہمام نے لکہا ہی حق یہہ ہی کہ دونو حدیثین برابر
ہین لیکن ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنے جو آگے مذکور ہوتی ہی اس سبب سے کہ حدیث مردون کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ زیادہ
خوب یاد رکہتے ہین بہ نسبت عورتون کے اسلئے کہ گواہی دو عورتونکی برابر گواہی ایک مرد کے ہوتی ہی ۱۲ ع ح ۞

وعن طلق بن علي قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مس الرجل ذكره بعد ما يتوضأ قال وهل هو الا بضعة منه رواه ابو داود والترمذي والنسائي وروى ابن ماجه نحوه وقال الشيخ الامام محيي السنة رحمه الله هذا منسوخ لان ابا هريرة اسلم بعد قدوم طلق وقد روى ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا افضى احدكم بيده الى ذكره ليس بينه وبينها شيء فليتوضأ رواه الشافعي والدارقطني ورواه النسائي عن بسرة الا انه لم يذكر ليس بينه وبينها شيء

اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اوسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سے روایت کی ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ امام محیی السنہ رحمہ اللہ نے یہہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابوھریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوھریرہ نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو وقت کہ پہنچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اوسکے کوئی چیز حائل پس چاہئے کہ وضو کرے روایت کی یہہ شافعی اور دار قطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھہ چیز ف یہہ کلام شافعیہ کا ہے کہ جب ابوھریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا اونکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث ابوھریرہ کی ناسخ حدیث طلق کے ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابوھریرہ کے یہہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابوھریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوھریرہ کے سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہہ ثابت کرو کہ طلق مرا پہلے اسلام لانے ابی ھریرہ کے یا چلا گیا اپنے وطن اور نہیں صحبت میں رہا حضرت کے بعد اسکے اور کہا ٹھہرنے کا [illegible] پر تعارض دو حدیثوں کے پھرتے ہیں ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو درداء اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب ۞ ع ح ۞

وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي لا يصح عند اصحابنا بحال اسناد

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بیویوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے یہ سند عروہ کی عائشہ سے اور یہی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سے اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہ سے **ف** اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے علماء کا امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورۃ غیر محرم کے اور امام مالک کے نزدیک ساتھ شہوۃ کے چھونے سے ٹوٹ جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی یہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت رات کو نماز تہجد کے لئے اوٹھتے تو میں سوتی ہوتی تھی اور ہوتے تھے دونوں پاؤں میری بیچ جگہ سجدہ آنحضرت کے پس وقت سجدہ کے پاؤں میرے چھو دیتے تو میں سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورۃ کے سے وضو نہیں جاتا اور یہ جو کہ میں کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سے نہیں ہے یہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے اس بات کے نقل کرنے میں مصنف مشکوٰۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابو داؤد نے یہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہیں ۞ ع ح ۞

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے ان کے پھر کھڑے ہوگئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** پس نماز پڑھی یعنے وضو نہ کیا اس میں دلیل ہے کہ گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ہاتھ نہ دھوئے اور ہاتھ سونگھنے کا کچھ ضرر نہیں ۞ ع ح ۞

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اونہون نے کہا لیگئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بہنا ہوا پس کہایا اوسمین سے پہر کہڑی ہوئے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ مونھ دہویا روایت کی یہ احمد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی رافع سے کہا قسم کہاتا ہون تحقیق تہا مین بہونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہی دل اور کلیجی وغیرہ پس کہاتے پہر نماز پڑہتے اور وضو نہین کرتے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى آخِرِهِ

اور روایت ہی ابو رافع سے کہا تحفہ بہیجی گئی واسطے اونکے بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی مین یعنی پکانیکے لیے پس آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہہ ای ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بہیجی گئی ہی واسطے ہمارے ای رسول خدا کے پس پکایا مینے اوسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نے دی مجکو دست ای ابو رافع پس دیا مینے اون کو دست پہر فرمایا دی مجکو دست اور پس دیا مینے دست اور پہر فرمایا دی مجکو دست اور پس کہا ای رسول خدا کے نہین ہوتے واسطے بکری کے مگر دو دست یعنی سو دو تو دی چکا اور کہان سے لاؤن پس فرمایا واسطے اونکے

حضرت نے درود بھیجا اللہ کا انبیا علیہ السلام خبردار ہو تحقیق تو اگر جھکا رہے دنیا تجکو دست بدست جب تک کہ
جھکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا مونہہ اپنا یعنے کلی کی اور دھوئیں پورین اونگلیون کی پھر کرتے ہوئے منھ [illegible]
پہر کیا طلب ان کو یعنے ابو رافع اور اہل او نکے پس آیا نزدیک اون کے گوشت ٹھنڈا پس کہایا پہر داخل
ہوئے مسجد میں اور نماز پڑہی یعنے ادائے شکرانہ کے لئے اور نہ استعمال کیا پانی یعنے نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی
یہ احمد نے اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک **ف** جناب رسالت مآب
کو بہت بہاتا تہا دست تا قوۃ بدن حاصل ہوا اور عبادۃ مولے بخوبی ادا ہو اور یہہ جو فرمایا کہ اگر تو جھکا رہتا
دنیا تجکو دست بدست یعنے اگر تو جھکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ پر سکے بیچ نہایت دست پیدا کرتا جا
از بسکہ تو نے یہہ جواب دیا رک گئے اور شاید اون کے جواب سے اس لئے رک گئے کہ حضرت کو توجہ اور حضور کو طرف جناب
باریتعالی کے تہا اونکے جواب سے اوسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونے کے طرف دیکھنے جواب اوسکے ٭ ع ٭ ٩

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُبَيٌّ وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَا أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے

انس بن مالک سے کہا تہا میں اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے پس کہایا ہمنے گوشت اور روٹی پہر منگوایا میں
پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے ہو پس کہا میں نے واسطے اس کہانیکے کہ کہایا ہمنے پس کہا اون
دونون نے کیا وضو کرتے ہو کہانے پاکیزہ چیز کے سے نہیں وضو کیا اوس سے اوس شخص نے کہ وہ بہتر ہے تجہ سے یعنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی احمد نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہے

ابن عمر سے کہ تہے کہتے بوسہ لینا اوس
شخص کا اپنی عورۃ کا اور چہونا اوسکو اپنے ہاتہ سے یہہ بہی ملامسہ ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا
یا چہوئے اوسکو اپنے ہاتہ سے پس اوسپر ہے وضو روایت کی مالک اور شافعی نے **ف** ملامسہ سے
یعنے کلام اللہ میں جو مذکور ہے کہ ان چیزون سے وضو لازم آتا ہے اوسمین یہہ ہے او لٰمستم النساء یعنے
یا ملامسہ کرو عورتوں کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورتکا یا ہاتہ لگانا اوسکو داخل ہے ملامسہ میں تو کہ

جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی یہی ہی وہ معنے ملامستہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنے ملامستہ کے جماع کرنیکے لیتے ہین اور خوب دلیلین اسپر لائی ہین فقہ کی کتابوں مین مذکور ہین وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہتے ہوتے تھے بوسہ لینے ایک شخص کیسے اپنی عورتکا وضو آتا ہی روایت کی یہہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْهَا اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سے
ف ان قولون صحابہ رض کیسے معلوم ہوتا ہی کہ عورۃ کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہی جیسے کہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے انکے نزدیک بسبب صحت کو بہی یہہ روایتین نہین پہنچتین اور قطع نظر اسکے پہلے جو مذکور ہوی حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عایشہ رض سے اوس سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورۃ کے چھونے سے وضو نہین جاتا اور مسند ابحنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ یعنے بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ۞ ح ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ وَيَزِيْدُ ابْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے اونہون نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنے والیسے روایت کین یہہ دونون دار قطنی نے اور کہا دار قطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تھے خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بیوی انکی تہی پوچہا کہ کچہہ احوال اپنے میان کا بیان کرو اونہون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنے والے اور روزہ رکہنے والے تو ہوتے ہی ہین لیکن اپنے رب سے ڈرنیوالا اونکے برابر مینے کسیکو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلے پر اپنے کو ڈالدیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا

یہان تک کہ نیند اوسپر غالب آتی پہر جاگتا اور اسیطرح کرتا تمام رات اور بنادے انکے بہت ہین اور تمیم صحابی
کلام اللہ ختم کرتے تہے ایک رکعت مین اور کبہی ایک ہی آیہ بار بار پڑھتے تمام رات اور طلعت یہہ سو رہے تہجد کو
اسپر ایک بس تک سوئی نہین تمام شب عبادہ کرتے رہتے تا النفس ابادی اوس فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا
وضو ہر خون بہنے والے سے یہہ ہی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اور اماموں کے نزدیک اگر خون
پیشاب یا پاخانہ کے رستے سے نکلے تو تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جا سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث
ہی اگرچہ دار قطنی نے اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہی یعنی
یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دار قطنی نے جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہمارے
نزدیک اور نزدیک جمہور علماء کے حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہی اور قطع
اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ اَوْ اَمْذٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَنْصَرِفْ
وَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیَبْنِ عَلٰی صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَتَکَلَّمْ یعنی جسنے قے کی یا جسکے نکسیر ہوئے یا مذی نکلے نماز اوسکی پس پہرے اور وضو
اور بنا کرے نماز اپنی جبتلک کہ کلام کرے کذا فی الہدایہ اور ابو داود مین بہی اسی مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا
کہ خون سوا سبیلین کے اور جا سے نکلے تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ٭ع ح٭

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

باب ہے بیچ بیان آداب پاخانے کے ف ادب اوسکو کہتے ہین کہ کرنا اوسکا اچھا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْہَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ہٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاو تم پاخانہ مین پس نہ منہ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ دو اوسکو ولیکن مشرق طرف یا مغرب روایت کی یہہ بخاری مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اوسکو اللہ یہہ حدیث

یعنے حکم اسکا بیچ جنگل کے ہی اور [illegible] رون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا چڑہا
مین اوپر گہر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکہا مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتے تہے
یعنے پاخانہ بیٹہہ دئے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے پس حدیث سے معلوم ہوا
کہ پیٹہ بقبلہ پاخانہ کے لئے گہر مین بیٹہنا درست ہی ولیکن مشرق کی طرف یا غرب کی طرف یہہ بات خاص مدینہ والون کے
لئے اور جو کہ اوس سمت پر رہتے ہین فرمائی اسلئے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب موہنہ اور پیٹہ قبلہ کی طرف نکرینگے
توالبتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہونگے اور اسطرف کے شہروالون کو شرق اور مغرب کی طرف موہنہ اور
پیٹہ نکرنی چاہئے کہ قبلہ ادہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علماء کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ
قبلہ کی طرف پشت ورو کرنے پیشاب اور پاخانہ پہرنے مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا
ہوگا اور امام شافعی رح کے نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہہ حدیث ہی
اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہی اور دوسری
دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہی پس اس بات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پانو
پہیلا کرنے قبلہ کی طرف ہر جا منع ہین اور محی السنہ نے جو حدیث عبد اللہ بن عمر سے نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی
کہ شاید وہ پہلے منع کرنیکے ہو یا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچہہ پہر کر بیٹہے ہون انہون نے نہ دیکہا ہو
اور وہ مقام ہی مقتضی اسیکا ہی کہ انہون نے تامل نکیا ہوگا واللہ اعلم ھ ح ع ۞ وَعَنْ سَلْمَانَ
قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ
اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ
بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان سے کہا منع کیا ہمکو یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہ موہنہ کرین ہم قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہہ کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتہہ سے اور یہہ
کہ استنجا کرین ہم کم تین پتہرون سے اور یہہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سے یعنے خواہ ادمی کی ہو یا حیوان کی یا ہڈی سے
روایت کی یہہ مسلم نے ف کہا ہی علما ہمارے نے قبلہ کی طرف موہنہ کرنا بیچ حالت [illegible] پیشاب کرنیکے
مگروہ تحریمی ہی اور [illegible] مکروہ تنزیہی اور پہلے نہی تحریمی ہی اور دوسرے
استنجا کرنے پیشاب سے ستر کو دایان ہاتہہ لگانا ویسے ہی نہین بلکہ بائین ہاتہہ مین ڈہیلا لیکر

ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہہ بھی مکروہ ہی اور استنجا تین ڈھیلوں سے کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم رحمہ

نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہیں ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی کہ

عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا انہون نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پایخانہ تشریف لیگئے اور مجکو فرمایا کہ تین پتھر لاؤں پس

دو تو پتھر پائے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکے ساتھہ لے آیا حضرت نے دونو پتھر تو لیلیے اور گوبر پھینکدیا پس معلوم ہوا کہ

دو بھی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن عدد طاق مستحب ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت کہ داخل ہوتے پایخانہ مین یعنے ارادہ کرتے داخل ہونیکا فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون

ساتھہ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اگر پایخانہ مین پایخانہ کیلئے

جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہہ دعا پڑھلے اور اگر جنگل مین پایخانہ پھرے عین وقت ارادہ کے یعنے جو

دامن وغیرہ سمیٹ بیٹھنے کیلیے اوسوقت پڑھے ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ

اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ

ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ

لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ گذرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دو قبرون کے عذاب کیے جاتے ہین اور نہین عذاب

کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اوس سے مشکل ہو ایک اونمین سے تھا کہ نہین بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت

مین یہہ ہی کہ نہین احتیاط کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھہ چغلی کے پہر حضرت نے ایک

شاخ تر کھجور کی پس چیرا اوسکو آدھون آدھ پھر گاڑی ہر قبر مین ایک ایک عرض کی صحابہ نے ای رسول

اللہ کیون کیا آپنے یہہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اونسے عذاب کی جب تک نہ خشک ہون روایت کی

یہہ بخاری و مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنے احتیاط نہ کرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہہ معنے ہین

لا یستتر کے

حاشیہ: لا يستنزه ؛ لا يستبرئ

مناسبت ہین ساتہہ روایت سے کہ آگے مذکور ہی اور ایک روایت مین لا یستبرئ بھی آیا ہی اوسکے معنے بھی یہی
ہین کہ طلب پاکی کی نہین کرتا تہا پیشاب سے اور ایک روایت مین لا یستنتر آیا ہی کہ ہر دو تینون کے درمیان مین نون ہی
استنتار یعنے جہاڑنے اور کہینچنے سر ذکر کے ہی ساتہہ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکلجاوے یعنے قطرہ
اچھی طرح جہاڑ کر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہ ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضے لوگونکو
جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہین ہوا ہی پس ہرگز اسکو چاہئے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے
نہ لیا کرے یہہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہوا ور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو
قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگون کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈھیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ
ہوگا اگر حضرت سے نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نہی اب حضرت سے مثلا قصد الی ہو
اگر جسکو حاجت پڑے وہ بھی کہے کہ ہم نہین لینے یہہ کہنا اوسکا ضرر کا ہی غرض شارع کی دریافت کرنی چاہئے
کہ جہان تاکید طہارت کی کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہئے ایسے حیلہ کر کر گندے کپڑون سے نماز پڑہنی خطا محض ہی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر کا سبب سے ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اوس چیز کا ہی کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اوسکے
قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نے اور سوا اسکے عمر رض سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا ہی ہر فعل صحابی کا بھی حجت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین
منقول ہی وہ یہہ ہی ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنے تہے حضرت عمر کہ جب پیشاب
کرتے پہر تے ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتے اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفا
مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور نمیمہ کہتے ہین سخن چینی یعنے دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات
دوسرے کو پہنچا دیں فساد ڈالنے کے لئے یا اپس مین دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے
قسم گالی وغیرہ سے کہا نووی نے معنے نمیمہ کے ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسیکے آگے بقصد ضرر پہنچانے کے پس یہہ بدترین
برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہونیکا سخن چین آور حضرت عمر رضی اللہ سے پوچھا
کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا ہی اوسنے کہا اونہون نے سخن چینی کرنا فرمایا کہ ابا عمر
اونہون نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہی اور بہت برائیان اس سے پیدا ہوتی ہین

ان دونو پر تخفیف ہو اونسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علمانے یہ لکہا ہی کہ حضرت نے اونکے لیے شفاعت مانگی تہی پس وہ مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگی عذاب مین یہان تک کہ دونو ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کے آخر سے معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالی نے عذاب اون دونون سے جب تلک کہ ٹہنیان تر رہین گی پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اسکے علمانے اور بہی بہت وجہین لکہین ہین جو چاہے اور شرحونمین دیکہہ لے اور کرمانی نے لکہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت نہ تہی دفع عذاب کی مگر یہہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی تہی اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہی مردونکے لیے ❊ ع ح وتقریر سوطی ❊ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْلَاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزون سے جو ہین لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہین وہ ای رسول خدا کے فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پایخانہ پہرے بیچ راہ لوگون کے یا بیچ سایہ لوگون کے روایت کی مسلم نے ❊ ف بیچ راہ لوگونکے لکہا ہی علمانے کہ مراد راہ سے وہ ہی کہ چلتی ہو یعنے اکثر لوگ وہان گذرتے ہون وہ راہ نہین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتے ہون اور مراد سایہ اونکے سے یہہ ہی کہ ایک درخت کے نیچے لوگ سایہ مین بیٹہا سویا کرتے ہون پس وہان پایخانہ پہرے ❊ ح ❊ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پیوی پانی تم مین سے کوئی پس نہ دم لے بار برتن مین اور جس وقت آوی پایخانہ پس نہ لگاوی ستر اپنے کو داہنا ہاتہہ اور نہ استنجا کرے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے روایت کی بخاری مسلم نے ❊ ف نہ دم لے باسن مین یعنے دم لے باسن کو موہنہ سے جدا کرلے تا موہنہ یا ناک کی ہوا اوسمین نہ جاوے ❊ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جو شخص کہ وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو استنجا کرے
پس چاہیے کہ لیوے طاق ڈھیلے [illegible] یا پانچ یا سات روایت کی یہ بخاری مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ**
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً
مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا انہنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوتے پایخانہ میں پس اوٹہاتا میں اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنے چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا
کرتے ساتہہ پانی کے یعنے بعد لینے ڈہیلون کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ایک لڑکا یعنے ابن مسعود
یا بلال اور عادت شریف یہہ تہی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتہہ رکہتے تہے تاپیشاب کے لیئے زمین نرم کرلیں
یا ڈھیلے زمین میں سے اوکہاڑلیں یا کچہہ اور ضرورۃ درپیش آوی اوسمین کام آوے ** ح ** **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری **عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ**
خَاتَمَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
غَرِيْبٌ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ
روایت ہی انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پایخانہ میں اوتارتے انگوٹہی اپنی روایت کی
یہہ ابو داود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور کہا ابو داود نے یہہ حدیث
منکر ہی اور ایک روایت اوسکی میں لفظ وضع کا بدلے نزع کے **ف** انگوٹہی اس لیئے اوتارتے تہے کہ اوسمیں
محمد رسول اللہ کہدا تہا اسمین دلیل ہی کہ واجب ہے استنجا کرنیوالیکو کہ اپنے ساتہہ پایخانہ میں نام اللہ تعالی کا
اور اوسکے رسول کا اور قران نہ لیجاوے یہہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکہا ہوا بہی نہ لیجاوے
اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنیوالے کو مستحب ہی یہہ کہ الگ کرجاوے اپنے سے
اوس چیز کو کہ اوس پر تعظیم کی چیز لکہی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث میں اگرچہ کلام کیا ہے
ابو داود نے لیکن علما نے لکہا ہی کہ قابل سند پکڑنیکے ہی بہت سے یہان تقریر لکہی ہی ملا علی قاری نے اور جامع
صغیر میں بہی یہہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہی ** ع ** **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ
روایت ہی جابر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پایخانہ کا جاتے [illegible]

کہ نہ دیکھتا اونکو کوئی روایت کی یہہ ابو داود نے ✽ وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبُولَ فَاَتٰى دَمِثًا فِي اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سے

کہا تہا میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس ارادہ کیا یہہ کہ پیشاب کرین پس آئے زمین نرم میں بیچ جڑ دیوار کے یعنے قریب اوسکے پس پیشاب کیا پہر فرمایا جبوقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈہونڈے جگہ نرم پیشاب کے لئے مانند اسکے یعنے تا چھینٹین نہ پڑین روایت کی یہہ ابو داود نے ف کہا خطابی نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹہے وہ کسیکی ملک میں نہو گی اس لئے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اوس سے مٹی کو شورہ لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسیکی ملک میں ہو تو اوسکی جڑ میں پیشاب نکرے بغیر اذن اوسکے خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ✽ ع ✽ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اوٹہاتے کپڑا اپنا یہانتک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے ف یہہ ہی ایک ادب ہی استنجے کا کہ بغیر ضرورۃ کے ستر نکہولے پس ضرورۃ جبہی پڑتی ہی کہ قریب ہوتا جیسے زمین سے پہلے کہولنا ستر کا جائز نہین خواہ گہر میں پاخانہ پہرتا ہو خواہ جنگل میں ✽ ع ✽ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمہارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنے نصیحت اور تعلیم کرنے مین سکہلاتا ہون مین تمکو جبکہ آؤ تم پاخانہ میں پس نہ سامنے کرو سونہہ قبلہ اور نہ پیٹہہ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتہہ تین پتہرون کے یعنے تین ڈہیلے لینا ساتہہ استنجے کے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنے سب نجاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہہ کہ استنجا کرے آدمی ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے روایت کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ

کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکہانا اور تمیز و نیک کام سکہانا اور ضروریات دین میں ؏ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہا داہنا ہاتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کہانے کے اور تہا بایاں ہاتہ واسطے استنجا کرنیکے اور اوس چیز کے کہ ہو مکروہ روایت کی ابو داود نے ف واسطے وضو کرنے اور کہانے کے یعنے داہنے ہاتہ سے وضو کرتے اور کہاتے پیتے اور سبہی اوس طرح اور جتنے اچہے کام ہیں جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیر ذلک وہ بہی داہنے ہاتہ سے کرتے اور اوس چیز کے کہ مکروہ ہو یعنے جن چیزونکو نفس پاک مکروہ رکہتے ہیں جیسے ناک سنکنی وغیر ذلک اونکو بائیں ہاتہ سے کرتے اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک میں داہنے ہاتہ سے دیتے ہوں اور ناک بائیں سے سنکتے ہوں معمول شریف تو یوں تہا اور اب عجب طور اکثر لوگوں نے اختیار کیا ہی کہ کتاب بائیں ہاتہ میں لیتے ہیں اور جوتی داہنے میں یا تو اداب شریعت سے واقف ہی نہیں یا غفلت کرتے ہیں ایسا نچاہیے بلکہ رعایت اداب کی کریں اور بیدار رہوں خواب غفلت سے ؏ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے ایک تمہارا طرف پاخانہ کے پس لیجاوے ساتہ اپنے تین پتہر استنجا کرے ساتہ اونکے پس تحقیق یہہ پتہر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہہ احمد ابو داود و نسائی دارمی نے ف یعنے جب تین ڈہیلوں سے اصل نجاست پاک کر حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہ رہی یعنے اصل طہارۃ حاصل ہو گئی اور نماز پڑہنی جائز ہو گئی لیکن پانی سے استنجا کرنا مستحب ہی ؏ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادَ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتہ لید کے اور نہ ساتہ

ہڈی سے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے روایت کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے
مگر نسائی نے نہیں ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن **ف** ہڈی خوراک جنوں کی ہے اور لید خوراک ان کے جانوروں کی

ع وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ
اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْهُ بَرِيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز
تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگوں کو یہ کہ جسنے گرہ لگائی ڈاڑھی اپنی میں یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا
ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اوس سے بیزار ہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف**
شاید زندگی دراز ہو تیری یعنے شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگوں کو کرتے
ہیں گناہ اور رسوم جاہلیت کی توجہ دے ان کو ان باتوں کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئے معنے ہیں اکثر [illegible]
کہتے ہیں کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنے ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالوں کو گھونگروالے کریں پس منع ہے کہ
مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑھی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہیں اور بعضوں نے
یہ معنے کہے ہیں کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے ڈاڑھی میں گرہ دے لیتے تھے پس حکم
کیا اوسکے چھوڑ دینے کا اسلئے کہ مشابہت عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی
تھی پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الٰہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنے ہیں یا تو وتر کے ہیں
کہ اوسمیں اہل جاہلیت تعویذ اور منکے دفع نظر اور محافظت کے لئے آفات سے باندھ کر اپنے اور اونٹوں کے
گلوں میں ڈالتے تھے اس سے منع فرمایا اور بعضوں نے یہ معنے کہے ہیں کہ اوس ڈور میں گھنٹے یا گھنگرو باندھ کر
لٹکاتے تھے یا معنے یہ ہیں کہ چلے کمان کے گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس اس سے
منع فرمایا اسلئے کہ مشابہت ہوتی ہے کافروں سے اور حضرت اوس سے بیزار ہوتے ہیں پس جبکہ
معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار کرنے سے اگرچہ کبائر گناہوں سے نہ ہو حضرت بیزار ہوتے ہیں پس [illegible]
کہ جو بڑی رسمیں کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہنچیں مرتکب ان کا تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا
فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ
اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ
كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ
فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہئے
کہ طاق سلائیاں لگاوے جسنے کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہیں اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہئے کہ
لیوے ڈہیلے طاق یعنے تین یا پانچ یا سات جسنے یہہ کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ اور جو
شخص کہ کہاوے کچہہ پس اوسچیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہئے کہ پہینک دیوے اوسکو اور جو نکالے ساتہہ
زبان اپنی کے پس چاہئے کہ نگل جاوے جسنے کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ اور جو آوے
پاخانہ میں پس چاہئے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوے مگر یہہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہئے کہ کرے
پیچہے اپنے اوس تودہ کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی ساتہہ شرمگاہ آدم کے جسنے کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنے
نکیا پس نہیں گناہ روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ دارمی نے **ف** طاق سلائیاں لگاوے یعنے تین داہنی
آنکہہ میں اور تین بائیں آنکہہ میں صحیح تر یہی قول ہی اور حضرت سے بہی یہہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کے لئے
سرمہ دانی تہی اوسمیں سے سرمہ لگاتے تہے تین ایک میں اور تین ایک میں اور بعضوں نے کہا ہی
کہ تین داہنی آنکہہ میں لگاوے اور دو بائیں میں اور بعضوں نے کہا ہی کہ دو دو داہنی میں لگاوے اور دو دو
بائیں میں اور پہر ایک داہنی میں تا شروع بہی داہنی سے ہووے اور تمام بہی اوسی پر پس جو طاق لگاویگا
اچہا کریگا اور جو نہ لگاویگا کچہہ گناہ نہیں کیونکہ مستحب ہی اور ڈہیلوں کے مقدمہ میں جو فرمایا کہ جسنے یہہ کیا
اچہا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہیں اسمیں تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈہیلے لینے یا طاق لینے واجب نہیں
بلکہ زیادتی میں اختیار رکہتا ہی لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہیں اور یہہ فرمایا کہ جو خلال سے نکالے تو پہینک دیوے
اسلئے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہی احتیاطا پہینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہی اوسمیں یہہ احتمال نہیں اور
اسمیں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو یہہ حکم اوسی صورت میں ہی کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہو اور اگر [illegible]

نہیں ہوگا خواہ کسی کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اوسکا پہینکدینا اور پاخانہ وقت بیٹھے
کر بیٹھے پردہ سکے لئے کچہہ نہ پاوے تو تودہ ریت کا جمع کرے اور بیٹھے وس طرف کر بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہیں کرتا تو
شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہے یعنے لوگونکے دلونمیں وسوسے ڈالتا ہے کہ اوسکا ستر دیکھیں اور ہوا لگنی ہے اوس سے
چھینٹیں بدن پر اور کپڑون پر پڑتی ہیں پس پردہ کرنا بہتر ہے اگر نکرے تو گناہ نہیں یعنے جب کوئی دیکھے نہیں تو گناہ
نہیں احتیاط کرنا اسکا اچھا ہے اور جہاں یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضرور ہے پردہ کرنا نکریگا تو گنہگار ہوگا اور
ضرورۃً میں اگر پاخانہ پالے تو دیکھنے والون پر گناہ ہے ضرورۃ سے یہہ مراد ہے کہ پردہ نہ ملے اور اسکو حاجت
شدید ہو تو اس صورت میں مجبور ہے اور تودہ پشت کی طرف کرنیکو اس لیے فرمایا کہ آگے ستر کا پردہ
دامن وغیرہ سے بھی کر سکتا ہے بخلاف پیچھے کے کہ وہاں پردہ کرنا مشکل ہے ع ح وَعَنْ

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ فَاِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُمَا لَمْ یَذْکُرَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب
کرے ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اوسمیں یا وضو کرے اوسمیں یعنے عاقل سے بعید ہے کہ
نہانے کی جگہہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے یا وضو کرے اس لیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہیں اس سے
روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی نسائی نے مگر ترمذی نسائی نے نہیں ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ

ف اکثر وسواس اسلیئے پیدا ہوتا ہے کہ وہ جا نجس ہو جاتی ہے اور اوسپر پڑتا ہے پانی پس وسواس
دلمین پیدا ہوتا ہے کہ آیا اوسکی چھینٹیں پڑی ہیں یا نہیں اور رفتہ رفتہ دلمین جم جاتا ہے پس اگر زمین غسلخانہ
کی ایسی ہو کہ چھینٹیں اوس سے اچٹ کر نہ پڑتی ہوں یعنے ریتیل ہو یا اوسمیں بدررو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بھی
نہ رکے رہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہیں مکروہ ہے اوسمیں پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث میں تنزیہی ہے نہ تحریمی

ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن
سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ میں روایت کیا اسکو

پیدا ہوا وہ داود رنسائی نے **ف** اس لیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا پہنچاوینگے یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تہا بیچ زمین حوران کے ایک سوراخ مین اونکو جنون نے مار ڈالا اور اوسمین یہہ شعر پڑھتے تہے

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ❁ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهُ

ہمنے مار ڈالا سردار خزرج کے گروہ کا نام اونکا سعد بن عبادہ ہے اور مارے ہمنے اوسکو تیر دو پس نہ خطا کی ہمنے اوسکے دل سے

اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ۵۳

وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کیے کہ تین چیزین ہین ایک یہہ کہ استنجا کرنا یعنی پایخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹونپر اور راہ مین اور نیچے سایہ کے روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** سببون لعنت کیے یعنی بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی منفعت اپنے فاسد کی پس یہہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتے ہین اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین باتین واتین کرنیکو اور بعضون نے کہا ہی کہا ٹونکو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہانپر سوتے بیٹھتے ہون اور اپنے جانور بٹہاتے ہون

۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پایخانہ کے کہولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونو اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سے روایت کی یہہ احمد ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** مردون اور عورتونکو لازم ہی کہ اسمین پایخانہ پہرنے اسطرح سے بیٹہین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکہے اور باتین کرتی ہی ایسی حالت مین مکروہ ہین یہہ دونون باتین باعث غضب الہی کی ہوتی ہین ہمارے ملک کی عورتین بہت اسمین بے احتیاطی کرتی ہین غور کرین اس حدیث مین کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ پایخانہ پہرنے مین اور جماع کرنے مین

ذکر اللہ زبان سے نہ کیا بلکہ دم سکوت بند کر لیوے ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین و جن کے ہیں پس جسوقت کہ جاوے ایک تمہارا پاخانہ کو پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نے ف شیاطین و جن پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لئے ایذا پہنچانے اور فساد کے کیونکہ وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہی اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور بیہقی کی روایت جو بیان ہوئی اسمین ہے اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہی چاہے وہ پڑھے جو پہلے ہے اور اولی یہہ ہے کہ کبھی یہہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کر لیوے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھوں جن کے اور ستر مکان بنی آدم کے جسوقت کہ داخل ہو ایک اونمیں کا پاخانہ میں یہہ ہی کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں ہے قوی ف یعنے جسوقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہہ جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ سنت یہہ ہی کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ مذکور سے اور اگر دونوں میں سے ایک بھی پڑھیگا تو اصل سنت ادا ہو جائیگی لیکن افضل یہی ہے کہ دونوں پڑھے اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنے الہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں ایک تو یہہ کہ حضرت ذکر اللہ کا کسی حالت میں چھوڑتے نہ تھے مگر نزدیک حاجت کے یعنے استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وقفہ ہوا اس سے

بخشش چاہی یا یہہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام کرتا ہی کہ غذا پچتی ہی اوسمین سے خالص غذا باعث قوۃ ہوتی ہی اور فضلہ نکل
جاتا ہی اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہی شکر اسکا بندہ سے نہین ادا ہوسکتا پس اسلیئے بخشش چاہتے تہے کہ ای اللہ مجہسے
بڑی اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشایخ نے لکہا ہی کہ ذکر مناسب اسوقت کے یہہ ہی کہ خیال کرے
اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا نجس نجاست بہری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہہ ہی
کہ بعد لفظ غفرانک کے یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ٭ ع ح ٭ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْخَلَاءَ اَتَیْتُہٗ بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْ رَکْوَۃٍ فَاسْتَنْجٰی
ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّأَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ جاتے پاخانہ مین لاتا مین
اون کے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چاگل چمڑے کی کے پس استنجا کرتے پہر ملتے ہاتہہ اپنے زمین پر پہر لاتا مین اونکے پاس
پاسن اور پس وضو کرتے روایت کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنے اسکے ٭ ف ٭ تور عرب مین
ایک باسن ہوتا ہی پیتل یا پتہر کا چہوٹا سا مثل پیالہ کے اوسمین کہانا کہاتے ہین اور وضو بہی کرلیتے ہین اور اوسمین سے
اور لفظ او کا شک راوی کیلیئے ہی ابی ہریرہ کے نیچے کے راوی کو شک ہوگیا ہی کہ لفظ تور کاکہا ابوہریرہ نے
یا رکوۃ کا یا تنویع کیلیئے ہی یعنے کبہی تور مین لاتا کبہی رکوۃ مین اور ملتے ہاتہہ زمین پر یعنے زمین پر مل کر دہوتے
تا بو بالکل جاتی رہے اور خوب پاک ہوجاوین پاخانہ سے اگر اسطرح دہونا ہاتہون کا سنت ہی اور اور
برتن مین پانی واسطے وضو کے اسلیئے لاتے تہے کہ وضو بقیہ پانی استنجے کیسے درست نتہا یا اوس برتن سے
نہ درست تہا بلکہ بقدر وضو کے پانی اوسمین نرہتا ہوگا اسلیئے اور برتن مین بہر لاتے اور بعضون نے اس
حدیث سے ایسا سمجہا ہی کہ اگر وضو کیلیئے اور برتن ہو اور استنجے کیلیئے اور تو مستحب ہی ٭ ع ح ٭ وَعَنْ
الْحَکَمِ بْنِ سُفْیَانَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَہٗ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی حکم بن سفیان سے کہاتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب
کرچکتے وضو کرتے اور چہینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ٭ ف ٭ یعنے تہوڑا سا
پانی ستر کی جگہہ ازار پر چہڑک لیتے تہے دفع وسواس کیلیئے یعنے تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرت پاک تہے وسواس سے
یہہ بات تعلیم امت کے لیئے تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکینگے اور تری پاوینگے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چہڑک

لینگے اور پھر بھی پاوینگے تو قطرہ کا وہم نکرینگے بلکہ یہی جانینگے کہ وہی پانی چھڑکا ہوا ہی اس سے راہ وسوسہ کی بند
جاتی ہی اور ابن ملک نے لکہا ہی کہ پھر یہہ چھڑکنا ہے تاکہ قطرہ رک جاوے یا دفع وسوسہ کیواسطے ہے ۞ ع ح ۞ وَعَنْ
أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ
تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی انکے پیشاب کرتے تھے اوسمین
رات کو روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نے ف رات کو بسبب سردی وغیرہ کے اوٹھنے مین حرج ہوتا تھا آرام کیواسطے
یہہ پیالہ رہتا تھا یہہ بھی تعلیم امت کیلئے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی مین آرام پاوینگے اور رات کو پاخانہ مین
جانے سے بچینگے وہ جگہ شیاطین کی ہی اور ضرر اونکا رات کو بہ نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہی ازبسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت پر بہت شفقت رکھتے تھے اس لئے یہہ بات سکھائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نادانستہ پی گیا حضرت کا اس پیالہ کا پیشاب
ہیے پیگیں جبتلک کہ زندہ تھا اوسکے بدن مین سے خوشبو آتی تھی اور بعد اوسکے کئی پشتون تک اوسکی اولاد مین بھی باقی رہی
۞ ع ح ۞ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ
يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ
الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذَالِكَ لِعُذْرٍ اور روایت ہی
عمر رضی سے کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر
کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینے کھڑے ہوکر پیچھے اسکے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنہ نے
رحمت کرے اللہ اونکو تحقیق صحیح ہوا ہی حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی پر ایک قوم کے
پاس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے کہا گیا تھا یہہ بسبب عذر کے ف اتفاق رکھتے ہین علما
کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہہ عادت ایام جاہلیت کی تھی
ایسی عادت کے حضرت عمر نے بھی کیا ہو یا انکو کچھ عذر ہوا اور حضرت نے جو کھڑے ہوکر کیا عذر تھا انکو
یعنی وہ جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضے کہتے ہین پانو مین درد تھا بعضے کہتے ہین پیٹھ مین درد تھا
اس سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے کھڑے کیا ۞ ع ح ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ

عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے

حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کریں مگر بیٹھے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** تطبیق اس حدیث کی ساتھ حدیث حذیفہ کے یہہ ہیں کہ حضرت عائشہ نے جو اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم ہے اور جو کہ بسبب علت کے ہوتا ہے وہ مستثنی ہے ۱۲ ح

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے اونکے پاس اول اوس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر سکھلایا اونکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہہ احمد دارقطنی نے

ف جبرئیل آدمی کی صورت میں بنکر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا یہی دکھایا کہ اچھا ہے تر ہو دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ۱۲

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد جبکہ تو وضو کرے تو پس پانی چھڑک لے یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کیلئے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنیوالا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ

فَقَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہڑے ہوئے حضرت عمر پیچھے
حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی اے عمر پس کہا پانی ہی کہ وضو کرو ساتھہ اسکے کہا کہ نہین حکم کیا گیا
مین جب کہ پیشاب کرون مین یہہ کہ وضو ہی کرون اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہہ سنت روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے
ف یعنے حکم بطریق وجوب کے نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کرون اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کرون
تو ہو جاوے یہہ کام سنت یعنے ہو کہ پس سنت سے یہان سنت موکدہ مراد ہی ورنہ استنجا کرنا ساتھہ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا
مستحب ہی بلا خلاف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ کا
حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت بہی حضرت کی مامور بہا ہی یعنے حکم ہر اوسکے کرنیکا اگرچہ
نہو فرض اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنحضرت اولی چیز کو واسطے تخفیف اور اباحت کے کبہی ترک کر دیتے تھے ۱۲ع

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی
ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق یہہ آیت جب نازل ہوئی بیچ یعنے مسجد قبا کے مرد ہین یعنے انصار ہین دوست رکہتے
ہین یہہ کہ خوب پاکی کرین اور اللہ دوست رکہتا ہی خوب پاکی کرنیوالونکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار
تحقیق اللہ تعالی نے تعریف کی ہی تمہاری بیچ طہارت کے پس کیا ہی طہارت تمہاری عرض کیا اونہون نے وضو
کرتے ہین ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہین ہم جنابت سے یعنے جیسے کہ اور مسلمان کرتے ہین اور استنجا کرتے ہین ہم
ساتھہ پانی کے یعنے بعد لینے ڈہیلون کے فرمایا پس وہ یہی ہی پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے
ف یعنے انصار ڈہیلون اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب انکی فضیلت مین یہہ آیت اوتری حضرت نے
سبب اوسکا پوچہکر فرمایا وہ یہی ہی یعنے اللہ تعالی نے تمہارا کیا تعریف اسی سبب سے کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو ۱۲ع

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا

بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ
وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکون مین سے اور ہنسہتا تہا یعنے مسلمانون سے تحقیق مین
دیکہتا ہون صاحب تمہارے کو یعنے حضرت کو کہ سکہلاتے ہین تمکو یعنے ہر چیز یہان تلک کہ طرح پاخانہ کی بیٹہنے کی کہا یعنے
یعنے یہہ جانے بیٹہنے کی ہنین ہی حضرت از لسکہ ہمپر بہت شفیق ہین از راہ عنایت کے ہمین راہ حق بتاتے ہین یہہ کہکر
سلمان نے احکام پاپخانہ جانیکے بیان کیے کہ حکم کیا ہی ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کی طرف سونہہ کر بیٹہین ہم یعنے استنجے کے لئے اور
نہ استنجا کرین ہم ساتہہ داہنے ہاتہون اپنے کے اور نہ کفایت کرین ہم تین پتہرون سے کم پر نہ ہو اونمین نجاست یعنے
جانور کی یا ادمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہہ مسلم اور احمد نے اور لفظ واسطے احمد کے ہین وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا
ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا
اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اور روایت ہی عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے
کہا نکلے ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ہاتہہ مین ڈہال تہی پس رکہا اوسکو یعنے سامنے اپنے
پہر بیٹہے پس پیشاب کیا طرف اوسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکہو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہین جیسے پیشاب کرتی ہی
عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا وائے ہی تجکو کیا نہین جانتا تو اوس چیز کو کہ پہنچی بنی اسرائیل کے
یار کو یعنے ایک شخص کو اونمین سے عذاب پہونچا بسبب منع کرنیکے اچہی بات سے تہے بنی اسرائیل جس وقت پہنچتا اونکو پیشاب
کاٹ ڈالتے تہے اوسکو قینچی سے پس منع کیا اونکو یار اونکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ ابو داود
وابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے عبد الرحمن سے اونہون نے ابو موسی سے ف بنی اسرائیل کی شریعت مین
یہہ تہا کہ اگر نجاست بدنکو لگتی تہو وہ تنا گوشت چہیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو لگتی تو وہ تنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہہ بات اونکی
شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تہی لیکن ظاہر مین خلاف عقل کے معلوم ہوتی تہی کیونکہ اسمین ضرر جان ومال کا ہی پس فرمایا
کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ جو اسکے منع کرنے مین بطریق اولی لایق عذاب کے ہین کیونکہ
پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کے دونوں کے اچہی ہی ۳۰ وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ

قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ
بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مروان اصفر سے
کہا دیکہا مینے عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹہایا اونہون نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پہر بیٹہے پیشاب کیا طرف اوسکے پس
کہا مینے ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی کیا نہین منع کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سوا اسکے نہین کہ
منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو
پس کچہ نہین مضائقہ روایت کی یہہ ابوداود نے ف یہہ قول عبد اللہ ابن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا
کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ یہہ دلیل پکڑتے تہے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کئے ہوے
پاخانہ پہرتے دیکہا تہا پس وہ محتمل ہی کئی احتمالات کو چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا
ہوتا ہی اوسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوا کہ یہہ حکم عام ہے تخصیص اوسکی
جنگل کی نہین ہے اسیلئے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل اور گہر برابر ہی اس بات مین ۵ ع ۵ وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ
عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت نکلتے پاخانہ سے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جسنے دور کی مجہسے ایذا یعنے پاخانہ اور عافیت دی مجکو
روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِيْنِيْ
وَاَبْقٰى عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِيْ پس خیال کرے ہر شخص کہ یہہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگونکے دلمین خیال بہی اسکا نہین
گذرتا ہے ۵ ع ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهٰنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہا اونہون نے ای رسول خدا کے منع کر اپنی امت کو یہہ کہ استنجا کرین ساتہ ہڈی کے یا لید کے
یا کوئلہ کے پس تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی واسطے ہمارے بیچ ان چیزون کے رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلی

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** ہڈی خوراک جنونکی ہی اور لید خوراک انکے جانورونکی اور کوئیلونسے بہی فائدہ اوٹہاتے ہین یعنے پکاتے ہین اور سینکتے ہین اور روشنی کرتے ہین اسی لیے اسکو بہی رزق اونکا کہا ۞ ع ح ۞

بَابُ السِّوَاكِ

باب ہی بیچ بیان مسواک کرنیکے **ف** مسواک کرنی سنت ہی ساتہہ اتفاق علمار کے خصوصا نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز کے نزدیک شافعی کے اور پہلے نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہی اسکی اور لکہا ہی علمار نے کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع ہوئی ہین اور فائدے مسواک کے بدلنے لئے اور موہنہ کے لئے بہت ہین اور مسواک کرنی مجلسین اسطرح کہ رال ٹپکتی جاوے مکروہ ہی خصوصا نزدیک علمار اور بزرگون کے اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور اچہی ہی اور نزدیک وضو اور پڑہنے قران کے اور زردی دانتون کے اور مزہ بگڑنے موہنہ کے بسبب سونے یا چپ رہنے یا بہوک کے یا بسبب کہانے چیز بدبو کے اور مانند انکے زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیئے کہ درخت کڑوے سے ہووے اور پیلو کے درخت کی بہتر ہی چنانچہ حدیثون مین آئی ہی اور بیکار ہی مسواک کی مانند چہنگلیا کے چاہیئے اور بیچ درازگی کے مقدار ایک بالشت کے ہووے اور چاہیئے کہ عرض چوڑان دانتون کے مسواک کرے نہ لنبان پر کہ اسسے مسوڑے چہلتے ہین اور چاہیئے کہ وقت کلی کے کرے اکثر علمار یہی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے وضو سے کرے اور اگر نہووے کسی کے پاس مسواک یا دانت ٹوٹے ہوون ملے داہنے ہاتہہ کی اونگلی سے اور کہا امام نووی نے مستحب ہی یہہ کہ مسواک کرے ساتہہ پیلو کی لکڑی کے اور اگر مسواک کے نرم کرنیکو بہتر وغیرہ نہ ملے تو صاف کرے دانت ساتہہ اوسچیز کے کہ دور کرے بدبو موہنہ کی مثل موٹے کپڑے کے اور اونگلی کے اور مستحب ہی یہہ کہ شروع کرے داہنی طرف سے ۞ ح ع ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا اونکو ساتہہ تاخیر کرنے عشا کے اور ساتہہ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** یعنے اگر مجہے یہہ ڈر نہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑ جائیگی تو فرض کرتا مین ان پر تاخیر کرنا عشا کا یعنے تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعی کے اور فرض کرتا مین مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنے نزدیک وضو ہر نماز کے پس مقصد حضرت کا اسسے یہہ ہی کہ یہہ دونو

باتین ہیں مستحب ہیں اور بڑی فضیلت رکھتی ہیں ۱۲ ع ❊ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شریح بن ہانی سے کہ کہا پوچھا مینے حضرت عائشہ سے کہ ساتھ کس چیز کے تھے شروع کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتے اپنے گھر مین کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتے مسواک کرنی روایت کی ہیہ مسلم نے ف اپنے گھر مین جب حضرت تشریف لاتے تو پہلے سواک کرتے یہہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کے تہی کہ شاید کہ بسبب دیر تک چپ رہنے کے مجلس میں بعد کلام کرنے کے لوگون سے موہنہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوے اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کے لیے کہ اپنے گہر کے لوگون سے اچہی طرح صحبت رکہین ساتہہ نہایت پاکیزگی کے جیسے کہ کلام کرنیکے لئے اور خلطہ ہونیکے لئے مسواک کرے ڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب بدمزگی موہنہ کے ایذا نپاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ مسواک کرنیکے ستر فائدے ہین ادنی اونکا یہہ ہی کہ یاد رہیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کہانے مین ستر طرح کے ضرر ہین ادنی اونکا یہہ ہی کہ بہول جاوے کلمہ شہادت کا پڑہنے وقت موت کے یا اللہ بچائیو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہی ہر شخص کو کہ داخل ہووے گہر اپنے مین یہہ کہ ابتدا کرے ساتہہ مسواک کے پس اس سے موہنہ مین خوشبو خوب آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والون سے ۱۲ ع ❊ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے ہوتے نماز تہجد کے لئے رات کو اور دہوتے سے موہنہ اپنا ساتہہ مسواک کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ الْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین ہین فطرۃ سے یعنے دین کی باتین ایک کترنا مونچہ کا اور بڑہا دینا داڑہی کا اور مسواک کرنی اور

فَمَضْمَضَ وَا[ستَنْشَقَ] وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِي اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا
وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ اور صحیح حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہی کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کر
واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سا پس منگوایا باسن پس جہکایا اور ڈالا اوس سے پانی اپنے دونون
[ہاتھ]ون [پر پ]س دہویا اونکو تین بار پہر داخل کیا ہاتہہ اپنا یعنے باسن مین پہر نکالا اوسکو یعنے پانی نکالا اوس سے
پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہہ تین بار پہر داخل کیا ہاتہہ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر دہویا
مونہہ اپنا تین بار پہر ڈالا ہاتہہ اپنا باسن مین پہر نکالا اوسکو پہر دہوئے دونو ہاتہہ اپنے کہنیون تک دو دو بار
پہر ڈالا ہاتہہ اپنا پہر نکالا اوسکو پہر مسح کیا سر کو آگے سے پیچہے لیگئے دونو ہاتہہ اور پیچہے سے آگے لے آئے پہر دہوئے دونو پانو
ٹخنون تک پہر کہا اسیطرح تہا وضو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ ہی کہ آگے سے
لیگئے دونو ہاتہہ اپنے پیچہے کو اور پیچہے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتہہ اگلی جانب سر اپنے کے پہر لیگئے اونکو طرف گدّی کے
پہر پہیرا اونکو یہان تک کہ پہیر کر لائے طرف اوسی مکان کے کہ شروع کیا تہا اوس سے پہر دہوئے پانو اپنے اور ایک
روایت صحیحین کی مین ہی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جہاڑی تین بار ساتہہ تین چلوؤن کے
پانی سے اور صحیح روایت اور کے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہہ تین بار اور بخاری کی
روایت مین ہی پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونو ہاتہہ پیچہے اور پیچہے سے لائے آگے ایکبار پہر دہوئے دونو پانو
ٹخنون تک اور صحیح اور روایت بخاری کے ہی پس کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار ایک چلو سے یعنے ہر ایک کو
تینون مین سے ایک ایک چلو سے کیا اور یہہ معنے نہین ہین کہ تینون ایک ہی چلو مین کئے جانا چاہیئے کہ حدیثین
کلی کرنیکی اور ناک مین پانی دینے کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتہہ تین چلو کے اور بعضی مین ایک چلو سے
ساتہہ فصل اور وصل کے یعنے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ چلو لینے بہی آئے ہین اور دونون ایک چلو سے ہی
کرنے آئے ہین پس کئی صورتین اسکی [ہوئی] ہین پس مذہب شافعی بقول صحیح کے یہہ ہی کہ دونو تین چلو مین کرے
اسطرح کہ ایک چلو [...] [او]ر تہوڑی سی کلی کرے پہر اوسیکا بقیہ ناک مین دیدے تینون بار یونہی کرے
اور مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ ہر ایک [کو] تین تین چلو سے کرے اونہون نے اسطریق کو ترجیح اس لئے دی ہی کہ موافق ہی

سا بہ قیاس کے کہ منہہ اور ناک ہر ایک عضو علحدہ ہیں پس جمع کیا جاوے انہیں جبکہ سب اعضا میں جمع نہیں کرتے پس جو شخص
کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہے اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ میں سے نقل کیا ہے
کہ وصل بھی جائز ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہے امام شافعی کے نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے
روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے جمع کرنا کلی اور ناک میں پانی دینیکا جائز ہے اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا سب سے پانی
دوست زیادہ رکھتا ہوں نہیں پس کچھ خلاف نہ رہا ﴿ح﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
عبداللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اس پر یعنے اس وضو میں
روایت کی یہہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی
یہہ بخاری نے وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے
وضو کیا بیچ مقاعد کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکہلاؤں تمہیں تمکو وضو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا
تین تین بار روایت کی یہہ مسلم نے ﴿ف﴾ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دہوئے اور کبھی
دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتے تھے پس ایک ایکبار تو بیان جواز کے لئے دہوئے
کہ یہہ ادنی درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر اصل وضو اسمیں ہو جاتا ہے اور اسیطرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لئے
دہوئے کہ وضو اسمیں بھی ہو جاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اس سے زیادتی منع ہے اور بعضی
حدیثوں میں دہونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایکبار بھی آیا ہے یہہ سب بیان جواز کے
لئے ہے اور بعضوں کے نزدیک ایکبار دہونا اعضاء وضو کا گناہ ہے کیونکہ ترک کرنیوالا ہے سنت مشہورہ کا لیکن صحیح
یہہ ہے کہ گناہ نہیں کیونکہ یہہ بھی حدیث میں آیا ہے اور یہہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنے ہر ایک عضو اعضاء
وضو سے تین تین بار دہویا پس ظاہر ہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا ہے اور روایتیں کئی تین مفصل اعضاء
وضو کے دہونے نقل کئے ہیں چنانچہ روایات صحیحین میں لکہا ہے وہ دلالت کرتی ہیں کہ مسح سر کا ایکبار کیا
﴿ح ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا پہرے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے سے طرف مدینہ کے یہان تک کہ جس وقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تہے جلدی کرنیوالے پہر پہنچے ہم طرف اون کے اور ایڑیان اونکی چمکتی تہین نہین پہنچا تہا اونکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وای واسطے ایڑیون کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** جلدی کی یعنے اس جملے کے یہہ ہین کہ طلب جلدی کی چلنے مین اور ہم سے آگے بڑہ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنیکے لئے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنے لفظ ویل کے علمانے کئی طرح پر لکہے ہین کہا ابہری رح نے صحیح تر قول سب معنے اسکے وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین اور بعضون نے اسکے معنے سختی عذاب کے کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ اور لہو کا دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکے معنے ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ حمل کریں اسکو اصل پر یعنے ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہی واسطے ایڑیون کے ایڑیون کے لئے خاص عذاب اس لئے فرمایا کہ وہ دہوئی نگئی تہین اور بعضون نے یہہ معنے لکہے ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کے مراد ہین یعنے جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تہین اونکو یہہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنے فرائض اور سنتین اوسکی ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اگر مقدار ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہین ہوتا اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دہونا پانو کا وضو مین فرض ہی کہ اوسکے ترک پر وعید یعنے ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ رہا تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہین ہوا اور جسطرح کہ بیان کیا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و[سلم کے] صحابہ کرام مین سے مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور عبداللہ بن زید کے کہ اونکو جا کی بیان ہوا وضو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور مانند جابر اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور سوا انکے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت دہویا ہی کرتے تہے پانو مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تہے اور حدیثین ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہنچی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہہ وعید اوپر ترک اوسکے حدیثون شما مین

وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ صحابہ مسح پانو پر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ پورا کرنے وضو کے اور وعید فرمائی اوسکے ترک پر پس چھوڑ دیا اونہوں نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک
بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا اونہوں نے کہ کہا میں نے عطا خراسانی کو کہ بڑے تابعین ہیں آیا خبر پہنچی ہی تجکو کسی اصحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدموں اپنے پر کہا اونہوں نے نہ قسم اللہ کی جانتا میں کسیکو اصحاب میں سے پس ظاہر ہی
کہ کتاب اللہ میں یہہ حکم محتمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر
پہنچی ہی اوسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہہ ہی پس شیعوں کے مذہب میں کہ پانو کو مسح کرتے ہیں عقل قائل
اور برابر کرتے ہیں ☼ ع ح ☼ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے
کہا انہوں نے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالوں پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزوں پر روایت کی یہہ مسلم نے
ف بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہی علماء میں امام مالک کے مذہب میں سارے سر کا مسح فرض ہی اور
امام شافعی کے نزدیک بعض سر کا مسح کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہوں اور امام ابو حنیفہ کے مذہب میں مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہی
اور دلیل انکی یہی حدیث ناصیہ کی ہی کہ ناصیہ کہتے ہیں چوتھائی سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت
اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لئے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ
فرض اسی قدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہہ معنے شارحین نے بیان کئے ہیں کہ جب حضرت چوتھائی سر کا مسح کہ
فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے اور ادا سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہی بجای مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا
اور بعضوں نے یہہ معنے کہے ہیں کہ احتمال رکھتا ہی کہ حضرت نے مسح ناصیہ پر کر کے پگڑی درست کی ہو تو راوی نے گمان کیا
مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسا کہ موزے پر کرتے ہیں درست نہیں تینوں اماموں کے
نزدیک سلف کے اور امام احمد کے نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈھانک لیا ہو
جیسے کہ حکم موزہ کا ہی ☼ ح ع ☼ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے
جب تک ہو سکتا بیچ سارے کاموں اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنی کے اور جوتا پہننے اپنی کے

اس سے بزرگی سواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑے کے دینے کو کہ افضل چیز ہے اور سہل اشارہ ہے
اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیرہ لک کے دینے مین بہی پہل بڑے ہی سے کرے ۱۲ ح ۞ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ
أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں آئے
میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہہ سواک کے تحقیق ڈرا مین اس سے کہ چہیل ڈالون مین اگلی جانب مونہہ
اپنے کی روایت کی یہہ احمد نے ف یعنے بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال سواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی
مجہے مونہہ چہل جانیکا ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ
عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہت بیان کیا مینے تمپر بیچ مقدمہ سواک کے روایت کی یہہ بخاری نے ف غرض اس کلام سے فضیلت بیان کرنی
سواک کی اور تاکید کرنی اوسپر معلوم ہوتی ہی ۱۲ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ
أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سواک کرتے اور نزدیک اونکے دو شخص تہے ایک اون دونوںمین بڑا تہا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف
حضرت کے بیچ بزرگی سواک کے یہہ کہ مقدم کر تو بڑے کو دیو سواک بڑے کو اون دونوںمین سے روایت کی یہہ
ابو داود نے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي
يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اوس نماز کی کہ سواک کی گئی
واسطے اوسکے یعنے نزدیک وضو کے اوپر اوس نماز کے کہ نہین سواک کی گئی واسطے اوسکے ستر درجے روایت کی یہہ بیہقی نے شعب
الایمان مین ف یعنے فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اس نماز پر ۱۲ ع
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ
الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ

عَلٰی اُذُنِہٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْکَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّہٗ اِلٰی مَوْضِعِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر امت کے البتہ حکم کرتا مین اونکو ساتھ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے یعنے حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی او البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازون کے لیے مسجد مین اور مسواک اون کا اوپر کان اونکے ہوتی جگہہ قلم کے کان لکھنے والیکے سے نہ کہڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پہر رکہ لیتے اوسکو طرف جگہہ اوسکیکے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق ابوداود نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب ہی بیچ بیان سنتون وضو کے **ف** مراد سنن وضو سے بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جو کہ وضو مین کرتے تھے خواہ فرض ہون خواہ سنت خواہ اداب ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَہَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبو دے ہاتھ اپنا باسن مین یہان تک کہ دہو وے اوسکو یعنے ہاتھون کو تین بار پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتھ اوسکے نے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** دہونا ہاتہ کا پہلے وضو کے سنت ہی اس حدیث سے ثابت ہوا ہی اور یہہ قید لگائی اسمین سوتے سے اوٹہنے کے وقت کی سبب اوسکا یہہ ہی کہ اکثر اون شہرون مین پانی کم ہوتا ہی اکثر استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہین پس جب سوتے ہین تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہہ مین پسینا آجاتا ہی او احتمال ہوتا ہی کہ ہاتھ وہان پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جسکو فرمایا کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتھ اوسکے نے یعنے جانتا نہین کہ کہان ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ اپنے تین بار دہو لیوے تاکہ خوب صاف ہو جاوین بعد اوسکے پانی باسن سے ... اور وضو کرے اور قید نیند کی اس لیے ہی کہ اوسمین احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہی والا ہر ایک وضو کرنے ... وچاہیے کہ اوسے [illegible]

اسی لیے ہمارے علما نے کہا ہی کہ ہاتہ دہونا سنت ہی غیر جاگنے والیکو بہی کیونکہ سبب ہاتہ دہونیکا کہ وہ احتمال ہاتہ پہنچنے کا نجاست او ر میل پر ہی وہ جاگتے میں بہی موجود ہی اور یہہ حکم مسنون اور مستحب ہے کہ بطریق احتیاط کے ساتہہ اوسکے حکم کیا ہی فرض اور واجب نہین اگر نہ دہووے تو بہی ہاتہ پاک ہی اگر پانی مین بغیر دہوئے ہاتہ ڈالدے تو وہ بہی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتہ کا نیند کے وقت یقینی نہین ہی فقط احتمال ہی مگر امام احمد ہاتہ دہونے سوتے سے اوٹہکر واجب کہتے ہین اگر بغیر دہوئے پانی مین ڈالدیگا پانی نجس ہوجائیگا ۞ ح ع ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے پہر ارادہ وضو کا کرے پس چاہیے کہ ناک جہاڑے یعنے بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسے ناک کے اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** رات گذارنا شیطان کا اور جگہہ پکڑنی اوسکی بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہی عقلین ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہین سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثل ایسے امور کے کہ شارع نے اونکی خبر دی ہی یہی ہی کہ ایمان انپر لاوے اور بیان کیفیت اونکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمین یہہ تاویل کرتے ہین کہ آدمی جب سوتا ہی تو بخارات اور رینٹ اور غبار ناک مین تہہ نشین ہوکے ہی جمع ہوتے ہین اوس سے دماغ کہ جگہہ حواس وغیرہ کا ہی مکدر ہوتا ہی پس یہہ مانع ہوتا ہی ادا حق تلاوت کو اور سمجہنے معانی اوسکیکو اور باعث ہوتا ہی کسل کا عبادات مین اور یہہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہین پس گویا کہ شیطان وہان بیٹہا ہی پس یہہ احتمالات ہین اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہی جو اول مذکور ہوا ۞ ح ۞ **وَقِیْلَ** لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَہٗ بِیَدَیْہِ فَاَقْبَلَ بِہِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ بِہِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ

نحوہ ذکرہ صاحب الجامع اور کہا کہ واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے کہ طلب کیجے ہم لوگوں واسطے ہمارے جیسا کہ

وضو کرتے تھے پیغمبر تو منگوایا عبد اللہ نے پانی وضو کا پہر ڈالا اپنے دونو ہاتہوں پر پس دہوئے دونو ہاتہ اپنے پہر کلی کی

دو دو بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینے کے پہر دہویا اپنا مونہہ تین بار پہر دہوئے دونو ہاتہ اپنے

دو دو بار کہنیوں تک پہر مسح کیا سر اپنے پر دونو ہاتہوں سے پہر لے گئے لیکئے پیچہے تک اور پیچہے سے الٹے لاکے کو یعنی

یون ہی کہ شروع کیا اگلی جانب سر اپنے کے پہر لیگئے دونو ہاتہونکو گدی تک پہر پہیرا انکو یہان تک کہ پہر آئے طرف

اوس مکان کے کہ شروع کیا تہا اوس سے پہر دہوئے دونو پاؤن اپنے روایت کی یہہ مالک اور نسائی نے اور روایت کی ابو داود

مانند اسکے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والیہ **ف** دو دو بار ہاتہ دہوئے بیان جواز کے لئے یعنی جائز ہونا

ورنہ ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت مین کہ تین بار ہاتہ دہوتے تہے اور لفظ مرتین دو بار سر لئے لاکر

ایکبار ذکر کرنے مین وہم جاتا تہا کہ دونو ہاتہ متفرق دہوئے ہون یعنی ایک ہاتہ ایکبار دہویا ہو اور ایک بار دوسرا

ذکر کیا تا سمجہا جاوے کہ دونو ہاتہ ملاکر دو بار دہوئے اور کیفیت مسح کی بطور مستحب کے یہہ ہے کہ دونون ہاتہ کی تین انگلیان

سر کی اگلے کی جانب رکہے اور دونو ہاتہون کے انگوٹہون کو اور شہادۃ کی انگلیوں کو اور ہتیلیون کو جدا رکہے اور ان تینون

انگلیون کو گدی کی طرف لیجاوے پہر دونو ہتیلیان پیچہے سر کے رکہکر سر کے آگے کی طرف لے آوے پہر مسح کرے کانون کے اوپر کی جانب

دونون انگوٹہون سے اور کانون کے سوراخون مین دونون شہادۃ کی انگلیون سے اور اخیر عبارت سے مراد مصنف کی

کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح مین لایا باوجودیکہ بخاری مسلم مین یہہ حدیث نہین آئی بلکہ اوسکو [illegible] مین

ذکر کرتا ہون ہم ٭ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ

يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ

فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ

غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ

ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ

اور ناک مین پانی دینا اور ترشوانا ناخون کا اور دہونا جگہ جوڑون کیکو اور دور کرنے بال بغلون کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے
اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتہہ پانی کے کہا روایت کرنیوالینے یعنی مصعب نے یاد کر لیے اور بہول گیا مین دسوین چیز
نہین گمان کرتا مین مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کیا ہیہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے چہوڑنے ڈاڑہی کے
یعنی یہہ بات مصابیح والینے کہی اور مشکوۃ والا یہہ کہتا ہی کہ نہین پایا مینے اس روایت کو صحیحین مین یعنی بخاری مسلم مین اور
نہ بیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہی صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب مین اور
اسیطرح خطابی نے معالم السنن مین ابی داود سے ساتہہ روایت عمار بن یاسر کے ف دس چیزین ہین
فطرۃ سے یعنی یہہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت تہین اکثر علما کے نزدیک
معنے فطرۃ کے یہی ہین اور سوا اسکے اور اقوال ہی شرحون مین نقل ہوئے ہین واسطے خوف درازگی کے
اسی پر اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار اسمین یہی ہی کہ لبین کتروایا کرے اسطرح کہ دکہائی دیوے کنارہ
اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور ایک روایت امام اعظم رح سے آئی ہی کہ لبین مقدار بہون کے چاہیین
اور غازیون کو زیادہ بہی رکہنین جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنو کی نظرون مین اور اسطرح کتروانا
کہ اونکا نشان بہی نہ باقی رہے اور مونڈوانا اونکا مکروہ ہی اور بعضون نے حرام لکہا ہی اور بعضون نے اسکو بہی
سنت لکہا ہی اور ڈاڑہی بقدر ایک مٹہی کے دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بہی رکہے جائز ہی
بشرطیکہ حد اعتدال سے نکہد جاوے اور مونڈوانا اور پست کرانا ڈاڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکون کی ہی
مانند انگریزا ور ہنود کے اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین مین سے حصہ نہین کہ وہ گروہ قلندریہ ہین اور چہوڑنا ڈاڑہی
کا بقدر قبضہ کے واجب ہی سنت اسکو اس لیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہی جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہین
اور بال ڈاڑہی کے لبان مین سے یا چوڑائی مین سے کتروا کر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہہ ہی کہ نہ کتروا دے اوسمین سے
کچہہ اور عورۃ کے اگر ڈاڑہی نکل آوے اوسکو مونڈوا ڈالنا مستحب ہی اور سواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور
داود نے کہا ہی واجب ہی اور اسحاق نے یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو قصدا چہوڑ دیگا تو باطل ہوگی
نماز اوسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہی اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہی جو آگے مذکور ہوئی
اور ناخون کسیطرح کتروا دیوے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہہ ہی کہ اسطرح کتروا دیوے اول دائین
ہاتہہ کی انگلی کا پہر بیچ کی انگلیکا پہر اوسکے پاس کی انگلیکا پہر چہنگلیا کا پہر انگوٹہے کا پہر بائین ہاتہہ کی

چھنگلیا کا پہر اوسکے پاس کی اونگلی کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر اونگلی شہادۃ کا پہر انگوٹھے کا اور بعضوں نے لکھا ہی کہ دہنے
ہاتھ کی شہادۃ کی اونگلی سے شروع کر چھنگلیا تک پہنچے پہر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر اوسکے انگوٹھے تک پہنچے پہر
داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کریے اور پانوکے یون کتر دا دے کہ داہنے پانو کی چھنگلیا سے شروع کریے اوپر بائیں
پانو کی چھنگلیا پر ختم کریے اور لکہا ہی علماء نے کہ ناخون کتروانے جمعہ کو مستحب ہین اور بعضوں نے دفن کرنا ناخونون کا لکہا ہی
اور اگر پہینک بہی دیوے کچھ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہی اور براجم کہتے ہین
اونگلیونکی گانٹہون کو اور اونکے اوپر کے پوست کو جو چنت دار ہوتا ہی اوسمین میل اکثر جمع ہوجاتی ہی خصوصا
جو لوگ کہ کاربار کرتے ہین اونکی اونگلیان سخت ہوکر میل بہت جم جاتی ہی پس اونکے دہونے کی تاکید فرمائی اور
بدن مین اور اعضا کہ اونمین کان ہی میل جمع ہونیکا اونکے دہونے کا بہی یہی حکم ہی مانند کان اور بغل اور ناف اور
مانند انکے اور نتف کہتے ہین بال اوکہیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلوں کے بالون کا مونڈنا سنت نہین ہی بلکہ
اکہیڑنے ہی سے اوکہیڑنے سنت ہین اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوکہیڑنا اونکا افضل ہی اوس کیلئے کہ قوی ہو وے اسپر یعنے
سہے اسکی تکلیف کا ہوسکے اور مونڈانا اور نورہ سے دور کرنا اونکا بہی جائز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا
اور بال زیرناف کے مونڈنے سنت ہین اور اوکہیڑنے اور نورہ سے دور کرنے بہی حکم رکہتے ہین اور قینچی سے کترنے مین
سنت نہین ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہ کے گرد جو بال ہوتے ہین اونکا دور کرنا بہی مستحب ہی اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ بال زیرناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تہے واللہ اعلم اور عورۃ کو اوکہیڑنا اونکا اولی ہی کیونکہ خاوند کو
رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوۃ عورۃ کو ننانوین حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اوکہیڑنے سے شہوۃ
ضعیف ہوجاتی ہی اور مونڈنے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہی اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر
ناف کے مونڈنے اور بغلوں کے بال اوکہیڑنے اور لبین لینی اور ناخون کترولینے چالیس دن کے اندر اندر ہی کر لیا
کریے اس سے زیادہ دیر نہین کہ مکروہ ہی اور معنے انتقاص الماء کے دو ہین ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا
کرنا پانی سے کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہوجاتا ہی اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتہ استعمال پانی
یعنے استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجا انتقاص کے انتفاض آیا ہی ساتہ
ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنے اوسکے یہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر تہوڑا اور جو ہو حدیثون مین کئی ایسی یہ بہی دس
چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک مرد اور عورۃ پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو

مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورۃ کو مکرمۃ یعنے اولی اور وہ اسلام کی علامتوں سے ہی اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب
اسکو چھوڑ دیں تو امام لڑے اونکے ساتھ جیسا کہ حکم ہی اذان وغیرہ میں اور وقت ختنہ کرنیکا بعضے کہتے ہیں ساتواں
دن ہی جیسا عقیقہ کا اور بعضوں کے نزدیک سات برس اور بعضونکے نزدیک نو برس اور بعضونکے نزدیک جب
چاہے حاصل ہی کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہے کرے لیکن خصوصا ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی اور ستر کا
ڈھانکنا واجب ہی سنت کے ادا کرنے کے لئے ترک کرنا واجب کا جائز نہیں یعنے بعد بالغ ہونے کے ستر کا ڈھانکنا
واجب ہو جاتا ہی اب کریگا تو واجب ترک ہوگا ۞ ع ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ بِلَا اِسْنَادٍ روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سواک سبب پاکی کی ہی واسطے
منہہ کے اور سبب رضامندی کی ہی واسطے پروردگار کے روایت کی یہہ حدیث شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے
اور روایت کی بخاری نے بیچ اپنی صحیح کے بغیر سند کے وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَیُرْوَی الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ
وَالنِّکَاحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
چار چیزیں ہیں طریقے رسولوں کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنے بعضی روایت میں بدلے الحیاء کے
الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** چار چیزیں
طریقے رسولوں کے سے ہیں یہہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ بعضے نبی نے نہیں کی جیسا کہ
نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نے نہیں کیا اور مراد حیا سے یہہ ہی کہ باز رکھے نفس کو بری باتوں سے اور بعضی
روایت میں آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور
حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور
حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین ختنہ کئے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضوں نے حضرت کے ختنہ میں اختلاف کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کے
آپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ میں نے جمع کین ہیں حدیثیں

جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس سوسے زیادہ ہین * ع * وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین سوتے راتکو اور نہ دنکو پس جاگتے مگر سواک کرتے
پہلے وضو سے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی ارام فرماتے تہے وقت
قیلولہ کے پس یہہ سنت ہی شب بیداری اسکے سبب سے آسان ہوتی ہی جیسے کہ سحر کہانے سے روزہ اسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا
کہ سوتے سے اوٹہکر سواک کرنی سنت موکدہ ہی بسبب سونیکے موہنہ مین تغیر آجاتا ہی اس سے موہنہ صاف ہو جاتا ہی پہر
احتمال ہی کہ حضرت وضو کے لئے دوبارہ سواک کرتے ہون اسی پر اکتفا کرتے ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ وضو کے لئے
دوبارہ سواک کرتے ہون وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنے کے واللہ اعلم * ع * وَعَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ
ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تہے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سواک کرتے پس دیتے مجکو سواک تاکہ دہوؤن اوسکو پس شروع کرتی مین ساتہہ اوسکے پس سواک کرتی مین
پہر دہوتی مین اوسکو اور دیتی سواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعد سواک
کرنیکے دہولینا اوسکا مستحب ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی یہہ کہ تین بار سواک کرے اور ہر بار پانی سے
دہووے اور سواک نرم ہو اور حضرت عائشہ سواک کو دہونے سے پہلے موہنہ مین اس لئے رکہہ لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی
برکت انکو پہنچے اور پہر اس لئے حضرت کو دیتی تہین کہ سواک کرنی جو باقی رہی ہو اوسکو پورا کرلین اور اسمین دلیل ہی
اسپر کہ کسیکی سواک کرنی اوسکی رضامندی سے مکروہ نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل
کرنی اچہی ہی * ع * الفصل الثالث تیسری فصل عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ
أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکہا مینے اپنے تئین خواب مین کہ کرتا ہون سواک پس آئے میرے پاس
ایک اونمین بڑا تہا دوسرے سے پس مینے ارادہ کیا دینے سواک کا چہوٹے کو اونمین پس کہا گیا واسطے میرے
مقدم کر تو بڑے کو پس دی مینے سواک بڑے کو اون دونون مین سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اس

روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے
مین دائین طرف سے شروع کرنا دوست رکہتے تہے یعنے وضو مین دایان ہاتہ اور دایان پانو پہلے دہوتے اور بایان پیچھے اور کنگہی
مین دائین جانب پہلے دہوتے پہر بائین اور یہہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت
کیسے ہین سب اسمین داخل ہین یعنے اونکو بہی دائین طرف سے شروع کرتے جیسیکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا
اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پایخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخون کتروانے اور بال بغل اور لبون کے
کٹوانے اور سر منڈوانا اور بال زیر ناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کہانا اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین
کہ لائق بزرگی کرنیکے نہین ہین اونکو بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسیکہ پایخانہ مین جانا اور بازار مین جانا اور کسی گندگی کی
جگہہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک سنکنی اور تہوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اوتارنے اور جوتی اوتارنی اور مانند
انکیکے اور حقیقت مین انچیزونکے بائین طرف سے شروع کرنے مین تکریم دائین طرف ہی کی لازم آتی ہی مثلا مسجد سے
بایان پانو پہلے نکالا تو تکریم دائین پانو کی کی کہ اوسکو بزرگ جگہہ مین باقی رکہا اسیپر اور چیزون کو قیاس کرلے اسیواسطے
بہہ نسبت شرف اور بزرگی دائین طرف کے ہی اسیلئے فرشتہ دائین ہاتہ کا شرف رکہتا ہی بائین ہاتہ والے پر
اور ہمسایہ دائین طرف کا مقدم ہی بائین طرف کے ہمسایہ پر ۞ ح ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ
فَابْدَؤُا بِاَیَامِنِکُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب پہنو تم یعنے کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتہہ داہنی طرف اپنی کے روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے
وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ
اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو واسطے اوس شخص کے
کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنے جسنے ابتدا وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جبر ثواب اسکے
روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے
اونہون نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہین نماز واسطے اوس شخص کے کہ نہین وضو

واسطے اوسکے ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتداء وضوء مین واجب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے یا مستحب اور
سلف سے یہہ الفاظ کہنے منقول ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اور بعضون نے کہا ہے کہ افضل ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ کے پڑہنے
اور مشہور یہہ الفاظ ہین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یون ہے عن ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۞ ح ع ۞ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي
عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ
تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا مینے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضوء سے
فرمایا پورا کر وضوء کو اور خلال کر درمیان اونگلیون کے اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر یہہ کہ ہو روزہ دار روایت کیا
یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اون کے بین الاصابع ف حضرت نے
وضوء حسی یعنے کمال وضو کا تعلیم فرمایا کہ جسسے مستحق ثواب کے ہون فرمایا پورا کر وضو یعنے فرائض اور سنتیں اوسکی اچہی
طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتہہ اور پانو کی اونگلیون کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کے نزدیک اور یہہ
حکم اوس صورت مین ہے کہ انگلیان بحسب خلقت کے آپس سے جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپس مین ملی ہون اسطرح کہ پانی
بیتکلف اونمین نہین پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ دائین ہاتہہ کی ہتیلی بائین
ہاتہہ کی پشت پر رکہہ کر اونگلیان دائین ہاتہہ کی اونگلیون بائین ہاتہہ کی مین ڈالے کر اولی یونہی ہی اور پانو کی انگلیونکا
خلال بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سے کرے اسطرح کہ اوسکو دائین پانو کی چہنگلیا کے نیچے سے داخل کر کے خلال شروع کرے
پہر اونگلی مین یونہی کرتا جاوے حتی کہ دوسرے پانو کی چہنگلیا تک پہنچے اور حد ناک مین پانی دینیکی یہہ ہے کہ پانی نرم ناک
تک پہنچے اور مبالغہ اوسکا یہہ ہے کہ وہان سے آگے گذر جاوے پس یہہ مبالغہ اگر روزہ نہو دے تو مستحب ہے اور روزہ دار کو
مکروہ ہے اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا امام اعظم رح کے نزدیک وضو مین سنت ہین اور غسل مین فرض اور
امام شافعی کے نزدیک دونو مین سنت ہین ۞ ع ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضوء کرے تو پس خلال کر درمیان اونگلیون اپنے ہاتہون کی

انیجہکے اور پانو بیچکے روایت کی ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے
ف خا ہون کا بعد دہونے ہاتہون کے کرے اور خلال پانو کا بعد دہونے اونکے افضل ہونی ہے ع ؕ
وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
مستورد بن شداد سے کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتے ملتے یعنے خلال کرتے انگلیان پانو اپنے
کی ساتہہ چہنگلیا اپنی کے یعنے بائین چہنگلیا سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف معنے
یدلک کے یہہ ہین کہ خلال کرتے تہے جیسے کہ روایت احمد مین لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہہ دلیل ہے اسکی کہ بائین چہنگلیا سے
خلال پانو کی مستحب ہے یا معنے یدلک کے یہہ ہین کہ پہیرتے تہے چہنگلیا اونگلیون پانو کی پر اسصورت مین یہہ دلیل ہوگی
اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ع ؕ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا
أَمَرَنِيْ رَبِّيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پہر داخل کرتے اوسکو نیچے ٹہوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتہہ اوسکے
ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسطرح سے حکم کیا مجہکو پروردگار میرے نے یعنے ساتہہ وحی خفی کے روایت کی یہہ ابوداود نے
ف یہہ خلال مستحب ہے بعد دہونے مونہہ کے کرے اور طور اوسکا یہہ ہے کہ اونگلیان ڈاڑہی کے نیچے داخل
کرے اور اوپر کو نکالے ع ؕ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے خلال کرتے ڈاڑہی اپنی کی
روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ
حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ
ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ
فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکہا مینے حضرت علی رض کو کہ وضو
کیا پس دہوئے دونو ہاتہہ اپنے یہان تک کہ پاک کیا اونکو پہر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا ... بار اور دہویا

دہویا اپنا تین بار اور دونو ہاتہ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار پہر دہوئے دونو پانو اپنے ٹخنے تک پہر کہڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اوسکو کہڑے کہڑے پہر کہا حضرت علی نے دوست رکہتا ہے یہہ کہ دکہلاؤ تمہین تمکو کسطرح تہا وضو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کے پانی مین برکت آجاتی ہے اسلئے اوسکو پیا اور یہہ پانی کہڑے ہوکر پینا بہی جائز ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تہے بیٹہے ہوئے دیکہتے طرف حضرت علی رض کے اوسوقت کہ وضو کرتے تہے پس داخل کیا ہاتہ اپنا داہنا باسن مین پس بہرا مونہہ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور سنکی ناک ساتہہ بائین ہاتہ اپنے کے کیا یہہ تین بار پہر کہا جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ دیکہے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہہ ہے وضو حضرت کا یعنے مانند وضو اونکے روایت کی یہہ دارمی نے **ف** مقصود راوی کو یہان یہہ تہا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینے اور ناک سنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تہا اسلئے نہ بیان کیا ۞ ح ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے کیا یہہ تین بار روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** کیا یہہ یعنے مجموع یا ہر ایک تین بار یعنے اسمین دو احتمال ہین یا یہہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسیطرح یا یہہ کہ تین تین چلو سے کین پہر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنے مناسب تر اور مطابق اکثر روایات کے ہین اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہو سکتا ہے کہ یہہ دونو چیزین ایک ہی ہاتہ سے کین دوسرا ہاتہ نہ لگایا اور اسیطرح یہہ احتمالات اوپر کی حدیث مین بہی ہین ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کا اور

اور دونون کانون اپنے کا اندر اور باہر کے ساتہہ دونو انگلیون شہادت کے اوپر اونکے ساتہہ انگوٹہون اپنے کے روایت کی یہہ نسائی نے

وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُولَى وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہی ربیع بنت معوذ سے یہہ کہ اونہون نے دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت نے سر اپنے کا جو کچہہ اگلی جانب ہی اوس سے اور جو پچہلی جانب تہی اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایکبار اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق اونہون نے وضو کرنے مین داخل کین دونو انگلیان اپنی بیچ دونو سوراخون کانون اپنے کے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری

ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کئے گئے ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین یعنے مسح کیا ساتہہ پانی کے یعنے جو پانی کہ مسح سر کے لئے لیا تہا اوس سے انکو بہی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی اور صدغ کہتے ہین اوس جگہہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کے ہی اور جو بال کہ اس جگہہ پر لٹکے رہتے ہین اونکو بہی صدغ کہتے ہین کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہی کہ صدغ اون بالون کو کہتے ہین کہ درمیان کانون اور ناصیے کے ہین دونو طرف سر کے پس یہہ یعنے مناسب ہینا مذہب حنفی کے اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ تین بار مسح کرنے کے کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علما تو یہی کہتے ہین کہ ایکبار ہی مسح کرے چنانچہ تینون امامون کا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہی اور اکثر علما بہی اسیطرح ہین مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہین اور ابو داود نے کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمان سے کہ صحیح ہین وہ دلالت رکہتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نے کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ساتہہ نئے پانیون کے بدعت ہی لیکن اتقانی نے کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سے بہی

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے تحقیق اونہون نے دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتہہ پانی کے کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہون سے یعنے اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی یہہ مسلم نے لیکن ساتہہ زیادتی کے کہ اوسمین اور اعضا وضو کے دہونے کا بہی ذکر ہی ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ دہو چکا اور تری اوسکی جو باقی رہی اوس سے

اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہے اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تری سے ہو درست نہیں اور
ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں ابن مسعود کی اور اس حدیث میں بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے ماء غیر فضل
یدیہ کا لفظ ہے یعنی ساتھ ہی نئے پانی کے مسح کیا سر کا پانی کے کہ باقی رہا تھا ہاتھ میں بعد دہونے کے لیکن صحیح روایت یہی ہے جو متن میں مذکور
ہوئی پس اولیٰ تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے باقی رہے ہوئے پانی سے مسح کر لے ۱۲ ح ﴿ وَعَنْ
اَبِیْ اُمَامَۃَ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاقَیْنِ وَقَالَ
الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ
الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ﴾ اور
روایت ہے ابی امامہ رضی سے کہ ذکر کیا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا تھے حضرت ملتے آنکھوں کے کویونکو اور کہا کان بھی
سر میں سے ہیں روایت کی یہہ ابن ماجہ اور ابو داود اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابو داود اور ترمذی نے کہ کہا حماد نے نہیں جانتا ہوں
کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہے صلے اللہ علیہ وسلم ﴿ف﴾ ماق کہتے ہیں اوس گوشہ
چشم کو کہ ناک کی طرف ہوتا ہے کذا فی القاموس اور جوہری نے لکہا ہے کہ دونوں طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہیں پس اولیٰ
یہی ہے کہ دونوں کو یونکو ملے سو نہ دہوتے وقت انکو ملنا مستحب ہے تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہہ جو کہا کہ کان بھی
سر میں سے ہیں اس سے دو حکم نکلتے ہیں ایک تو یہہ کہ کانونکو سر کے ساتھ مسح کرے اور دوسرے یہہ کہ سر کے مسح کے لئے جو پانی
لیا ہے اوسی سے کانونکو بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم میں تو چاروں امام متفق ہیں اور دوسرا حکم کہ مسح کانونکا سر کے
پانی بچے ہوئے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہے اور یہہ حکم اکثر حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے اور شافعی کے
نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب میں وارد ہوئی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اکثر ایک ہی پانی سے
سر اور کانونکو حضرت مسح کرتے ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ میں تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم ۱۲ ح ع ﴿
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَسْاَلُہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاہُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ
وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاہُ ﴾ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو کی پس دکہلایا
اوسکو دہونا اعضاء وضو کا تین تین بار پہر فرمایا اسطرح سے ہے وضو یعنے وضو کامل یہہ ہے جو شخص کہ زیادہ کرے اس پر

پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے معنی یہ کہ ف
برا کیا کیونکہ سنت چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنے سنت کی حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ۞ ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ
يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ
بن مغفل سے یہ کہ انہوں نے سنا بیٹے اپنے کو کہتا تھا یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے محل سفید داہنی طرف جنت کے
کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اوسکے آگ سے یعنے یہ تحکم اور فضول کلام کیا ہے کہ جا معین
اور صفت خاص کے بہشت سے مانگتا ہے بلکہ یوں مانگ جس طرح کہ بیان کی پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت میں ایک قوم کہ زیادتی کریں گے طہارت میں اور دعا میں روایت کی یہ احمد اور
ابو داود اور ابن ماجہ نے ف زیادتی طہارت میں یہ ہے کہ تین بار سے زیادہ اعضا دہووے اور پانی زیادہ خرچ کرے
اور مسح میں اتنا مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہنچے اور زیادتی دعا میں یہ ہے کہ بے ادبی کرے اور قیدیں لگا دے
سطر کے لگنے میں یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سے سوال کرے ۞ ح ۞ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ
وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تحقیق
واسطے وضو کے ہے شیطان کہا جاتا ہے اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کے اسواسطے کہ ہم نہیں جانتے کسیکو
کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کے کہ نام ہے ایک عالم کا اور نہیں قوی نزدیک یاروں ہمارے کے یعنے محدثین کے
ف ولہان کہتے ہیں جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اسلیے ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے
ڈالکر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہے اسی وہم میں رہتے ہیں کہ آیا اس عضو پر پانی پہنچا ہے یا نہیں ایکبار

دہویا یا دو بار بس بچو وسواس پانی کے پینے اسطرح کے وسواس پانی کے استعمال کرنے میں آوین تو دفع کرنا سنت کی حدسے نہ نکلیا دو ۞ ع ۞ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتے پونچھتے مونہہ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہہ ترمذی نے ۞ ف ساتھ کپڑے اپنے کے یعنے چادر وغیرہ سے اور زیلعی شرح کنز میں لکہا ہے کہ جائز ہی رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بہی دلالت کرتی ہی اسکے جواز پر اور مستحب لکہا ہی پونچھنا اعضا وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابوں حنفیہ میں لکہا ہی کہ بقصد تکبر کے نہو مکروہ نہیں اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہی اور نزد شافعی میں نہ پونچھنا سنت ہی وضو والے کو بہی اور غسل والے کو بہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپ نے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ جہٹکاتے تہے پانی ساتھ ہاتہ اپنے کے اوسکا جواب ہمارے علما دیتے ہیں کہ ممکن ہی کہ یہہ بات لسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُو مُعَاذٍ الرَّاوِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ کہا تہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑا پونچھتے تہے ساتھ اوسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مضبوط نہیں اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کے ۞ ف اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی ہی اور اجازت دی ہی بیچ پونچھنے کے بعد وضو ایک قوم نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اونہوں نے کہ بعد اونکے ہین اور یہہ بات اونہوں نے اپنے دل سے نکالی ہی یہی مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اب ہمارے علما نے اسکا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ کہنا تمہارا کہ اونہوں نے اپنے دل سے یہہ بات لی ہی صحیح نہیں تہے یہہ کہنا اپنے دل سے نکالا کیونکہ نہیں ہوسکتا کہ مثل عثمان اور انس و حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے اپنے دل سے کچہہ نکال لین بلکہ فعل اونکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچہہ اصل ہی اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتہ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ ثَابِتِ ابْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ لَعَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثابت بن صفیہ سے کہا کہ میں نے

واسطے ابو جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار یعنی کبھی

اور دو دو بار یعنے کبھی اور تین تین بار یعنے کبھی فرمایا ہاں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حضرت امام محمد باقر

بڑے فقہاے مدینہ مطہرہ سے ہیں اور بڑے محدث تھے روایت کرتے ہیں اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما

سے اور اور صحابہ اور جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آمد و رفت بہت رکھتے اور اونسے بہت حدیثیں سنتے اور منقول ہی کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تہا انکی تعلیم کے لئے کہ ایک شخص اولاد میرے سے تیرے پاس آئے گا علم سیکہے گا چنانچہ جب یہہ جابر کے پاس

تشریف لاتے تو جابر اندہے تہے بسبب بڑی عمر کے پوچہتے کہ تو کون ہی یہہ فرماتے کہ میں ہوں محمد بن علی پس جابر کہتے مرحبا یا ابن

رسول اللہ وولد سبطہ و ریحانتہ پہر ہاتہہ اپنا امام باقر کے گریبان میں ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینہ پر پہیرتے اور کو حصول

عقیدت کی سچ دماغ انس و محبت سے سونگہتے اور کہتے کہ پوچہہ مجہسے ای بیٹے جو چاہے حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے

کہ ہر باب میں اون سے بہت حدیثیں یاد رکہتا ہوں پس ثابت نے امام محمد باقر سے پوچہا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر نے

یہہ عادۃ محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہنچاتا ہی حضرت تک اور شیخ

جبکا یہہ ہی اسکو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم پس یہہ ایک طرق روایت ہی اور ہی یہہ برابر کہنے شیخ کے حدثنی فلان آخر تک

سند ذکر کرنا ہی ح ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا تحقیق

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنے اعضاء وضو کے دو دو بار دہوئے اور فرمایا یہہ نور ہی اوپر نور کے

ف یعنے ایکبار دہونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دہونے سے سنت ادا ہوئی یہہ نور پر نور ہوا ع

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ

وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عثمان رضی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ ہی وضو میرا اور وضو نبیوں کا پہلے مجہسے اور وضو ابراہیم کا روایت کیں

یہہ دو نو حدیثیں رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم میں **ف** حضرت ابراہیم کا

ذکر بعد ذکر نبیوں کے جو کیا اسکی تخصیص ہی تعمیم کہتے ہیں یعنے عام کے بعد خاص انکا ذکر کیا اس لئے کہ یہہ طہارت انکی

بیت کرتے تھے ع ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ
وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے یعنے فرض کے اور تھا ایک ہم میں سے کفایت کرتا اوسکو ایک وضو جب تک
کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہہ دارمی نے ف حضرت کو ہر نماز کے لئے تیا وضو کرنا پہلے واجب تہا پہر منسوخ ہوا جیسا کہ حدیث
مابعد سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت اولیٰ اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لئے نیا وضو کرتے تھے ع ۞ وَعَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ
اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ
طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى
ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے کہا کہا میں نے عبید اللہ بیٹے
عبد اللہ بیٹے عمر کے کو خبر دے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کی سے واسطے ہر نماز کے با وضو ہوں یا بے وضو کس سے لیا ہے یہہ پس عبید اللہ نے
کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسما بیٹی زید بیٹے خطاب کی نے یہہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کی اوسکو
یہہ کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم کئے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے با وضو ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ مشکل
ہوا یہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم کئے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا اون سے وضو کرنا یعنے واسطے
ہر نماز کے لئے مگر جو وقت بے وضو ہونے کے کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہہ کہ مجھکو یہہ قوت ہے پس کیا اسکو
یہان تک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نے ف لفظ غسیل کے معنے ہیں نہلایا گیا یہہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو یہہ
اسلئے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے اونکو بعد انتقال کے نہلایا تہا عروہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ
کی بیوی سے پوچھا کہ کیا حال تہا اوسکا یعنے جس وقت گہر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تہا گہر میں کہا اوس نے کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سر کا
دہوتی تہی یعنے تہا غسل نہیں کیا تہا جب سنی اوسنے آواز یعنے جہاد کے لئے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنے دن احد کے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا میں نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تہے اوسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اسمیں تنبیہ

ثبتیہ ہی اک سکھکی یہہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضوء واجب کے کی گئی اور پس تھے عبداللہ گمان کرتے ہیں کہ مجکو ہی قوۃ
یعنی اونہون نے ... یا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اسکے لئے کہ قوۃ اسکی رکہے اور وہ قوۃ اسکی رکہتے تھے پس
احرت ... اسپر کہ ہمیشہ اسپر تا دم مرگ ع ح ‌وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي
الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنی
اور اسراف کرتے تھے اوسمیں پس فرمایا کیا ہی یہہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو مین بھی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو
نہر جاری پر روایت کی یہہ احمد و ابن ماجہ نے ف نہر جاری پر اسراف اس سے ہوتا ہی کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے مین
وقت اور عمر یونہی ضایع ہوتے ہین وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہہ معنے کہے ہین کہ اسمین مبالغہ منظور ہی کہ جس چیز مین اسراف
نہین متصور ہی اوسمین اسراف ہوا تو اور جگہ اسراف کا کیا حال ہی ع ‌وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ
مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ
فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور
یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنی گناہون سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا
مگر اعضاء وضو کو ف یعنی جو اعضا دہوئے اوسکے گناہ صغیرہ دور ہوے اور باقی اعضا کے نہین ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہی نہ واجب ع ح ‌وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ اُصْبُعِهِ رَوَاهُمَا
الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ اونگلی اپنی کے روایت کین یہہ دونون حدیثین دار قطنی نے اور روایت
کی ابن ماجہ نے فقط دوسری ف جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہو کہ پانی پہنچیگا نیچے اوسکے تو ہلا لینا اوسکا مستحب ہی
اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہی بغیر ہلانے کے پانی اوسکے نیچے نہین پہنچیگا تو واجب ہے ہلانا اوسکا ع ‌بَابُ
الْغُسْلِ باب ہی بیچ بیان غسل کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورۃ کی چار شاخون کے پہر کوشش کرے یعنے صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** مراد چار شاخون سے دونو ہاتہہ اور دونو پانو عورۃ کے ہین یا مراد چار شاخون سے ہین دونو پانو اوسکے اور دونو طرفین فرج کی حاصل یہہ کہ آدمی عورت کے بیچ بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہی خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اماموں کا ❀ ع ❀ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰہُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِی الْاِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پانی یانی سے یعنے غسل کرنا لازم آتا ہی منی کے نکلنے سے روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اوسکو اللہ یہہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہی بیچ احتلام کے ہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور نہ پایا مین نے اسکو صحیحین مین **ف** بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل نہین واجب ہوتا پس اوپر کی حدیث مین اور اسمین تعارض لازم آیا اوس تعارض کے دفع کرنے کے لئے مصنف نے قول محی السنہ کا نقل کیا کہ یہہ منسوخ ہی یعنے ساتہہ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہہ رخصت اول اسلام مین تہی پہر نہی کی گئی اوس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہہ ابتداء اسلام مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب سر مرد کا عورۃ کے ستر مین گیا اور دونو ختنے ملے غسل واجب ہوا انزال ہووے یا نہ ہووے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہہ احتلام کے حق مین فرمایا کہ بمجرد خواب دیکہنے نہانا واجب نہین ہوتا جبتلک کہ بعد اوٹہنے کے منی نہ دیکہے اس صورۃ مین اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہین اور حق یہہ ہی کہ یہہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ❀ ح ❀ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِ

تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سے

پس آیا ہی عورة پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنے خواب مین دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہان جس وقت کہ دیکھے پانی یعنے منی پس

ڈہانک لیا ام سلمہ نے مونہہ اپنا بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا محتلم ہوتی ہی عورة یعنے اوسکے بھی

منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اوس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے مشابہ

ہوتا ہی اوسکے بچہ اوسکا یعنے یعنے وقت روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم

کہ تحقیق منی مرد کی گاڑہی ہوتی ہی سفید اور منی عورة کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جو اون دونو مین سے غالب یا سبقت

کرے ہوتی ہی اوس سے مشابہت یعنے بچہ مشابہ اوسکے ہوتا ہی ف اللہ نہین حیا کرتا حق سے یعنے منع فرماتا ہی حیا کرنے سے

بیچ پوچھنے حق کے ام سلیم نے اپنے سوال کرنیکی یہہ تمہید اور عذر کیا پہلے اوسکے سوال کیا اور جبکہ دیکھی منی یعنے اپنے بدن پر

یا کپڑے مین بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہی ہمارے نزدیک یعنے سونے سے اوٹہکر مذی لگی دیکھے تو بھی غسل آتا ہے

اور خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا یہہ کنایہ ہی شدۃ فقر سے پس یہہ بد دعا ہی لیکن یہان یعنے حقیقی اسکے مراد نہین ہے

کلمہ ہی زبان عرب کا کہ وقت تعجب کے بولتے ہین حاصل یہہ کہ تعجب ہے تجھے ام سلیم کہ اسطرح کہتی ہے اور نہین سمجھتی

کہ اگر اوسکے منی نہین ہوتی تو بچہ مشابہ اوسکے کیونکر ہوتا ہی پس عورة کا منی ہوتی ہے مثل مرد کے اور دونون کی

منی سے بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کے بیان کئے تو یہہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہین کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی

بھی ہوتی ہی بسبب مرض کے اور سرخ ہوتی ہی کثرت جماع کے اور کبھی عورة کی منی سفید ہوتی ہے بسبب قوت اوسکے اور

اخیر حدیث کے یہہ ہین کہ جسکی غالب آگئی منی یعنے اوس سے مراد یہہ کہ مرد اور عورة کی منی ساتھ گرے رحم مین یا جسکی سبقت

کر گئی یعنے ایک کی منی دوسرے کی منی سے پہلے گر گئی رحم مین تو اوسکے مشابہ ہوگا بچہ ۵ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ

ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ

شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ غُرُفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ

ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کرتے نہانیکا جنابت سے یعنے واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دہوتے دونو ہاتہہ
اپنے یعنے پہنچوں تک پہر وضو کرتے جیسیکہ وضو کرتے ہین نماز کے لئے پہر داخل کرتے اونگلیان اپنی پانی مین یعنے تر کرکے
پہر نکالتے اونکو پس خلال کرتے ساتہہ اون کے یعنے ساتہہ تری اونگلیوں کے جڑون بالوں اپنے کی مین پہر ڈالتے سر اپنے پر
تین چلو ساتہہ دونو ہاتہون اپنے کے پہر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کیا یہہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی
کہ شروع کرتے پس دہوتے دونو ہاتہہ اپنے پہلے اس سے کہ داخل کرتے اونکو باسن مین پہر ڈالتے ساتہہ داہنے ہاتہہ
اپنے کے بائین ہاتہہ اپنے پر پہر دہوتے ستر اپنا پہر وضو کرتے **ف** جیسیکہ وضو کرتے ہین نماز کے لئے یعنے اگر
ایسی جگہ نہاتے کہ پانو رکہنے کی جگہہ پانی نہ جمع ہوتا یعنے پتہر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہان گڑہہ
ہوتا تو پانو پیچہے نہانے کے دہوتے جیسیکہ بالعبدی حدیث مین مذکور ہی اور ہدایہ مین بہی لکہا ہی کہ اسیطرح کیا کرے
اور طبرانی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبہی نہین ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو
ہوتا تہا ۱۲ ع ❀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ
عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى
فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ کہا میمونہؓ نے کہ بیوی حضرت کی ہین کہ رکہا
واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پہر پردہ کیا مینے اونکا ساتہہ کپڑے کے اور ڈالا حضرت نے
پانی اوپر دونو ہاتہون اپنے کے پس دہویا اونکو پہر ڈالا ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے بائین ہاتہہ اپنے پر پہر دہویا
ستر اپنا پہر مارا ہاتہہ اپنا زمین پر یعنے بایان ہاتہہ کہ جس سے ستر دہویا تہا پہر ملا اوسکو پہر دہویا اوسکو پہر کلی کی
اور ناک مین پانی دیا اور دہویا مونہہ اپنا اور دونو ہاتہہ اپنے پہر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پہر الگ
ہوئے پہر دہوئے دونو پانو اپنے پس دیا مینے اونکو کپڑا یعنے بدن پونچہنے کو نہ لیا اوسکو پس چلے
اور وہ جہاڑتے تہے دونو ہاتہہ اپنے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اوسکے بخاری کے ہین **ف** دہوئے

نفضتہ

دوسرے وضو کے وقت نہ دہوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا پتھر پر یا بلند جگہ پر نہائے ہونگے بلکہ وہان پانی ٹہرا نہیں کر ا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علمانے بیان کئے ہین یا تو اس لیے نہ لیا کہ بدن پونچھنا ہی نہ چاہا یا جلدی کے لیئے یا دقت گرمی کا تہا تراوت اوسوقت اچھی معلوم ہوتی تہی یا کپڑے مین کچھہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس کوی عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچھنا سنت ہی یا پونچھنا مکروہ ہی اور مراد ہاتھہ جھاڑنے سے ہاتھہ کے جلدی مین ہلاتے جاتے تہے اونکو جیسے عادۃ قوۃ والون کی ہی ۱۲

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عایشہ سے کہا تحقیق ایک عورۃ نے انصار مین سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اوسکو کہ کیونکر نہا دے یعنے کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پہر فرمایا لیتو ٹکڑا مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر تو ساتھہ اوسکے کہا اوسنے کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتھہ اوسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھہ اوسکے کہا کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتھہ اوسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھہ اوسکے پس کہینچ لیا مینے اوسکو اپنی طرف پس کہا مینے رکہدے تو اوسکو جگہہ خون کے یعنے ستر مین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لے تو ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کی زیر سے بمعنے مشک کے ہی یعنے ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگ کہلے اور ایک روایت مین زبر میم کے سے آیا ہی بمعنے چمڑے کے لیکن بسبب روایت اور مناسبت مقام کے پہلا ہی قوی تر ہی یعنے میم زیر سے بمعنے مشک کے اختیار کیا ہی کہ مستحب ہی عورۃ کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوے یا ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اوسمین خوشبودار کرے یعنے رنگے اوس سے اور رکہے ستر مین تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑھا کہ یہہ بات ظاہر ہی اوسکے سمجہنے مین حاجت فکر کی نہین ہی ۱۲

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورۃ ہون خوب مضبوط باندہتی

یا اس میں ہاتھ ڈالین تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکہتے ہین اور دلیل پکڑی ہی انہون نے ساتھ اس حدیث کے
اور پہر کہا بخلاف اسکے کہ ڈالے جنبی یا نوپاسا اپنا یعنے اس سے پانی خراب ہوجاتا ہی کیونکہ اس صورتمین کچھ ضرورت نہین
✿ تم ✿ الفصل الثاني فصل دوسری عن عائشة قالت سُئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن
الرجل الذي يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال لا غسل عليه قالت ام سليم
هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواه الترمذي
وابو داود وروى الدارمي وابن ماجة الى قوله لا غسل عليه روایت ہی حضرت عائشہ سے
کہا پوچہے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کیسے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکہتا ہو خواب فرمایا غسل کرے
اور پوچہے گئے حال اوس شخص کیسے کہ گمان رکہتا ہی کہ خواب دیکہا ہی اور نہین پاتا تراوت فرمایا کہ نہین غسل اوسپر کہا ام سلیم نے
کیا ہی عورۃ پر بہی غسل کہ دیکہے یہہ یعنے تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بہی مانند مردون کے ہین روایت کی یہہ ترمذی
اور ابوداود نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اونکے لا غسل علیہ ف یاوے تراوت یعنے جاگ کر
منی دیکہے یا مذی اور خواب یاد رکہتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہی نیند مین اوسکو فرمایا کہ غسل واجب ہی اوسپر یعنے
مدار تری پانے پر ہی خواب یاد رکہتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردونکے ہین پیدائش اور طبایع مین یعنے پس عورتونپر
بہی غسل واجب ہوتا ہی ساتھ دیکہنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجرد دیکہنے
تری کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ نہ یقین رکہتا ہو کہ یہہ کود کر نکلی ہی یہی کہا ہی ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم
رح نے بہی اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ غسل واجب نہین آتا یہان تک کہ جانے کہ یہہ کود کر نکلی ہی یعنے اگر جانتا ہی کہ کود کر
نکلی ہی تو واجب ہوگا ورنہ واسطے احتیاط کے مستحب اور اگر کوئی پوچہے کہ مرد و عورۃ لیٹے ایک بچہونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچہونے پر
دیکہی اور نجانا کہ کسکی ہی غسل دونون مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہہ کہ اگر منی سفید ہی مرد کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہی
عورۃ کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہی کہ دونو غسل کرین ✿ ع ح ✿ وعنها قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا
ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی
حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورۃ کیسے

موئنڈا تنعم کے اور مراد حضرت علی کی اس کہنے سے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سے یعنے کسی او غرض کے لئے یعنے زینت اور تنعم لے لئے نہین کی بلکہ سبب ہی جو مینے بیان کیا اسمین گویا ایکطرح کا عذر کیا ترک مداومت کیسے کہ حضر ثابت ہی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو بہی ع ٭ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے پیچہے غسل کے یعنے غسل پہلے اسی پر اکتفا کرتے پہر بعد غسل کے وضو نکرتے روایت کی ترمذی اور ابو داود اور نسای اور ابن ماجہ نے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذَالِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتے سر اپنا ساتہہ خطمی کے اور وہ جنبی ہوتے کفایت کرتے اسپرا ور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے خالص روایت کی یہہ ابو داود نے ف جیسے یہان آنولون وغیرہ سے دہوتے ہین اسیطرح عرب مین خطمی سے دہوتے ہین پس حضرت عایشہ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتے تہے ساتہہ اوسی پانی کے کہ سر پر ڈالتے تہے خطمی کے دہونے کے لئے اوپر اور پانی نہاتے وقت سر پر نہین ڈالتے تہے یعنے جیسے لوگ پہلے سر دہوتے ہین بعد اوسکے غسل کرتے ہین اور پانی سر پر ڈالتے ہین یون نکرتے تہے اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جسپر پانی سے سر کو دہوتے تہے او سمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی طبیعت متغیر نہوئی ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا ع ح ٭ **وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سِتِّيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ** اور روایت ہی یعلی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک شخص کو نہاتے میدان مین یعنے ننگا پس چڑہے منبر پر یعنے وعظ کے لئے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسکی پہر فرمایا تحقیق اللہ حیا والا ہی یعنے معاملہ کرتا ہی بندون سے حیا مندونکا سا عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش یعنے گناہ اور عیب بندون کے ڈہانکتا ہی دوست رکہتا ہی حیا کو اور پردہ کرنیکو پس جس وقت کہ نہاوے ایک تمہارا ... سیا کپڑا ... یا شخص کر ... پردہ کرلے روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہ تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے

ف عادت شریف حضرت کی یہہ تھی کہ جب کسی چیز کے ساتھہ کہ پردہ کرے چاہیے پس تہا وے یہہ کہ ارادہ کیے ایک نہا ان کے پس صحبت

پس بیان فرماتے پس بیان جو بیان فرماتے ہیں یہہ تھی کہ کسی بڑی بات کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑہ کر حمد کرتے اور اوسکو بیان فرماتے

حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہیں لیے مندوب ہیں دوست رکہتا ہے کہ حتی الامکان لوگ

صفات اپنے میں حاصل کریں یعنے حیا اور پردہ کیا کریں ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بن کعب سے کہا سوا اسکے

نہیں کہ تہا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام میں پہر منع کیا گیا اس سے روایت کی یہہ ترمذی ابوداود

دارمی نے ف یعنے پہلے یہہ حکم تہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل نہیں لازم

ہوتا تہا اب یہہ حکم منسوخ ہوا اب یہہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنے کے غسل لازم ہوجاتا ہی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۞ ع ۞

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نے

غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا میں نے قدر ناخون کے نہیں پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو مسح کرتا اوسپر ہاتہ اپنے کے کفایت کرتا تجکو روایت کیا ابن ماجہ نے ف

مسح کرنا یعنے دہو ڈالنا اوسکو دہونا خفیف یا ہاتہ بہیگا ہوا پہیر لیتا وقت غسل کے تو کافی تہا تجکو غسل پورا ہوجاتا

اور بعد مدت کے دیکہنا تو دہونا چاہیے تہا اگرچہ دہونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑہی تہی اوسکی قضا کرنا ۞ ع ۞

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا تہیں نمازیں پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار

اور دہونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالے سے تخفیف یہاں تک

بیان نکتہ نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایک بار اور دہونا پلیت کا کپڑے سے ایکبار روایت کی ابوداود

ف جب حضرت شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین از بسکہ حضرت شفیق تھے امت سے دیکہا کہ اتنی ادا نہین ہوسکینگی تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہان تلک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سات بار تہا صحیحین مین فقط ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑے دہونیکا نہین ابوداود کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹہیرا یعنی فرض ایکبار مین ادا ہوجاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پلیت کا دہونا کپڑے سے ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کے ہی کہ اونکے نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہی اور علماء حنفیہ نے یہہ کہا ہی کہ اتنا دہووے کہ دہونیوالیکو ظن غالب اوسکی طہارت کا حاصل ہوجاوے پہر اوسکی حد یہہ مقرر کی ہی کہ تین بار دہووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوجاتا ہی ۱۲ ع ح

ف ۲ فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوة ہی ہو وقت منفصل ہونیکے جگہ سے اگرچہ باہر نکلتے وقت شہوة نہو اور بھی فرض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب یاد نہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورة کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچہے اور اسیطرح لڑکے کی پیچہے کی جانب داخل کرنے سے اور اگرچہ آدمی کے داخل کرے بمجرد داخل کرنیکے غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول اور فرض ہی بعد منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم ہوتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکہنے سے بغیر تری پانیکے اور اگر چارپائی اور مردے کے آگے یا پیچہے داخل کرے تو منزل ہونیسے لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کے لئے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سبکے ذمہ ادا ہوجاتا ہی والا سب گنہگار رہتے ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہی اور نہین جائز ہی محدث کو چہونا قران کا مگر جزدان یا کپڑا اوسپر ہو تو درست ہی اور اگر نری جولی ہی جڑی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چہونا اوسکا ساتہ آستین کے یا ساتہ کپڑے کے کہ اسکے بدن سے لگا ہی مثلا چادر اوڑہے ہو تو اوسکے کنارے سے چہوے اور اگر اوسکو بدن سے الگ کرلے تو درست ہی اور مکروہ ہی بے وضو چہونا تفسیر کو اور کتابوں حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے چہونا انکا ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چہونا اوس درہم کا کہ اوسپر سورة لکہی ہو مگر ساتہ تہیلی کے اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورة اور نہ پڑہنا قران کا اگرچہ کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہی اور جائز ہی اوسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑہنی اور دعا کرنا اور حائض اور نفاس والی

یہ باب ہے بیچ بیان ... ملتفہ باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ یہ باب ہے بیچ بیان

اختلاط جنبی کے اور اوس چیز کے کہ جائز ہے اوسکو ف مراد اختلاط جنبی سے یہان چھونا اور کلام کرنا اور کھانا کرانا اور

ہاتھ ملانا اور معاملات کرنے ساتھ اوسکے ہیں • **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال

لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد

فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد فقال این کنت

یا ابا ھر فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ھذا لفظ البخاری

ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرھت ان

اجالسک حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایۃ اخری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہا کہ ملاقات کی مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تہا مین جنبی پس پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس چلا مین

ساتھ اونکے یہان تلک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا مین پہر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پہر آیا مین اور حضرت

بیٹھے ہوئے تہے پس فرمایا کہان تہا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا مینے واسطے اونکے یعنے حال اپنا پس فرمایا

سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین معنے اوسکے اور زیادہ کیے

بعد قول اونکے یہہ لفظ پس کہا مینے اونکو ملاقات کی تمنے مجھسے اور مین تہا جنبی پس مکروہ جانا مینے

یہہ کہ بیٹھون مین تمہارے پاس یہان تک کہ غسل کرون اور اسیطرح سے زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے

ف یعنے جنابت نجاست حکمی ہی کہ شارع نے ساتھ اوسکے حکم کیا ہی اور غسل اوسپر واجب کیا ہی اور نہین

حقیقۃً آدمی نجس نہین ہوجاتا اسی لئے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت ساتھ اوسکے یعنے مصافحہ

اور بیٹھنا اور اوٹھنا وغیر ذلک ساتھ اوسکے جائز ہی ح • وعن ابن عمر قال ذکر عمر

بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل

فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم

متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق یہہ کہ پہنچتی ہے اونکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور

دہو ڈال ستر اپنا پہر سو رہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف جنبی کے لئے یہہ طہارۃ واسطے سونے کی ہی یعنے

یعنے جب کبھی ناپاک ہوتا اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جب کہ ارادہ کرے سونیکا
یا تاخیر کرے غسل مین بسبب کسی ضرورة کے یا غیر ضرورة کے اور دہونا ستر کا پہلے ہی اور وضو بعد لیکن
بیان کرنے مین وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اوسکیکے ٭ ح ع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ
لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے
جنبی پس ارادہ کرتے یہہ کہ کہاوین یا سووین وضو کرتے وضو نماز کا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمہارا اپنی
عورة کے پاس پہر ارادہ کرے یہہ کہ پہر جاوے یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کر لے درمیان
دونوں کے وضو روایت کی یہہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی
اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمر مین اور حدیث عائشہ مین اشارہ ہی اسپر
کہ مستحب ہی جنبی کو یہہ کہ دہووے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کہانے کا یا پینے کا یا دوبارہ
جماع کرنیکا یا سونیکا اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد وضو سے کہانے پینے کے حق مین یہان دہونا ہاتہوں کا ہی
اور اسیپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ٭ ع ٭ لیکن اس حدیث سے صریح یہی
معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتون مین یہہ ہی کہ کا ہے اختصار کرتے تہے اور ہاتہہ دہو لیتے
تہے اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے ٭ تقریر مولانا ٭ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
انس سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتوں کے پاس ساتہہ ایک غسل کے روایت کی یہہ مسلم نے
یعنے کبہی حضرت ایک شب مین سب بیویوں سے صحبت کرتے اور غسل اخیر مین کرتے درمیان کے
اگر کوئی کہے کہ اقل درجہ قسم کا یعنے باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورة کے ایک رات ہی پس کیونکر دورہ
کرتے تہے سب پر جواب یہہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب

نہیں تہا بلکہ ازراہ احسان کے باری باندہ رکہی تہی اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ حضرت پر بہی مقرر کرنا باری کا واجب نہ تہا اور کبہی دورہ کرنا
انکی رضا سے تہا اور غسل جو ایک ہی اخیر میں کرتے تہے پس احتمال ہے اسکا کہ درمیان میں وضو کرلیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ع ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تہے نبی صلے الله
یاد کرتے الله کو ہر وقت روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوا اسکے
ہر حال میں الله کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کو حالت جنابت میں نہ پڑہتے اور ذکر پاخانہ اور
اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتہ ذکر کے یہاں ذکر قلبی ہے اور فکر کرنا اوسکی قدرت میں کہ یہہ سب حالت میں جاری تہے ع وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اوسکو کتاب الاطعمہ میں انشاء الله تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ
فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا غسل کیا بعضی بیبیوں حضرت نبی کی نے درود ہو جو الله کا اوپر اونکے اور سلام لگن بیچ یعنے چلو لیکر نہائیں پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کریں اوس سے یعنے باقی رہے ہوئے
پانی سے پس کہا ای رسول خدا تحقیق تہی میں جنبی یعنے اور میں اوس سے نہائی ہوں یہہ بقیہ اوسکا ہے پس فرمایا تحقیق
پانی نہیں ہوتا جنبی یعنے نجس نہیں ہوتا ساتہہ نہانے جنبی کے اور ساتہہ پڑنے اعضاء اوسکے روایت کی یہہ ترمذی نے
ابوداود و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنہ میں ابن عباس سے نقل کی میمونہ سے
ساتہہ لفظ مصابیح کے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہہ حدیث مخالف ہے اوس کے کہ تیسری فصل میں آویگی کہ منع کیا
رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے اس سے کہ ہاتہہ دہوئے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب ہے کہ یہہ دلالت کرتی
جواز پر اور ــــــــ ب اولی پر یہہ نہی تنزیہی ہے تحریمی ع ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ

تَطَهَّرَ اَنْ يَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ
اور روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پہر گرمی طلب کرتے ساتہ میرے
پہلے میرے سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ساتہ لفظ مصابیح کے
ف یعنے اعضاء شریف اپنے جسم نے تا گرم ہووین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ع وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ
وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ اَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی حضرت علی رض سے
کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے پایخانہ سے پس پڑہاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ساتہ ہمارے گوشت یعنے پہلے وضو کے
اور نہ تہی کہ منع کرے اونکو یا باز رکہے اونکو پڑہنے قرآن کے سے کوئی چیز سوا جنابت کے روایت کی یہ ابو داود
نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَاِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حائضہ اور نہ جنبی کچہہ قرآن سے
روایت کی یہہ ترمذی نے ف نہ پڑہے کچہہ یعنے تہوڑا نہ بہت بہت صحیح روایت امام اعظم اور امام شافعی رح سے
یہی منقول ہے اور بعضون کے نزدیک تمام آیت پڑہنی حرام ہی اور کم آیت سے نہین حرام اور اگر ساتہ ارادہ شکر کے
بغیر قصد تلاوت کے پڑہے تو جائز ہی مثلا مقام شکر مین کہے الحمد للہ رب العالمین ع وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ
فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہیر دو تم دروازے گہرون کے مسجد سے پس تحقیق مین نہین حلال کرتا
ہونا مسجد مین واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے کے ہو خواہ بطریق ٹہیرنے کے
روایت کی ابو داود نے ف یعنے دروازے گہرون کے کہ مسجد کی طرف بنے ہوئے ہیں طرف پہیر لو
تا جنبی اور حائض مسجد مین نگذرین امام شافعی اور امام مالک رح کے نزدیک گذرنا مسجد مین جنبی اور حائض کو
جائز ہی اور ٹہیرنا نہین جائز اور امام اعظم رح کے نزدیک گذرنا بہی حرام ہے جیسا کہ ٹہیرنا اسی حدیث سے یہی مطلق جانا مسجد مین

جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ مذہب ہمارا ہے کی ع ح ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے اوس گھر
میں جسمیں ہو صورت یا کتا یا جنبی روایت کیا اسکو ابوداود و نسائی نے ف مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ رحمت اور برکت
لاتے ہیں اور ذکر سننے کو اوترتے ہیں اور صورت یعنی تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چھت اور پردے کے اور تکیہ اور بچھونے
اور قدم رکھنے کی جگہ ہو تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمیں روح نہ ہو جائز ہے اور ایسی تصویر کہ جسکا سر کٹا ہو تو جائز ہے
اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہاں درہم تصویر دار داخل ہو اوس سے بھی
فرشتے نہیں بچتے اگرچہ رکھنا اوسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ ہو کسیکے اوسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بھی ۞ [illegible] کیونکہ [illegible]
علماء قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہیں اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل
ہونا فرشتوں کا ثابت ہوا البتہ اور گڑیاں لڑکیوں نابالغ کے لئے گہر میں رکھنی جائز ہیں اور کتے شکاری اور کھیتی
اور مواشی کی محافظت کے لئے پالنے جائز ہیں اور سوا انکے منع ہے اور مراد جنبی سے وہ ہے کہ عادۃ کرے ترک غسل کی
اور اوسکے یہان تلک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے اور وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہیں مراد ہے یا مراد وہ جنبی ہے کہ وضو نہ
کیا ہو ع ۞ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ
يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص
ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے اونکے فرشتے یعنی فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے
اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداود نے ف مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ
مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہیں اور کافر بھی بمنزلہ مردار کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے کہ جسمیں کہ نجاست
مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اسکا
منع ہے مردونکو نہ عورتونکو اور فرشتے اسلئے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمیں رعونت پائی جاتی ہے اور مشابہت
ہوتی ہے عورتوں کے ساتھ اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ جو مخالفت کرے سنت کی اگرچہ [illegible]
والا اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگوں میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہے
اور جنبی کے حق میں جو فرمایا اسمیں تہدید اور زجر شدید ہے تا کہ عادت نہ کریں جنبی رہنے کی ع ح ۞

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتٰبِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اوس خط میں کہ لکہا اوسکو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوے قران کو مگر پاک یعنی باوضو روایت کی یہہ مالک اور دار قطنی نے **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نواح یمن میں سے کسی شہر کا حاکم کرکر بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہکر انکے ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہ لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب میں یہہ ہی لکہا تہا جو مذکور ہوا ہے ۞ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَةٍ فَقَضٰی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِهٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِیْ سِکَّةٍ مِّنَ السِّکَكِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّتَوَارٰی فِی السِّکَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ عَلَی الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نافع سے کہا کہ چلا میں ساتہہ ابن عمر کے واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی ابن عمر نے استنجے سے اور تہی حدیث اونکی اوس دن یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچے کے کوچوں میں سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق فارغ ہوئے تہے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اوسنے اونپر پس نجواب دیا اوسکو حضرت نے یہاں تک کہ جب قریب ہوا وہ شخص کہ چہپ جاوے بیچ کوچے کے مارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتہہ اپنے دیوار پر اور پہیرا اون دونوں ہاتہوں کو منہہ اپنے پر پہر مارا ہاتہہ اور پہر پہیرے ہاتہہ دونوں ہاتہوں پر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور کہا نہیں منع کیا مجہکو یہہ کہ جواب دوں تجہے سلام کا مگر یہہ کہ تہا میں بے طہارت روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جواب سلام کا اس لئے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہے اور افضل یہی ہے اگرچہ یہاں سے مسئلے نکلتے ہیں لیکن اعتبار

اصلاً کا لکھا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نہ جانا اور یہہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت پاخانہ سے نکلتے تھے اور ہمین قرآن
پڑہاتے تھے اور اور بعضی حدیثوں سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپس مین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب
اسکا یہہ ہی کہ بے وضو خود ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور کبھی عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کے یعنی جائز ہی ذکر بے وضو
لیکن افضل با وضو ہی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی
اوسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دے تا نسبت تکبر کی طرف نکیجاوے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی

ع وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سے یہہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس اوس حالت مین کہ وہ پیشاب کر رہے تھے پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اوسپر یہان تلک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکے اور کہا تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضأ تلک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اوسکا

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے پہر سوتے پہر جاگتے پہر سوتے روایت کی یہہ احمد نے **ف** پہلے ایک حدیث مین معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت مین حضرت وضو کر کر آرام فرماتے تھے پس یہان بھی یہی مراد ہی اور یہہ بات بیان جواز کے لئے کرتے تھے

ع وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہی شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائین ہاتھ اپنے کے پانی سات بار پہر دہوتے ستر اپنا پس بہول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پہر پوچھا

پھر پوچھا ابن عباس سے کہا نہیں جانتا میں پس پوچھا میں نے ابن عباس سے کہا کیا مانتے ہیں جو کچھ نہیں منع کیا تجھکو یہ کہ جانے پہر دیکھو کہ نے وضو نماز کا سا پہر پہلنے بدن سے پہلے پانی پہر کہا اسمیں صحیح ہے بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طہارت کرنے روایت کی یہ ابوداود نے

ف ان شیون میں جو ذکر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دہونیکا پہلے استنجا دہونیکے آیا ہے یا تو مطلق دہونا آیا ہے یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی میں ابن عباس ہی سے روایت ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دہوئے اور اسمیں بہی بلا قید گنتی کے ہے پس یہان جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دہونا ہاتہوکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص میں ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دہونے سات بار کا نہ پہنچا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہئے کہ عمل اوسکے یاد رکہے اور شیخ بہی چاہئے کہ شاگرد کو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ع ع

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلٰی نِسَائِہٖ یَغْتَسِلُ عِنْدَ ھٰذِہٖ وَعِنْدَ ھٰذِہٖ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَجْعَلُہٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ ھٰذِہٖ اَزْکٰی وَاَطْیَبُ وَاَطْھَرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہرے ایک روز اپنی بیویوں پر یعنی جماع کیا سب سے نہاتے نزدیک ایک کے اور نزدیک ایک کے کہا ابو رافع نے پس کہا میں نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیوں نہ کیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہے اور بہت خوش آیند ہے نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہے روایت کی احمد و ابوداود نے ف کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہے واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطییب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالہ اخلاق بد کے ہے اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتوں کے حاصل کلام یہ کہ اس طرح نہانے سے اخلاق برے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہیں اور اچھے اخلاق یعنے حلم و تقوی وغیرہما حاصل ہوتے ہیں اور اوپر جو گذرا کہ سب بیویوں سے حضرت نے صحبت کر کر اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور واسطے آسانی کے امت کے تہا اور افضل یہی جواب کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ع ع

وَعَنِ الْحَکَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَھُوْرِ الْمَرْأَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِھَا وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ

[حسن صحیح] اور روایت ہے حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو عورت کے روایت کی یہ ابوداود و ابن ماجہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ

بقیہ پانی وضو عورۃ کے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ سور یہاں بمعنے بقیہ پانی طہارت کے ہی اور دیکھو کہ بجاے
فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہ سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اسحدیث کی اور نہی یا بعد کی حدیث کی نہی تنزیہی
تاکہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھہ کہ حضرت نے بچے ہوے پانی بعضی بیویوں اپنی کے سے وضو کیا ہی ع ۵ وَعَنْ
حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ
كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ
بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ
فِي مُغْتَسَلِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ اور روایت ہی حمید حمیری سے کہا ملاقات
کی مینے ایک شخص سے کہ صحبت رکہی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکہی ابو ہریرہ نے کہا اوس نے
کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہاوے عورۃ ساتہہ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد
ساتہہ بچے ہوئے پانی غسل عورۃ کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو لین دونو اکٹہے روایت کی ابو داود
اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نے یہہ کہ کنگہی کرے ایک ہمارا ہر روز
یا پیشاب کرے غسل کی جگہہ مین اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس سے ف ہر روز کنگہی کرنی منع
فرمائی اسلیے کہ یہہ طریقہ بناو سنوار والونکا ہی سنت یہہ ہی کہ ایکروز درمیان کنگہی کیا کرے اور غسل کی جگہہ پیشاب
کرنا منع اسلیے کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہی ع ۵ بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ باب بیچ احکام پانی کے
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ
يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹہیرے ہوئے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پہر غسل کرے اوسمین یعنے دانا
عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پہر اوس سے نہاوے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت مسلم
کی مین یہہ فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹہیرے ہو مین اسحالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے

لے ابو ہریرہ کہ لیوے اوسمین سے لینے کر یعنے چلو لیکر اوپر پانی کے نہاوے ف مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہی کہ
کہ جو حکم جاری کا رکہتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اوسمین جائز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر کثیر ہی ہو
اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اوسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اوسکی دیکہا دیکہی اور بہی پیشاب کرین اور عادت
اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنے رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے نہی
جس صورتمین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے لئے ہی اسلئے کہ پانی نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنے جبکہ پانی بہت
ہووے نہی کراہت کے لئے ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اسلئے
لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکہا ہی علمانے کہ یہہ تمام تفصیل دنمین ہی اور رات کو قضائے
حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتے ہین جہان پانی ہوتا
کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتہ ڈالے پانی لینے کے لئے مستعمل نہین ہوتا
اور اگر ہاتہ ڈالے اوسمین تاکہ دہووے اوسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہی ح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے سے پانی ٹہرے ہوئے مین روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنِ
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ
ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ
قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہا لے گئی مجکو خالا میری طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای رسول خدا کے
تحقیق بہانجا میرا بیمار ہی پس ہاتہ پہیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لئے ساتہ برکت کے پہر وضو کیا پس پیا مینے پانی
وضو حضرت کا پہر کہڑا ہوا مین پیچہے پشت حضرت کے پس دیکہا مینے طرف مہر نبوۃ کے درمیان مونڈہون اونکے
مانند گہنڈی چہپر کہٹ کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف پانی وضو کے سے مراد ہی جو وضو کے بعد
برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضاء وضو سے گرتا جاتا تہا اور مہر نبوۃ مثل چہپر کہٹ کی گہنڈی کے تہی ہیئت اور
مقدار مین اور مہر نبوۃ اوسکو اسلئے کہتے ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت کی مذکور تہی کہ مہر نبوت
اونکے مونڈہے مین ہووے گی پس جب حضرت پیدا ہوئے تو اوس سے پہچانے گئے کہ یہی آخر الزمان نبی ہین پس علامت

بوی حضرت کی نبوۃ کی اور اوسکی بہت وجہ تسمیہ کی لکہی ہین بخوف درازی کے نہین ذکر کین اور اوسکے باطن مین لکہا
وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر مین لکہا تہا فتوجہ حیث ماکنت فانک منصور اور اوسکے پیدا ہونیکا وقت بعضون نے
تو یہہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر کے سیا گیا تو بعد اوسکے یہہ نمودار ہوئی اور بعضون نے کہا ہی حضرت کے
پیدا ہوتے ہی یہہ پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ یہہ سمیت حضرت پیدا ہوئے واللہ اعلم ۔ الفصل
الثانی فصل دوسری عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
الماء يكون في الفلاة من الارض وما ينوبه من الدواب والسباع فقال
اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث رواه احمد وابو داود والترمذي
والنسائي والدارمي وابن ماجة وفي اخرى لابي داود فانه لا ينجس روایت
ابن عمر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کیسے کہ ہوتا ہے بیچ جنگل زمین کے اور حال اوسکے
کیسے کہ نوبت بنوبت آتے ہین اوسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنے وہ آن کر اوسمین سے پیتے ہین اور لت پت کیا
کرتے ہین حال اوسکا کیا ہی فرمایا جو وقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اوٹہاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی
پڑنے سے روایت کی یہہ احمد ابوداود ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ نے اور بیچ اور روایت ابی داود کے یہہ ہی
کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا **ف** قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑہائی مشک پانی آتا ہی اور
قلتین ہین یعنے دو مٹکونمین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کا اونکے یہان کے حساب سے ساڑہے چہہ من علما نے
لکہا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ
اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سنا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثون کے سفر السعادۃ کے
مصنف نے کہ بڑے محدث ہین لکہا ہی کہ ایک جماعت علماء کی کہتی ہی کہ حدیث ٹہیک نہین اور ایک جماعت کہتی ہی
کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور اوستاد ہین بخاری کے اونہون نے کہا ہی کہ یہہ حدیث
ثابت نہین ہوئی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لکہا ہی علمانے کہ یہہ مخالف ہی اجماع صحابہ کے کہ ایک
زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تہا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہہ بات اکثر
صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علمانے کہ دو نون قلہ کو بعضے ضعیف
بیچ اندازہ اور حصر ٹہرا دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا [illegible]

اور اتنا ہوویگا تو نہیں کہ نجس ہوتا اور طحاوی کہ امام مذہب حنفی کے ہین اونہون نے کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن
ہم جو اوسپر عمل نہین کرتے سبب اوسکا یہہ ہی کہ قلہ کے کئی معنے آئے ہین مٹکہ کو بہی کہتے ہین اور مشک کو بہی اور چوٹی پہاڑ کو بہی پس
ساتہہ یقین کے نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اوس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے
ہین مذہب اونکا یہہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ
رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید
ہو جاتا ہی اور یہہ جو حدیث بیر بضاعہ مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شئ یعنے پانی پاک ہی نہین نجس کرتا اوسکو کوئی چیز اور
اسکو دلیل اپنی ٹہراتے ہین اصحاب ظواہر مراد ساتہہ اوسکے پانی کثیر ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نے
بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالک رح کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہی اور
جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتے ہین کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور
امام اعظم رح اور اونکے مذہب والے کہتے ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایکطرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے
وہ کثیر ہی ورنہ قلیل اور بعضے متاخرین نے دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ۱۲ ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ
الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ
شَيْءٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا
کہ کہا گیا ای رسول خدا کے کیا وضو کرین ہم کوین بضاعہ کے سے اور وہ کنواہی کہ ڈالے جاتے ہین اوسمین کپڑے
حیض کے اور گوشت کتونکے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوے کا
پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز یعنے جبتلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور نسائی نے ف بیر بضاعہ نام کنوے کا ہی مدینہ مین وہ ایسی جاپر تہا کہ رو نالیے کی اوسپر آتی تہی اور رو
نالیون مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوے مین گر پڑتی تہی پس اوسکو نقل کرنے والے نے تعبیر اسطرح کیا کہ وہم جاتا
اسکا کہ لوگ اوسمین نجاست ڈالتے تہے عیاذا باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہوسکتی وہ تو
افضل مومنین تہے ایسی بات ہوا کرتے پس پانی اوسمین بہت تہا اور چشمہ دار تہا بلکہ لکہا ہی علما نے کہ وہ جاری
تہا اسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کی طرف مثل نہر جاری کے اور اسکا حکم حضرت سے پوچہا جواب مین اوسکے

پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے کوئی یہہ سمجھے کہ کوئی پانی پلید نہیں ہوتا
تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہہ چاہئے کہ یہہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علماء سے بہی منقول ہی کہ کنوئے کے چشمہ دار
حکم پانی جاری کا رکہتا ہی ع ح ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ
فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
پس کہا ای رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریا شور مین یعنے اوسکی کشتی مین اور اوٹہاتے ہین ساتھ اپنے تہوڑا پانی
شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اوس پانی کے تو پیاسے رہین پس کیا حکم ہی آیا وضو کرین ساتھ پانی دریا شور کے یعنے یا تیمم کرین
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اوسکا اور حلال ہی مردار اوسکا روایت کی یہہ مالک
اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف میتہ اوسکو کہتے ہین کہ آپسے مرجاوے بغیر ذبح
کیے پس مراد میتہ سے یہان مچھلی ہی کہ اوسکو ذبح نہیں کرتے شکار کرنا اور نکالنا اوسکا پانی سے یہی ذبح اوسکا ہی اور جو مچھلی
کہ پانی مین مرجاوے وہ ہمارے مذہب مین حلال نہیں اور مچھلی دریائی جانورون مین سے بالاتفاق حلال ہی اور اور
جانورونمین اختلاف ہی فقہ مین دیکہنا چاہئے ع ح ٭ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ
قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی زید سے اونہون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے انکے رات جن کی مین کیا ہی چہاگل تیری مین کہا مینے نبیذ ہی یعنے شربت
کہجورونکا فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا روایت کی یہہ ابوداود نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے
پس وضو کیا اوس سے اور کہا ترمذی نے ابوزید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود نے

ابن مسعود سے کہ نہ تہا مین رات جنون کی مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ مسلم نے
ف رات جن کی اوس رات کو کہتے ہین کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے اور آنحضرت نے
اونکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اونپر پڑہا اور اونہون نے اپنی قوم مین جا کر حقیقت حال کی بیان کی
چنانچہ سورہ جن مین یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہی کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کے
ساتھ نہ تھے تو حدیث جو ذکر کی گئی کہ دلالت انکی ہمراہی پر رکہتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتے ہین کہ خرما
پانی مین ڈال رکہتے ہین اور چند روز رہنے دیتے ہین اوسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اوسمین
آجاتی ہی جبتک وہ تیز تند ہو وے حلال ہی چنانچہ آنحضرت کے لئے بھی بنا یا تہا پس وضو اوس سے کرنا مختلف
فیہ ہی امام اعظم رح کے نزدیک یہہ ہی کہ اگر پانی خالص نپا وے جائز ہی اوس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے
تیمم جائز نہین اور یہی حدیث ابو زید کی دلیل انکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن
کرتے ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک محققین کے معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہی
اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت دعوت
جنات مین مشغول ہوئے ابن مسعود کو ایکجائے بٹہا گئے اور دائرہ انکے گرد کہینچدیا تا اوس دائرہ سے باہر نہ نکلین
اور یہہ جو کہا کہ اوس شب مین آنحضرت کے ساتھ نہ تہا مراد یہہ ہی کہ وقت ہم کلام ہونے کے جنات سے
حاضر نہ تہا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت کے ہمراہ نہ تہا مین آخر شب کو ملا ۱۲ ح ٭ وَعَنْ كَبْشَةَ
بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ
عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ
حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ
أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا
لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تہے وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے اونکی جورو تہی تحقیق
ابا قتادہ یعنے سسر اوسکا آیا اوسکے پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اوسکے پانی وضو کا یعنے پاس رکہا

پس آئی بلی پینے لگی اوس سے پانی پس جہکا دیا ابو قتادہ نے واسطے اوسکے باسن یعنے تا باسانی پی لیوے
یہان تلک کہ پیا اوسنے کہا کبشہ نے پس دیکہا ابو قتادہ نے مجکو کہ دیکہتی ہون مین طرف اونکے پس کہا کیا
تعجب کرتی ہی تو اے بہتیجی میری کہا کبشہ نے پس کہا مینے ہان پس کہا ابو قتادہ نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پہرنیوالی ہی تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی
اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابو قتادہ نے کبشہ کو بہتیجی کہا اس لئے کہ
عادت بعضے عربکی ہی کہ بعضے مخاطب کو بہتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بہائی چارہ
اسلام کا سمجہتے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر
مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف بمعنے خادم کے ہی بلیون کو خادم فرمایا اس لئے کہ یہہ بہی خدمت کرتی
ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا انکی خبرگیری مین بہی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون کے یا مانند
خادمون کے پہرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ بلیان گرد تمہارے بہت پہرتی رہتی ہین مانند خادمون کے
اگر حکم ساتہہ نجاست جہوٹے اونکے کے کرین تو تمپر بہت دشوار ہی پڑے پس اس لئے اجازت دی کہ جہوٹہہ
اونکا نجس نہین ہی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جہوٹہ اونکا پاک ہی مذہب شافعی یہی ہی اور ابو حنیفہ رح
کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوائے اسکے جہوٹہہ کے نملے اوس سے وضو کرے اور تیمم نکرے اور اگر
پاک پانی موجود ہو اور اسکے جہوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہہ مکروہ اس لئے کہتے ہین
کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ نجس ہوتا ہی لیکن یہہ حدیث انہا من الطوافین معارض
اوسکی پڑی پس یہہ نجاست سے کراہت کی طرف لے آئی ✿ ع ح ✿ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ
بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ
فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهَا
فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی داود بن صالح بن دینار سے اونّے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالی

خرید لیا اوسکی نے بہیجا اوسکو ساتہ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا اوسکی نے پس پایا مینے عائشہ کو نماز پڑہتے

پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکہدے پس آئی بلی پس کہایا اوسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ

نماز سے کہایا اوسی جگہ سے کہ کہایا تہا بلی نے پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہے پہرنیوالون مین سے تم پر اور تحقیق دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو

کرتے تہے ساتہ بچے ہوئے پانی بلی کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ نے پہلے

ساتہ ہاتہ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہے کیونکہ یہہ عمل کثیر نہین ہے

اور مفسد نماز کا یا کلام ہے یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تہے ساتہ بچے ہوئے پانی بلی سے جو کہ اسکو مکروہ

تنزیہی کہتے ہین پس اونکے نزدیک یہہ حدیث محمول ہے اوپر عمل کرنیکے ساتہ رخصت کے اور بیان جواز کے

اور جو کہ پاک کہتے ہین اونکو حاجت تاویل کی کچہہ نہین اور کہا ہے علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہے پانی بلی کا جہوٹا

ع ح ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے جابر سے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتہ اوس پانی کے

کہ جہوٹا کیا ہو گدہون نے فرمایا کہ ہان اور ساتہ اوس پانی کے کہ جہوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہہ شرح السنہ مین

ف اس سے معلوم ہوا کہ جہوٹہ درندون کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک جہوٹہ درندونکا

نجس ہے کیونکہ لعاب اونکا اوسمین پڑتا ہے اور وہ اوسکے گوشت سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اسکی

طہارت مین وارد ہوئی ہین اونکی صحت مین کلام ہے اور اگر صحت کو ہی پہنچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضونکا

ہے کہ جنگل مین ہوتا ہے چنانچہ حدیث یحیی اور ابو سعید سے کہ آگے آوینگی یہہ بات معلوم ہوتی ہے اور اگر پانی اور

درندے علی العموم مراد ہوون تو لازم آتا ہے کہ جہوٹہ کتے کا بہی پاک ہو باوجودیکہ یہہ کسی نے نہین کہا ہے پس معلوم ہوا

کہ یہہ شبہ ہے حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اوسکا پکڑ لیوے

اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کہیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہے اسلئے کہ غصے کے

حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہے اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کہیلنے کی حالت مین منہ سے

پکڑتا ہے جس سے تر ہوتے ہین کذا فی المحیط اور جہوٹہ گدہونکا اور خچرونکا مشکوک ہے بسبب [illegible] کہ تعارض ہے

حدیثوں میں بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہے اور بعضی سے اباحت چنانچہ مرقاۃ میں دونو روایتیں مذکور ہیں اور صحابہ میں بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمر مکروہ سمجھتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے ۱۲ ع ح وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میمونہ ایک کٹھرے میں کہ اوسمیں تہا نشان لگے آٹے کا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تہا اور اثر آٹیکا کٹھرے میں بہت تہا کہ پانی متغیر ہوجاتا یہہ کہا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر ہی ہوجاوے وضو اوس سے جائز ہوتا ہے مگر پانی اوس سے گاڑہ ہوجاوے تو نہیں درست ہوتا ۱۲ ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ روایت ہے یحییٰ بن عبد الرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ میں کہ اونمیں تہے عمرو بیٹے عاص کے یہان تک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو یعنے خبر دینا ترا اور نہ دینا برابر ہے ہمارے نزدیک اسلئے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندوں پر اور آتے ہین درندے ہمپر یعنے چہہ حرج نہیں پانی بہت ہے کبھی ہم آتے ہین اوسپر کبھی وہ روایت کی یہہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا زیادہ کیا بعضے راویوں نے قول حضرت عمر کیمیں یہہ کہا اور تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے واسطے درندوں کے ہے وہ چیز کہ لیلین پیچ پیٹوں اپنے کے اور جو باقی رہے پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہے اور قابل پینے کی ہے وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ

عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے حوضون سے کہ درمیان

مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتے ہین اونپر درندے اور کتے اور گدھے طہارت کرنیسے اونسے یعنے اونکے پانی کا

حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہوجاتی اوس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہے وہ چیز کہ اوٹھایا اونھون نے

پیٹون اپنے مین اور ہمارے لئے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اور یہی حدیث

اور یہہ حدیث بیچ حق حوضون کے فرمائین کہ پانی اونمین بہت ہوتا تہا اور تہوڑے پانی کا یہہ حکم نہین ۱۲ ع

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی گرم کئے

ہوئے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہے بیماری برص کیلئے یعنے سفیدی کو روایت کی یہہ دارقطنی نے

ف پانی گرم کئے ہوئے آفتاب سے بعضون نے تو یہہ مراد لی ہے کہ دہوپ مین رکہہ کر گرم کرین اور ظاہر یہہ ہے

کہ مطلق مراد ہے یعنے گرم گرم کرین خواہ پہلے سے رکہا ہو اور دہوپ کے آنے سے گرم ہو گیا ہو عادۃً اور کہا میرک شاہ نے

کہ یہہ حدیث یعنے قول حضرت عمر کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث

ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اوسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر

صحت اسکے مراد یہہ ہے کہ عادت اور دوام اسپر کرے اور تینون اماموں کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا

مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے ہان اختلاف ہے صحیح قول تو یہہ ہے کہ اونکے نزدیک مکروہ ہے اور اونکے علماء متاخرین

نے یہہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہین ۱۲ ع ح

بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے نجاستون کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دہووے اوسکو سات بار روایت کی

یہہ بخاری مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جسوقت کہ چاٹے اوسمین کتا

بہی ہی دہوئے اوسکو سات بار پہلا اونکا ساتھ مٹی کے بعضی سات بار مین سے پہلی بار مٹی سے و حروف کہ نجس یا مٹی سے نہین کہا ہے یا ہوئے اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر مجتہدین کا ہی اور مذہب بعضون المعروف کا ہی یہی ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم ہے کا اور نجاستونکا ساتھ کہ تین بار دہونا کفایت ہی کہ وہ کہتے ہین حدیث جو سات بار دہونا آیا ہی بنا بر احتیاط کے ہی نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تہا بعد از ان منسوخ ہوا و عہم

ح وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی سے کہا کہڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچھے پڑے اوسکے لوگ پس کہا واسطے اونکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوا اسکے نہین کہ بہیجے گئے تم آسانی کرنیوالے اور نہین بہیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اوس ڈول کو کہتے ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بہرے ہوئے ڈول کو کہتے ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تہے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھہ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہوجاتی ہی ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اگر اوچہل کر کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پڑے نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہی مختار یہہ ہی کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہہ کے وہان سے جدا ہووے پاک ہی اور اگر پہلے پاک ہونے جگہہ سے جدا ہووے پلید ہی اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہونا ہے کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہوجاوے خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی اور کہرچنا زمین کا اور خاک کا اوٹہانا اوس سے واجب نہین اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہی اور پہلے خشک ہونے سے اوسے پاک کیا چاہین تو مٹی وہان سے کہرچکر اوٹہا ڈالین تا پاک ہووے ہمارے علما یہہ جواب دیتے ہین کہ اس حدیث سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نے وہان مٹی پڑی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اسلیے ڈالا ہو کہ نجاست

کا نام اوس سے صاف ہو جاوے اور بو اور رنگ اوس کا بسبب ہوا پانی کے جاتا رہے اور پاک سمجھے خشک ہونیکے چھوڑ دیا ہو
اور ... اس سے صاف ہو اور بہت سی دلیلیں مرقاۃ میں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جسے شبہ ہو اوس میں دیکھ لے

ح ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ
فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ
اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا اوس وقت کہ تھے ہم مسجد میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہوکر پیشاب کرنے لگا مسجد میں پس کہا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کینے بازرہ بازرہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چھوڑ دو اوسکو یعنی
بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کئی جگہ پہیل گی اب تو ایک ہی جگہہ ہے پس چھوڑ دیا اوسکو یہاں تک
کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدیں
نہیں لایق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہہ مسجدیں واسطے ذکر اللہ کے
ہیں اور واسطے نماز کے اور پڑہنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو
شک ہے کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند اسکے کہا انس نے حکم کیا ایک شخص کو قوم میں سے پس لایا دول
پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ
قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ
ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے

کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو کوئی ہم میں سے جو عورت
کہ پہنچے کپڑے اسکے کو خون حیض کا کیطرح کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پہنچے کپڑے ایک تمہاری کو
خون حیض سے پس چاہیے کہ ملے چٹکیوں سے پھر دہوے اسکو ساتھ پانی کے پھر نماز پڑھے اوسمیں اور روایت کی یہہ حدیث
بخاری نے مسلم نے وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ
فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ
وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مینے حضرت عائشہ
سے حال منی کے جو لگ جاوے کپڑے کو کہا حضرت عائشہ نے کہ تہی مین دہوتی اوسکو کپڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دہونے کا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے ف
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی
کے نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کے ۞ ح ۞ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ
اور روایت ہی اسود اور ہمام سے کہ وہ دونوں نقل کرتے ہین حضرت عائشہ سے کہا اونہوں نے کہ تہی مین رگڑتی
منی کو یعنے خشک منی کپڑے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور
اسود کے کہ نقل کیا دونوں نے حضرت عائشہ سے مانند اسکے اور اوسمین یہہ بھی ہی کہ پہر نماز پڑھتے اوسمین ف
یہہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہی کہ تر منی کو دھووے اور کافی ہی کہ کپڑے
کے اندر سرایت نکرے بعد خشک ہونے کے رگڑ کر چھڑا ڈالے ۞ ع ۞ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ
أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ
فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس بنت محصن سے
کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کہایا تہا اوسنے کہانا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا
اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی

پانی نہیں بہایا اوس جگہ اور نہیں دہویا خوب ملکر اوسکو روایت کی ہے بخاری و مسلم نے **ف** مذہب امام شافعی
کے بیچ یہ ہے کہ اگر بچہ شیر خوارہ کہ ہنوز اناج نہیں کہاتا ہے پیشاب کردے تو چھینٹے اوسپر چہڑکنا کفایت کرتا ہے حاجت
دہونیکی نہیں اور ظاہر اس حدیث سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ہر حال
دہونا ہی چاہئے اور مراد نضح یعنے چہڑکنے سے کہ اس حدیث میں آیا ہے اونکے نزدیک دہونا ہے اور لگے چوکنا
کہ نہیں دہویا اوسکو یعنے مبالغہ دہونے میں نہیں کیا ہے معنے اسلئے لیتے ہین کہ بعض حدیثین مثل [illegible]
من البول او ما تقدم اسکے دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر لڑکے کے پیشاب کو دہوے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح
بہانا پانی کا ہے بغیر ملنے اور نچوڑنیکے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لڑکونکو لیجانا بزرگون کے پاس برکت
حاصل کرنے کے لیے اور مستحب ہے تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سے ع ع ○ وعن عبد الله
بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب
فقد طهر رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جس وقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہے روایت کی
یہ مسلم نے **ف** دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنیکو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چہال وغیرہ سے
ہوتی ہے یا آفتاب میں رکہہ کر خشک کرتے ہین اور بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت
چارون اماموں کے نزدیک ثابت ہے امام اعظم رح کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہے سوائے چمڑہ سور اور آدمی کے
اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بہی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت
سے پاک ہو جاتا ہے لیکن سور اور آدمی کا مستثنیٰ ہے سور کا بسبب نجس عین ہونیکے نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب
بزرگی اوسکے ع ع ○ وعنه قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت
فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا اخذتم اهابها فدبغتموه
فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها متفق عليه اور روایت ہے
اونہین سے کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تہی پس مر گئی بکری پس گذرے اوسپر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تمنے چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتے ساتہہ
اوسکے پس عرض کیا اونہوں نے تحقیق وہ مردار ہے پس فرمایا سوا اسکے نہیں حرام کیا گیا ہے کہانا اوسکا روایت کی

یہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے چمڑے کہ پاک کرتے ہیں جیسے بھی وہ ہو
بعد مرنیکے حرام ہوئے اور سوا اونکے اور چیزوں سے مانند چمڑے دباغت کئے ہوئے اور دانت اور بال اور دودھ
اور مانند اسکے فائدہ اوٹھانا یعنی سودا کرنی اور کام میں لانا جائز ہی ع ٭ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا
نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کیسے کہا کہ مر گئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اوسکیکو ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنی
کھجور اور پانی ڈالتے تھے اوسمین یہان تلک کہ ہو گئی مشک پرانی روایت کی یہ بخاری نے الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ الْبَسْ
ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى
وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي
رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ
وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہی لبابہ بنت حارث سے کہا تھے حضرت حسین بن علی بیچ
گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا اون کے کپڑے پر پس کہا مینے پہنیے کپڑا اور دیجے
مجکو تہبند اپنا تاکہ دہوؤں مین اوسکو فرمایا سوا اسکے نہین کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسے اور چھینٹا دیا
جاتا ہی پیشاب لڑکے کیسے روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داود
اور نسائی کے ابی السمح سے منقول ہی کہ کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب
لڑکے کیسے ف کہا طحاوی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد تریڑا دینا ہی اور دہونے سے دہونا ساتھ مبالغہ کے
مراد ہی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ لاگیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا تریڑا دو
اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دہونا ہی مگر کافی اسمین تریڑا دینا ہی یعنی
احتیاج نچوڑنے کی نہین اسلئے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ
کے بہت پھیلتا ہی اوسکو خوب طرح دہونا چاہئے ع ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِہٖ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَہٗ طَہُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے ایک تمہارا ساتھ پاپوشوں اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اوسکے پاک کرنیوالی ہے روایت کی یہہ ابو داود نے اور واسطے ابن ماجہ کے ہے معنے اسکا ہیں ف نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کے مراد گندگی سے گندگی تہدار خشک ہے کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوے پس رگڑ دیا زمین سے تو پاک ہو جاتا ہے اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اور امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک یہہ قول قدیم مراد عام ہے یعنے خشک ہو یا تر رگڑنے زمین سے پاک ہو جاتا ہے اور فتوی مذہب حنفی میں اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہے کہ تہدار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑ دے تو پاک ہو جاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہہ ہے کہ دہونا ہی چاہیے پانی سے اور یہہ اختلاف نجاست تہدار ہی میں ہے یعنے گوبر وغیرہ اور غیر تہدار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دہونا ہی واجب ہے بالاتفاق ۱۲ ع ح وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ لَہَا امْرَاَۃٌ اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَہِّرُہٗ مَا بَعْدَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَا الْمَرْاَۃُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاہِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اوسکے ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ جواب مثل اس سوال کے پاک کرتی ہے اوسکو وہ چیز کہ بعد اوسکے ہے روایت کی یہہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ابو داود اور دارمی نے وہ عورت پوچہنے والی تہی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اوسکے ہے یعنے بعد اوسکے کہ جگہہ ناپاک میں راہ چلے اور خاک دامن کو پہنچے پاک ہو جاتا ہے یہہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگجاوے اور پاک زمین پر پہر چلے تو زمین کی لگکر جہڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتی ہے یہہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسی لیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا اگر پلید ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دہونیکے بخلاف جوتہ موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ا[illegible] ن ہے کہ پاک ہو جاتے ہیں ساتہہ رگڑنے کے اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی

اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ع ح ع ﴿ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پہننے چمڑے درندون کیسے اور سوار ہولیسے اوپر روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف درندے
مثل شیر اور چیتے وغیرہ کیسے اور سوار ہونیسے اوپر مراد ہی بچھا کر بیٹھنا اور یا زین پر ڈال کر سوار ہونا اور
اور سبب انکے منع کا یہہ ہی کہ یہہ عادت متکبرون کے ہی پس یہہ نہی تنزیہی ہی اور جو کہتے ہین کہ بال مردار کے
نجس ہین دباغت سے پاک نہین ہوتے انکے نزدیک یہہ نہی تحریمی ہی ح ﴿ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ
عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے
اونسے نقل کیا اپنے باپ سے اونہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرت نے استعمال چمڑے درندون کے سے
اور ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہہ کہ بچھائے جاوین چمڑے
انکے سے بھی منع کیا ﴿ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اونسے مول چمڑے درندون کا روایت کی یہہ ترمذی نے ف
مول چمڑے درندون کا یعنے بیچنا اور مول لینا اونکا مکروہ ہی کہا ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے
اور فتاوے قاضی خان مین یہہ ہی کہ بیع جلدون مردار کی باطل ہی پہلے دباغت کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ مین
سفیدی چھوٹی ہوئی ہی عبارۃ مذکورہ پیچھے لاحق کیا گیا ہے ع ﴿ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ
قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ
بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے
ساتہ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ساتھ
چمڑے اور پٹھے کے پہلے دباغت کرنیسے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنے کے جائز ہی اکثر حدیثون سے یہہ بات معلوم
ہی اور اکثر علما کا یہی مذہب ہی ہی ع ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة اذا دبغت رواه مالك وابو داود اور
روايت ہی حضرت عايشہ سے کہ تحقيق رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہہ کہ فائدہ اوٹھايا جاوے ساتھ چمڑے
مردار کے جبکہ دباغت کيا جاوے روايت کي يہہ مالک اور ابو داود نے **ف** چمڑے مردار کے حق مين امام مالک کہ
سے دو روايتين ہين ظاہر تر روايت يہہ ہی کہ بعد دباغت کے پاک ہو جاتا ہی ليکن استعمال نہ کيا جاوے مگر بيچ
چيزون خشک کے اور پانی کے اور سواری کے اور تيلي چيزون مين نہ استعمال کيا جاوے ھذع وعن
ميمونة قالت مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون
شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم
اهابها قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها
الماء والقرظ رواه احمد وابو داود اور روايت ہی ميمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ عليہ وسلم
کيتے شخص قريش مين سے کھينچتے تھے اپني بکري موٹي ہوئي کو مانند گدھے کے پس فرمايا واسطے اون کے رسول خدا صلے
اللہ عليہ وسلم نے کاش کے ليا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کيا اونہون نے تحقيق يہہ مردار ہی يعنے ذبح کي ہوئی نہين ہی پس فرمايا
رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے پاک کرتا ہی اسکو پاني اور پتے کيکر کے يعنے دباغت اس سے ہو جاتی ہی روايت کيا
يہہ احمد ابو داود نے **ف** يعنے اس سے طہارة کاملہ حاصل ہو جاتي ہی پس طہارت منحصر نہين ہي بيچ نمک وغيرہ کے
وغيرہ سے بہي ہو جاتي ہی ليکن مستحب يہي ہی جيسا کہ بيان فرمائي ھذع وعن سلمة بن المحبق
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء في غزوة تبوك على اهل بيت فاذا
قربة معلقة فسال الماء فقالوا له يا رسول الله انها ميتة فقال دباغها طهورها
رواه احمد وابو داود اور روايت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقيق رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم آئے بيچ غزوہ
تبوک مين اوپر گہر ايک شخص کے پس ناگہان ايک مشک تہي لٹکي ہوئي پس مانگا پاني پس کہا لوگون نے واسطے حضرت کے
يا رسول اللہ تحقيق يہہ مردار ہی يعنے چمڑہ دباغت کيا ہوا مردار کا ہی پس فرمايا دباغت اسکا پاک کرنيوالا ہی اسکو روايت
کي احمد ابو داود نے

الفصل الثالث. فصل تيسري

عن امرأة من بني عبد الاشهل
قالت قلت يا رسول الله ان لنا طريقا الى المسجد منتنة فكيف نفعل اذا مطرنا
قالت فقال اليس بعدها طريق هي اطيب منها قلت بلى قال فهذه بهذه رواه

أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کی تھی کہا کہ کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق ہمارے
ہمارے ہی راہ طرف مسجد کے گندی ہے پس کس طرح کرین ہم جس وقت کہ مینہ برسائے جاوین کہ اوس عورت نے پس فرمایا حضرت نے
کیا نہین ہے اوسکے آگے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اوس نے کہا مینے ہان فرمایا پس یہہ بہتر ہے اوسکے روایت کی یہہ ابو داود نے
ف یعنے گندی راہ مین جو نجاست لگتی ہے اور پہر راہ پاک مین آتی ہے اوس نجاست سے پاک ہو جاتی ہے بسبب رگڑ
جانیکے زمین پاک پر یہنے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری فصل مین گذری قریب مین
پیشتر یہہ مقدار نجاست کے حق مین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یون پاک ہو جاتے ہین اور پاپوش اور
مثل اوسکے جوتہ اور کپڑیکو یا بعض بدن وغیرہ کو لگے تو بغیر دہونے کے نہین پاک ہوتا اور اسیطرح کپڑے مین سے
نجاست تنہا ہی بغیر دہونیکے نہین پاک ہوتی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہا نماز پڑہتے ہم ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو
کرتے تھے ہم یعنے نہ دہوتے پانو زمین پر چلنے سے روایت کی یہہ ترمذی نے ف یعنے پانو اور جوتہ وغیرہ جو
نجاست مین بہر جاتا بسبب چلنے راہ کے تو پہر دہوتے نہ اوسکو یہہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر لگجاتی تو پاک
زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دہونیکی نہین تہی اور تر نجاست جو لگجاتی سب علما کے نزدیک دہونا چاہیے
یا مراد یہہ ہو کہ گرد و غبار لگجاتا تو دہوتے نہین ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ
تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے
کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تہے صحابہ کہ دہوتے ہون کچہ بسبب اونکے روایت کی
یہہ بخاری نے ف یعنے ابتداے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تہا کبہی کبہی کتے خشک چلے آتے تہے پس دہونا اوسکا ضرور
نجانتے تہے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهٗ
فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ [illegible] نہین ڈر ساتہ پیشاب اوس جانور کے کہ کہایا جاوے گوشت اوسکا اور بیچ روایت جابر کے ہے کہ کہا

[illegible] جانور کہ کہا جاوے کہ نشت اوسکا بس نہین معا نقب ہت اب اسکے روایت کی یہہ احمد اور دارقطنی نے

ظاہر اسی حدیث سے تمسک کیا ہر امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب اون جانورونکا

کہ کہائے جاتے ہین پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علماء کے نزدیک نجاست خفیفہ ہی وہ کہتے ہین

اوسکے مقابلہ مین یہہ حدیث عام واقع ہوئی ہی استنزہوا من البول فان عامة عذاب القبر منہ یعنے پاکی حاصل کرو

پیشاب سے اس لئے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہی بموجب اسکے ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہی پس احتیاط یہی چاہتی ہی

کہ اسکو بھی نجس کہین ۴ ع ح ۴ بَابُ الْمَسْحِ عَلَے الْخُفَّيْنِ باب بیچ بیان مسح کرنے کے موزون پر

ف مسح موزون کا جائز ہی ساتہہ سنت اور آثار مشہورہ کے اور تصریح اسکی ہی ایک جماعت نے حافظون حدیث

کیسے کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہوا اور جمع کئے ہین بعضے محدثون نے راوی اوسکے صحابہ سے اسی سے زیادہ ہوتے

ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی اونمین ہین اور ابن عبد البر نے کہا کہ نہین جانتا مین علماء سلف سے کسیکو کہ اوسنے انکار اسکا کیا ہو

اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مینے کہ سب اعتقاد اسکا رکہتے تھے اور کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا

مجہے اوسپر کہ قبول نرکہے مسح موزہ کو اس لئے کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین پہنچی ہین معنے تواتر کے ہین

اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ قائل نہوا مین ساتہہ مسح موزہ کے یہان تک کہ پہنچین حدیثین مجہے مانند روشنی آفتاب کے

بعد اسکے جاننا چاہئے کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہی اور دہونا پاؤنکا عزیمت یعنے اولی اور ہدایہ مین ہی کہ جو کوئی

اعتقاد نرکہے مسح موزہ کا وہ بتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد رکہے اور مسح نکرے لیسبب عزیمت کے وہ ثواب دیا جاتا ہی

اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ علماء کو اختلاف ہی آپسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اوسکو اوتار کر پاؤن دہونے

افضل ہین بعضون نے کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین رد ہی اہل بدعت کا یعنے روافض وخوارج کا کہ وہ

طعن کرتے ہین اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے علماء یعنے شافعیہ کا یہہ ہی کہ دہونا

[illegible] افضل ہی اس لئے کہ یہہ اصل ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ ترک نکرے مسح کو اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ آنحضرت کو

تکلف نتہا دونو چیزون مین اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اوتارتے پاؤن دہونیکے لئے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ پہنتے مسح کے

لئے اور علماء کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچھی بات یہی ہی کہ موافق سنت کے ہو یعنے بیتکلفی رکہے [illegible]

ع ح ع الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ

[illegible] عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے
شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علی بیٹے ابیطالب سے مدۃ مسح کرنیکی موزوں پر پس کہا حضرت
علی نے مدۃ ٹہیرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لئے اور ایکدن اور ایک رات
مقیم کیلئے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے مسافر تین دن اور تین رات تلک مسح کیا کرے اور مقیم ایک دن ایک رات
اور ابتدا اس مدۃ کی جمہور علماء کے نزدیک اوس وقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلا ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر
موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایکدن ایک رات گنی گا ع ۞ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ
فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً
قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ
وَوَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ
كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ
وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ
خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ
وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ
مَعَهٗ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہ تحقیق وہ یعنی انہوں نے جہاد کیا ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کے پہلے فجر کے پس اوٹہائی میں نے ساتہہ اونکے چھاگل پس جب پہرے
شروع کیا میں نے پانی ڈالنا ہاتہوں اونکے پر چھاگل سے پس دہوئے دونوں ہاتہہ اپنے اور موںہہ اپنا اور تہا اونکے
جبہ صوف کا شروع کیا کہولنا ہاتہوں اپنے سے پس تنگ ہوئیں آستینیں جبہ کی پس نکالے آپ نے دونوں ہاتہہ نیچے جبہ کے اور ڈالدیا

جب کو اپنے مونہہ پر اور دہوئے دونون ہاتہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنے چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر
پہر قصد کیا یعنے نکالنی مین دونو موزہ اونکے پس فرمایا چہوڑ دیے انکو پس تحقیق مینے پہنا تہا انکو اوسی حالت
مین کہ پاک ہے یعنے پانو پس مسح کیا اونپر پہر سوار ہوئے اور سوار ہوا مین پس پہنچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم
کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کے یعنے نماز صبح کے اور نماز پڑہواتے تہے اونکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہا دی تہی لوگونکو
ایک رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہے ہٹنے کا یعنے تا حضرت امامت کرین
پس اشارہ کیا حضرت نے طرف اونکے کہ یونہی گذارہ پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے
ساتہ اونکے یعنے دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبدالرحمن نے کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور کہڑا ہوا مین ساتہ اونکے پس پڑہی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسے روایت کی یہہ مسلم نے ف حضرت
پیچہے کے پاخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادۃ کے سب
سامان عبادت کا درست کرے اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروا دے تو جائز ہے
اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتہون کے دہونیکے دہونا مونہہ کا ذکر یا کلی اور ناک مین پانی دینا ذکر کیا اختصار کے لئے
یا ازراہ نسیان کے یا اس لئے کہ وہ داخل ہین مونہہ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنیکے یہہ معنے ہین کہ چوتہائی سر پر
مسح کر کر ادائے سنت کیلئے بجائے مسح تمام سر کے پگڑی پر کر لیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہے اور دوسری
رکعت مین اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والیکا اقتدا کرے تو جائز ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا
کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہے امامیہ کا کہ وہ کہتے ہین شرط ہے اور آخر حدیث سے یہہ معلوم ہوا
کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتہ پڑہنی رہ جاوے تو وہ اوسکے ادا کے لئے تب اوٹہے کہ امام جب سلام پہیر چکے
چنانچہ امام شافعی کے نزدیک تو پہلے سلام امام کیے اوٹہنا جائز ہی نہین اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے
مگر جس صورت مین جانتا ہے کہ اگر نہ اوٹہونگا تو نماز فاسد ہو جائیگی مثلا اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کے سلام کا
کرتا ہے تو خوف ہے طلوع آفتاب کا اس صورتمین جائز ہے کہ اوٹہ کہڑا ہووے پہلے سلام امام کیے اور اس مسئلہ کی تفصیل
فقہ مین لکہی ہے وہان دیکہنا چاہئے اور یہہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے
اور معلوم ہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے کہ امام کا انتظار نکرین لیکن جس صورتمین جانتے ہوین آنا امام کا
تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب مسجد کے ہے تو مستحب ہے نماز کی خبر کر دینی اوسکو وقت نماز شروع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِي سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى روایت ہی ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ رخصت دی اونہوں نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جو وقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہہ کہ مسح کرے اونپر روایت کی یہہ اثرم نے اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی اسیطرح ہی منتقی مین کہ کتاب ہی ابن تیمیہ حنبلی کی

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی صفوان بن عسال سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جو وقت کہ ہوتے ہم مسافر یہہ کہ نکالین ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالین ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہہ ترمذی نسائی نے **ف** یعنے غسل جنابت کیلئے موزے اوتار نیکو فرماتے کہ اسحالت مین مسح درست نہین اور پاخانہ یا پیشاب یا سونیکے بعد جو وضو کرتے تو حکم تہا کہ موزے اوتارین نہین اور مدۃ مذکورہ تک مسح کیا کرین ہرج

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اوسکے روایت کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث معلول ہی اور پوچہا مینے ابازرعہ اور محمد یعنے بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونون نے یہہ نہین صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہی اسکو ابوداود نے **ف** امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہی اور نیچے یعنے تلوے پر سنت ہی اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک پشت قدم فقط کرتے دلیل اونکی یہی ہی کہ اس حدیث مین علماء نے کلام کیا ہی اور اسکے مقابلہ مین اور حدیثین [illegible]

واقع ہوئی ہین پس اوسپر عمل کرنا چاہئے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہی کہ اوسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ
نقصان کرتا ہو اوسپر کہ موافق اوس حدیث کے عمل کرین اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہہ ہی کہ متصل ہونا اس حدیث کا
ساتھ مغیرہ کے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہی اوس تک پہنچی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی
کہ روایت کیا ہی اسکو ثور بن یزید نے اوسنے رجاء بن حیوہ سے اوسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہین رکھتا ہی رجاء سے
اور مسح اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزون پر بلا ذکر اعلے اور اسفل کے اور حدیث اینہ مین
آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کے رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہی اور یہہ اسباب عدم صحت اوسکے ہین ۞ ع ح ۞ وَعَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اونہی سے ہی کہا دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح
کرتے تھے موزون پر اوپر کی جانب روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** طور مسح موزہ کا یہہ ہی کہ دائین ہاتہہ کی انگلیان اوسکی
دائین پانوکے پنجہ پر رکھے اور بائین ہاتہہ کی بائین پانوکے پنجہ پر پہر کہینچ لاوے اونکو ٹخنون کے اوپر تک اور اونگلیان جیدری
رکھے پس مسنون تو یہہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتھہ ایک اونگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہ پر کیا
تو جائز ہو جاویگا اور نہین تو نہین اور اور بہت سے طور مسح کے فقہ مین لکہے ہین جو چاہئے اوسمین دیکھ لیوے ۞ ع ۞
وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہی سے کہا وضو کیا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھہ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نے **ف** قاموس مین لکہا ہی جورب کہتے ہین لفافہ پانوکو یعنے جسکو یہان جراب کہتے ہین اور اوسکی
کئی قسمین ہین حلبی مین تفصیل اوسکی خوب لکہی ہی بعض احکام اوسکے یہان ذکر ہوتے ہین کہ مذہب حنفی مین مسح
درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنے اوپر تلے اون کے چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنے فقط نیچے ہی چمڑا ہو
یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخین کی یہہ ہی کہ اوس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹہری رہے پنڈلی پر بغیر باندہنے اور نہ
دکہلائی دیوے اندر کا رخ اوسکا اور پانی اوسمین پہنچے نہین اور حلبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین منعلین
غیر ثخینین ہون تو اوپر مسح جائز نہین پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بہی ہون اور امام شافعی کے نزدیک
جوربین پر مسح جائز نہین اگرچہ منعل ہوئے لیکن یہہ حدیث حجت ہی اون پر اور اوسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی

اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ مراد پاپوشیں ہیں یعنے مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشوں کے کیونکہ مسح عرب کے پاپوشیں میں فقط تسمہ ہی لگا ہوتا کہ مسح کا منع نہین اور دوسرے مراد یہ ہی کہ مسح کیا اون جوربین پر کہ اونکے نیچے چمڑا لگا ہوا ہو ع وہ ہو مختار مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم موزوں پر کہا مینے اے رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اوتار کر پانو نہ دھوئے فرمایا نہیں بلکہ تو بھول گیا یعنے منع کی مسح نسبت کرنے نسیان کی مجکو ساتھ اسیکے حکم کیا ہے مجکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہہ احمد و ابو داود نے

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یہہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے البتہ ہوتا نیچے کی جانب موزہ کی بہتر ساتھ مسح کرنیکے اوپر کی جانب اوسکے سے اور تحقیق دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے اوپر کی جانب موزے اپنے کی پر روایت کی یہہ ابو داود نے اور دارمی نے معنے اسکے

ف اور ہوتی نیچے کی جانب موزہ کی بہتر ساتھ مسح کے اسلئے کہ نیچے کی جانب نجاست وغیرہ پر پڑتی ہی پس لائق اور سزاوار ہی اوسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہی ازراہ عقل کے لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہئے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہی اپنے کو دریافت کرنے حکمتوں الہیہ سے پس عاقل کو چاہئے کہ ہر نوع تابع شریعت کا رہے تابع عقل کا نہووے کہ جو گمراہ ہوئے ہین قسم کفار سے اور حکما سے اور اہل اہوا سے سبب متابعت عقل ہی کے گمراہ ہوئے ہین ع ف۲ موزہ اگر اسقدر چھوٹی ہین اونکی ہونیکے بہوت جاویں تو اوسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جگہ سے پھٹا کہ اگر اوسکو جمع کریں تو تین انگشت کے قدر ہو جاتا ہی اوسپر بھی درست نہین اور اگر دو تو تھوڑے تھوڑے پھٹے ہین کہ اگر اونکو جمع کریے تو اسقدر ہو جاتا ہی تو اوسکا اعتبار نہین مسح اوسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز جو توڑتی ہی وضو کو اور توڑتا ہی اوسکو اوتارنا موزہ کا بعد حدث کے اور توڑتا ہی اوسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک دی اون میں پھر مسح کیا ساتھ اون کے موںہہ اپنے پر اور ہاتھوں
اپنے پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے بیچ معنی اسکے اور مسح او سکے یہہ ہی کہ کافی ہے سوا ایکے نہیں کفایت کرتا ہے تجکو یہہ کہ مارے
دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ اون دونوں کے موںہہ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر ف اس حدیث
میں جواب حضرت عمر کا مذکور نہیں لیکن آیا ہے صحیح بعضے طرق حدیث کے کہ حضرت عمر رضہ نے اوس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنے
نماز نہ پڑھ جب تلک کہ نہ پا دے پانی مذہب عمر رضہ کا یہی تہا کہ جنبی کیلئے تیمم نہیں اور ممکن ہے کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا ہو
بہولکر حکم تیمم کا جنبی کے لئے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تو اوس سے یاد آیا ہو کہ جنابت کے لئے بہی تیمم جائز ہی اور یہ جو پہلے
نماز نہیں پڑہی تہی اس توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلے جانے وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کے ہے نہ غسل کے
اور یہی بات ظاہر تر ہے سبب اس اعتقاد انکے کا یہہ تہا کہ انکو یہہ مسئلہ اچہی طرح معلوم تہا اتفاق نہوا تہا حضرت سے سوال کرنیکا
سبب یہہ اعتقاد او رو ٹکانا تہا سبکے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بہی ہے اور میں لوٹا خاک میں یعنے انہون نے جانا کہ جیسے
پانی غسل میں تمام اعضا پر پہنچاتے ہیں ویسی ہی خاک پہنچانی چاہئیے اور تا ہہ اس لئے ہونکے کہ مٹی موںہہ کو لگکر موںہہ نہ بگڑ
جاوے کہ وہ حکم شکل میں ہے مثلہ کہتے ہیں اللہ کی پیدایش کے بگاڑنے کو پس بعضے فرقے جو بہوت وغیرہ موںہہ کو ملتے ہیں منع کیا
اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تیمم میں ایک ضربہ کافی ہے جیسا کہ مذہب بعضوں کا ہے اور امام اعظم اور امام
مالک اور امام شافعی کے نزدیک دو ضربے چاہئیں ایک موںہہ کے لئے اور ایک ہاتھوں کیلئے کہنیوں تک پس توجیہ
اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہے کہ مقصود حضرت کو فقط بیان یہہ تہا کہ صورت ضربہ کی دکہا دین
عمار کو کہ اس طرح کر لیا کر جنابت کیلئے لوٹنا خاک میں ضرور نہیں پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تہی
اسیطرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لئے اور روایتیں جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہیں اسمیں تصریح دو
ضربونکی ہے اور مراد کفین سے بیان ذراعین یعنے ہاتہہ کو کہنیوں تک ہیں ہ ع ح * وَعَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُولُ فَسَلَّمْتُ
عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ یَدَیْهِ
عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ
فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی كِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ

یہانتک کہ رفع حاجت سے پس سلام کیا میں نے اوپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ گذرے ہوئے طرف دیوار کے پس مارا دونوں ہاتھوں کو
ساتھ دیوار کے پس مسح کیا اپنے دونوں ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے منہ پر اور ہاتھوں پر پھر جواب دیا مجھکو کہا بیشک
نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کے بیچ لیکن ذکر کیا محی السنۃ نے اسکو شرح السنۃ میں اور کہا یہ
حدیث حسن ہے یعنی لیس اسکا اصل بیچ مصابیح واللہ اعلم ف یعنی دیوار کی کہ اسپر گرد تھی کیونکہ اسمیں
غبار اوڑنے لگے کہ اوس سے تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے
طہارت کرنی ذکر اللہ کیلئے اور اوسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ع •

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ عَشْرَ سِنِيْنَ روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک پاک
کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اوسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے
روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین ف
مراد دس برس سے کثرت ہے نہ بیان مدت اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہیں توڑتا بلکہ حکم اوسکا
مانند وضو کے ہے کہ ایک تیمم سے جتنے فرض یا نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک
تیمم مانند وضو معذور کے ہے کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس جب پاوے پانی یعنی اتنا کہ کفایت کرے
غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اوسکے استعمال پر پس لگاوے اوسکو بدن پر یعنی وضو
یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنی اب وضو واجب ہوا تیمم نہیں درست ہونیکا ع • وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِيْ رَأْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَأَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِيْ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَأَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا

عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی جابر سے کہا نکلے ہم سفر مین پس لگا ایک شخص کو ہم مین سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اوسکے پھر حاجت نہانیکی ہوئی اوسکو پس پوچھا اوسنے اپنے یارون سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنیکے کہا اونہون نے نہین پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پھر مر گیا پس جب آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیگئے ساتھ اس امر کے فرمایا لوگون نے اوسکو مارے اونکو الله کیون نہ پوچھا اوس وقت کہ نجانا پس سوا اسکے نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ کفایت کرتا اوسکو یہہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اوسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح سے اونے ابن عباس سے ف اور تو قادر ہی پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماء سے یہہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور اسمین نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر نہی ہو اوسپر اور عذر ہی مگر جب تیمم جائز ہوگا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دہونے سارے بدن کے جب کہ زخم ہے یہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی مین ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہہ جواب دیتے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف قیاس کے ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہہ ہی کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہی اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر اچھے ہونیسے تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رح کے یہہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اوسکو پھیرنا نماز کا پھر نہین ضرور اور مذہب شافعی مین بھی یہی بات قابل ہی اور جبکہ کسی عضو مین زخم یا پھوڑا ہوا اور اوسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اوسکے دور کرنے مین تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہ اور مالک رح نے کہا کہ جب ہو بعض بدن کا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھینگے کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اوسکو دھوینگے اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھوئے اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لئے ہع * وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ

۱۵

الاجر مرتين رواه ابوداود والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو
وابوداود ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو
شخص سفر میں پس آیا وقت نماز کا اور نہ تھا ساتھ اون کے پانی پھر تیمم کیا دونوں نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی
پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے اون دونوں میں سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے
پھر آئے دونوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے کہ نہ پھیری تھی
نماز پہنچا تو سنت کو اور کافی ہے تجکو نماز تیری اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ وضو کیا تہا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہے ثواب دوبارا
روایت کی یہہ ابوداود و دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نے
بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے ف پہنچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یونہی تھا جسطرح تو نے کیا
کہ بسبب نہ پانے پانی کے تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور پھر اوسکو پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اس لئے کہ ایک سبب ادائے
فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب ادائے نفل کے اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے
نماز سے تو اوسپر پھیرنا نماز کا لازم نہیں اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے
نماز میں پس جمہور یعنے اکثر علماء تو کہتے ہیں کہ اوس نماز کو توڑے نہیں اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابوحنیفہ نے
اور احمد نے ایک روایت میں کہ باطل ہوجاتا ہے تیمم اوسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز
میں پس اجماع ہے علماء کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي الجهيم بن الحارث بن الصمة قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو
بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل
على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه روایت ہے
ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئیں جمل کے کہ مدینہ میں ہے پس ملا اونسے
ایک شخص یعنے یہی ابوجہیم پس سلام کیا اوپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس
پس مسح کیا منہ اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اوسکے سلام کا روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
وعن عمار بن ياسر انه كان يحدث انهم تمسحوا وهم مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلاة الفجر فضربوا اكفهم الصعيد ثم

نے ۲۹ وقت نماز کے اور پڑھے اوس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہی واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتدا اً و بنا اً یعنے پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہی اوسکو مرتد ہوجانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اوسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارۃ کے لئے اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھکر بھول گیا اور نماز پڑھ لی تیمم سے تو پہر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پہیرے نہین اور مستحب ہی اوسکو کہ توقع رکھتا ہو پانی ملنے کی کہ تاخیر کرے نماز کو آخر وقت تک یعنے جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتہہ تک اگر گمان رکھتا ہی نزدیکی اوسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہی خرید نا پانی کا اگر اسکے پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنے اپنے بہاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اسکے رفیق کے پاس پانی ہی تو مانگے اوس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہی ۞ ملتقے

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہئے کہ نہاوے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف مختار یہہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کے لئے ہی کہ اوسی طہارۃ سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعہ کے ہی اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہی نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب بسبب ظاہر ایک آیت کے ۞ ح ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہی ہر بالغ پر روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف واجب ہی یعنے ثابت ہی کہ نہین لایق ہی چھوڑنا اوسکا اور یہہ معنے نہین ہین کہ واجب ہی تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہی کہا ہی شمنی نے کہ یہہ اور مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہی جیسے کہتے ہین کہ رعایت فلانے کی ہمپر واجب ہی ابتداء اسلام مین مسجدین چھوٹی تہین اور لوگ صوف پہنتے تہے اور محنتین بہت کرتے تہے پس جب اونکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تہے بسبب اونکے

سبب لیے اس کے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی قبول کریں ۱۲ع • وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ
سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق ہی یعنے ثابت اور لازم ہی یا لائق ہی ہر مسلمان پر یعنے عاقل بالغ پر
یہہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایکدن یعنے جمعہ کو کہ دہووے اوسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی سمرہ بن جندب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب ہے فرض وہ اور جسنے کہ غسل
کیا یعنے نماز جمعہ کے لئے پس غسل بہتر ہی روایت کی یہہ احمد و ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا
ونعمت کے معنے یہہ ہین فَبِالْفَرِيضَةِ أَخَذَ وَنِعْمَتِ الْفَرِيضَةُ ہی یعنے فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہہ
حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہی واجب نہیں ۱۲ع • وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردیکو پس چاہیے کہ آپ بہی نہاوے روایت کی یہہ ابن
ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور جو کوئی اوٹہاوے مردیکو یعنے ارادہ کرے اوٹہانیکا پس
چاہیے کہ وضو کرے ف نہانا سترائی کیلئے ہی کہ شاید چھینٹیں وغیرہ اوسکی پڑین ہوں اور یہہ امر استحباب کے
لئے ہی اکثر علماء کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہی کہ لازم نہیں تم پر مقدمہ میت میں غسل جب نہلاؤ تم اوسکو
اور جو کوئی ارادہ مردیکے اوٹہانیکا کرے وہ وضو اس لئے کرے کہ وقت اوٹہانے جنازہ کے باوضو رہیگا جب جنازہ
رکہا جاویگا نماز ناشتہ ... استحباب کے لئے ہی سب کے نزدیک ۱۲ع • وَعَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے تحقیق

نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے [illegible] انکے چار چیزوں سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے اور غسل دینے میت کیلیے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** ثابت نہیں ہوا کہ حضرت نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسکے لیے معنے یغتسل کے یہہ لیتے ہیں کہ حکم فرماتے نہانیکا اور ان چار غسلوں میں سے غسل جنابت کا فرض ہے باقی مستحب اور جو پچھنے لگواوے وہ ستہرا ہونے کے لیے نہاوے تاخون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ہوع ۞ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہاویں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** کافر جو مسلمان ہو اگر جنبی ہے تو غسل کرنا اوسے واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہہ ہے کہ کلمہ شہادۃ کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اور سنت یہی ہے اسکو کہ پہلے نہانیکے سر بھی منڈاوے اور بیری کے پتوں سے نہانیکو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ع ۞

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا اونہوں نے اے ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا

کہنا اس دن جمعہ کے واجب ہی کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہی اور بہتر واسطے اوس شخص کے کہ نہاوے اور
جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہیں ہی اوسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تہا شروع غسل کا یعنے سبب اسکے شروع ہونیکا
پہلے کیا ہوا تہے لوگ یعنے صحابہ فقیر پہنتے تہے صوف اور کام کرتے تہے اپنی پیٹہون پر اور تہی مسجد اونکی
تنگ نیچی چہت کی اور نہ تہا مگر چہپر یعنے ٹہنیون کہجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے
کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہوگئے لوگ پسینے بیچ اوس صوف کے یہان تلک کہ پہیلی اون سے بو ایذا دی بسبب
اسکے بعضون نے بعضونکو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بو فرمایا ای لوگو جب ہووے یہہ دن
پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم مین سے بہتر اوس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے
یعنے تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پہر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سوا صوف
کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور جاتی رہی بعض اوس چیز کی کہ ایذا دیتے تہے
بسبب اوسکے بعض اونکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہہ ابو داود نے ف اور کفایت کیے گئے محنت سے
یعنے کفایت کی اونکو اللہ نے بسبب غنی کر دینیکے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ العرق
پسینے لفظ بعض کا اور بعض یہان مراد اکثر ہی یعنے پسینے لوگون کے کہ ایذا دیتے تہے بسبب حاصل ہونے
فراغت کے دفع ہوئے پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہہ ہی کہ غسل تہا واجب ابتداء اسلام مین بسبب
بدبو پسینے کے پہر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنے اب غسل جمعہ کا سنت ہی

۞ باب الحیض باب ہی بیچ بیان حیض کے ف حیض کے معنے لغت مین ہین جاری
ہونیکے اور شرع مین مراد ہی اوس خون سے کہ جاری ہوتا ہی رحم عورۃ کے سے بغیر بیماری اور جننے کے اور
جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہی اوسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہی اوسکو نفاس
کہتے ہین اور مدۃ حیض کی کم سے کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدۃ مین جس رنگ کا خون آوے
سوا سفید خالص کے وہ خون حیض کا ہی یعنے خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہی اور سیاہ بہی اور ہرا اور زرد بہی اور
مٹی کے رنگ کا اور مانند آئینے کے اور حکم اوسکا یہہ کہ نماز اور روزہ وغیرہ اوسمین نکرے اور بعد منقطع ہونے
اوسکے روزونکی قضا ہی اور نمازکی نہین ۞ ع ح ۞ الفصل الاول فصل پہلی عن
انس قال ان الیہود کانوا اذا حاضت المرأۃ فیہم لم یؤاکلوہا

وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے انس سے کہا تحقیق یہود تہے جو وقت کہ حائض ہوتین عورتین اونمین تو نکہلاتے ساتھ اونکے اور نہ جمع رہتے اونکو گہرونمین پس پوچہا صحابیون حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حکم نہ کہانیکا اونکے ساتھ حالت حیض مین جبکہ یہود کرتے تہے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور سوال کرتے ہین تجہسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچہہ سوا جماع کے پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نے نہین ارادہ کرتا یہہ شخص یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑ دے امور دین ہمارے سے کچہہ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اوسمین پس آئے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونون نے اے رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا یعنے یہی پہلا کلام اونکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرینگے اونسے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ خفا ہوئے اون دونون پر پس نکلے دونو صاحب پس سامہنے آیا اونکے تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جب یہہ نکلے تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کے حضرت کیلئے لاتا ہے پس بہیجا حضرت نے پیچہے اونکے یعنے بلانیکیلئے ایک شخص کو پس وہ بلا لایا اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنے تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اونہون نے کہ نہین خفا حضرت ہمپر روایت کی یہہ مسلم نے

ف نازل ہوئی ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنے پوچہتے ہین صحابہ تجہسے حکم حیض کا کہدے کہ وہ پلیدی ہے پس یکسو ہو عورتون سے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اونکے یہان تک کہ پاک ہووین پس جب یہہ آیۃ اتری تو حضرت نے اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد یکسو ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہہ ہے کہ اون دنونمین اونسے جماع نکرو اور سب

اور سب کچھہ کرو یعنے ساتہہ کہانا اور بیٹھنا اور چھونا لطف کرنی اور ساتہہ سونا اور بدن کو ہاتہہ لگانا ازار کے اوپر سے اور
اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر کریگا کافر ہوگا
کیونکہ قرآن سے یہہ حرام ہی اور کیا ہمیشہ کرین ہم یعنے کیا عورتون کے ساتہہ بیٹھنا اور اوٹھنا اور کہانا پینا ترک کیا
کرین ہم غرض اونکی اس سوال سے یہہ تہی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہین اگر فرماتے تو ہم یہہ باتین ترک کرتے تاکہ ہمین
الفت رہے اور کوئی طعن نکرے ۞ ح ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي
وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونو جنبی اور تہے حضرت
حکم فرماتے مجکو پس باندہتی مین تہہ بند پس لگاتے بدن اپنا مجسے یعنے ازار کے اوپر اور مین ہوتی حائض اور نکالتے
سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دہوتی مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی
یہہ بخاری نے مسلم نے **ف** موجب عادۃ عرب کے بڑا باسن بہرا ہوا درمیان مین رکہا ہوتا تہا اوس سے دونو صاحب
بہر بہر کر نہاتے جاتے تہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورۃ حائضہ کے زیر ناف سے
زانو تک یعنے وہان ہاتہہ لگاوے اور جماع نکرے اور یہہ مطلب اور حدیثون سے بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہہ مذہب ہی کہ عورت
حائضہ سے فائدہ اوٹہانا سوا جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میری یعنے دروازہ حجرہ کا مسجد کی
طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اس میں سے سر مبارک حجرہ کی طرف نکالدیتے وہان حضرت عائشہ بیٹہکر سر
مبارک دہو دیتین اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف
باطل نہین ہوتا ۞ ع ح ۞ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ
وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین
پانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتے وہ مونہہ اپنا اوس جگہہ کہ رکہتی مین مونہہ اپنا پس پیتے حضرت پانی

اور چوستی تہیں ہڈی کو نت کی اور ہوتی تہیں حائض پہر رکھتی تہیں ہڈی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے موہنہ اپنا اوس جگہ کہ رکہتی
تہیں موہنہ اپنا روایت کی ہی مسلم نے ف حضرت یہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہ کے کرتے
تہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کہانا اور بیٹہنا جائز ہی اور اعضا اوسکے نجس نہین ۱۲ ع

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری
گود مین اور ہوتی مین حائض پہر پڑہتے قرآن روایت کی ہی بخاری مسلم نے ف اسمین دلالت ہی اسپر کہ حائض کی
پاک ہی ظاہر مین اور نجس ہی حکما ۱۲ع

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چھوٹا بوریا
مسجد مین سے یعنے مسجد کے باہر کہڑی رہ اور ہاتہ بڑہا کر بوریا مسجد مین سے لیلے پس کہا مینے تحقیق مین حائض ہون
یعنے کیونکر ہاتہ مسجد مین بڑہاؤن فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہی ہاتہ تیرے مین روایت کی یہہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا
کہ حائض باہر مسجد کے کہڑی رہ کر مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے تو جائز ہی ۱۲ع

وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ
وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی میمونہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے چادر مین
ہوتا بعض اوسکا مجہ پر اور بعض اوسکا حضرت پر اور مین ہوتی حائض روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ تمام اعضاء حائض کے پاک ہین سوا فرج کے ورنہ نماز اوس کپڑے مین کہ بعض اوسکا نجاست پر پڑا ہو
اور بعض اوسکا نمازی پر یہہ نہین جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہ لکہا ہی صاحب تخریج نے کہ یہہ حدیث نہین
پائی مینے صحیحین مین ساتہ ان الفاظ کے لیکن اونمین مضمون مانند مضمون اسکے ہی اور ابوداود مین ہی کہ ساتہ واللہ اعلم ۱۲ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ
عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ
بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ

عَنْ اَبِي تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورۃ حائضہ سے یا بد فعلی کرے عورۃ کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اوس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہی کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اوسکو اوس چیز مین کہ کہتا ہی پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اور ان نے نقل کیا ابی ہریرہ سے **ف** یعنے جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورۃ سے بد فعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہی اور اگر حلال نجانے پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نجانے تو فاسق ہوتا ہی اس صورت مین معنے کفر کے یہہ لینگے کہ اوسنے کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہی کہ خبرین بتاوے زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہی نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بد فعلی کرنے مین جو قید عورۃ کی لگائی اسمین دلالت ہی اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اس سے بھی زیادہ برا ہی ۱۲ع ❀ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے کیا حلال ہی واسطے میرے عورۃ میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کے اور بچنا اس سے افضل ہی روایت کی یہہ رزین نے اور کہا محی السنہ نے کہ اسناد اسکی نہین قوی **ف** حلال ہی وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کے یعنے تہہ بند کے اوپر اوپر ہاتہہ لگانا حلال ہی اور بچنا تہہ بند کے اوپر سے بھی افضل ہی اس لئے کہ مبادا دلچی کر بیٹھے اور حضرت سے جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کے تہہ بند کے اوپر اوپر ہاتہہ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہہ تہا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور دوسرا نہین ہو سکتا یہہ حدیث بھی موید ہی مذہب حنفی کی ۱۲ع ❀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صحبت کرے ساتھ عورۃ اپنی کے حالت حیض مین پس چاہئے کہ صدقہ دیوے آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نے ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا

ہوتا ہی اگر سونا سولان روپیے تولہ ہو تو ایک دینار چہ روپیہ کا ہوا اور آدہا دینار تین روپیہ کا کہا ہی خطابی نے کہ اکثر علما کہتے ہیں کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک شافعی کے یہہ کہ بعد دے ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون میں اور نصف دینار دے بیچ حالت انقطاع خون کے ہیں اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بہی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بیوی سے حلال جانکر اسحالت مین وطی کرے تو کافر ہوتا ہے اور حرام جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہی اوسپر توبہ اور بعد دے ایک دینار یا آدہا دینار از روی استحباب کے اور محدثین نے کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ﷺ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اونہی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نے ف جو علما کہتے ہیں کہ بسبب صحبت کرنیکے ابتدا خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سے نکالتے ہیں کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہے اور آخر کو زرد ہوجاتا ہی ﷺ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی زید بن اسلم سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہی میرے لئے عورت میری سے اوسحالت مین کہ وہ ہو حائض پس فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اوسپر تہبند اوسکا پہر کام تیرا اوپر اوسکے ہی یعنی تجکو ناف کے اوپر سے فائدہ اوٹہانا مباح ہی اور نیچے سے حرام روایت کیا یہہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اوترتی پلنگ سے بوریے پر پس نزدیک ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے اور نہ نزدیک ہوتین عائشہ حضرت سے یہان تک کہ پاک ہوتین روایت کی

کیا ابوداود نے ف یہہ حدیث مخالف ہی اور کئی حدیثون کے جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیون کے ساتہ حالت حیض مین ہمنشینی وغیرہ رکہتے تہے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہ ان حدیثون کے یا اس حدیث مین نزدیک ہونے سے مراد ہی جماع کرنا یعنے اس حالت مین جماع نکرتے تہے جیسا کہ کلام اللہ مین ایا ہی ولا تقربوهن حتى يطهرن یعنے صحبت نکرو عورتون سے یہان تک کہ پاک ہووین اور اس حدیث مین لفظ فلم یقرب کا ساتہ زبر حرف ر کے اور پیش حرف ب کے اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتہ حرف ت کے ہین اکثر صحیح نسخون مشکوۃ کے بیچ یونہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکہا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتہ زبر نون اور حرف ر کے اور رسول اللہ کے لام کو زبر ہی اور لم ندن ساتہ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ نطہر نون سے اور میرک نے لکہا ہی کہ اسیطرح ہی اصل ابوداود مین ہے ع ٭ **بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ** باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کے ف مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اسکا عاذل ہی اوس مین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اسکا یہہ ہی کہ اوس مین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ہے ح ع ٭ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چہوڑ دون نماز فرمایا نہین سوا اسکے نہین کہ یہہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجکو پس چہوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دہو اپنے سے یعنے خون کو یعنے اور نہا پہر نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ ہی یعنے اوسکو عادۃ تہی کہ مثلا چہہ روز یا پانچ روز حیض آتا تہا اب مستحاضہ ہوئی دنون عادۃ کیلکو اسمین ایام حیض کے شمار کرے اور اون دنوں مین نماز وغیرہ چہوڑ دیوے اور جب وہ دن تمام ہووین تو خون دہو کر نہا دیوے اور نماز وغیرہ شروع کردیوے اور اگر عورت مبتدیہ تہی یعنے پہلا ہی حیض آیا تہا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنے خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن

حیض کے کہ دن ہیں اوسکو ایام حیض کے ہیں ادنیے اور اوسکو نہ رنگ میں تمیز کرے یعنے اگر خون سیاہ غلیظ ہو حیض کا ہی

اور اگر ایسا نہیں ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث ابتداء میں مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتے ہیں کہ حدیث عروہ کی یعنے جو

آگے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو ان میں سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہیں ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا

مگر حدیث عروہ کی میں سو حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا اور یہہ حدیث کہ جسمیں اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہمارے ہی صحیح

پس عمل کرنا اسپر اولیٰ ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عورۃ معتادہ تہی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئے اپنی شرمگاہ دہو لیا

کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے جبہی دہوے پہر نہ دہوے اور لنگوٹہ باندہے اور وضو کرے جلدی جلدی

پہر خون جو جاری رہے اوسمیں معذور ہی جو چاہے پڑہے آخر وقت تلک ۱۲ ع ح ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**

فصل دوسری **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ**

فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ

فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروۃ ابن زبیر سے اونہون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے یہہ کہ وہ تہی استحاضہ کی جاتی

پس کہا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہے

پس جسوقت کہ ہو یہہ پس بند رہ نماز سے پس جبکہ ہوا استحاضہ کا یعنے سوا سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور

نماز پڑہ پس سوا اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** یہہ رنگ خون کے باعتبار

اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبہی خون حیض کا سرخ وغیرہ بہی ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک برتقدیر صحت اس حدیث کے

یہہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادۃ کے یعنے جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے جسمین تو وہ

حیض کی اسکے حق مین عادۃ اوسکی ہی موافق عادۃ کے دن حیض کے تمام ہوئے اور وہ نہین دنو مین رنگ خون کا سیاہی

بطرف سرخی وغیرہ کے مائل ہوا بعد اسکے یہہ خون حیض مین نہین محسوب ہوینگا بسبب اتفاق تمیز خون کی موافق عادۃ

اسکے کے ہونے سے ۱۲ ع ومولانا ۱۲ **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ**

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ

اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ

ذٰلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلّ رواه مالك و أبو داود والدارمي
وروى النسائي معناه اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تحقیق ایک عورت ڈالتی تھی خون زمانہ حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ یعنی اوسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی بہتا وہ پس پوچھا فتویٰ واسطے اوس عورت
کے ام سلمہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہئے کہ دیکھے گنتی راتوں اور دنوں کی کہ ہوتی تھی حائض ان میں یعنی
مہینے سے پہلے اس سے کہ پہنچی اوسکو بیماری خون کی کہ پہنچی اوسکو پس چاہئے کہ چھوڑ دے نماز موافق اون دنوں کے مہینے میں
پس جو وقت کہ گذر جاویں یعنی وہ دن جب ہوچکیں پس چاہئے کہ نہا ڈالے پھر چاہئے کہ باندھے لنگوٹ ساتھ کپڑے کے
پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک ابو داود دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنے اسکے **ف** مستحاضہ عورت کو
چاہئے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون اویگا تو نماز صحیح ہوجاویگی حاجت پھر پھیرنے کی نہیں اور
یہی حکم سلس البول کا ہے ع وعن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده قال يحيى بن
معين جد عدي اسمه دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في
المستحاضة تدع الصلوة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ
عند كل صلوة وتصوم وتصلي رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے عدی بن ثابت سے
اون نے نقل کی اپنے باپ سے اون نے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہے اون نے
روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اونہوں نے فرمایا مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز دنوں حیض اپنے میں کہ ہوتی تھی
حائض اون میں پھر نہاوے یعنی ایکبار اور وضو کرے نزدیک ہر نماز کے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے روایت کی یہ ترمذی نے
اور ابو داود نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت میں آیا ہے تتوضأ لوقت كل صلوة یعنی وضو کرے
ہر نماز کے وقت ع وعن حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة
شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في
بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة
شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال أنعت لك الكرسف
فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك
قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم

سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی
استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچہون مین اونسے اور خبردون مین اونکو پس پایا
مینے اونکو بیچ گہر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تہی پس کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ
بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین
واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے خون نکلنے کی جگہہ روئی رکہہ دے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اوسنے وہ
زیادہ ہی اس سے یعنے روئی سے نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندہ یعنے لنگوٹ کرلے روئی رکہہ کر کہا اوسنے
وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت نے پس رکہہ تو کپڑا یعنے نیچے اوپر لنگوٹ کے کہا اوسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوا اسکے
نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجکو ساتہہ
دو حکمون کے ایک جونسا اونمین سے کرے تو کفایت کرے تجکو دوسرے سے اور اگر قوۃ رکہتی ہی دونو پر پس تو دانا تر ہی
بیچ حال اپنا کے توخوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطے اوسکے کہ نہین ہی استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون سے شیطان کے
پس حیض ٹہیرا تو چہہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پہر نہا ڈال یعنے بعد گذرنے مدۃ مذکورہ کے یہان تک کہ جب تو
دیکہے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑہ تئیس دن رات یعنے جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹہرائے
یا چوبیس دن رات یعنے جس صورت مین کہ حیض کے چہہ دن ٹہرائے اور روزے رکہہ یعنے رمضان وغیرہ کے ہر مہینے

ہر مہینے میں اوسطی پس تحقیق یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح حیض کرتی جا ہر مہینے میں جسیطرح حائض ہوتی ہیں عورتیں اور جسیطرح پاک ہوتی ہیں عورتیں وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکہتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازوں کے ظہر اور عصر کے اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کریتو عشا کو پہر نہاویو اور جمع کریتو درمیان دونو نمازوں کے پس کر تو اور نہا ساتہ فجر کے یعنے فجر کی نماز کے لئے پس کر تو اور روزے رکہ یعنے اون دنوں میں کہ نماز پڑہتی ہی خواہ روزے فرض ہوں یا نفل اگر طاقت رکہتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہہ بہت پسندیدہ ہی دونو حکموں میں طرف میرے روایت کی یہہ احمد و ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** لاتوں سے شیطان کی یعنے اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ میں فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی اسمیں از بسکہ شیطان کے لئے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کہلی ہی اس لئے اسکو اوسکی طرف نسبت کیا کہ لات اوسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکموں کا کرنا شروع کیا ایک اون میں کا یہہ ہی فتحیضی یعنے حیض ٹہرا مراد یہہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چہہ دن یا سات دن موافق عادۃ کے ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورۃ معتادہ تہی عادت اپنے حیض کی بہول گئی تہی کہ چہہ دن تہے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اوسکو اٹکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر ان دونو عددوں میں سے فی علم اللہ یعنے یہہ اٹکل کر اور سمجہہ میں کہ جانا اللہ تعالی نے امر تیرے سے اور اگر او شک کے لئے ہووے تو یہہ قول راوی کا ہو یعنے واللہ اعلم کہ پیغمبر خدا نے ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینے سے یعنے ہر مہینے میں چہہ دن یا سات دن حیض کے ٹہرا باقی طہر کے اور جسیطرح حائض ہوتی ہیں عورتیں یعنے جسطرح حیض کے دن ٹہراتی ہیں وہ عورتیں کہ مانند تیرے عادۃ کے دن بہول گئی ہیں اسیطرح تو ٹہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنے اگر وقت حیض اونکا اول مہینے میں ہی پس تو بہی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینے میں اونکا وقت ہووے تو تو بہی ٹہرا اور اگر آخر مہینے میں ہووے آخر میں ٹہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چہہ یا سات دن کے بعد نہا ڈالا کر اور پہر ہر نماز کے لئے غسل کیا کر اب اگے جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت سے کہ کہی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑہے یعنے ظہر کو عصر کے وقت میں پڑہے اور مغرب کو عشا میں جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کے اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ ظہر کو اخیر وقت میں پڑہے اور عصر کو اول وقت میں اور اسیطرح مغرب کو اخر وقت میں اور عشا کو اول وقت میں جیسا کہ مذہب حنفی ہی

تاویل کرتے جمع کرنے نماز کیکو اسکو جمع صوری کہتے ہیں چنانچہ حدیث آئندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہی پھر حاصل اس حکم دوسرے کا
یہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لئے اور ایک مغرب اور عشا کے لئے اور ایک غسل فجر کے لئے اور پہلا حکم یعنے ہر نماز کے لئے
غسل کرنا صریح نہیں مذکور ہوا لیکن جملہ ان قویت علی ان تغتسلین آخر تک میں اشارہ ہی طرف اسکے کیونکہ اس عبارت سے
ہونا اوسکا غسل ہر نماز کیلیے سمجھا جاتا ہی یہ مذہب امیر المؤمنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن
عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک غسل کے اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ اس حدیث کے کہ اسمیں آسانی ہی نسبت
اوسکے کہ ہر نماز کے لئے نہاوے چنانچہ اسیکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنے غسل کرنا دو نمازوں کیلیے
بہت خوشتر اور پسند ہی نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کیلیے اور عادت شریفہ یہ تھی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا
اوسکو پسند فرماتے تھے اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونو صورتوں میں محمول ہی
اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اوسکیکے ہ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا
مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا
وَتَتَوَضَّاُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا
الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

روایت ہی اسماء بنت عمیس سے کہا کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق
فاطمہ بنتی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہیں نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم حیض کا ہی
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تعجب ہی چھوڑ دیا نماز کا شیطان کی طرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن میں پس
جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا
اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے یعنے جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر اور عشا کیلیے
روایت کی یہ ابوداود نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا یعنے ہر نماز کیلیے حکم
فرمایا اوسکو جمع کرنیکا درمیان دو نمازوں کے یعنے ساتھ ایک غسل کے ف جب وقت ظہر کا آخر کو پہنچتا ہی تو
آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن دیکھنے کے لئے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ

وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور وہ زردی بڑھتی جاتی ہی یعنی ہوتی ہی قریب مغرب کے اور وقت نماز پڑھی مکروہ ہی
اور یہہ زردی غیر ہوس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی ۱۲ ع ؂

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

کتاب ہی بیچ بیان نماز کے **ف** عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سے معنے اسکے یہہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسلئے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑہا پن ہی اور مصلی کو ہیبۃ اور عظمۃ ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہی اور اسکے ٹیڑہے پن کو دفع کردیتی ہی پس یہہ مانند سینکنے والے آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارۃ نماز کے اور اس سے ٹیڑہا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دہکتی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے نقدمہ من الازہار ۱۲ ع ؂

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ گناہ کبیرہ نکئے ہون روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنے سب گناہ درمیان کے بخشے جاتے ہین مگر کبیرہ نہین بخشے جاتے بدون توبہ یا فضل الہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتے ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہین تو انکو یہہ مٹا دیتے ہین ورنہ لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے بسبب انکے نیکیان اور بڑہ جاتے ہین درجے اوسکے یہہ ملا علی قاری نے لکہا ہی اور حضرت شیخ رح نے یہہ جواب لکہا ہی کہ یہہ کفارہ کرنیوالے ہین اور صلاحیت اوسکی رکھتے ہین اگر ایک نہو دوسرا ہوتا ہی مثلا اگر ایک نے تقصیر نمازین کی اور وہ لایق کفارہ کے نہوئی جمعہ اونکو مٹاتا ہی اور اگر جمعہ بہی یا دونون نین تقصیر کی رمضان اونکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہووین یہہ سب لائق کفارہ کے ہون تو سب ملکر خوب مٹا دینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک ہی ہی لیکن کئی ہونے مین تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی ؂

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجکو

اگر ہووے بہر باہر دروازے کے ایک نہار کہ نہاتا ہی اوسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکے کچہہ کہا صحابہ نے نہین باقی رہتا میل اوسکے کچہہ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازون کی معاف کرتا ہی اللہ سبب اونکے گناہ یعنے صغیرہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِيَ هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی اونکو پس حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کے رہے بعد ازان اوس شخص نے نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور قائم رکہہ نماز کو بیچ دونو طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنے گناہ صغیرہ پس کہا اوسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطے تمام امت میری کے سبکے اور ایک روایت مین جواب یون ہی کہ یہہ بات واسطے اوس شخص کے ہی کہ عمل کیا ساتہہ اس آیۃ کے امت میری سے یعنے جو بعد برائی کے بہلائی کریگا یہی بات اوسکے لئے حاصل ہوگی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** نام اوس شخص بوسہ لینے والیکا ابو الیسر تہا ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہجورین مول لینے کو پس کہا مینے اوسکو کہ میرے گہر مین کہجورین اس سے زیادہ اچہی ہین پس وہ میرے ساتہہ گہر مین آئی پس بوسہ کنار کیا مینے اوسکو پس کہا اوسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسکا بیان مذکور ہی اور دونو طرفون دن سے مراد ہی اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکہہ نماز چند ساعات رات مین یعنے نماز مغرب اور عشا کی پڑہ ۞ ع ح ۞

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہون مین حد کو پس قائم کرو اوسکو مجہہ کو یا رادی نے اور نہ پوچہا حضرت نے اوس سے حال حد کا اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑہی اوسنے

اوسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اوسنے یا رسول اللہ
تحقیق پہنچا ہون مین حد کو یعنے لایق کام لایق حد کے کیا ہے مینے پس قایم کرو مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تونے ساتھ ہمارے
کہا اوسنے کہ ہان پڑھی ہے فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی ہے
بخاری مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدًا سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے
کہ اوسپر حد شرع وارد ہوتی ہے اور حضرت نے اوسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی
نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ اوس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تہا کہ مین حد کو پہنچا ہون اور واقع مین
وہ ایسا نہیں حد کو نہیں پہنچا تہا بسبب صغیرہ گناہ کرنیکے یا حد سے مراد اوسنے تعزیر رکہی اور حضرت نے جو اوس سے حال
گناہ کا نہ پوچہا اور حکم بخشش کا فرما دیا سبب یہہ تہا کہ حضرت کو حال اوسکے گناہ کا اور بخشش اوسکی کا وحی سے
معلوم ہو گیا تہا ٭ ع ح ٭ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہے بہت اچہا
نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز وقت مستحب اوسکے یعنے وقت مکروہ مین نہو کہا مینے پہر کونسا عمل بہتر ہے فرمایا نیکی کرنی ماباپ سے کہا مینے
پہر کون سا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہہ حدیثین اور اگر
مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتے مجکو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حدیثین صحیح بیان افضل
اعمال کے مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ بہترین اعمال اسلام کے
کہانا کہلانا اور جاری کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جس وقت کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہے
کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتہہ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہے کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہے
اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہے پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جواب دیا ہے ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اوس پوچھنے والے کے یا جواب
دیا ہے موافق اوس چیز کے کہ پہنچاتا حال اوس کا اور لایق اوسکے حال کے جانا ایسے ہے
ایسا ہے جیسے کہتے ہین یہہ چیز بہترین چیزون کی ہے اور اسے دل مین ارادہ اوسکی بہتری کا

سب چیزوں پر ہر وقت میں نہیں رکھتے بلکہ ارادہ یہہ رکھتے ہیں کہ یہہ بہتر ہیں چیزوں کی ہر ایک وقت میں اور وقتوں میں یا مثلاً جہاں
سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتے ہیں کہ سکوت کے برابر کوئی چیز افضل نہیں غرض کہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کے افضل فرمایا ہے
مثلاً جہاد کو ابتدای اسلام میں فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اوس وقت کے لوگون کے حال کے مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو محتاج
دیکہا اونکیلئے صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب باریتعالی کے افضل فرمایا پس
وجوہ اور حیثیات مختلف ہیں ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاپر فاضلتری دوسرے سے ہے ۞ع ح۞ وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندیکے اور درمیان کفر کے چہوڑ
دینا نماز کا ہی روایت کی یہہ مسلم نے ف متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارۃ کی یون ہی کہ ترک
الصلوۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنے نماز درمیان بندیکے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہی کہ بندہ اوسکے
سبب کفر تک نہیں پہنچ سکتا جب نماز چہوڑ دی تو گویا دیوار درمیان میں سے اوٹہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہوگی
یعنے سبب ملجانیکی ہوئی کہ اسکے سبب بندہ مسلمان کفر کو پہنچ گیا یہہ تغلیظا اور تشدیدا ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہی
اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہی کہ کافر ہوجاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوۃ کا فر ہوجاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی
وغیرہما کے واجب ہی قتل تارک صلوۃ کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کے اوسکا مارنا اور قید کرنا واجب ہی جب تلک کہ نماز
نہ پڑہے ۞ع ح۞ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ
وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ
لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالے نے جسنے اچہا کیا وضو اون نمازوں کا یعنے ساتہہ
رعایت فرائض اور سنتوں کے کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنے حضور قلب اونکی
واسطے اوسکے اللہ پر عہد ہی یعنے وعدہ ہی کہ بخشدے واسطے اوسکے یعنے گناہ صغایر اوسکے اور جو کوئی نکرے یعنے نماز
اوسطرح مذکور کے نہ پڑہے یا مطلق نہ پڑہے پس نہیں واسطے اوسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اوسکے اگر چاہے

عذاب کرے اوسکو روایت کی یہ احمد وابوداود نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے **ف**
اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کیلئے واجب نہین ہی عذاب دینا اور
ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنے کا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ٭ح٭ **وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ
اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکہو
مہینے اپنے کے یعنے رمضان کے اور ادا کرو زکوٰۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنے
اگر خلاف شرع حکم نکرے جاوگے بہشت رب اپنے کیمین یعنے درجات اوسکے ملین گے روایت کی یہ
احمد وترمذی نے **ف** مراد صاحب حکم سے بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علماء یا عام ہین کہ جو
کارساز تمہارے کسی کام کے ہون ٭ع٭ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ
اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا
بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ
وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونے نقل کی اپنے باپ سے اونے
اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتہ نماز کے جب وہ ہون سات برس کے
اور مارو انکو نماز چہوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہون کے روایت کی یہ ابوداود نے
اور اسیطرح روایت کی اسکو شرح السنہ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سے **ف** لڑکون کو
سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ
ہونیکے پہنچے ہین پس تاکیداً انکو مارے اور حکم نماز کا یہی کرے عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز سے
شرائط وغیرہ اوسکے وہ بہی سکہلا دے اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنے مثلا بہن بہائی ایک بستر مین نہ سووین
اسیطرح اور ماتے دادا یا اجنبی مرد عورت اکہٹی ایک بستر مین نہ سووین ٭ع٭ **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد جو ہمارے اور

درمیان منافقون کے نماز ہے پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنے ہمنے جو منافقون کو امن دے رکھا ہی کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے انپر جاری کرتے ہین سبب دو کلمہ

پڑھنے کے ہی کہ جنمین شابہت رکہتے ہین ساتھہ مسلمانون کے سبب نماز پڑہنے کے اور جماعت مین حاضر ہونیکے اور تابعداری

کرنیکے اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سبب عباد تون کی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی

فقد کفر کے یہہ ہین کہ اوسنے کفر کو ظاہر کر دیا ۰ ع ۰

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عبد الله بن مسعود قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني عالجت امرأة في اقصى المدينة واني اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض في ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم يرد النبي صلى الله عليه وسلم عليه شيئا وقام الرجل فانطلق فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلى عليه هذه الاية واقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبي الله هذا له خاصة فقال بل للناس كافة رواه مسلم

روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اوسنے ای رسول خدا کے تحقیق مینے کلے لگایا ایک عورۃ کو بیچ کنارے مدینہ کے اور تحقیق مین پہنچا ہون اوس سے اوسچیز کو کہ کم ہو صحبت سے یعنے صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوا اوسکے بوس و کنار سب کچہہ ہوا پس حکم فرمایئے بیچ حق میرے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اوسکے حضرت عمر نے تحقیق ڈہانکا تہا تجکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکہتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنے اچہا ہوتا کہا عبد اللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچہہ یعنے واسطے انتظار حکم الہی کے اور کہڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس پیچہے بہیجا اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بلایا اوسکو اور پڑہی اوسپر یہہ آیتہ اور قائم رکہہ نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعتون رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یعنے حضرت عمر نے یا معاذ نے ای نبی اللہ کے یہہ ہی واسطے اسیکے خاص ہے یعنے یا سبہون کیلئے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون کے روایت کی یہہ مسلم نے

ف بیچ دونون طرفون دن کے یعنے نماز فجر کی اول طرف دن مین ہی اور ظہر اور عصر دوسری طرف مین

آخر ہین اور چند ساعات دیکھے یعنے مغرب اور عشا لکہا ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسیط حلکی گذری ہی تو قصہ
شہید اور شخص کا ہی اور یہہ اور کا اور یہہ آیتہ ہی مکر اسکے لئے اوتری ہو یکہ محققین نے لکہا ہی کہ تعدد قصہ یہہ نہین
لازم آتا کہ آیتہ بہی مکرر اوتری ہو اور نہ یہہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت نے وہی آیت کہ پہلے کے حق مین اوتری
تہی واسطے سند کے اسکیلئے بہی پڑہ دی ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ
الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ
لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَہَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ
عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم
مین اور اسحالین کہ پت جہڑ ہوتی تہی پس لین حضرت نے دو ٹہنیان درختمین سے کہا راوی نے پس پتے اونمین
جہڑنے لگے یعنے زیادہ گرنے لگے جیسا کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جہڑتے ہین پس فرمایا حضرت نے اے اباذر
کہا مینے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتہ اوسکے خاص
اللہ تعالی کی پس گرتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسا کہ جہڑتے ہین پتے اس درخت سے روایت کی یہہ احمد نے
ف ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کے یعنے اوسکے پڑہنے مین خیال کسیکے دکہانے سنانیکا غرض دینی یا دنیوی کا
نہین رکہتا ہی بلکہ محض اوسکی طلب رضا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُہَنِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ لَا یَسْھُوْ فِیْہِمَا
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنے غافل نہوا بلکہ حضور دل سے
پڑہین بخشیگا اللہ واسطے اوسکے وہ چیز کہ پہلے کئے تہے گناہون سے روایت کی یہہ احمد نے وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ
یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ

بیہقی نے شعب الایمان میں۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ذکر کیا نماز کا ایکدن یعنی ارادہ کیا اوسکی فضیلت کے ذکر کرنیکا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگا واسطے اوسکے سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال ایمان کے سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** محافظت نماز کی یہہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اوسکو کبہی غفلت نکرے اور فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اوسکے ادا کرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور پاتا ہے اور اسکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کرو اے بہائیوں کسقدر تاکید ہے محافظت نماز کی اسمیں کبہی قصور نکیا کرو اور دیکہا چاہیے کہ جب اوسکے محافظت نکرنے پر وعید فرمایا ایسے کافروں کے ساتھ عذاب کیے جانیکا تو جو کوئی اسکو بالکل چہوڑ دیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور ہیں اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد میں دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیاء امت سے گِنا جاتا ہے اور اس حدیث میں کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین کے ہوگا

ع ❀ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا کہ تہے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال میں سے کہ چہوڑنا اوسکا کفر سوائے نماز کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اسمیں جو حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کے کسی عمل کے چہوڑنے کو کفر نہ جانتے تہے تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چہوڑنا نماز کا اونکے نزدیک سب سے بڑے گناہوں سے ہے اور بہت قریب ہے کفر کے

ع ❀ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا کہ

وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کریگا اوسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق کنجی ہی ہر برائی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت نے یہہ ابو درداؓ کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو بھی شرک نکر مگر الا اکراہ یعنے جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اوسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہی اور بری ہوا ذمہ یعنے بری ہوا اوس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یا یہہ مراد ہی کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تہا وہ امن اوسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلئے ہی کہ جب عقل جاتی رہی ہی جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین اسیلئے اسکو ام الخبائث کہا ہی ۱۲ ع

بَابُ الْمَوَاقِيتِ باب بیچ بیان کرنے وقتوں نماز کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل ہی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جو وقت ڈہلے دوپہر اور ہووے سایہ اوس شخص کا مانند طول اوسکے جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہووے سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ غائب ہو شفق اور وقت عشا کا بیچ آدہی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نہ نکلے آفتاب پس جو وقت نکلے آفتاب پس بند رہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہی درمیان سینگون شیطان کے روایت کی یہہ مسلم نے

ف پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلئے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی نماز پڑہائی تہی اور پہلے وقت نماز کے اسیلئے اسکو نماز پیشین کہتے ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تہوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کے جانب مغرب کی اور اسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اوسکا یہہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اوسکے سوا سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہی

اصلی سایہ ہے کہ وقت زوال کے ہوتا ہے جیسے اکثر شہروں میں کہ آفتاب بیت الراس کو نہیں پہنچتا وہاں ہر چیز کا کچھ
دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے پس بعد اوس سایہ کے جب یہ برابر اوس چیز کے ہو جاوے
کہ جو اوسے وقت عصر کا یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچا وقت ظہر کا تمام ہوا
ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ میں آچکا تھا اسکو تاکید کیلئے پھر فرمایا اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے
وقت مشترک نہیں ہے جیسے کہ امام مالک کہتے ہیں پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جب تلک کہ آفتاب زرد نہیں ہوتا
جب تلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہے چنانچہ اس حدیث میں اشارہ اوسکی طرف ہے بعد اوسکے وقت جواز رہتا ہے
غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے
اوسکے میں نظر خیرہ نہ ہووے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اوسمیں تغیر آجاوے اور جاننا
چاہئے کہ مذہب تینوں اماموں کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوا انکے کا یہہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل
تک ہے اور بعد اوسکے وقت عصر کا آتا ہے اور یہہ حدیث دلیل اونکی ہے اور ایک روایت امام اعظم رح سے بھی اسیطرح
آئی ہے بلکہ بعضوں نے لکھا ہے کہ فتوی بھی اسپر ہے چنانچہ درمختار میں کتنی کتابوں سے ترجیح اسی روایت کو دی ہے
اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے دلیلیں ہر ایک کی ہدایہ وغیرہ میں
مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل
کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہوں اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے شروع ہوتا ہے اور
تمام ہوتا ہے وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر اماموں کے نام ہے سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور
سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہیں اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہے کہ بعد سرخی کے پیدا
ہوتی ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہے کہ نام سرخی کا ہے چنانچہ شرح وقایہ میں فتوی اسپر لکھا ہے لیکن
احتیاط یہہ چاہتی ہے کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف
ادا ہو اور وقت عشا کا بعد چھپنے شفق کے شروع ہوتا ہے اور تہائی رات تک یا آدھی رات تک وقت مختار یعنی
بلا کراہت باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تلک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا
شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہے اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہے
اور بعضوں نے لکھا ہے کہ وقت مختار اسفار تک ہے اور بعد اوسکے وقت جواز کا جب ان اوقات مختار کا تمام ہوا

آگے جو زمانہ آفتاب نکلنے کا ہے درمیان دو شاخ شیطان کے یعنے دونو جانب سر اوسکے جیسے کہ ایسا [illegible] شیطان
[illegible] سامنے آتا [illegible] ہے وقت طلوع اوسکے اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اوس سے اور ایسا ہی وقت غروب کے
تا [illegible] کہ آفتاب کو پوجتے ہیں اور واضح ہوتا ہے سجدہ کفار کا طرف اوسکے پس گمان کرتا ہے [illegible] اور
تابعدار اون کے [illegible] کہ یہ عبادت اوسکو کرتے ہیں اور اوسکی طرف سجدہ کرتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا اپنی امت کو اوسوقت کے نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہو

وعن بريدة قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلوة فقال له صل معنا هذين يعني اليومين فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام الظهر ثم امره فاقام العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثاني امره فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله قال وقت صلوتكم بين ما رأيتم رواه مسلم

اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول
اور آخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اوسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دو دنوں یعنے تا دکھا دون تجھے اوقات نماز
پس جسوقت ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنے اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اوسکو یعنے تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی
پھر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنے آلایش زردی سے پھر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز
جسوقت کہ غائب ہوا آفتاب [illegible] پھر حکم کیا اوسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی
شفق پھر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز فجر کی اوسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنے اسدن میں سب نمازیں اول وقت پڑھ
دکھا دین کہ اول وقت یہ ہے پس [illegible] دوسرے دن حکم کیا بلال کو کہ ٹھنڈی کر نماز ظہر کو پس ٹھنڈی کی ساتھ اوسکے یعنے
[illegible] ٹھنڈی کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا [illegible] کو زیادہ اوس چیز سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی
پہلے چھپنے شفق کے یعنے متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت روشنی کے

فجر کے پھر فرمایا کہاں ہی پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اوس شخص نے کہ مین حاضر ہون اے رسول خدا فرمایا وقت نماز
تمہاری کا درمیان اوسکے ہی کہ دیکھا تمنے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ حکم کیا اوسکو صرف اوسکے عصر بیان ذکر
نماز کا نہ کیا اور ایسیہی ذکر اذان کا نہ بیان کیا اور نہ اسکے مابعد میں اسلئے کہ ظاہر تہا اور ابتدت ٹھیل کی ظہر میں سبب کے
آج اتنی ڈہیل کی کہ جوش گرمی کا جاتارہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اوس تاخیر سے کہ تہی یعنے پہلے دن جو تاخیر کی تہی بہت
دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کے نماز پڑہی اور پہلے دن تاخیر کرنیکے یہہ معنے ہین کہ وہ تاخیر کی گئی تہی ظہر سے یہہ کہ تاخیر
کی گئی تہی وقت اپنے سے اور عشا کو اخر وقت تک تاخیر نکیا اسلئے کہ لوگون کو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہین
توسونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کے یہہ معنے ہین کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنے پس یہان وہان تک وقت ہی اول بہی اور
اوسط بہی اور آخر بہی اور مراد اخر وقت سے وقت مختار ہی نہ وقت جواز اسلئے کہ بعد ان وقتون کے کہ بیان فرمایا اور بہی
وقت باقی رہتا ہی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَیْہِ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی
میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے دوبار یعنے دو دن تاکیفیت اور اوقات نماز کی بتلادین پس نماز پڑہائی مجکو ظہر کی
وقت ڈہلنے آفتاب کے اور تہا سایہ مانند تسمہ کے اور نماز پڑہائی مجکو عصر کی اوسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکے
یعنے سوا سایہ اصلی کے اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار یعنے بعد ڈوبنے آفتاب کے اور نماز پڑہائی
عشا کی اوسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی اوسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر یعنے جب
صبح صادق ہوئی پہر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجکو ظہر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ اوسکا مانند اوسکے یعنے ہر شی کا مثل
کے سوا اور نماز پڑہائی مجکو عصر اوسوقت کہ ہوا سایہ اوسکا دو مثل اوسکے اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کی اوسوقت

اس وقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہونی پہر التفات کیا طرف میرے پس کہا ای محمد یہہ وقت ہی نبیون کا پہلے تجہسے ہی اور وقت درمیان ان دو وقتون کے ہی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف اور تہا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرونمین بعضی فصلونمین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین ہما اینیون سرطان کو نہین ہوتا پس بیان فرماتے ہین کہ اون دنونمین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتی کے تہا ١٢ ع

الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچہہ یعنے وقت مختار سے ایک ذرہ دیر کر کر پڑہی پس کہا واسطے اونکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اوترے پس نماز پڑہی آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے امامت کی اونکی پس کہا واسطے عروہ کے عمر نے جان کیا کہتا ہی تو ای عروہ پس کہا عروہ نے سنا مینے بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تہا سنا مینے ابو مسعود سے کہ کہتے تہے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اوترے جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑہی مینے ساتہہ اونکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اونکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اونکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اونکے پہر نماز پڑہی مینے ساتہہ اونکے حساب کرتے تہے حضرت ساتہہ انگلیون اپنی کے پانچون نمازون کا روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف مطلب عروہ کا یہہ تہا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاوین حدیث امامت کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن اول وقت نمازین پڑہائین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت رکہتی ہی پس تمنے کیون تاخیر کر کر ترک فضیلت کا کیا اگرچہ غیر مختار وقت میں نہی اور عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد اونکی یہہ تہی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک امر عظیم ہی اوسمین احتیاط چاہیے بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے خبردار تا اوسمین خطا نکرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تہے اونسے ایسی بات اوتنی مناسب نہ تہی لیکن عظمت شان روایت کی

بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ

باب بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے **ف** یعنے نماز اصل یہہ ہی کہ جلدی کریں اوسمین بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنے پس جلدی کرو بہلائیوں میں مگر جہان کہ شارع نے تاخیر کو فرمایا ہی وہان تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہی مطلق اور امام اعظم رح کے نزدیک مستحب یہہ ہی کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب دنون میں اور عشا کو دیر کر کر پڑھے اور عصر کو بہی تاخیر کرے یہان تک کہ آفتاب متغیر نہو وے اور جلدی پڑھنے کی حدیث ہی کہ نصف اول وقت کہین ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا مین اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اوسکو باپ میرے نے کسطرح تہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تہے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈہلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پہر پہرتا یعنے بعد عصر کے ایک ہم مین سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنے صاف ہوتا متغیر نہوتا کہا سیار نے اور بہولا مین اوس چیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تہے حضرت کہ مستحب رکہتے تہے یہہ کہ دیر کر کر پڑہین نماز عشا وہ نماز کہ کہتے ہو اوسکو عتمہ اور تہے حضرت مکروہ رکہتے تہے سونے کو پہلے عشا سے اور بات کرنیکو پیچہے اوسکے اور تہے پڑھتے نماز صبح کو اوس وقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہی کہ نہین پروا کرتے ساتھ دیر کرنے عشا کے تہائی رات تک اور نہین دوست رکہتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچہے عشا سے

لیکن یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہوا ظاہر یہہ ہی کہ اوس وقت جاڑے کے دنون میں

پڑھتے ہونگے کیونکہ گرمی مین ٹھنڈے وقت پہر نماز پڑہنی حضرت سے ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہین
تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہی اعراب عشا کو عتمہ کہتے تہے آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا
اور مراد تاخیر سے ثلث یا نصف رات تک کی ہی اور مکروہ رکہتے تہے سونے کو پہلے عشا سے اور بات کرنیکو پیچہے اوسکے
یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکہتے تہے اس لیے کہ ختم عمل عبادۃ اور ذکر اللہ پر ہووے کہ نیند بہن موت کی ہی
اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہین سونے کو پہلے عشا کے اور بعضون نے اجازت دی ہی
اور تہے ابن عمر سوتے پہلے اوسکے اور بعضون نے اجازت دی ہی رمضان مین اور کہا نووی نے جب غالب
ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنیکو بعد عشا کے ایک جماعت
علما کی نے مکروہ رکہا ہی از انجملہ ایک سعید بن مسیب تہے کہ کہتے تہے سو رہنا میرا عشا سے یعنی بغیر عشا پڑہے محبوب
زیادہ ہی طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اوسکے اور اجازت دی ہی بعضون نے کلام کرنیکی علم مین اور بیچ
اوس چیز کے کہ ضرور ہو حاجت سے اور اجازت دی ہی کلام کرنیکی ساتہہ گہر والون کے اور مہمان کے یہہ ملا علی
قاری رح نے لکہا ہی اور شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہی کہ دو چیزون مین اجازت ہی سونا اگر ہووے ساتہہ قصد دفع کسل اور
حاصل کرنے نشاط کے نماز مین جائز ہی خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہی اور بمعنی نہووے وہ بہی
جائز ہی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ
وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچہا ہمنے جابر بن عبداللہ سے
حال نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تہے نماز پڑہتے ظہر کی دوپہر ڈہلے اور پڑہتے عصر اور سورج ایسا کہ آفتاب ہوتا
تہا یعنی روشن اور مغرب جس وقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جس وقت کہ بہت ہوتے لوگ جلدی پڑہتے اور
جب ہوتے کم دیر کر کر پڑہتے اور پڑہتے صبح اندہیرے مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف عشا کے حق مین جو کہا اوس سے
معلوم ہوا کہ اگر ساتہہ قصد کثرۃ جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کرین جائز ہی بلکہ مستحب اور لکہا ہی علما نے کہ امام ابو حنیفہ
اور اونکے توابع نے جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہی اسی سبب نہین کیا ہی نہ یہہ کہ اول وقت افضل نہین ہی اول وقت
بلاشبہ افضل ہی لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہی اور صبح جو تاریکی مین پڑہتے تہے شاید اوسکا یہہ معلوم

اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضایع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتون کی ہی جب اسکا خیال نہ کیا گیا پھر اسکو کیا کریگا اور ۔۔ فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونیسے بعد زوال کے ایکبارگی یعنے بعد اوسکے متصل ساتہہ اوسکے کہ اول وقت ظہر کا ہوگا اور یہہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہان سایہ اصلی اسیقدر ہوگا جیسکہ اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی سایہ اختلاف مکانون اور زمانے کے آور نہ سوجو کہین اوسکی یہہ بد دعا ہی ہتہہ بے آرامی اور بیقراری کے اوسکے لئے کہ تغافل کرے نماز عشا سے اور سورہے بغیر پڑھے یہہ دعا تین بار کی تاکید کے لئے کہا ہی ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہی اور ہمارے نزدیک یہہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سووے اور گمان رکھتا ہی کہ تمام وقت نماز کہین سوتا ہی رہیگا تو نہین جائز ہی اوسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنے نفس پر کہ بغیر جگانے جاگ اوٹھونگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھونگا وقت مین تو جائز ہی اور اگر پہلے وقت کے سووے تو اوسمین اختلاف کیا ہی علما نے بعضے تو یہی سی تفصیل اسمین بہی بیان کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوسمین مطلق حرام نہین اسلئے کہ پہلے وقت کے مکلف ساتہہ نماز کے نہین اور تفصیل جو پہلی صورت مین بیان کی وہ موافق ہی قواعد ہمارے کے ۵ ع ح ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گرمیونمین تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نے **ف** زیادتی سایہ کی جاڑے کے اس لئے ہوتی کہ سایہ اصلی اوس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمی مین کم خصوصا حرمین شریفین مین وا لا یہہ دونو وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ساتوین حصہ قد ہر شخص کی ہے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکے کہ قد ہر آدمی کا مقدار سات قدم کی ہوتا ہی ۵ ح ۵ یہہ جدول لکہی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کے ہی اسمین مقدار مہینے کے سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکہی ہی اول بعضے اصطلاحات اسکی معلوم کیا چاہئے تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوے جاننا چاہئے کہ ایک قدم ساتہہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساتہہ آن کا ہوتا ہی اور آن یہہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی ساتہہ پل کی ہوتی ہی اور ایک

معلوم ہوتا ہی کہ واسطے حاضر ہونے جماعت کثیر کے تہا کہ صحابہ شب بیدار تہے رات کے سونیسے ملول ہوتے تہے پس صبح کو سورج ہی موجود ہوتے تہے اور اس حدیث سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑہتے تہے اور اگر ہوتے تو روشنی کے وقت پڑھنے مین امر واقع ہوا ہی اور امر ہمارے نزدیک ارجح ہوتا ہی نعل سے ہرح ٭ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی انس سے کہا تہے ہم جبوقت نماز پڑہتے پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور لفظ اوسکے واسطے بخاری کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست ہی اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑہ پہنے ہوئے نہوتے تہے بلکہ گرمی کے لئے جدا کپڑا بچہا لیا کرتے تہے اونکے نزدیک جائز نہین ہی سجدہ کرنا اوس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ مین اس خیال سے لایا ہی کہ اول وقت مین زمین زیادہ گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بہی ظہر اول وقت پڑہتے تہے باوجودیکہ یہہ بات اس سے نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت غیر اول وقت کے بہی زمین گرم ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر ہرح ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدۃ گرمی کی پس ٹہنڈے وقت پڑہو تم نماز کو اور ایک روایت بخاری کے ابو سعید سے لفظ بالظہر کا بجاے بالصلوٰۃ کے آیا ہی یعنے ٹہنڈے وقت پڑہو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہہ بہی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدۃ گرمی کی بہاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کہایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اوسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین شدت اوسکی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اوسکی کہ پاتے ہو سردی سے

اوہین دو دموں کے سبب سے ہی کہ گرمی اور جاڑے مین لیتی ہی روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور صحیح ایکی یہ
لفظ بھی ہین کہ پس شدت او سکی گرمی کی پاتے ہو تم گرمی سے پس سبب دم گرم دوزخ کیسے ہی اور شدت او سکی سردی کی
کہ پاتے ہو تم سردی کی سبب دم سرد او سکیسے ہی ف کہا بعض مترجمین نے بعض کو یہ کنایہ ہی اختلاط اور
ازدحام اجزا سیکو باہم ایک پہ یہانتک کہ فنا کر دے دوسریکو اور بیٹھے بجائے او سکے پس حکم کیا ساتھ دو دم
لینے کے مراد ساتھ اسکے شعلہ مارنا اور باہر نکلنا او سکا ہی دوزخ سے جیسکہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر
نکلتی ہی اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ شفقت بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت خشوع نہین حاصل
ہوتا اور اسمین تین شبہ وارد ہوتے ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اوس سے دم سرد نکلتا ہی اسکے
کیا معنے جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ او سکی ہی یعنے دوزخ اور اوسمین طبقہ زمہریر بھی ہی دوسرا یہ کہ یقینا
معلوم ہوا ہے کہ گرمی اور سردی آثار افتاب اوضاع او سکیسے ہی پس او سکو آثار دم لینے دوزخ کیسے کہا اسکی
کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردیکو فرمایا ہی آثار دم لینے دوزخ کیسے نہ اصل گرمی کو اور سردیکو
اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بعد افتاب کے ہی جواب او سکا یہ کہ باوجودیکہ
ہو سکتا ہی کہ دوزخ کے دم لینے سے سخت ترکیا ہو انکار او سکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہی طریقہ اسلام سے تیسرا
یہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہئے کہ صبح وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کرے جواب او سکا یہ ہی
کہ سردی صبح کو افتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر جب تک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اوسیطرح صحابہ سے بھی منقول ہی صحیح حدیث بخاری کے آیا ہی کہ صحابہ نماز
ٹھنڈے وقت پڑہتے تھے یہانتک کہ ٹیلون کے سائے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوئے ہوتے ہین
سائے اونکے دیر مین زمین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون دراز کے مانند منارون وغیرہ کے کہ اونکے سائے جلدی معلوم
ہونے لگتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوارون کے سائے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین اوسوقت بنا
شاخ گزی تھین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور بعید ہے حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے
ٹھنڈک او سکیکے بہ نسبت گرمی وقت استوا کیلے جیسا کہ بعضے شافعیہ کہتے ہین کیونکہ ہونا او سکا سرد تر بہ نسبت
استوا کے خلاف تجربہ کے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ سخت گرمی اور ان شہرون مین پیچھے وقت پہنچنے افتاب کے ہی
ایک مثل پر پس ابراد جب ہو کہ اوس سے بہی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثین صحیح سوا ابراد کے بہت سی وارد ہوئی

وارد ہوئی ہین اور وہ جو صحیح حدیث جناب کے ایا ہے کہ جنے شکایت کی انحضرت سے ... ﴿قبول نکی عزر نماز کی﴾
وہ محمول ہے اسپر کہ اونہون نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تہی و الدعا ...
رخصت نہی اور وہ بہی اونکے لئے ہی کہ صحیح طلب جماعت کے مسجد و نمین جاتے ہ ... ﴿ادا کر﴾
یا مسجد قوم کی مین پڑہے دوست رکہتا ہون مین کہ تاخیر نکرے اول وقت ... ﴿ہر حدیث کے ہی اور﴾
ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ انحضرت سفر مین ہی حکم ... ﴿کے باوجودیکہ﴾
سب ایک ہی جا کے جمع تہے اور کہا ترمذی نے کہ قول اوس شخص کا کہ گیا ہی ظہر کے صحیح شدت گرمی کے اولی
اور اشبہ ہی ساتہ اتباع کے ہوع ح ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيْهِمْ
وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے عصر کی اور افتاب بلند ہوتا اور زندہ
یعنے روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہنچتا اونکے پاس اور افتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ
کے چار کوس پر تہے یا مانند اسکے یعنے تین چار کوس کے روایت کی ہی بخاری مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہی
وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ہوع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ
فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ یعنے نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑہی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹہا رہتا ہی انتظار کرتا ہی افتاب کا یہان تک
کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کے یعنے قریب غروب کے ہوتا ہی کہڑا ہوتا ہی یعنے نماز کے لئے
پس ٹہونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اوسمین مگر تہوڑا روایت کی یہہ مسلم نے ف ٹہونگین مارتا ہی چار یعنے جلدی
جلدی سجدے کرتا ہی بغیر طمانیت کے جیسے جانور دانہ چنتا ہی اور سجدے عصر مین ہوتے ہین آٹہ اور یہان چار فرمائے اس لئے
کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچہی طرح نہ اوٹہایا تو دونو سجدون نے حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونو سجدو نکو
ایک رکن ... عصر ہی کا ذکر کیا اور نماز و نکو نہ کیا اس لئے کہ یہہ نماز وسطی ہی اسکی رعایت کرنی بہت
ضروری ہی اور کہا ہی مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو افتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا ... ہی گیا

اپنے اوس تبدیل منافق کے کیونکہ منافق نہیں ارزو رکہتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہی واسطے بچنے طعن لوگوں کے اور نہیں پروا کرتا
آخر کی اوس لیئے کہ نہیں ایمان رکہتا واجب ہی مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی ۞ ح ع ه ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ
أَهْلُهُ وَمَالُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت
ہوگئی اوس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اوسکے اور مال اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے
جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ نابود ہوگئے گہر کے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیئے کہ ڈرے اس کے
فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کے بلکہ زیادہ اوس سے اور وجہ خاص اسکے ذکر کرنیکی یہہ ہی کہ
یہہ نماز بیچ کی ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنے غیر اسکے سے ۞ ع ح ۞ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چہوڑی نماز عصر کی پس تحقیق
باطل ہوئے عمل اوسکے روایت کی یہہ بخاری نے ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب جاتا رہا گیا اوسکو
باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لئے مراد یہہ ہی کہ اوس دن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں میں
اور یہہ مراد نہیں ہی کہ حقیقۃ سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہہ بات اوسیکے لئے ہوتی ہی کہ مرتد ہوتا ہی کذا قالہ الطیبی اور
حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہوجاتے ہیں حتے کہ حج پہر کرے اونکے نزدیک قید مرتے دم تک نہیں اور معتزلہ کے
نزدیک کبیرہ سے بہی عمل حبط ہوجاتے ہیں ۞ ع ۞ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا تہے ہم پڑہتے نماز مغرب کی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پہرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکہتا جگہہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنے
مغرب اول وقت پڑہتے ایسے وقت کہ اگر پہینکے کوئی تیر پہینکتا تو دیکہتا کہاں گرا ہی اول وقت نماز مغرب کی
پڑہنی مستحب ہی بالاتفاق ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا
بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہا تہے اور صحابہ نماز پڑہتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہہ

رواہ مسلم ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تہا اور حضرت عائشہؓ نے پہر اوسکو عتمہ کہا

شاید کہ جب تک حدیث منع کی اونکو نہ پہنچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہی عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے تک

ع ٭ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اونہیں سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے صبح کی پس پہرتین عورتین لپٹی ہوئی بیچ چادرون اپنی کے نہ پہچانی جاتی تہین بسبب اندہیرے کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف پہرتین عورتین یعنے جنہون نے نماز حضرت کے ساتہ پڑہی تہی ع ٭ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونون نے سحر کہائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنی سے دونون کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑہی کہا ہمنے انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونے اونکے سحر اپنی سے اور درمیان داخل ہونے اونکے کے نماز مین کہہ فرق تہا مقدار اوسکے کہ پڑہے آدمی پچاس آیتین یعنے متوسط روایت کی یہہ بخاری نے ف کہہ ہی تورپشتی نے کہ یہہ مقدار ایسا ہی کہ نہین جائز ہی عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ جو یہہ کرتے تہے حضرت تو بسبب اطلاع دینے اللہ تعالیٰ کے کرتے تہے اور حضرت معصوم تہے خطا کرنے سے دین مین اور کو کہان یہہ رتبہ ع ٭ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تیرا جسوقت ہونگے تجہ پر سلطان ... یا یہہ کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اوسکے کہا مینے پس کیا حکم کرتے ہو ... نماز پڑہ ... اوسکے پس اگر پاوے تو اوس نماز کو ساتہ اونکے پس پڑہ تو نماز ... تحقیق

یہہ واسطے پڑہے نفل ہو گی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ اوکا اویوخروں عن وقتہا میں شک ہا و یکا ہے

راوی کو شک ... راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یوخرون کا معنے دونون کے ایک ہی ہیں حاصل حدیث

... ہوگا تیرا ... یگا او سشخص کو کہ حاکم ہوگا تجہ پر سستی کرینگا نماز میں کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت اوسکے

اور تو ... بی مخالفت ہرا ور ڈر یہہ ہوگا کہ اگر اوسکے ساتہہ پڑہنا ہی تو فوت ہوتی ہی فضیلت اول

وقت کی اور ... کرتا ہے اوسکی تو ڈر ہی اوسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس اوسکے

اوڈر نے تدبیر آ ... نماز پڑہ تو مستحب وقت پر پس اگر پا دیتو نماز کو یعنے حاضر ہو دیتو اوسوقت ساتہہ اوکے

پہر پڑہ نماز کہ یہہ جو اوسکے ساتہہ پڑہیگا نفل ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو مقتدی کو

چاہئے کہ نماز اپنی پڑہ لین اول وقت میں پہر امام کے ساتہہ پڑہیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاوین اور یہہ حکم

عشا اور ظہر میں ہی اس لئے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑہنے مکروہ ہیں اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل تین رکعت

شرع سے ثابت نہیں ہے اور اس حدیث میں یہہ حکم جو مطلق ہی بسبب ضرورة کے تہا کہ نماز اون امراء کے ساتہہ نہ پڑہنے

میں فتنہ اوٹہتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہی فتنہ اوٹہانے سے یعنے ایسی ضرورة میں مباح ہوجاتے ہیں

مکروہات اور اس حدیث میں حضرت نے جو غیب کی دی تہی از راہ معجزے کے سو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کے زمانہ میں

عج ٭ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے

پس تحقیق پائی اوسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنے عصر

یعنے نماز اوسکی باطل نہیں ہونگی پس چاہئے کہ باقی رکعتیں پڑہ کر نماز پوری کرلے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف**

قول اکثر اہل علم کا یہی ہی کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ

اور تابعین اونکے کے نزدیک یہہ ہی کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہوجاتی ہی اور نماز عصر کی بسبب غروب کے

باطل نہیں ہوتی لیکن یہہ حدیث حجت ہی اونپر جواب اونکا یہہ ہی کہ تعارض در ... درمیان اس حدیث کے اور اون

حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں نماز نہیں ہی وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ ... کی کیا یعنے

پس یہ بموجب قاعدہ اصول فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتوں میں تو رجوع کرے حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں
تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس میں پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو [illegible] ترجیح دی حکا [illegible]
یعنی کہ نماز فجر میں اس لیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے پس واجب ہوتی ہے نماز ساتھ [illegible] کمال کے اور [illegible]
آفتاب کے نقصان اوسمیں آگیا تو ادا نہوئی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی کامل ادا [illegible] اوسمیں زرد
ہوتا ہی ناقص ہی پس وجوب اوسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہوا پس ساتھ طاری ہونے [illegible] جب غروب کے فاسد نہیں
ہوتی اور ادا ہوتی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث [illegible] نوافل کے رکھتے ہیں
اور فرائض کو تینوں اوقات میں جائز کہتے ہیں لیکن ظاہر حدیثوں سے نہی عام معلوم [illegible] تی ہی اور ابن ملک نے پہلا جملہ حدیث سے
یہ معنی کیے ہیں کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اوسکا پس اگر نہیں تھا
اہل واسطے نماز کے پھر ہوا اہل اسحال میں کہ تحقیق باقی رہتا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے یہ نماز اوسکو

ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت
نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے
آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے ف پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ اسکے
یہ معنی کہتے ہیں کہ اعادہ کرے اسکو یعنی قضا پڑھے اوسکی ~~جیسا کہ قول ابن ملک کا~~ اوپر مذکور ہوا اور شافعیہ وہی معنی
کہتے ہیں جو کہ پہلی حدیث میں مذکور ہوئے

ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے
نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اوس سے پس بدلا اوسکا یہ ہے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے
نہیں بدلا واسطے اوسکے مگر یہ روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنی جدا ہونے کے
یاد آوے یا بعد سونے یاد آوے اور نہیں بدلا واسطے اوسکے مگر یہ یعنی کفارہ اسکا سوا قضا کے اور کچھ نہیں ہے

کوئی عذر نہین پر نہیں با ہمہ تو دنیا نہیں لازم آتا ہی جیسا کہ ترک کرنے روزے رمضان کے بسبب بغیر عذر کے صدقہ فطر لازم آتا ہی اور لکھا ہی ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز گئی ہوئی کہ یاد ہونے کے آخر تک نہ جاوے ۞ ع ح ۞

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی سو جانیکے قصور سوا اسکے نہین کہ قصور جاگتے مین ہی پس جسوقت کہ بھولجاوے ایک تمہارا نماز یا سو جاوے غافل ہوکر اوس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرماتا ہی اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے روایت کی ہی مسلم نے **ف** نہین ہی سو جانیکے قصور یعنے سونیکی حالت مین تقصیر نہین نسبت کی جاتی ہی طرف سونیوالے کے یعنے تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اسحالت مین مکلف نہین سوا اسکے نہین کہ تقصیر جاگنے مین ہی کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیون ایسے کام کئے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے کے اور مشغول ہونیکے ایسے کاموں کے کہ نسیان پیدا کرتے ہین اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کے ہی ۞ ع ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر اونکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اوسکا اور جنازہ جسوقت کہ حاضر ہو اور جورو بن خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اوسکے ہم قوم روایت کی ہی ترمذی نے **ف** جنازہ جسوقت تیار ہو کہا اشرف نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز جنازہ کی نہین مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین

اور اسیطرح ہمارے نزدیک بھی ہی کہ جب جنازہ آوے اوقات مکروہہ مین یعنے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور ٹھیک دو پہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اوسپر لیکن جب ان وقتون سے آگے آیا ہو اور ان وقتون مین پڑھین گے تو مکروہ ہی اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کے اور عصر کے دو نو چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایّم کہتے ہین عورت بن خاوند کو یعنے خواہ

خواہ خاوند نے طلاق دیا ہو یا وہ مرا ہو اور طیبی نے کہا ہی کہ ایم اوسکو کہتے ہین کہ جسکے زوج نہو مرد [illegible] ورة ہو ثیب ہو یا باکرہ

اور کفو یہہ ہی کہ مرد ہمبرابر ہو عورة کے اسلام مین اور حریة مین اور صلاح مین [illegible] مین اور کسب مین [illegible] ور عمل مین

ہوع ف ای بہائیون ایک مرض اس کتاب کے مولف کی ولایت کا [illegible] یہ عقیدہ ہی سب اہل سنت جماعت کا

کہ اوس نے سنت کے انکار کرنے یا اوسکے حقیر جاننے سے آدمی کافر ہوجاتا ہی اور نکاح کردینا عورة کا ایسی سنت ہی

کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہی کہ جو کوئی دعوے اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو

ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہووے اور لوگون کے طعنہ کا خیال ہووے لوگون کے طعنہ سے کبھی نہین بچا جاتا ہی

بلکہ دانشمند کو چاہئے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگون پر عوام طعن کرتے

رہے ہیں اور وہ بجا آوری احکام الہی مین ہرگز قصور نکرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہی کہ اونہون نے اپنی بیٹی کا

نکاح ایک مرید سے جیکے سے کردیا یہانتک کہ بیوی سے بھی اطلاع نکی جب اونکی بیوی نے سنا تو کہا بڑی تمہاری ناک

کٹائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسکہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے

اور مریدون سے پوچھا کہ بھائیون میرے موہنہ پر ناک ہی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہی فرمایا کہ تیری بیوی کہتی ہی

کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض اونکی یہہ تھی کہ لوگون کے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہولتی ہی وہ بری نہین

ہجاتی اور اوسکے کرنیوالیکی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر رحمہ اللہ نے وانکحوا الایامی

اپنی تفسیر مین ترجمہ اسی حدیث کا لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی تین کام مین

ہیل نکر نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورة جب ملے اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا

خاوند کرنیکو عیب سمجھے اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنے بیاہ دینے سے مغرور

ہین اور [illegible] کا کام چھوڑ دین یعنے اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت ہین بیاہ دینے سے کام چھوڑ

نہ [illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا

ہی سبب عافیت یعنے اللہ کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سے اول وقت

مستحب ہی نزدیک حنفیہ کے جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین جیسے صبح کو اور ظہر کو گرمی مین لیس وہ

مستثنیٰ ہین اس سے ایام [illegible] اور [illegible] کا اول وقت مختار نہین اور نہین تاخیر میں مختار ہے اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سے
مراد وقت کراہت کا ہی [illegible] مستعد ہو [illegible] آفتاب کے عصر مین اور عشا پڑہنی بعد آدہی رات کے پس سبب عفو کا ہی یعنی خیر نہ
اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سے ادا ہوگئی ۞ وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہی ام فروہ سے
کہا پوچہے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب رکہتا ہی فرمایا نماز اول وقت پر پڑہنی
روایت کی یہہ احمد ترمذی ابو داود نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث
عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کے ف نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کے
افضل ہی ہی اور [illegible] اور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بہی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت
اضافی مراد ہی یعنی بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور عملوں پر اور بعضا عمل اور حیثیت
اور جہت سے فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی بہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمان کے سب اعمال پر
اور نسب [illegible] کا یون ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبد اللہ حضرت عمر کی
اولاد مین سے ہی اسی لیے اسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور اوروں نے کہا ہی بلکہ یہہ حدیث
صحیح ہی نقلہ ابن الملک ۞ ح ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار یہان تک کہ وفات دی اونکو اللہ تعالی نے روایت کی ترمذی نے ف
یعنی ہمیشہ حضرت نماز پڑہتے وقت مختار ہی مین پڑہتے تہے مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کے لیے
شاید کہ حضرت عائشہ نے اوس نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نے جبرئیل کے ساتہ آخر وقت پڑہی تہی
کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکے لیے اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہا کر دکہائی
وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لیے تہی سوا ان دوبار کے ایک دفعہ پڑہی آخر وقت تا لوگ معلوم کریں یہان تک
جائز ہوجاتی ہی ع ۞ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حدیثوں میں تعارض نہ رہا اور اس حدیث میں ساتھ لفظ ھذہ کے اشارہ ہے طرف وقت اسفار کے کہ اوس میں شریک ہیں
مسلمین اور کچھ اختلاف اوس میں نہیں ہے کذا قال الطیبی ۰ع۰ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ
لِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے
کہ کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلی کا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو
وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہہ ابو داود و دارمی نے **ف** تیسری شب کو چاند قریب
پانچویں حصہ رات کے غروب ہوتا ہے پس یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اس لیے کہا
کہ کبھی مغرب کو بھی عشا کہتے ہیں پس بہ نسبت اوسکے یہہ عشا پچھلی ہے ۰ح۰ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی
میں پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود دارمی نے اور نہیں نزدیک نسائی کے یہہ
لفظ فانہ اعظم للاجر **ف** ظاہر عبارت اس حدیث کے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنے روشنی
میں کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونو اسفار میں ہوں اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب
ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا غلس یعنے تاریکی میں کرے اور ختم اسفار میں یعنے قرأة طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے
صبح ہو جاوے کہا ہے علما نے کہ یہہ تاویل اولی اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہو جاتی ہے اور ایک اور وجہ
تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنہ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار موسم و زمانہ کے ...
کبھی غلس میں فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کبھی اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنہ کی یہہ ہے
بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ فِي الشِّتَاءِ فَغَلِّسْ بِالْفَجْرِ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ قَدْرَ مَا يُطِيْقُ
النَّاسُ وَلَا تُمِلَّهُمْ وَإِذَا كَانَ فِي الصَّيْفِ فَأَسْفِرْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّ اللَّيْلَ قَصِيْرٌ وَالنَّاسُ يَنَامُوْنَ فَأَمْهِلْهُمْ حَتّٰى يُدْرِكُوا
الصَّلٰوةَ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأة مسنون کر جاوے
اوس میں ساتھ ترتیل کے پڑھ لیے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت میں خلل معلوم ہو تو ...

اور نماز کا اوپر طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ھ ع ح ٭ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا ہے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کہاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عصر جلدی پڑھتے ہوں گے بوقت پہنچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم صاحب کی بہی یہی ہی اور فتوے بہی بعضوں نے اسی پر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہہ ہی کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہی اونکی طرف سے تاویل اسکی یہہ ہو سکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیوں کے موسم میں کرتے ہوں گے کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کے ہونا ممکن ہی جسنے ماہر پکانیوالونکو کہ امیروں کے ساتھ سفروں مین اسطرح عمل کرتے ہین دیکہا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جانیگا ٭ ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِيْ أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِيْ أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سے کہا ہے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچھلی کے پس نکلے حضرت طرف ہمارے اوس وقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے پس نہ جانا ہمنے کہ کچھ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اوسنے اونکو بیچ اہل اونکے کے یعنی باز رکہا تہا موافق عادۃ کے نماز پڑھنے سے یا سوا اوسکے یعنی یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنے باز رکہا پس فرمایا نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین میں سے سوا تمہارے اور اگر نہ ہوتا یہ کہ گرانی ڈالے اوپر امت میری کے البتہ نماز پڑہتا مین ساتہ اونکے اوس وقت یعنی لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرین پھر حکم کیا

مونڈھی کو لیکر تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہہ مسلم نے ف نہیں انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین میں سے سوا تمہارے یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ سوا تمہارے کوئی انتظار اسکا نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کے لیے ہی جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے کہ وقت ارام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا نماز عشا کا تہائی راتمین افضل ہی جیسیکہ مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبہی حضرت اول وقت مین پڑھتے تہے جبکہ حاضر ہوتے تہے اکثر صحابہ جیسیکہ اور حدیث مین ایا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتے تہے اول نماز پڑھتے تہے اور جو دیر کر جمع ہوتے تہے دیر کر پڑہتے تہے امام احمد کا مذہب یہی ہی ٭ح ع٭ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے نمازین مانند نمازون تمہاری کے یعنے رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تہے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمہاری کے کچہ اور تہے سبک پڑھتے نماز روایت کی یہہ مسلم نے ف جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع ایا ہی اس سے شاید کہ یہہ پہلے پہنچنے نہی کے اونکو کہا ہو یا اس لیے کہ یہہ نام مشہور تہا لوگونمین اس سے اچہی طرح پہچان لین گے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تہے سبک پڑھتے نماز کو یعنے چہوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہہ اوس صورت مین تہا کہ امام ہوتے واسطے رعایت ضعیفون کے قراءۃ سبک پڑھتے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اس لیے کہ سورہ اعراف بہی مغرب کی دو رکعتوںمین حضرت سے پڑہنی ائی ہی کہتا ہون مین کہ یہہ بہی لوگوں پر سبک ہی تہی یعنے حضرت کے ساتھہ نماز مین ایسی کیفیت اتی تہی کہ طویل قراءۃ مین لوگونکو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ مارے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے بخلاف اوروں کی نماز کے کہ اوسمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ٭ع٭ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے ساتھہ رسول خدا صلے

نماز عشا کی یعنی ادا دکیا ہمنے کہ جاعت سے نماز عشا کی پڑہیں ہم حضرت کے ساتہہ پس نہ تشریف لائے یہان تک
کہ گذری قریب آدہی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹہنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹہنے اپنے کی پہر
اپنی جگہوں سے متفرق ہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکے ہین اور پکڑی اونہون نے جگہہ سونے اپنے کی اور تحقیق
تم ہمیشہ ہو نماز مین جب تک کہ ہو منتظر نماز کے یعنے حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حاصل ہے اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا
اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدہی رات تک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** لوگ نماز
پڑہ چکے ہین یعنے نماز شام کی پڑہکر سو رہے جیسا کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا
اور ممکن ہے کہ کہا جاوے یہہ معنے ہین کہ اور محلون کے لوگ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہے یہہ معنے
مناسب تر ہین ساتہہ قول مابعد کے وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر عشا کی آدہی رات
روا ہے بلکہ مستحب ہے واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ۱۲ ح ۞ **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ**
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ
تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تمسے یعنے سوا گرمی کے اور تم بہت جلدی کرنے ہو واسطے نماز عصر کے
آنحضرت سے روایت کیا یہہ احمد ترمذی نے **ف** مقصود رغبت دلانا ہے اوپر التزام اتباع کے ہر جا اور یہہ
حدیث بہی دلالت کرتی ہے اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ۱۲ ع ۞ **وَعَنْ أَنَسٍ**
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا
كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ ہوتی گرمی ٹہنڈے وقت نماز پڑہتے اور جس وقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہہ نسائی نے
ف حدیثین جو ظہر کے جلدی پڑہنے میں اور دیر کر کے پڑہنے میں وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض اونکا دفع
ہو جاتا ہے کہ سردی مین جلدی پڑہتے اور گرمی مین دیر کر کے ۱۲ ع ۞ **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ**
قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ
أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ
لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے پیچھے میرے
سردار باز رکھینگے انکو چیزیں یعنی خواہش نفسانیاں وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک
کہ جاتا رہیگا وقت اوسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح
کہ فتنہ نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نماز پڑھوں میں ساتھ اونکے فرمایا کہ ہاں یعنی تا زیادہ ثواب ملے
اور فتنہ اوٹھے روایت کی ہے ابوداود نے وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلوٰةَ فَهِيَ لَكُمْ
وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے قبیصہ
بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر سردار پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنی
وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہے واسطے تمہارے اور وہ وبال ہے اونپر پس نماز پڑھو ساتھ اونکے جب تک کہ نماز
پڑھیں وہ طرف قبلہ کے یعنی کعبہ کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** پس وہ فائدہ ہے یعنی اگر پہلے اوسکے
وقت پر اپنی نماز پڑھلی اور پھر اونکے ساتھ پڑھی تو یہہ تمہارے لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگے اور اگر پہلے
نہ پڑھی اونکے ساتھ پڑھی تو بھی تمہیں مضر نہیں کیونکہ تمنے واسطے خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کے پڑھی اور وہ
وبال ہے یعنی مضر ہے اونکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر کریں اور پھر کیا اونکو امور دنیا نے امر عقبی سے ہیچ ہیچ
وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ
فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ
الصَّلوٰةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا
فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے یہہ کہ وہ داخل ہوا
حضرت عثمان پر اور وہ تھے گھرے ہوئے یعنی اپنے مکان میں جن ایام میں کہ شہید ہوئے پس کہا تحقیق تم ہو امام
اور پہنچی تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑھاتا ہے ہمیں امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہیں ہم یعنی اسکے
ساتھ نماز پڑھنے کو پس فرمایا نماز بہتر ہے اس چیز کی کہ عمل کرتے ہیں لوگ پس جو وقت نیکی کریں لوگ پس نیکی کر ساتھ انکے
اور جب برائی کریں پس بچ برائی انکی سے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** امام فتنہ کا یعنی
فتنہ کا کہ نام اوسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ

نزدیک میں اور یہہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت میں بھی

اونکی بھلائی کو اچھا کہا اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا

بَابُ یہہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اور اوقات اوسکے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر

روایت کی مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی ہمیشہ پڑہے یہہ دونو نمازین وہ جزا مذکور پاوے اور ظاہر اس حدیث کا

دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونو نماز و نپر مداومت کرے ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا نہ بسبب ترک اور

نمازون کے اور نہ بسبب کرنے اور گناہون کے ولیکن جمہور علما کے نزدیک یہہ بات ٹہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہ کو

دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اسکی یہہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کے وقت تجارت

مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہی ان دونو نمازون کی تو ظاہر حال اوسکا

مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون مین بھی کمی زیادتی نہین کرنیکا جیسیکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَالصَّلٰوةُ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

وَالْمُنْكَرِ یعنے اور نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بری باتون سے پس بخشش کیجاتی ہی اوسکی اور آگ مین نہین

داخل ہونیکا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ فضیلت انکی

جگہہ اس بات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی ہر نیکو

ہر عمل پر باوجود اسکے ہی اگر چاہے تو بخشدے ان دونو نمازونکے پڑہنے والے کے جو گناہ کہ کئے ہون ۱۲ع ح وَعَنْ

اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ

دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جسنے کہ پڑہین دو نمازین ٹہنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنے صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی

یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ

فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ
كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ
وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سا آتی
ہین بیچ تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنے واسطے لیجانے اور لکہنے اعمال بندون کے اور جمع ہو
ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پہر چڑہتے ہین وہ فرشتے کہ رہے تہے بیچ تمہارے پس پوچہتا ہی اونسے رب اونکا
یعنے احوال اور اعمال بندون کے اور حال یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنے میرے بندون کو
پس کہتے ہین وہ چہوڑا ہمنے اونکو اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتے تہے اور گئے ہم اونکے پاس اسحال مین کہ وہ نماز
پڑہتے تہے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** جمع ہوتے ہین فرشتے یعنے صبح کی نماز مین دونو جماعتین فرشتونکی
جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ راتکو رہے تہے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکہنے کے لئے آتے ہین اسیطرح عصر مین
جمع ہوتے ہین وہ کہ دنکو رہتے تہے اور وہ کہ راتکے عمل لکہنے کے لیے آتے ہین پہر رات کے رہنے ہوئے صبح کی نماز
بعد جاتے ہین اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کا علم خوب ہی
لیکن پوچہتا ہی واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ اونہون نے طعن کیا تہا جب اللہ تعالی نے
حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہی کہ خون ریزیان کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین
اور اپنی تعریف کی تہی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون مین
ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکے ساتہہ بہلائی کے عرض ہوتے رہین ٭ ع ٭ وَعَنْ جُنْدُبٍ
الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ
فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ
مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب
قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہی یعنے بیچ عہد
اور امان اوسکے ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنے نہ مواخذہ کرے تمسے اللہ واسطے ذمہ لینے کے ساتہہ کسی
چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتہہ کسی چیز کے پا دیگا اوسکو پہر ڈالیگا اوسکو اوپر موہنہ کے

اوسکو لیجے دوزخ کی آگ مین روایت کی یہہ مسلم نے اور صحیح بعض نسخہ مصابیح کے قشیری ہی بدلے قسری کے ف
یعنی جس نے پڑھی نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالی کے عہد و امان مین ہے پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اوس سے بدسلوکی نہ کرین
نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین نہ اوسکی غیبت کرین نہ اوسکی بے آبروئی کرین اگر اوس سے کسی نے بدسلوکی کی
پس اوسنے اللہ تعالی کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالی اوس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالی نے مواخذہ کیا اوسکو
کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سے نماز ہے کہ وہ موجب امان کی ہے یعنے نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا سبب اوسکے
عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہے پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکے تم سے ع وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي
النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ
يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین
آدمی کہ کیا کچھ ہے ثواب اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی
مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنے فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ اگر نزاع کرین لوگ
اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تا کہ نام پر پڑے تو بجا ہے اور اگر جانین
کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانے کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اوسکے اور اگر جانین کہ کیا
کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اون دونوں نماز مین اگرچہ چلین اپنے سرین پر روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نے ف معنے تہجیر کے اگر یہہ لین گے جو کہ مذکور ہوئے تو یہہ فضیلت سوا گرمی کے ہوگی کیونکہ اوس
وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنے تہجیر کے ہین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضوں نے تہجیر کے یہہ
معنے لیے ہین کہ جمعہ کے لئے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنے اگر قوت پانو کے چلنے کی نہ رکھین اس طرح
آوین کہ جس طرح ضعیف چلتے ہین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہین ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقوں پر فجر اور عشاء سے اور اگر جانین اوس چیز کو کہ بیچ اونکے ہے

ثواب البتہ آدہین اون نمازون مین اگرچہ چلیں سرین پر روایت کی تخریج بخاری مسلم نے **ف** منافقون کے مزاج
مین کسل عبادت سے بہت ہوتا ہی اور نماز چھوڑتے ہین کہلے سنانے کے لئے پڑہتے ہین اور یہہ دونو وقت جو
ہین وقت استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہین اور اندہیرا بہی ہوتا ہی کہ کوئی کسیکو کم پہچانتا ہی پس اسلئے
اونپر یہہ نمازین بہت بہاری ہین اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہئے اس خصلت سے
تا مشابہت اونکے ساتھ نہووے ع **وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ
وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت
عثمان رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے نماز عشا کی جماعت مین پس
گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنے نماز پڑہی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت
کی یہہ مسلم نے **ف** لیکن ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سے کیونکہ بسبب حکم نماز پڑہنے تمام رات کے ہی یا مراد یہہ ہی
کہ نماز عشا کے ادا کرنے سے ثواب قیام آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا دونو کے
پڑہنے سے ثواب تمام رات کا ملا ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ
الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام لینے نماز تمہاری کے مغرب کہا راوی نے کہتے تہے گنوار کہ یہ عشا ہی
اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام رکہنے نماز تمہاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین
عشا ہی یعنے اس آیت مین ومن بعد صلوة العشاء نام اسکا عشا رکہا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تہے
بسبب دوہنے اونٹون کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مراد گنوارون سے گنوار جاہلیت کے ہین وہ نماز
مغرب کو عشا کہتے تہے اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اون کا
لازم آتا ہی کیونکہ جب وہ نام رکہا ہوا لینے لگے تو گویا وہ غالب ہین کہ تمنے اونکی بولی اپنے مین جاری کی وہ
نام کہ کہ قرآن مین واقع ہوئی ہین یعنے مغرب اور عشا پس ظاہر ہی اعراب کو بہی ساتھ غلبہ کرنے کے
ولیکن حقیقت مین ہی مسلمانون کو بہی موافقت اونکی سے تا غلبہ اونکا لازم نہ آوے اور آپکا معلوم ہوتا ہی کہ زیادہ

کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہئے اور جو باتین کفار و فجار کی زبان پر جاری ہوتی ہین اون سے پرہیز کرنا
چاہئے اور یہی او ر علت نہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا اور پر وجہ نام رکہنے عشا کے عتمہ سے ساتہ قول اپنے کے فانہا تعتم
بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح روایت مین ساتہ صیغہ معروف کے ہی اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو یعنے وہ اعراب تاریکی
مین پڑھتے تہے عشا کو بسبب دودہ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چہپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تہے بعد اوسکے
پڑھتے تہے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہ صیغہ مجہول کے ہی یعنے نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی
بسبب دودہ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام اوسوقت تاریکی کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی
اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اوس سے اور مکروہ
ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتہ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلے
نہی کے کہا ہوگا ۞ ع ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ
بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکہا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کیسے کہ نماز عصر کی ہی بہرے اللہ تعالی
گہرونکو اور قبرونکو آگ سے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ۔۔ ف دن خندق کے کہ اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتے
ہین اس غزوہ کو خندق اسلئے کہتے ہین کہ گرد مدینہ کے خندق کہود لی تہی سلمان فارسی کے مشورہ سے اور حضرت
خود بہی اوسکے کہودنے مین شریک ہوتے تہے اور بڑے بڑے رنج اوسمین اوٹہائے شدۃ بہوک کی اور
سردی کی اور محنت کہودنے کی اور یہہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب ترددات اور تیر اندازی کے
چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت
اسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بد دعا کا یہہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار رہین
اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سے کتنے ہی رنج پہنچے اور بد دعا نہ کی اور یہان کی سبب کا یہہ ہی کہ یہان
حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کے نفس پاک کا حق تہا نہ چاہا کہ اپنے نفس کے لئے بد دعا کرین
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطے نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور
قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوا اسکے اکیکا ہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات

والصلوة الوسطى لفظ وسطے کا یعنے عصر ہی کے لیگئے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیت کے
کے واقع ہوا ہے چنانچہ فصل آئندہ مین آ دیکھا پہلے سے حدیث کے ہوگا کہ اپنے اجتہاد سے کرتے ہونگے بعد
صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہے واللہ اعلم ع ح ❀ الفصل الثانی فصل
دوسری عن ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر رواه الترمذي روایت ہے ابن مسعود
اور سمرہ بن جندب سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنے جو کہ کلام اللہ مین
مذکور ہے نماز عصر کی ہے روایت کی یہہ ترمذی نے ف کیونکہ درمیان مین پڑتی ہے دو نمازون دن کیکے
اور دو نمازون رات کیکے ہ ع ❀ وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
في قوله تعالى ان قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل
وملائكة النهار رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے تحقیق قرآن فجر کا ہے حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہیں اوسمین فرشتے
رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف قرآن یعنے قراءۃ قرآن فجر سے مراد نماز
فجر کی ہے اوسکو قرآن اس لیے کہا کہ قراءۃ ایک رکن اوسکا ہے جیسے رکوع یا سجدہ بعضے جا نماز کو کہا ہے سبحا
فرمایا کہ اوسمین مشہود سے یہہ مراد ہے کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور رات کے اوسمین جمع ہوتے ہیں
چنانچہ اسی باب مین تفصیل سے بیان اسکا ہوچکا ہے ع ❀ الفصل الثالث فصل تیسری
عن زيد بن ثابت وعائشة قالا الصلوة الوسطى صلوة الظهر رواه
مالك عن زيد والترمذي عنهما تعليقا روایت ہے زید بن ثابت اور عائشہ سے
کہا اون دونون نے نماز وسطی یعنے نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہے روایت کی یہہ مالک نے زید سے اور ترمذی نے
دونون سے یعنے زید اور عائشہ سے بطریق تعلیق کے یعنے ساتھ حذف سند کے ف اس لیے کہ بیچ
مین واقع ہوئی ہے دونون طرفون دن کے ع ❀ وعن زيد بن ثابت قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة ولم يكن يصلي صلوة اشد
على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فنزلت حافظوا على الصلوات

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی
دوپہر اور نہیں تھی کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُتری
یہہ آیت محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق پہلے اوس کے دو نمازیں
ہیں اور پیچھے اوس کے دو نمازیں ہیں روایت کی یہہ احمد ابوداؤد نے ف غرض راوی کی اس قول سے یہہ ہے کہ صلوٰۃ وسطی مراد ظہر ہے
پر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نص کے نہیں ہوسکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوٰۃ وسطی عصر ہے ع ہ وَعَنْ مَالِكٍ
بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى
صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ
تَعْلِيْقًا اور روایت ہے مالک سے پہنچا اونکو یہہ کہ حضرت علی بیٹے ابوطالب کے اور عبداللہ بن عباس سے
دونوں فرماتے کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہے روایت کی یہہ موطا میں اور روایت کی ترمذی نے ابن عباس
اور ابن عمر سے بطریق تعلیق کے ف یہہ بھی اجتہاد ہے ان دونوں صاحبوں کا اگر مذکور حضرت سے انکو
پہنچی ہوگی بطریق احتمال کے یہہ کہا ہے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہے اور نووی نے شرح میں
کہا کہ حدیثیں صحیح وارد ہیں صحیحین کہ صلوٰۃ وسطی نماز عصر کی ہے اور ماوردی نے کہا ہے امام شافعیہ کے
کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہے کہ وہ نماز صبح کی ہے ولیکن از بسکہ حدیثوں صحیح سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نماز عصر کی ہے
مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اوس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ میرے خلاف اوسکے حکم
کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہے کہ حدیث سے اوسکے وارد ہوئی اور ماوردی نے مذہب اور اوسکا دلیل ہے
ع ح ہ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا
اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلمان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو
لیجاتا ہے نشان شیطان کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے یہہ تمثیل ہے واسطے بیان کرنے کے

لشکر اللہ تعالی کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے جاتا ہی گویا کہ اوسنے نشان ایمان کا
اوٹھایا واسطے جنگ شیطان کے اور لشکر اوسکے جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہہ اللہ کے لشکر سے ہی
اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کیسے ہی اوسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی بڑہائی
اور وہ بیچ سست کرنے دین اپنے کے ہی پس یہہ اوسکے حق مین ہی کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز و وظائف پڑھے
بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے رزق حلال کے اور وجہ
معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہی ع

باب فی الاذان

باب بیچ بیان اذان کے **ف** اذان لغت مین بمعنے خبر کرنیکے ہی اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنیکو
ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ
مسنون کی گئی ہی واسطے غیر نماز کے جیسیکہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دی جاتی ہی اور تکبیر بائین کان مین
اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنے کے اور بد خلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہی حضرت علی رض
سے کہ کہا اونہون نے دیکھا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون
غمگین پس حکم کر بعض اپنے اہل کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نے
پس آزمایا مینے اسکو پس پایا مینے اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکے نے حضرت علی تک کہ تحقیق مینے
آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا برا ہووے خلق خواہ وہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اوسکے کان مین
انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطے فرائض کے اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ جب آنحضرت معراج کو
تشریف لیگئے اور سراپردہ عزت تک پہنچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ وہان سے نکلا
آنحضرت نے حضرت جبریل سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہی جبریل نے کہا سوگند اوس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے
بہیجا نزدیک ترین خلق کا ساتھ درگاہ عزت کے مین ہون اور مینے نہین دیکھا اس فرشتہ کو جب سے
پیدا کیا گیا ہون مین سوا اس ساعت کے پس کہا اوس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے
آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکے ذکر کئے اوسنے
باقی کلمات اذان کے غرض اس روایت کے نقل کرنے سے یہہ ہی کہ اذان حضرت نے شب معراج مین سنی چنانچہ

یا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر لیس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے

نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** سر او نکے پر

حضرت نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تا ہاتھ مبارک کی برکت او نکے دماغ کو پہنچے اور یاد رکھے دین کی باتیں

اور ایک نسخہ صحیحہ میں ہے مسح راسی پس وہ موید ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقا اپنے سر مبارک پر ہاتھ

پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرتے ہیں وہ بھی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمہ میں تاویل کی گئی ہے کہ تکرار

شہادتین کی تعلیم کے لئے تھی وہ ظاہر میں منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے پس اولی یہ ہے کہ یوں کہا جاوے

کہ ہم نے ترجیح دی ہے اکثر روایتوں کو کہ اون میں ترجیع نہیں اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور اور

حدیثیں بعد حدیث اوسکی منسوخ ہے واللہ اعلم اور معنے الصلوۃ خیر من النوم کے یہ ہیں کہ لذت نماز کی بہتر ہے

لذت نیند کی سے نزدیک ارباب ذوق و شوق کے ۱۲ع * وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُو اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ

الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نہ تثویب کر کسی نماز میں مگر صبح نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل

راوی نہیں وہ ایسا قوی یعنے قابل اعتبار کے نزدیک اہل حدیث کے **ف** تثویب کہتے ہیں اسکو کہ آگاہ

کرے نماز کے لئے بعد آگاہ کرنے کے پس تثویب کی کتنی قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ الصلوۃ خیر من النوم کہنا اذان

فجر میں یہ تثویب اس لئے ہے کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ

کیا پس یہ تثویب تو حضرت کے زمانے میں تھی اور سنت یہی ہے بعد اوسکے علماء کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا

احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے بعد اونکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح کی یا

نمازوں کو وقت ... اور نیند کا ہے بعد اوسکے متاخرین نے سب نمازوں میں پیدا کیا اور مستحسن کہا اور متقدمین

کے نزدیک ... وہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علی رض سے انکار اسکا منقول ہے کہ

فرمایا اَخْرِجُوْا الْمُبْتَدِعَ ... جد یعنے نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنے یہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تھا

اور حضرت ا... سے روایت ہے کہ او نہوں نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر میں اور وہ مسجد میں تھے

پس مسجد سے نکلے اور فرمایا بار بر نکلو پس مرد نکلے کہ بعد عتمہ ہے ۔ ع ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ

اور روایت ہے جابر سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جبوقت کہ اذان کہے تو پس ٹھیر ٹھیر کر کہہ اور جبوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہہ اور کر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانے اپنے سے اور پینیوالا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجے اپنے سے جبوقت کہ داخل ہو واسطے قضاء حاجت اپنی کے اور نہ کہڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث عبد المنعم کیسے اور اسناد اوسکی مجہول ہے ف ٹہیر ٹہیر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈہیل کر اوسمین کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کہینچنے کے کہ تجاوز کرے حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہو مؤذنوں پر کہ احتراز کریں غلطیوں سے کہ بعضی اونکی کفر ہیں اوسکے لئے کہ قصدا کرے اونکو جیسے مد کرنا ہمزہ اشہد کیونکہ یہ استفہام ہوجاتا ہے یعنے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کیا گواہی دوں میں اور مد کرنا بے اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہوجاتی ہے اور اسکے معنے ہیں طبل کہ اوسکا ایک منہ ہوتا ہے یعنے مثل دائرہ کے اور وقف کرنا لفظ الہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ الا اللہ کے اور نہ کہڑے ہو یعنے نماز کیلئے جبوقت کہ کہڑا ہووے مؤذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد میں کیونکہ پہلے امام کے کہڑے ہونا بیچ بیجا زائد تہکانا ہے اور شاید کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے مؤذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد میں نزدیک کہنے مؤذن کے حی علی الصلوۃ اور اسی لئے کہا ہے اماموں ہمارے نے کہ نہ کہڑے ہوویں امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کے اور شروع کریں نماز نزدیک قد قامت الصلوۃ کے ۔ ع ۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور

اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اذان کہہ صبح وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مینے پہر ارادہ کیا بلال نے یہہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہائی صدائی نے اذان کہی ہی اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** بہائی صدائی سے مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اوسکو عرب مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تہے اور بلال تکبیر کہتے اور یہہ حدیث اونکے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنے اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہتے ہین مسلمان جس وقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین اوسمین نماز کیلیے اور نہ تہا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس نصاریٰ کی اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت عمر نے کیا نہین بہیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتہ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کہڑا ہو پس آواز کر ساتہ نماز کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** پس آواز کر ساتہ نماز کے یعنے کہہ الصلوة جامعة پس ندا کرنے سے مراد یہی خبر کرنی ہی ساتہ آنے وقت کے نہ ندا شرعی یعنے اذان اس توجیہ سے توفیق حاصل ہوجاتی ہی پہلی حدیث سے کہ ایک مجلس مین پہلے [illegible] گفتگو کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹہیرا پہر اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نے خواب دیکہا پس حضرت نے اذان مشروع [illegible] کیا تو ساتہ آنے وحی کے یا ساتہ اجتہاد کے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ [illegible] رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ [illegible] بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا

فِي يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوا بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ إِلَى آخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوسِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین اوسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے جماعت نماز کے لیئے خواب مین دکہائی دیا مجکو ایک شخص کہ اوٹہا رکہے ہے ناقوس کو بیچ ہاتہہ اپنے کے پس کہا مینے اے بندے اللہ کے بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا اوسنے کیا کریگا تو اسکو کہا مینے بلاوینگے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنے نماز با جماعت کے کہا اوس شخص نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مینے واسطے اوسکے کہ ہان بتلایئے کہا عبد اللہ نے پس کہا اوسنے کہہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسیطرح تکبیر کہہ پس صبح کی مینے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مینے اونکو اوس چیز کی کہ دیکہی تہی مینے پس فرمایا تحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہے خدا پس کہڑا ہو تو ساتہہ بلال کے اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکہی ہی تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتہہ اوسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجہسے پس کہڑا ہوا مین ساتہہ بلال کے پس شروع کیا مینے بتلاتا تہا اونکو اذان اور وہ اذان دیتے تہے کہا روایت کرنیوالے نے پس سنا اوسکو یعنے آواز اذان کو حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے اور وہ تہے بیچ گہر اپنے کے پس نکلے کہینچتے ہوئے چادر اپنی یعنے بسبب جلدی کے کہتے تہے اے رسول خدا کے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو ساتہہ حق کے البتہ دیکہا مینے مانند اوس چیز کے کہ دکہایا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے خدا کے

چنانچہ علما نے لکہا ہی کہ تحقیق اسکی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات اذان کے شب معراج میں سنے لیکن حکم
ہوا کہ ان کلمات کو اذان میں نماز کے لئے رکہیں چنانچہ آنحضرت مکہ میں بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہاں تک
مدینہ میں تشریف لائے اور اس بات میں صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیوں نے اذان خواب میں سنی یہہ
ہی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنے تہے زمین پر سنت اذان کی ہوویں واللہ اعلم ۱۲ع رح ه

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کرنے
وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کئے گئے بلال یعنے حضرت نے انکو حکم کیا
یہہ کہ جفت کہیں کلمہ اذان کے یعنے اول اذان میں چار دفعہ اللہ اکبر کہیں اور باقی کلمات دو دو بار سوائے کلمہ
آخر کے یعنے لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایکبار کہیں کلمے تکبیر کے یعنے سوائے اللہ اکبر کے اول میں اور آخر میں کہ وہ
دو دو بار ہیں کہا اسمعیل نے کہ راویوں اس حدیث کے سے ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا ذکر کیا میں نے اسکا واسطے ایوب کے
کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اوسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوة کا یعنے سوائے اول آخر کی
تکبیروں کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایکبار کہتے مگر قد قامت الصلوة دو بار کہتے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے

ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز
نشانی وقت نماز کے لئے مقرر کرنی چاہئے تا اوس سے لوگ خبردار ہو کر نماز کے لئے حاضر ہوویں پس بعضوں نے
کہا کہ آگ روشن کرنی چاہئے ایک جگہہ بلند میں تا اوسکو لوگ دیکہہ کر جمع ہوویں یا ناقوس بجانا چاہئے
تا اوسکی آواز سنکر مسجد میں حاضر ہوویں پہر اوروں نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت
یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کی اور اونکے ساتہہ مشابہت کرنی خوب نہیں پس متفرق ہوگئے لوگ بغیر
اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبد اللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہر سوئے پس دیکہا ایک شخص کو خواب میں کہ اذان دیتا ہے نماز کے لئے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انہوں نے
پہر حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہہ خواب حق ہی تم اوٹہو ساتہہ بلال کے پس اذان دو دونوں اسلئے کہ آواز
بلال کی بلند ہی تہی پس جب ان دونوں نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رضہ نے حاضر ہوئے حضرت کے

۵۵ باشعر اوسیوقت کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی جنے آپکو بھیجا ساتھ حق کے البتہ تحقیق دیکھا مینے مثل اوسکے کہ عرض کیا عبد اللہ نے

پس فرمایا حضرت نے فلِلّٰہ الحمد منقول ہے کہ وس رات میں کیاران صحابونے اذان کو خواب میں دیکھا اور تو قرآن مجید

کہتے ہیں اسکو کہ ایک لکڑی پر پھونکی لکڑی کو مارتے ہیں تاکہ آواز کرے اور شہور یہہ ہے کہ یہود سنکھ بجاتے ہیں

اور آگ جلاتی نہیں نہ کرگی کیونکہ صحیح حدیث انس رضہ کے ہے کہ وہ دو فریق ہوونگے ایک فریق آگ جلانے

والے ہونگے اور ایک فریق سنکھ بجانے ہونگے اوریہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کلمات اذان کے جفت کیے جاوینگے

اور کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی

اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع اونکے کا یہہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کے

دونوں جفت ہیں دلیل اونکی آگے مذکور ہوگی ان شاء اللہ ۞ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجکو رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان اپنی ساتھ ذات اپنی کے یعنے بغیر واسطے کسی کے فرمایا کہہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہوں میں یعنے جانتا ہوں اور بیان کرتا ہوں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہ

ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہیں گواہ ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کے

ہیں پھر دوبارہ کہہ گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہ

ہوں میں اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہیں گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہیں آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم

طرف بہتری کے آؤ تم طرف بہتری کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہہ مسلم نے

ف معنے اللہ اکبر کے یہہ ہیں کہ وہ بڑا ہے اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اوسکی یا بڑا ہے اس

سے نسبت کیا دین طرف اوسکے وہ چیزیں کہ نہیں لائق ہیں ساتھ بزرگی اوسکے یا بڑا ہے ہر چیز سے اور مذکور اللہ اکبر کا

الله اکبر کی ساکن ہی اذان اور نماز مین اور کلمہ پہلی بار چار کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کے اور امام مالک کے نزدیک دوبار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ یہ حکم جاری ہی چارون طرف اور سرایت کرنیوالا ہی سب جہان پاک کرنے خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہی اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کے یہہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کی ہر مکروہ سے اور آؤ طرف پانے ہر مراد کے اور بعضون نے کہا ہی کہ فلاح کے معنے بقا کے ہین یعنے دوڑو طرف اوس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہی شیطان سے اور سبب ہی ثواب ملنے کی اور سبب ہی بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کے دو بار کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہہ سنت ہی اذان مین نزدیک شافعی اور مالک کے اور ترجیع مین دو بار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پہر دو دو بار بلند آواز سے سند اوسکی یہی حدیث ہی اور علماء حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کے تہی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار اونہون نے پست کہی حضرت نے فرمایا پہر کہہ اور بلند آواز سے کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہی اوسمین ترجیع نہین ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی کہ اصل ہی اس باب مین اوسمین بہی ترجیع نہین اور یہی اذان بلال کی کہ سردار موذنون کے ہین اوسمین بہی ترجیع نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تہے اور اذان سعد قرظی بہی کہ مسجد قبا کے موذن تہے اونمین بہی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی کہ اوس سے بہی ظاہر ہوتا ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لئے تہی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبد الحق مین مذکور ہی ۞ ع ح ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہا تہے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوا اسکے کہ کہتا تہا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنے کہڑی ہوئی نماز روایت کی یہہ ابو داود و نسائی دارمی نے ف یہہ جو کہا کہ کلمات اذان کے حضرت کے زمانہ مین دو دو بار تہے تو مراد یہہ ہی کہ الله اکبر اول مین چار بار اور لا اله الا الله آخر مین ایک بار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکے کہتا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار لائق تہا کہ تکبیر کو بہی مستثنے کیجے وہ دو بار اول اور آخر مین تکبیر ہی تعریف ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

۳۰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی اونکو اذان انیس کلمے اور تکبیر ستراں کلمے روایت کی
یہ احمد ترمذی ابو داود نسائی دارمی ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہین بموجب مذہب حنفی کے
اور اسمین انیس مذکور ہوئے تو یہ ترجیع سمیت ہوتے ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہی اور ہمارے نزدیک محمول ترجیع
ہی جیسیکہ اوپر ہوچکا ہی بیان اسکا اور تکبیر کے ستراں کلمے کہے کیونکہ انیس مین سے چار کلمے ترجیع کے
دور ہوئے اور دو کلمے قد قامت الصلوٰۃ کے زیادہ ہوئے تو ستراں ہوئے پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب
شافعی کے ہی اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے مین یہی حدیث ہی اور پہلی حدیث کہ اوسمین کلمات
تکبیر کے کیارہ مذکور ہوئے ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہے اگر صحیح ہی تو منسوخ ہی ساتھ اسکے واللہ اعلم ۞ ح ۞
وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ
رَاْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ
ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ
تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ
قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اوسی ابی محذورہ سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ سکہلاؤ
مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھہ پہیرا اگلی جانب سر اونکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
بلند کر تو ساتھہ اسکے آواز اپنی پہر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتھہ انکے آواز اپنی کو پہر بلند کر آواز اپنی تو ساتھہ شہادۃ
کہ وہ یہ ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبدالرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کے کہ مؤذن تہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجکو باپ میرے نے یعنی سعد نے اپنے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا
اپنے سعد سے کہ اونکا نام بہی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہہ کہ کردانے دونو اونگلیاں
اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنے اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے
ف سعد کے دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہے حضرت کے مسجد قبا مین جبتک حضرت زندہ رہے
یہہ وہین موذن رہے پہر بعد وفات حضرت کے حضرت ابوبکر رض نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت کی
مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال بعد حضرت کے اذان کہنی چہوڑ کر شام کے ملک کو چلے گئے تہے پس سعد ہمیشہ موذن
رہے حضرت کی مسجد کے مرتے دم تک پس سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہی
اونکا بیٹا عبدالرحمن مستور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار
بن سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا لگا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونو کی
لفظ ابی کی طرف پہرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو یعنے کانونمین اونگلیاں رکہہ کر اذان دینے سے
اواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہی کہ جب اونگلیاں رکہہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند اواز پس قصد کرتا ہی
زیادہ چلانیکا ھ ح ع ۞ **بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ** باب ہی بیچ بیان
فضیلت اذان کے اور جواب دینے موذن کے **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور
لگے ہوئینگی اب کلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے
تمام بجا لاویگا تو امامت افضل ہی والا اذان اور علما نے کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نے بہی اذان کہی ہی
یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے اذان کہی ہی اور بعضون نے معنے یہہ کہے ہین کہ حکم فرما کر کہلوائی ہی
اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نے کہی جیسیکہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنے حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی
روایت مین تصریح بہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہہ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی
اگر کتنے آدمی اذان کہین حرمت واسطے اول ہی کے ہی یعنے جواب اوسیکا [illegible] اگر کئی طرف سے
اذان سنے واجب ہی جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب ہے

اور اوسکے دلمین وسوسے اور دلگی ... پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہے
اور نماز سے نہین بہاگتا اور اذان سے بہاگتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ الله تعالی نے کلمات اذان مین ایک
اوعظمت رکہدی ہے کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہے ❀ ع ح ❀ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ
لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے نہین سنتے انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی
چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اوسکے دن قیامت کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مدی کے معنے نہایت یعنے
آخر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہے کہ آواز کی بہنک کان مین آوے اور یہہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا کہتا ہے
اور اگرچہ کافی یہہ ہی تہا کہ کہتے نہین سنتے آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدی بمعنے نہایت کے سے یہہ فائدہ ہے
کہ جو جن اور انس کہ جنکے کان مین بہنک آواز اذان کی ہی پہنچے گی وہ ہی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان
کی پاس سے سنینگے بطریق اولی گواہی دینگے اور اسمین رغبت دلائی ہے موذنون کو آواز بلند کرنے پر تاکہ
گواہ اونکے بہت سے ہون ❀ ع ح ❀ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ
ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ
لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ
وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبدالله بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے
جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اوسکی پس کہو مانند اوسچیز کے کہ کہتا ہے موذن پہر درود بہیجو مجہپر
فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ... اسپر ... پہر
پہر مانگو الله سے میرے لئے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنے اعلی درجہ ہے بہشت مین نہین ... مگر واسطے ایک
بندے کے بندون الله کے سے اور امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس ... واسطے میرے
وسیلہ کہ کیفیت اوس مانگنے کی آگے مذکور ہے واجب ہوئی اوسکے لئے شفاعت میری یا روا ہوگی

مانند اوسیچز کی کہ کہتا ہی موذن یعنے جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حي علی الصلوة اور حي علی الفلاح کا جواب
لا حول دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اسلئے کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوة خير من النوم کا جواب
بعینہ نہ دو بلکہ کہو صدقت و بررت و بالحق نطقت یعنے سچ کہا تو نے اور صاحب خیر کا ہوا اور سچ
بات بولا تو اور وسیلہ اصل مین کہتے ہین اوسچیز کو کہ وسیلہ پکڑیے بسبب اوسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی
حاصل کریے بسبب اوسکے طرف اوسچیز کے اور جنت کے اس درجہ کا نام وسیلہ اسلئے رکہا گیا کہ جو کوئی اسمین
پہنچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کے اور پہنچتا ہی دیدار اوسکیکو اور اور درجہ والون کو وہ بزرگیان نہین
ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور نظار جو از راہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلایق کے ہین اور اوس
درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کے پس حقیقت مین یہہ کہنا یہی یقین سے یعنے یقین ہی کہ وہ مجہے ہی ملیگا

ع وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

حضرت عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک
تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پہر
جب کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پہر جب کہے موذن حي
[illegible] قوة کہے ایک [illegible] حول ولا قوة الا باللہ پہر جب کہے موذن حي علی الفلاح کہے ایک تمہارا
لا حول [illegible] قوة الا باللہ پہر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن
لا الہ الا اللہ [illegible] الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نے
بیان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کے لئے سمجہانے مین یہہ ہی کافی ہی

اور اسی لیے اشہدان لا الہ الا اللہ کو بھی ایک بار ذکر کیا اور معنے لاحول کے یہہ ہین کہ نہین ہو سکتا پھیرنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہہ کلمہ یہان اس لئے پڑھتے ہین کہ موذن نے خطاب
اور فلاح پر بلایا تو گویا یہہ جواب اسکا دیتا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل اسکا کب ہو سکتا ہون لیکن
مدد مولی کے کہا ہی نووی نے کہ مستحب ہی جواب دینا موذن کو مانند کہنے اوسکے کے مگر حیعلتین مین یعنے حی
علی الصلوۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکے جواب مین لاحول پڑھے اور یہہ جو اسکے جواب مین ماشاء اللہ کان ومالم یشاء
لم یکن کہتے ہین اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی
خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور
مانند اسکے اور مانع یہہ بھی ہی کہ نماز مین ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنے
یہہ کلمہ صدق جی یا اسباب اذان کہے صدق سے ظاہر یہی ہی اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مومن داخل
ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہہ ہی کہ داخل ہوگا نجات پائے ہوؤن کے ساتھ مگر شرط یہی
ہی کہ زبان سے یہہ کہے اور اعتقاد اسکا دل مین رکھے ۞ع ح۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اوسوقت کہ سنے اذان
یعنے بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اوسکے کہے یہہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے
یعنے اذان کے اور نماز قائم کے دے محمد کو وسیلہ یعنے درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام
محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نے اوسکا واجب ہوئی ہی اوسکے لئے شفاعت میری دن قیامت کے روایت
کی یہہ بخاری نے ف اذان کو دعا اسلیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کے اور تمام اسمہ
یعنے ہمیشہ سے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کے کہ جملہ پڑھتے ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہہ کسی
روایت مین آیا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنے اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوے صاحب اوسکا یا
اور رشک لیجاوین اوسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگے اور انبیا

انبیا اور رسولوں سے ہیبت اور دہشت سے دم نہیں مار سکینگا اوسوقت آنحضرت جناب باریتعالی میں حاضر ہوکر
دروازہ شفاعت کا کہلواوینگے اور وعدہ کیا ہی تو نے یعنے اس آیت مین عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
آخر بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کے انک لاتخلف المیعاد بہی ہی اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ
کرتے ہین حدیث کی کتابونمین نہین ٭ ع ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ
اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ
رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
انس سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوٹتے تہے جوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تہے قصد کرتے سننے اذان کا
پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنے اوس حالتمین کہ لوٹنے
کے لیے گئے تہے کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ اوپر اسلام کے ہی یعنے اس
کہ اذان نہیں کہتے ہین مگر مسلمان پہر کہا اوسنے گواہ ہوتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنے بسبب چہوڑنے شرک کے پہر دیکہا صحابہ نے طرف اوس شخص کے پس ناگہان
وہ چرانیوالا تہا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے عادت شریف یہہ تہی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے
تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کفر اور اسلام اونکا جیسکہ کہا انس نے کہ تہے حضرت
قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو پہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتے
تو لوٹتے پس انتظار اسی لیئے تہا کہ مبادا اوسمین مسلمان ہو اور انجانی سے اوسکو لوٹین اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہونی
اذان کو حضرت نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان
نہ کہے تو مستحق قتال کے ہوتے ہین اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سے ہی ٭ ع ح ٭ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ
الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اوسوقت کہ سنے موذن کو اشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین
اور رسول اوسکے راضی ہوئین ساتھ اللہ کے ازروے رب ہونیکے اور ساتھ محمد کے ازروے رسول ہونیکے اور ساتھ
اسلام کے ازروے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے گناہ اوسکے یعنی چھوٹے گناہ روایت کی یہہ مسلم نے

ف جسوقت موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اوسوقت اس کلمہ کو پڑہے یا بعد تمام ہونے اذان کے مستحب
اخیر ہی کی بات ہی تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر
بعد اوسکے اسکو پڑھے ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ
شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان
ہر دو اذانون کے نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکید کے
واسطے رغبت دلانیکے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اسلئے کہ دعا نہین رد کی جاتی ہی درمیان انکے اور انکو
واسطے بزرگی اسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادہ کا بہی بہت ہوتا ہی اور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہی
یہہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکہے ہین امام ابو حنیفہ نے نفل پڑھنے پہلے مغرب کے بموجب
حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سوای مغرب کے
اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہی واجب نہین ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ
ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی یا الہی ہدایت کر تو اماموں کو
یعنے توفیق دے انکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش موذنون کو یعنے کمی زیادتی جو ان سے ہو جاوے
اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ

ساتھ لفظ مصابیح کے ہے ف امام ضامن ہی یعنے اوٹھالیتا ہی اپنے پر کار و بار مقتدیون کے یعنے اوٹھالیتا کہ تدارک اونکے اور قیام کو بہی اگر رکوع مین امام کے ساتھ ملین اور نگاہ رکھتا ہی افعال نماز کے اور گنتی رکعتو کی اور موذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتے ہین انکی آوازون پر لوگ نمازونکے پڑھنے مین اور روزونکے افطار کرنے مین ؀ ح ؀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دیے سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکہی جاتی ہی واسطے اوسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ؀ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَأْسِ شَظِیَّۃٍ لِلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ہٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہی بکریون کیسے بیچ سر ٹکڑے پہاڑ کے اذان دیتا ہی واسطے نماز کے اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنے ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف اس بندے میرے کی اذان دیتا ہی اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنے محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اوسپر ڈرتا ہی مجہسے تحقیق بخشا مین بندے اپنے کو اور داخل کرونگا مین اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف چرواہی بکریون کیے کا اختیار کی ہی اوسنے کنارہ کشی لوگون سے چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینے اوسکا یہہ ہی کہ خبردار کرتا ہی ملائکہ کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دیگی جو چیز کہ سنیگی اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھ مسلمانون کے بیچ جماعت اونکے اور مراد اذان سے اعلام عام ہی یعنے اذان اور تکبیر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتے ہین ملائکہ ساتھ اوسکے اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجہسے یعنے کرتا ہی یہہ واسطے ڈرنیکے عذاب میرے سے نہ واسطے دکہانیکے لئے اور ہمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی اذان اور تکبیر کہنی اکیلیکو ؀ ع ح ؀ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے راضی ہین اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطے پانچون نمازون کے ہر دن اور رات یعنے ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی ہو اور وہ ساتھ اوسکے راضی ہین یعنے لسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور ادابون کی اور صحت قراءۃ کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر ونکا ہی کہ جو علم رکہتے ہون اور یہہ مرتبہ انکو اسلئے ملینگے کہ انہون نے روکا تہا نفسون اپنون کو سختیون طاعات پر اوسکے بدلے مین اللہ تعالیٰ یہہ خوشبو کی جزا انکو عطا فرماویگا تا لوگون مین بزرگی انکی معلوم ہو ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَقَالَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والا بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے موافق نہایت آواز اوسکی اور گواہی دیتے ہین واسطے اوسکے ہر تر و خشک اور حاضر ہونیوالے نماز کے لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اوس سے جو گناہ کہ کئے ہین درمیان دو نماز جنکے روایت کی یہہ احمد ابوداود ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے قول کل رطب و یابس تک اور کہا نسائی نے یہہ ہی اور واسطے اوسکے ہی مانند ثواب اوس شخص کے کہ نماز پڑہی **ف** موافق نہایت آواز اوسکی یعنے جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت ہی اوسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنے جتنی طاقت تہی وتنی آواز بلند کی تو مغفرت بہی پوری پاتا ہی اور بعضون نے یہہ معنے کہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور اتنے ہون کہ جہانتک آواز

اور اذان کی پہنچے اوسمیں بہہ جاوین تو سب بخشے جاتے ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنے جو چیز بڑہتی ہی شامل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہی یعنے پتہوری وغیرہ اور طیبی نے لکہا ہی کہ لفظ وشاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنے مغفرۃ کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر تر میرے یعنے ملا علی قاری کے یہہ ہی کہ عطف اسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علے عام کہتے ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف پہرتی ہی یا موذن کی طرف اور یعنے اخیر جملہ حدیث کے یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کی طرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالے بہلائی کے ھ ع ح * وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عثمان ابن ابی العاص سے کہ کہا مینے اے رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اونکا ہی یعنے کیا مینے تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتہہ بہت ضعیف اونکے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف اونکے یعنے امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر قراءۃ اور اور ارکان ایسے مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علمانے لکہا ہی کہ اگر مزدوری یہہ ٹہرا لین اور اگر ایسے بقدر حاجت انکے ہیجد یا کرین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگون کو کہ خبر گیری انکے رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن جو عالم نہو ساتہہ اوقات نماز کے تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس یہہ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونگا ھ ح ع * وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الہی یہہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور پیٹہہ پہیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے پکارنیوالون کی یعنے موذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابوداود نے اور بیہقی

دعوات کبیر میں ف ظاہر یہ ہے کہ پڑھا جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنا جواب میں پڑھے اور

یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ

اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ

فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَامَھَا

اللّٰہُ وَاَدَامَھَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کہ تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس

جب کہا اونہوں نے قد قامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے

اسکو اور فرمایا سبھ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کیسبح اذان کے روایت کی یہ ابوداود نے ف

مانند حدیث عمر کے یعنی جو کہ پہلی فصل میں پانچویں حدیث گزر چکی ہے حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب

ویسے ہی دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہتے وقت لاحول پڑھی اور قد قامت

الصلوۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ع ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وابوداود

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیری جاتی دعا درمیان اذان

و تکبیر کے روایت کی یہ ترمذی وابوداود نے ف یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اوسوقت پس دعا کیا کرو اوسوقت

میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ نے پوچھا کیا دعا کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا

میں اور آخرۃ میں اور ظاہر اس عبارۃ سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے

لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے ٭ ع ح ٭ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاہُ

اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں ہیں کہ نہیں رد کی جاتیں یا فرمایا کم رد کی جاتی ہیں

یعنی نہیں رد ہوتیں نزدیک اذان کے یعنے وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اوسکے اور دوسری دعا وقت

وقت لڑائی کے یعنے سخت لڑائی کفار سے جسوقت کہ ملین بعضے اونکے ساتھ بعضے کے یعنے جب لپٹین قتل و قتال
شروع ہو جاوے اور ایک روایت مین ہے بجائے وقت لڑائی اور کئے یہہ الفاظ اور نیچے مینہ کے یعنے
مینہ مین کھڑا ہوکر دعا کرے روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نے مگر دارمی نے نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہین ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہین مؤذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کہہ چکے پس سوال کر یعنے جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہہ ابوداود نے ف بزرگی رکھتے ہین ہمپر یعنے بنسبت ہمارے اونکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہی پس کہا فرمایئے ہمکو کہ بسبب اوسکے لاحق ہون ساتھ اونکے یہہ عرض اونہون نے کی آگے حضرت کے جواب فرمایا کہ جسطرح مؤذن کہے تو بھی اسیطرح کہہ یعنے مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول پڑھ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اونکے ثواب اونکی برابر دعا کرنے کو زیادہ جو فرمایا اوسمین اشارہ ہی اسپر کہ اگر جواب مؤذن کا دیگا بعد اوسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضلت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنی مین بھی جواب اذان کا کہے ما ثواب اذان کا پاوے بخلاف کہ مشہور ہے لوگونمین کہ وقت حاصل ہوتی ہی اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہین ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسرا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے جابر سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی اذان نماز کو بھاگ جاتا ہی یہانتک کہ ہوجاتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہے روایت کی یہہ مسلم نے ف مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنے سب یا سردار اونکا ظاہر تو یہی ہے اور حاصل اسکے

مابعد کا یہہ ہی کہ شیطان بھاگتا ہے اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا روحا مدینہ سے دور ہی اور مراد راوی سے ابو سفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سے ع ٭ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تہا مین نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن اونکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا اون کے موذن نے یہان تلک کہ جوقت کہا موذن نے حی علی الصلوۃ کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچہے اسکے جو کچہہ کہا موذن نے پہر کہا معاویہ نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اسیطرح ف کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات مین ٭ ع ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہے ہم ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہڑے ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ نسائی نے ف جو شخص کہ کہے مانند اسکے یعنے خواہ جواب دیوے اذان کہیں کہے یا اذان دیوے مین یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتہ نجات پانیوالون کے ٭ ع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑہتا ہی فرماتے میں بہی اور مین بہی روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنے جیسے تو گواہی دیتا ہی مین بہی گواہی دیتا ہوں اور تکرار لفظ انا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کے ہی اسی سے یہہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی جواب [illegible]

گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پہر اختلاف ہی اسمین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے ستھے
یا مثل گواہی ہمارے یعنی کہتے تھے واشہد انی رسول اللہ صحیح یہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسا کہ اوپر حدیث مین حضرت
معاویہ سے گذرا کہ اونہون نے موذن کے جواب دینے مین واشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور یہہ کہا کہ سنا مینے حضرت سے یونہی سنا ہے
اور تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ کبہی وسطرح فرماتے ہونگے کبہی اسطرح ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَجَبَتْ لَہُ
الْجَنَّۃُ وَکُتِبَ لَہٗ بِتَاْذِیْنِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَۃً وَّلِکُلِّ اِقَامَۃٍ ثَلٰثُوْنَ
حَسَنَۃً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ اذان دیوے بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطے اوسکے بہشت اور لکہی جاتی ہین واسطے اوسکے سبب
اذان دینے اوسکے کے ہر روز مین یعنے بدلے ہر اذان کے ساٹہہ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان روایت
کی یہہ ابن ماجہ نے ف تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدہا شاید اسلئے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرتی
حاضرین ہی کے لئے ہوتی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کیلئے یا اذان مین محنت زیادہ
ہوتی ہی اور تکبیر مین کم ٭ ع ٭ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ
الْمَغْرِبِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت اونہین ابن عمر سے
کہ کہا تہے ہم حکم کئے گئے ساتہہ دعا مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے
ف شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کی ہی اوپر گذری یعنے اللّٰہم ہذا اقبال لیلک آخر تک بَابٌ
بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ
فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ
رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات سے پس کہاؤ اور پیو
یہان تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندہا نہین اذان دیتا تہا یہان تک
کہ کہا جاتا تہا اوسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کیا یہہ بخاری مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے راتسے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے پس انہین کے نزدیک دو موذن مقرر کرنے سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کے آدہی رات اخیر مین اذان دیے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا موذن سحر کے لئے یا تہجد کے لئے تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہیکہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیئے لکہتے ہین رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونے صبح کے اذان دیتے تہے تو اوس وقت تک کہانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہہ کہ معنے اصبحت کے یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی اوسکو مبالغۃً اصبحت کہا ۞ ح ۞ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْاُفُقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کہانے سے اذان بلال کی یعنے اسلیے کہ وہ راتسے اذان کہتا ہی اور نہ فجر دراز یعنے صبح کاذب ولیکن فجر پہیلی ہوئی سے منع کرے یعنے صبح صادق روایت کی یہہ مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہین وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اور بیٹا چچی میرے کا پس فرمایا حضرت نے جو وقت کہ سفر کرو تم اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تمہیں بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نے ف شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر رہتے اونمین سے بڑے کو امامت کے لئے فرمایا مراد اکبر سے افضل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت اذان مین شرط نہین ہی لیکن چاہیے یون کہ موذن عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے ۞ ح ۞ وَعَنْهُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو جسطرح دیکہتے ہو تم مجکو نماز پڑہتے اور جب وقت ہو نماز کا

ف یعنی بخاری مسلم کی یہہ روایت ہے کہ بڑا تمہارا امام ہو تم میں سے ایک تمہارا پھر کہا کہ اذان کہے تم میں سے ایک تمہارا ہوتا ہے جو بڑا تمہارا یعنی بڑا علم میں ہو یا سن میں اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہی اور مراد سن سے وہ سن ہی کہ اسلام میں بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائے بہت دن ہوئے وہ جسکا بڑا ہی اوس سے کہ پیچھے اسکے اسلام لایا واقع میں اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسیکو علم دین کا زیادہ ہوتا ہی ۞ ع ۞

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَیْبَرَ سَارَ لَیْلَةً حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَهُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّیْلَ فَصَلّٰی بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اسْتِیْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِیْ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوةَ فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی علیہ وسلم جوقت کہ پھرے جہاد خیبر کی سے چلے رات کو یہان تک کہ جوقت پہنچی حضرت کو اونگھہ اوترے آخر رات کو آرام کے لئے اور فرمایا بلال کو محافظت کر واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمیں پس نماز پڑھی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تہی واسطے اوسکے یعنی تہجد کی نماز جتنی ہوسکی پڑہی اور سو رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے موہنہ کر طرف فجر کے یعنی جدہر فجر کی ہے مشرق ہی تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئیں بلال پر آنکھیں اونکی یعنی سو گئے اور وہ تہے تکیہ لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحاب سے یہان تک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کی پس ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گہبرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہے یعنی کیونکر سو گیا پس کہا بلال نے غالب ہوئی نفس پر میرے یہ وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہارے پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لیچلو یعنی اونٹ یہان سے

پس کہینچے اونہون نے اپنے اونٹ تہوڑی دور پہر وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو پس کہی
نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نے اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا جو شخص بہول جاوے نماز یعنے ظہر
وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑہے نماز جوقت یاد کرے اوسکو پہر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قائم کر نماز کو
وقت یاد کرنے میرے کے یعنے یاد کرنے نماز میرے کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** خیبر مدینہ سے تین منزل ہے
سنہ سات مین حضرت نے اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوئے اور حضرت نے وہان جو قضا
نماز پڑہی اور سواریون کے کہینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا صحیح بیان کرنے سبب اسکے اختلاف کیا ہے
علماء حنفی نے کہ وقت طلوع کے قضا پڑہنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہو جاوے
اور وقت کراہیت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اوس وقت مین جائز رکہتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا
یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے
ظاہر اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کے یہی ہی لیکن معتمد
اونکے علماء کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہہ ہی کہ اذان کہے قضا کے لئے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے قضا کیا نماز فجر کو بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنے اوسی شب کی صبح مین ساتہہ اذان اور تکبیر کے اور پڑہی
شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابو داود وغیرہ سے لائے ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سے اس قصہ مین
آیا ہی کہ حضرت نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہولی حضرت سے کہ ساتہہ اذان
اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنے فاقام الصلوۃ کے اس حدیث مین یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان
اور اشکال وارد ہوتا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آنکہین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہے
پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہوئے جواب یہہ سکتا ہی کہ دریافت
کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکہونکا ہی پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تہا
پہر اگر کوئی کہے کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ فعل باری تعالی
ہے اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کے معلوم ہوئے ۞ع ح۞ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ
خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

کہی جاوے واسطے نماز کے پس کہڑے ہو تم یہان تک دیکہو تم مجکو کہ نکلا حجرے سے یعنی کی یہہ بخاری مسلم نے ف
فقہانے لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوۃ کہے اسوقت مقتدی کہڑے ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت کا
اسیوقت ہوتا ہوگا ۔ ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ
فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ
اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور
لازم ہی تمہین آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھہ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد
فراغ امام کے اوسکو ادا کرو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ بہی آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا
جسوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کے پس وہ نماز ہی میں ہی یعنی ثواب پاتا ہی ف لکہا ہی علمانے کہ علامت اسکی
عقل اور غفلت کی ہی دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا
چاہئے تہا سستی کی مذموم ہی یہہ حضرت شیخ نے لکہا ہی اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانے کہ جو کوئی
ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے وہ جلدی کرے یا نہیں پس کہا ہی بعضون نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ
سنی تکبیر بقیع میں پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضون نے اختیار کیا ہی کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو
شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہی اور یہہ بات حسب ہی کہ نہ واقع ہوا اس سے تقصیر یعنی اگر دیر
کریگا یہہ بات نہیں حاصل ہوگی انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے نہ ساتھ دوڑنے کے
تا عمل حدیث پر بہی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بہی ہاتھ سے نجاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی کہ جلدی نکروں گا
تو امام سلام پہیر دیگا اس صورت میں بہی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ وَهٰذَا الْبَابُ
خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَیْلَةً بِطَرِیْقِ مَکَّةَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ
وَرَقَدُوْا حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ

فقد فزعوا فأمرهم رسول الله صلى الله [عليه] وسلم أن يركبوا حتى يخرجوا
من ذلك الوادي وقال إن هذا وادٍ به شيطان فركبوا حتى خرجوا من ذلك
الوادي ثم أمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينزلوا وأن يتوضؤوا
وأمر بلالا أن ينادي للصلوة أو يقيم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس ثم انصرف وقد رأى من فزعهم فقال يا أيها الناس إن الله
قبض أرواحنا ولو شاء لردها إلينا في حين غير هذا فإذا رقد أحدكم
عن الصلوة أو نسيها ثم فزع إليها فليصلها كما كان يصليها في
وقتها ثم التفت رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر الصديق فقال
إن الشيطان أتى بلالا وهو قائم يصلي فأضجعه ثم لم يزل يهدئه كما
يهدأ الصبي حتى نام ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فأخبر بلال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر
فقال أبو بكر أشهد أنك رسول الله رواه مالك مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سے
کہا کہ اوترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگا دے اونکو
واسطے نماز کے پس سو گیا بلال یعنے تہوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہان تک کہ جاگے
اوس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اونپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنے پہلے حضرت جاگے پہر اور اصحاب پس تحقیق
گہبرا گئے یعنے بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سوار ہووین یہان تک
کہ نکلین اوس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوے یہان تک کہ نکلے
اوس جنگل سے پہر حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اوترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان
کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ لوگون کے یعنے صبح
کی جماعت سے ادا کی پہر پہرے یعنے نماز سے اور دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنے تسلی کے لئے اونکو کہ تحقیق اللہ
نے قبض کین تہین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہمارے بیچ غیر اس وقت کے یعنے پہلے اس وقت
کے کہ آفتاب نہ نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سو رہے ایک تمہارا غافل ہو کر نماز سے یا بہول جاوے نماز پہر گہبرا کے طرف اوسکی

اوسکے پس چاہئے کہ پڑہے اوسکو جیسے پڑہتا اوسکو وقت اوسکیمین یعنے ساتہ اذان اور تکبیر اور جماعت
اور تمام شرائط اور اداب کے ادا کرے پہر القہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر صدیق کے پس فرمایا
تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر برابر دیر تک تہپکتا رہا اوسکو
جیسے تہپکتا ہے لڑکا یہان تک کہ سو رہا پہر پکارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی خبر دی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نے گواہی دیتا ہون
مین کہ تحقیق تم رسول خدا ہو روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** یہہ راہ مکہ کے اس سے معلوم ہوا
کہ یہہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان خیبر کے اور مدینہ کے ہوا تہا اور یہہ مکہ مدینہ کے
درمیان مین اور لفظ اَوْ کا ان بیا دی الصلوۃ او یقیم مین بمعنے جمع کے ہے یا شک راوی کے یعنے اذان و تکبیر
دونونکا حکم کیا یا اوسکے شک کے لئے ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت ابو داود کی
انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکیمین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی
اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے نماز سریہ مین لیکن اسمین بعض علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ
قضا مین چپکے ہی پڑہنا واجب ہی اور معنے اضجعہ کے اسندہ ہین یعنے تکیہ لگوایا بلال کو جیسے پہلی حدیث
مین کہا ہی کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگا کر سو رہے اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا
طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا
یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنے ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا اونمین
پس قادر کیا شیطان کو اوسکے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تہپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین
اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نے حال بلال کا بیان فرما دیا اسی لئے حضرت ابو بکر نے تصدیق اوسکی کی کہ اشہد انک
آخر تک کیا ۱۲ ع ❀ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صِیَامُھُمْ وَصَلٰوتُھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون
موذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے اونکے اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** لٹکی ہوئی
ہین بیچ گردنون موذنون کے یعنے ثابت ہین موذنون کے ذمہ دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین اونکی کہ وہ چیزین

بیچ ہین روزے اونکے اور نماز اونکی کہ اونکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہ کہ موذنونکو چاہئے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکہین تا لوگونکی ان دونو چیزون مین خلل نہ آوے ۱۲ ع ح

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

باب بیچ بیان مسجدون کے اور جگہون نماز کے ف مراد جگہون نماز سے بیان وہ جگہین ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اوسکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کے حدیثین بہت آئی ہین کچہہ اونمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئیان ہین اور کچہہ اور کتابون مین ہین چنانچہ ترجمہ بعض اونکا یہی لکہا جاتا ہی تا مسلمان اوسکی بزرگی معلوم کر کر عبادۃ کرنی اوسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو ذر نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے چاہئے کہ ہووے مسجد گہر تیرا اسلئے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے مسجدین گہر متقیون کے ہین پس جسکا ہووے مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے اوسکے راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبد الرحمن بن معقل سے روایت ہی کہ ہم حدیث کہے جاتے تہے کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کے لئے اور حضرت عمر رضہ سے روایت ہی کہ مسجدین گہر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کئے گئے پر یہہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالے اپنے کا یعنے اللہ زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جگہہ پکڑتا ہی آدمی مسجد مین واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اوسکے ساتہہ مہربانی اور رحمت کے جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہین اہل غائب کے جبکہ آتا ہی اونپر غائب اونکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اوس صورتمین ہی کہ ایک جگہہ خاص مسجد مین مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹہے اور جگہہ سوائے اوسکے پس یہہ منع ہی اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنیکے فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹہراوے نماز کے لئے اور ذکر کے لئے نہ واسطے اور غرض کے اغراض دنیویہ سے اور حظوظ نفسیہ سے ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

روایت ہی ابن عباس سے کہا جب داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنے دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ
کونون اوسکے سب کونون مین یعنے چارون کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہان تک کہ نکلے اوسمین سے پس جبکہ
نکلے پڑہین دو رکعتین سامنے کعبہ کے اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے
اونہین ابن عباس سے کہ نقل کی اونہون نے اسامہ بن زید سے **ف** یہہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب
کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اسکے قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہوئیگا
اور یہہ معنے نہین ہین کہ قبلہ یہی اگلے کی جانب ہی اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہہ معنے ہین
کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسیکہ کہا امام مالک کہتے ہین بیچ نماز
فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑہنے کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر رضہ کے اور
اختلاف کیا ہی بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہی اوس سے مالک اور
احمد نے ع ❀ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ
عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ
اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے
یا عثمان نے کعبہ حضرت پر یعنے تا لوگ ہجوم نکرین اور ٹہرے حضرت اوسمین یعنے اور دعا مین مشغول رہے
عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ مینے پوچہا بلال سے جسوقت کہ نکلے بلال یا حضرت کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور کئے
دو ستون داہنے اپنے اور تین ستون پیچہے اپنے اور تہا خانہ کعبہ اوسدن چہہ ستون پر یعنے اب
تین ستون ہین پہر نماز پڑہی روایت کی بخاری مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث مین ہی کہ ابن عباس نے اسامہ سے روایت کی

۸۵

معلوم ہوا کہ آنحضرت نے نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونو [illegible] حدیثون کی یہہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوے اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوے پس دیکہا اسامہ نے دعا مانگتے پہر وہ بہی مشغول ہو گئے دعا مین کسی گوشہ کعبہ کونہین مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] دوسرے کونے مین تہے اور بلال قریب تہے آنحضرت سے اور آنحضرت نے جو نماز بعد دعا کے پڑہی انہون نے نماز مین دیکہا اور اسامہ نے نہ دیکہا اس لیے کہ دور تہے اور دعا مین مشغول تہے اور نماز بہی سبک تہی اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی [illegible] حضرت نے اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹانیکے لیے پس ہوسکتا ہی کہ حضرت نے نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مختار ثابت کرنا ادائے نماز کا ہی نہ نفی اوسکی ھح ع ❊ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہہ ہی یعنے مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سواے مسجد حرام کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف سواے مسجد حرام کے کہ اوسمین سنت اور مسجدون کے لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نے اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین اول یہہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سے اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیہ نے ہی اس لیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرایض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہہ ہی کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علمار نے بسبب حدیث ابن ماجہ کے وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنے نماز مکہ مین مضاعف ہی لاکہہ درجہ اور چوتہا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین ❊ ع ❊ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ باندہو تم کجاوون کو مگر طرف تین مسجدون کے یعنے سفر کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنے بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ منع کیا حضرت نے اختیار کرنے سفر ہر جگہہ سے سواے ان تین جگہہ کے

جگہونکے کہ پروردگار تعالی نے بسبب زیادتی بزرگی کے ان کو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہی کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگر کہہ حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہہ بات اور ہی اور سفر ساتھہ اس قصد کے جائز ہی لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت قبور صالحین کے اور واسطے پہنچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سوائے ان تین جگہونکے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدونکے واجب نہین ہوتا وفا اوسکا اور بعضون نے کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنے کسی مسجد کے لئے سوائے ان تین مسجدون کے سفر جائز نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کیسے اور کہا ہی شیخ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکیکا ہی کہ متبرک ترین مقامات کے ہین یعنے اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدونکے کرین اور بغیر انکے مشقت کہینچنی بیفایدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوائے ان تین جگہون کے درست نہین ہی ح اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکہا ہی ترجمہ اونکے کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تہے اہل جاہلیت قصد کرتے تہے مکانات معظمہ کا اپنے گمان مین اور ان مکانات کو بزرگ جانتے تہے اور زیارت کرتے تہے اور برکت حاصل کرتے تہے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اسقدر ہی کہ نہین پوشیدہ سو بند کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فساد تا نہ مل جاوین غیر شعائر ساتہہ شعائر کے اور نہو جاوے وسیلہ واسطے عبادۃ غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہہ ہی کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا میں سے اور کوہ طور سب برابر ہین بیچ منع ہونیکے یعنے ان سب چیزون کی طرف سفر کرنیے انتہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان گہر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہی باغون بہشت سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہوئیگا بہشت کی بیچ قیامت کے ف یعنے جو کوئی عبادۃ کریگا اوس جگہہ مین کہ درمیان گہر میرے کے اور منبر میرے کے ہی پہنچادیگا اوسکو روضہ باغ کے باغون بہشت کیسے اور جو کوئی لازم کریگا عبادۃ نزدیک منبر کے

ہوویگا دن قیامت کے حوض کوثر پر ہے اور کہا امام مالک نے حدیث باقی ہی ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی حجرہ
ہی یعنی یہہ جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سے اور پہر عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے
اور کہا تورپشتی نے کہ نام رکہا گیا ہی اس جگہہ کا روضہ اسواسطے ہے کہ زیارت کرنیوالے حضرت کی قبر کے اور وہانکے
رہنے والے ملائک اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اوسمین عبادة اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت
آتی ہی دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسے حلقون ذکر کے کو ریاض جنت کہا ہی ٭ وَعَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ
مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے

کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادہ بہی اور سوار بہی پس نماز پڑہتے اوسمین
دو رکعتین **ف** قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس مدینہ منورہ سے حضرت جب مکہ سے ہجرت کر کر مدینہ مین
تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اوسمین
حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑہتے تہے
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی
کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑہنی مسجد قبا مین مانند عمرہ کے ہی
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب تر ہین طرف میرے
اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ جاوین طرف
اوسکے جگر اونٹون کے یعنی دور دراز سے مشقت سفر کی اوٹھا کر آوین ٭ ح ع ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا
وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانونکی شہرون مین طرف اللہ کیطرف مسجدین
اونکی اور بہت مغضوب مکانون شہرونکے طرف اللہ کے بازار اونکے روایت کی اسے مسلم نے **ف**
مسجدین جگہہ عبادة کی ہین اسلیے اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والونکو خیر پہنچاتا ہی
اور بازار جگہہ افعال شیاطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانۃ اور غفلۃ اور جہوٹہ کی اسلیے اونکو [illegible]

اونکو مبغوض رکھتا ہی یعنی اونکے رہنے والونکو برائی پہنچاتا ہی یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ بت خانے اور شراب خانے
اور بکلے بدترین بازار سے انکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارونکے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم
اور انچیزون کے رکھنیکا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکھنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہی ۔ ع ۔ وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
بنا دیوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہی اللہ واسطے اوسکے گھر بہشت مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف
واسطے خدا کے یعنی خالص اوسیکی رضامندی کے لئے بنا دیوے نہ واسطے دکھانے سنانے لوگون کے ہو
اسلیے کہا گیا ہی کہ جو کوئی لکھے نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسیکا اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجد کا
تقلیل کیلیے ہی یعنی اگرچہ چھوٹی سی مسجد بنا دیوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلے چڑیا کے
یہہ مبالغہ ہی چھوٹی اور تنگی مین ۔ ع ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف
مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے مہمانی اوسکی بہشت مین سے جب جاوے اول روز کو یا آخر
روز کو روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف یہہ اشارہ ہی اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی
وہ زیارت کرنیوالون اپنے کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین جانے کے وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہئین
اونمین سے ایک یہہ بھی ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے
ہوچکا ہی ۔ ع ۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ
الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین
ازروے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور اونکا پس دور اونکا ازروے چلنے کے یعنی جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے
اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا ہی

٨٩

ف یعنے جو کوئی تم میں سے بخاری مسلم نے روایت کی ہے پہر سورہے یہ کہ نماز پڑہے اس شخص سے زیادہ ثواب کے اور

کا انتظار کرے نماز کو تاکہ پڑہے اوسکو ساتہہ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اوس سے کہ پڑہ کر سورہے اور

بیچ سے اگرچہ وقت نماز ہی مین پڑہے اور اگر چہوٹی کوئی جماعت کے ساتہہ پڑہ لیے یا اوسکے ساتہہ پڑہ لیے

کا کہ حق امامت کا نہین پہنچتا ہی اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتہہ اوسکے ادا کرے کہ حق امامت

اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلے سے خصوصاً یہہ بسبب کسل کے کرے ۱۲ ح وَعَنْ

جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ

فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ

الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَالِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ

تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے

کہا کہ خالی ہوئے گہر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہہ کہ اوٹہہ آوین نزدیک مسجد کے پس پہنچی یہہ خبر نبی

صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نے کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتے ہو کہ نقل کرو یعنے اوٹہہ آؤ

نزدیک مسجد کے کہا اونہوں نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہمنے یہہ پس کہا اے بنی سلمہ شہرے

رہو اپنے گہر وںمین لکہے جاوینگے نقش قدم تمہارے ٹہرے رہو اپنے گہروںمین لکہے جاوینگے نقش قدم تمہارے روا

کیا مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین وہ حضرت کی مسجد سے دور رہتے تہے جب گرد مسجد کے کچہہ گہر خالے ہوئے بسبب مرجانے رہنے والون

اونکے یا اور جاکے رہنے کے تو اونہوں نے آرزو کی مسجد پاس آرہنے کی حضرت نے

فرمایا جتنا دور سے آوگے وہانسے آنے مین قدم بہت رکہو گے وہ نامہ اعمال مین لکہے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے

ہونگے ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ

اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ

قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ

اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ

دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ

بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ

ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہیگا اونکو اللہ بیچ سایہ
اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور
تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا ہوا ہی مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہی اوس سے یہان تک کہ پہر جاوے طرف اوسکے
اور چوتہے دو شخص کہ محبت رکہتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے اکہٹے ہوتے ہین اوسیکی محبت مین اور جدا ہوتے ہین
اوسیکی محبت مین یعنے حاضر و غائب خالص محبت رکہتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی اللہ کو تنہا پس بہتی
ہین انکہین اوسکی اور چہٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورۃ نے کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنے بارادہ
بد بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہہ صدقہ پس چہپایا اوسکو یہان تک کہ نہ جانا
بائین ہاتہہ اوسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتہہ اوسکینے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف سایہ مین رکہیگا یعنے
داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہیگا سختیون آخرۃ کیسے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سایہ سے سایہ عرش کا
ہی اور آخر جملہ کے معنے یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اوسکے ہوتا ہی اوسچیز کو
کہ خرچ کرتا ہی دائین طرف اپنے اور بعضون نے معنے اسکے یہی لکہے ہین جو کہ صاحب ترجمہ نے لکہے ہین مگر
یہہ کنایہ ہی کمال پوشیدگی سے ۱۲ شرح ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ
ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ
اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِہَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِہَا
خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ
الْمَلٰٓئِکَۃِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ
فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ وسلم نے نماز آدمی کی
بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اوسکی کہ گہر مین پڑہے اور بازار مین یعنے دوکان وغیرہ
مین کہ پچیس درجے بڑہتی ہی اور یہہ اسواسطے کہ جسوقت … کیا پس اچہا وضو کیا یعنے بانہایت شرائط اور

اوسکے پہر کلا طرف مسجد کے نہ نکالا اوسکو مگر نماز نے یعنے خاص نماز ہی کیلیے نکلا کچہ اور غرض نہین ہی نہین رکہتا کوئی قدم
مگر بلند کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتہہ اوس قدم کے درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ پس
جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کے ہی کہتے ہین یا الہی بخشش کر
اوسپر یا الہی رحم کر اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کے
فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنے والی اوسکو اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتونکے
یا الہی بخشش دے واسطے اوسکے یا الہی قبول توبہ کر اوسپر جبتک کہ نہ ایذا دے اوسمین کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتہہ سے
جبتک کہ نہ وضو جاوے بیچ اوسکے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب
ہوگا کہ جماعت سے پڑہے اور مسجد مین پڑہے اور معنے اخیر حدیث کے یہہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتے ہین جبتک
کہ کسیکو ایذا نہ دے گویا یہہ حدث معنوی ہی اسلیے اسکے بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک کہ نہ وضو ٹوٹے
یعنے اگر کسیکو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتے دعا نہین کرتے کے اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت
مترتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑہکر وہین بیٹہا رہے اور اگر نماز پڑہکر اور جاے جا بیٹہے یہہ فضیلت فوت ہوتی
ہے اور بعضے مشائخ کہ نماز پڑہکر گوشہ مین جا بیٹہتے ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور ریا کے
اگرچہ نیت صحیح ہی اور اوسمین فضیلت ذکر و تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہے رہنے کی بیچ جگہہ نماز کے
نہین حاصل ہوتی ہے ۞ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا
خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الہی
کہول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے فضل تیرا
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** دروازے رحمت کے کہول بسبب برکت اسکے نکلتے ہین یا بسبب توفیق دینے نماز کے
اسمین یا بسبب کہولنے حقایق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اوسکی
طلب کو جاتا ہی ۞ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ اور

اور روایت ہے ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد میں
پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں پہلے بیٹھنے سے روایت کی بخاری مسلم نے **ف** یہ حدیث سند شافعی کی ہے
بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ امر وجوب کیلئے ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب
کے لئے ہے ۞ ح ۞ **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ
مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت
پس جس وقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں پس نماز پڑھتے اوسمیں دو رکعتیں پھر بیٹھتے اوسمیں روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** بیٹھنے مسجد میں تا لوگ
سعادت ملازمت حاصل کریں اور اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد میں بیٹھنا وقت آنے کے سفر سے گھر میں جانے سے پہلے ۞ ح ۞
**وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے کوئی چیز گم ہوئی اپنی بیچ مسجد میں پس چاہئے کہ کہے نہ پھیرے اوسکو اللہ تجھ پر یعنی نہ پاوے تو
پس تحقیق مسجدیں نہیں بنائی گئیں واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ بد دعا دے اوسکو [illegible] تا کہ باز رہے اور تا کہ مسلمان کہ موجود ہوں
اپنی شئ یاد اور اگر ایسے ہی جاوے تا دوسرا فعل ایسی کے یاد رہے اور پھر ایسی حرکت نہ کرے بعد ہو اور داخل ہے اسمیں ہر امر کہ مسجد نہیں بنائی گئی
اوسکے لئے مانند خرید فروخت وغیرہ کے اور اسی سے بعض سلف کروہ نہیں رکھتے تھے تصدق کرنا مسجد میں سوال کرنیوالے پر ۞ ح ۞ سید ۞ **وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس درخت بدبودار میں سے یعنی لہسن یا پیاز پس نزدیک نہ ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق
فرشتے ایذا پاتے ہیں اوس چیز سے کہ ایذا پاتے ہیں اوس سے آدمی روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی جیسے بدبودار چیز سے آدمیوں کو
ایذا ہوتی ہے ویسے ہی فرشتوں کو بھی ایذا ہوتی ہے پس لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہے وہ ایذا پاوینگے
اور اسمیں داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ قسم کھانے سے ہو یا غیر اوسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کے
اور مسجد ہی کا حکم ہے اور جماعات کی مجلسوں کا ہے یعنی مجلس وعظ اور پڑھنے پڑھانے کی اور حلقے ذکر کے اور مانند اونکے کہ اونمیں بھی
جماعت ہوتی ہے ۞ ح ۞ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ**

خطيئة وكفارتها دفنها متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنے مسجد میں تھوکے نہیں اور اگر اتفاقاً ایسی حرکت ہو ہی جاوے تو دفعیہ اوسکے گناہ کا یہہ ہے کہ اوسکو دفن کر دیوے ۱۲ ح ۱۲ وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي اعمال امتي حسنها وسيئها فوجدت في محاسن اعمالها الاذى يماط عن الطريق ووجدت في مساوي اعمالها النخاعة تكون في المسجد لا تدفن رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھ پر عمل امت میرے کے نیک اور بد اوسکے پس پایا میں نے بیچ نیک عملوں اوسکے موذی چیز کو کہ دور کی جاوے راہ سے اور پایا میں نے بیچ برے عملوں اوسکے تھوک کو کہ ہووے مسجد میں کہ نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يبصق امامه فانما يناجي الله ما دام في مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها وفي رواية ابي سعيد تحت قدمه اليسرى متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ تھوکے آگے اپنے پس سوا اسکے نہیں کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ سے جب تک کہ نماز کی جگہہ اپنی میں ہے اور نہ تھوکے داہنے اپنے اسواسطے کہ داہنے اوسکے فرشتہ ہے اور چاہیے کہ تھوک ڈالے بائیں اپنے یا نیچے پاؤں اپنے کے پہر دفن کرے اوسکو اور روایت ابی سعید کی میں یوں ہے کہ نیچے قدم بائیں کے روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف اسمیں اشارہ ہے کہ مصلی کے ساتھہ اوس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہے مالک اپنے سے پس واجب ہے اوسپر رعایت ادب کی کہ وہ تھوکے نہیں آگے حق تعالی کے پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہے سوائے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مصلی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اوسکی پر پس واجب ہوا اوسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کراماً کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھہ رہتے ہیں یا احتمال ہے کہ مراد اوس سے کراماً کاتبین ہیں خاص کیا داہنی طرف والیکو واسطے آگاہ کرنیکے اسپر کہ وہ افضل ہے بائیں طرف والے سے رتبہ میں جیسکہ داہنی طرف افضل ہے بائیں طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے ۱۲ س ح ۱۲ وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا

قبور انبیائهم مساجد متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہیں اوٹھے اوس سے یعنے تندرست نہیں ہوئے اوس سے انتقال ہوا اوسمین لعنت کرے اللہ
یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نے قبرین انبیاء کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے ف جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اجل نزدیک پہنچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسیکہ یہود و نصاری انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے
ہین آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود و نصاری کے کہ قبرون انبیاء کو سجدہ گاہ کیا تہا اور یہہ سجدہ گاہ کرنا
دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسیکہ بت پرست بت پوجتے ہین
دوسرے یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکہین لیکن اعتقاد یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرونکی طرف نماز مین
عبادت حق کی ہی اور موجب قرب اور رضا اوسکی کا ہی یہہ دونو طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک
اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلیے کہ اوسمین شریک کرنا ساتھ خدا کے ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت
دونون پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہی اور کسیکو اسمین
خلاف نہین ۱۲ح یہہ مضمون مختصر لکہا گیا ہی جو تفصیل دیکہا چاہے اوسکو شرح مین دیکہے وعن جندب
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون
قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم
عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جندب سے کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے
خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہے پہلے تمہارے پکڑتے تہے قبرون انبیا اپنے کو اور نیکبختون اپنے کو سجدہ گاہ خبردار ہو
پس نہ پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی یہہ مسلم نے ۱۲ س وعن ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوتکم
ولا تتخذوها قبورا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کرو گہرون میں اپنے نماز فرض سے اور نہ پکڑو گہرون کو قبرین روایت کی یہہ بخاری نے مسلم نے ف یعنے گہرون مین قبرین
نہ بناؤ یا مراد یہہ ہی کہ قبرونکو مانند گہرونکی نکرو یعنے جیسیکہ کسیکو کچہہ حاجت ہوتی ہی تو چلا جاتا ہی گہر مین واسطے
اوسکے اسیطرح کسیکو کچہہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا ہوا چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے مانگے
یا یہہ کہ جیسے مقبرہ مین نماز نہین پڑہتے اسیطرح گہر کو نکرو کہ گہر مین کچہہ نماز نہ پڑہو

نماز پڑہا کرو اسی واسطے گہر و نمین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرض کے ۞ مولانا ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ حدیث ہی مدینہ والون کے حق مین اور اونکے جنکا قبلہ مدینہ کے موافق ہی کہ اونکا قبلہ جانب جنوب کے ہی پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین پڑتا ہی ۞ ح ۞ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنیوالے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہمنے اونسے یعنے بیعت اسلام کی اور نماز پڑہی ہمنے ساتہہ اونکے اور خبر دی ہمنے اونکو کہ بیچ زمین ہمارے کے بیعہ ہی واسطے ہمارے پس مانگا ہمنے حضرت سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنے بقیہ پانی وضو کیسے بعد وضو کے کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطے ہمارے چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنے ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چہڑک دو اوس جگہہ اس پانی کو یعنے تا انوار اور برکات دین کے وہان پہیل جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنے اوسکی جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنے تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیعہ کہتے ہین نصاری کے عبادت خانہ کو یہہ قوم نصاری تہے جب ایمان لائے تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالین اور اوسپر پانی تبرک کا چہڑکین چنانچہ جملہ فاستوہبناہ مین بیان اسکا ہی اور یہہ جو زیادہ کریگا اوسکو یعنے بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہی زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہی مگر برکت کو یا یہہ پانی جو ڈالا ہی اوس بچے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خود خشک ہوئیگا تو ہمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوئیگی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جایز ہی تبرک کرنا پانی زمزم وغیرہ اور لیجانا اوسکو

اوسکو اور شہروں مین بطور تبرک کے اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جھوٹے علماء اور مشائخ کیکو تسلیم کیا ہے و بیچنے سے اون کے کپڑے کو یعنے یہ جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نکرے یعنے تبرک سمجھ کر پوجنے نہ لگیے اونکو اور تعظیم زیادہ از حد کرے یہ ح س ❀ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے محلون مین اور یہہ کہ پاک کیجا دین اور خوشبوئی لگائی جاوین روایت کی یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے ف ان چیزون کے کرنے مین سبب تعظیم اوس جگہہ کی کرنے اور عزت کرنے کے ملائکہ اور مومن خوش ہون گے اسکی پاکی اور خوشبو سے ❀ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حکم کیا گیا مین سے بہت بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس نے البتہ زینت کروگے اونکی جیسے زینت کی یہود اور نصاری نے روایت کی یہہ ابو داود نے ف زخرف اصل مین کہتے ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنے نقش کرینگے اور سونا چڑھا دینگے مسجدون پر یہہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیون کے سے بعد آنحضرت بسبب عادت نفسون کے اور بعضے متاخرون نے اسکو جائز رکہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گھرونکو بلند اور مزین اور مطلا کرتے ہین اور ہم اگر مسجدین بہت لکڑی اور مٹی کے بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور مسجد حضرت کے زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون کہجور کی لکڑی کے تہے پہر حضرت عمر نے اسیطرح بنائی پہر حضرت عثمان نے تغیر کیا اوسکو بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکے پتہر نقشدار کے بنائے اور چہت سال کی ❀ ح س ❀ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں قیامت سے یہہ ہی کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین روایت کی یہہ ابو داود نسائی دارمی ابن ماجہ نے ف یعنے بڑی بڑی مسجدین بناوینگے اور آراستہ کرینگے اونکو بطریق فخر اور ریاء کے تا لوگ اونکی تعریف کرین ❀ ح ❀

وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتے القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او ایۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی اونہیں انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ روبرو کیے گئے مجھ پر ثواب امت میرے کے یہانتک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اوسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے مجھ پر گناہ امت میرے کے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اوسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اوسکو روایت کی یہہ ترمذی ابو داود نے ف یعنے سورۃ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اوسکو ملی تھی پھر اوسنے جو بھلادی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بھلادی پس بڑا گناہ ہوا ۱۲ س

وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ الترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن سہل ابن سعد وانس

اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والوں کو بیچ اندہیروں کے طرف مسجدوں کے ساتہہ پورے نور کے دن قیامت کے روایت کی یہہ ترمذی ابو داود نے اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہہ اشارہ ہی اس آیہ پر نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنے دوڑتا ہوگا نور اگے مومنوں کے اور داہنے اونکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ۱۲ س

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاہد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطے اوسکے ساتہہ ایمان کے اس لیے کہ ... کہ نہیں اباد کرتا مسجدوں اللہ کی مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ دارمی نے ف خبرگیری کرتا ہی یعنے محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دے اور نماز اوسمیں پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علوم دینی میں مشغول رہتا ہی اوسکے لیے گواہی دو کہ

کہ وہ موت ہی ح ٭ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ
ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارًا لِلصَّلٰوةِ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عثمان بن مظعون سے کہا ای رسول خدا کے اذن دو واسطے ہمارے بیچ
خوجہ ہو نیکے یعنے تاخطرہ زنا کے بیچ نہ ہوں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہم میں سے یعنے طریقہ سنت ہمارے پر
جو شخص کہ خوجہ کرے کسیکو یا خوجہ کرے اپنے تئیں تحقیق خوجہ ہونا امت میریکا روزہ رکہنا ہی یعنے اوس سے شہوت جاتی رہتی ہی
پہر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطے ہمارے بیچ سیر کرنیکے فرمایا تحقیق سیاحت میری امت کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کے
پہر عرض کیا کہ حکم دیجیے ہمکو بیچ رہبانیت کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹہنا مسجدوں میں واسطے
انتظار نماز کے روایت کی یہہ شرح السنہ میں **ف** سیاحت میری امت کی جہاد ہی یعنے چلنا اور پہرنا زمین میں کہ جو کہ
واسطے جہاد کے چلنا پہرنا ہی اور یونہی پہرنا زمین میں بیہودہ جیسے کہ بعضے فقیر پہرتے ہیں بے فائدہ ہی پہر اذن چاہا
رہبانیت میں یعنے جیسے کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہیں کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور شغل دنیا کے اور لذتیں اوسکی
بالکل چہوڑ دیتے ہیں اور عورتوں کے پاس نہیں جاتے اور سب لوگوں سے اور سب چیزوں سے یکسو ہوتے ہیں کہ یہہ کام کر
رہبانیت ہیں اور انکے کرنیوالوں کو راہب کہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ رہبانیت میری امت کا مسجدوں میں بیٹہنا ہی
واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگوں سے اور سب چیزوں سے منہہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹہتا ہی اور وہ
رہبانیت کہ راہب کرتے ہیں کچہہ نہیں ہی اور انجام اوسکا اچہا نہیں ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ
صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ
[illegible] يَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ
نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ

وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا مینے پروردگار اپنے کو بیچ بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالی نے کسچیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مینے کہ تو دانا تر ہے کہ وہ کونسے عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا نے پس رکہا اللہ نے اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہون میرے کے پس پائی مینے سردی اوسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مینے وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانون اور زمین کے اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور اسیطرح سے دکہلایا ہمنے ابراہیم کو تصرف آسمانونکا اور زمین کا اور تاکہ ہووہ یقین کرنیوالون مین سے روایت کی یہہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے باسناد اسی حدیث کے ساتہہ اختلاف بعضے لفظون کے اونہین عبد الرحمن سے اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اوسمین یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے بعد دینے علم کے پہر سوال کیا کہ ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کسچیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مینے کہ ہان جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنے اون اعمال مین کہ گناہ اونسے جہڑتے ہین اور گناہ جہڑتے ہین بیٹہہ رہنے سے مسجدونمین بعد نمازونکے یعنے واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری کے اور جہڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پہنچانے پانی وضو کیے اوپر ناخوشی مین یعنے حالت بیماری یا سردی مین اور جسنے کیا یہہ زندہ رہیگا ساتہہ بہلائی کے اور مریگا ساتہہ بہلائی کے اور ہوگا پاک گناہون اپنے سے مانند اوسدن کے کہ جنا اوسکو مان اوسکی نے اور فرمایا اللہ تعالی نے ای محمد جبوقت نماز پڑہ چکے تو پس کہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسے کرنا نیکیون کا اور چہوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینونکی یعنے مین اونکو دوست رکہون یا وہ مجہے دوست رکہین اور جبوقت ارادہ کرے تو ساتہہ بندون اپنے کے فتنہ کا گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا پس اوٹہا مجہکو طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنے غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے واسطے زیادہ

زیادتی تعلیم پیغمبر آپنے کے بعد اسکے کہ بیان کئے اونہون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنے وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندہ کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہے بہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنے ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کہانیکا اور نماز پڑہنی راتکو اوسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ احادیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا ہے اونکو عبد الرحمن سے مگر شرح السنہ مین

ف اگر یہہ دیکہنا اللہ تعالی کو خواب مین تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچہہ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبہی غیر شکل دار کو شکل دار دیکہتا ہی اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکہنا بیداری مین تہا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہو گی اسمین تاویل کرنی مراد ساتہہ صورت کے صفت ہی کہ تجلی کی ساتہہ صفت جمال اور لطف و کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی یہہ کہ پہیرین یعنے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے دیکہا مینے رب اپنے کو اور اچہی صورت مین تہا آنحضرت مین بحث کرتے ہین یعنے کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث اور گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین پیچ جگہ قبولیت کے جہگڑتے ہین اسمین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن پس رکہا ہاتہہ اپنا یہہ کنایہ ہی اس کہ خاص کیا اونکو ساتہہ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتہہ اوسکی پیٹہہ پر رکہتے ہین اور گردن مین ہاتہہ ڈالتے ہین پس پائی مینے سردی اوسکی یہہ کنایہ ہی پہنچنے اثر اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب یہہ فیض قلب شریف مین پہنچا تو حضرت فرماتے ہین کہ جانی مینے ہر چیز کہ آسمان و زمین مین ہی اور پڑہی آنحضرت نے مناسب اسحال کے اور ساتہہ قصد گواہی کے اور ممکن ہونے اسکے یہہ آیت وکذلک آخر تک یعنے اسی مثل جیسے کہ ہمنے تجکو آسمان و زمین کی چیزون کا علم دیا اسیطرح دکہاتے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیۃ اور الوہیۃ کے اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنے دکہلائے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیۃ اور الوہیۃ کے تاکہ دلیل پکڑے ساتہہ اوسکے اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنیوالون مین سے اور آخر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادۃ کی ۵۰ شرف فرد بجودست و کرامت بسجود ہر کرا این ہر دو نباشد عدمش بہ ز وجود

وَعَنْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ

الی المسجد فھو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فھو ضامن علی اللہ
رواہ ابوداود اور روایت ہے ابوامامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا
ذمہ لیا ہے اللہ نے یعنے واجب کیا ہے اپنے پر یہہ کہ محفوظ رکہیگا اونکو ضرر سے دنیا اور آخرۃ کے ایک وہ شخص کہ نکلا
جہاد کے لیئے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہے اللہ کے یہان تک کہ وفات دے اوسکو اللہ پس داخل کرے اوسکو بہشت مین
یا پہیرے اوسکو ساتہہ اوس چیز کے کہ پہنچے اوسکو ثواب یا غنیمت یعنے پہلی اور دوسری صورتمین سعادۃ دین کی حاصل ہوئی
اور تیسری صورتمین سعادۃ دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ ہے یا فائدہ دین کا ہے یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہے
کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے یعنے واجب ہے اوسپر کہ کوشش اور ثواب اوسکا ضایع نہین کرنے کا
اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گہر اپنے مین ساتہہ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے روایت کی یہہ ابوداود نے
ف داخل ہوا گہر مین ساتہہ سلام کے اسکے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وقت داخل ہونیکے گہر مین گہر والونپر سلام
کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر اسکے لئے یہہ ہے کہ خیر و برکت اسکو اور اسکے گہر والون کو دیگا اور دوسرے
معنے یہہ ہین کہ لازم پکڑے گہر مین رہنا اور گہر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق سے
اس صورتمین اللہ کے ذمہ پر یہہ ہے کہ سلامت رکہیگا اسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لئے جو اللہ کے ذمہ رہنا بیان کیا
اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلئے کہ ظاہر ہے ۱۲ س وعنہ قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطھرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر
الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر
وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینھما کتاب فی علیین رواہ احمد وابوداود
اور روایت ہے اوسی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ہو گہر اپنے سے وضو
کرنیوالا واسطے نماز فرض کے پس ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالے احرام باندہنے والے کے ہے اور جو شخص
نکلا طرف نفل پڑہنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اوسکو مگر نفلون نے یعنے خالص اسی قصد کا رہے
ریا اور اور غرض سے پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنیوالے کے ہے اور نماز پڑہنی پیچہے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام ہو
درمیان اون دو نمازونکے ایسا عمل ہے کہ لکہا جاتا ہے علیین مین روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے ف اس حدیث
وضو بمنزلہ احرام کے ہے اور نماز مشابہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہہ ہے کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہے جس وقت سے کہ گہر سے نکلا

نکلتا ہی وقت لئے گہر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کہ نہین مقصود ہی والا حج کرنا عبث ہوا معرفت حج کے مانند نماز نفل کے ہی بہ نسبت فرض نماز کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک یعنے اسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور نماز فوت کرنی اسپر بغیر ایذا مسلمان اوسپر کے کہ خلاف اوسکے ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سے نہین یہ مطلب کنایہ سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکہنے والون کے دیوان کا کہ پہنچائے جاتے ہین طرف اوسکے اعمال صالحین

س ؂ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ع اور روایت ہی ابی هریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنے میوہ خوری اوسمین کیا کرین فرمایا یا رسول اللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہہ ترمذی نے

ف مسجد کو باغ جنت کا اسلئے فرمایا کہ عبادۃ الٰہی اوسمین سبب ہی حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنے رتع کے اصل مین یہہ ہین کہ باغ مین جاکر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کہاوے اور نکلے طرف نہرون وغیرہ کے سیر کیلئے جیسے کہ عادت ہی لوگونکی وقت جانیکے باغمین یہہ استعمال کیا گیا ہی بیچ پہنچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس سے ثواب جنت حاصل ہوتا ہی ؂ س ؂ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطے کسی چیز یعنے کسی کام دینی یا دنیائی کے لئے پس وہی نصیبہ اوسکا روایت کی یہہ ابوداود نے

ف یعنے اگر عبادۃ کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لئے گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۰۳ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا إِذَا
بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ بَدَلَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى

اور روایت

فاطمہ صغرے بیٹی حضرت امام حسین کی سے اونہوں نے نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سے یعنے حضرت فاطمہ زہرا سے کہ کہا حضرت فاطمہ نے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے مسجد مین درود بہیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنے کہتے صلے اللہ علی محمد وسلم یا کہتے اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتے ای رب بخش میرے لئے گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بہیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے الٰہی رب بخش میرے لئے گناہ میرے اور کہول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے روایت کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتے حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتے کہتے ساتہہ نام اللہ کے داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجائے صلے علی محمد وسلم کے اور کہا ترمذی نے نہین ہے سند اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود وسلام وغیرہ کے الفاظ یون فرمائے اور یون نفرمائے اللہم صل علی اور اللہم اغفر لمحمد اسلئے کہ درود وسلام کے ساتہہ مناسبت ہے اس اسم شریف کو اور رب اغفرلی کہتے مین انکسار کے یا تعلیم امت کے لئے فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نے نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلئے کہ حضرت امام حسین کی عمر اونکے وقت مین اٹہہ برس کی تہی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی درمیان نہین کا متروک ہے

۴۰۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کیا اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہنے شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد مین یعنے اگرچہ مذاکرہ علم کے لئے بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کے ہون روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** مراد شعرون سے شعر برے اور جہوٹے ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہے اسلئے کہ مکان عبادۃ کا ہے وہ ان

وہاں خلاف شرع بات نکرے اور شعر کہ اونمیں توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے تابعداروں کی خوبی بالفعل ہیں اونمیں مضایقہ نہیں بہرحال سب جا پڑہنے مستحسن ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تہا اور اونکے دشمنوں کی ہجو کرتا تہا مسجد میں منبر بچہاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہیں حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد میں منع ہے اسیطرح اور معاملات دنیا کے بہی منع ہیں اور حلقہ کر کر بیٹہنا مسجد میں دن جمعہ کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے علما نے اسکی کئی وجہیں بیان کی ہیں اول یہہ کہ حلقہ کر کر بیٹہنا مخالف ہے ہیئت اجتماع کی دوسری یہہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے جب تک اوس سے فارغ نہو دین میں مشغول ہونا اور کام میں نچاہیے اور حلقہ کر کر بیٹہنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتوں میں نہی مخصوص ساتہہ حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے نہیں تیسری یہہ کہ وقت خطبہ کے وقت چپ رہنیکا اور مشغول ہونیکا ہے ساتہہ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اوسکے ہے اس صورت میں مراد نہی سے حلقہ کرنیسے وقت خطبہ کے اور دو صورتوں پہلی میں نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت میں نہی تحریمی ۞ ح ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت دیکہو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں پس کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری میں اور جو وقت دیکہو تم کسی شخص کو کہ ڈہونڈہتا ہے ساتہہ بلند آواز کے مسجد میں گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی سب مسلمان نہ پہیرے اللہ تجہپر یعنی نہ پاوے تو اپنی چیز روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد میں اور یہہ کہ پڑہے جاویں مسجد میں شعر اور یہہ کہ قایم کی جاویں اوسمیں حدیں یعنی مثل حد زنا اور حد شراب کے اور مانند اونکے روایت کی یہہ ابو داود نے بیچ سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول میں حکیم سے یعنی بلفظ ابن حزام کے اور مصابیح میں جابر سے اور یہہ اصول میں نہیں پایا گیا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ

ـن والثوم وقال من اكلهما فلا يقربن مسجدنا وقال ان كنتم لا بد آ[كليهما] يعني

فاميتوهما طبخا رواه ابو داود اور روايت ہے معاويہ بن قرہ سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے تحقيق رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختوں سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھاوے ان دونوں کو پس نزدیک

نہ ہووے ہماری مسجد کے یعنی مسجد مسلمانوں کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالے اونکے پس مارو انکو پکا کر یعنی بو

اونکی دور کرو بسبب پکانے کے روایت کی یہہ ابو داود نے ف جملہ من اکلہما بیان ہے پہلے جملہ کا اور پس نزدیک

نہ ہووے یہہ مبالغہ ہے منع نہ آنے کے مسجد مین یعنی نزدیک ہی نہ آوے مسجد کے چہ جائے اندر آنا اور یا نزدیک ہونا کنایہ ہے

داخل ہونے سے ٭ شرح ٭ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابو داود والترمذي والدارمي اور

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی نماز اوسمین بے کراہت جائز ہے

سوائے مقبرے کے اور حمام کے روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے وعن ابن عمر قال نهى

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة

والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله رواه

الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نماز پڑہی جاوے

سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہونے جانوروں کے اور مقبرے کے اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کے

اور بیچ جگہ بیٹہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض

سلف کا یعنی اگلے علماء کا مذہب ہے کہ نماز مقبرے مین مکروہ ہے واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے لیکن

نماز پڑہنی جانب قبر کے حرام ہے بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شرح مین اور فقہ مین مذکور ہے جو چاہے وہان دیکھے

اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہے بسبب نزدیک ہونے نجاست کے یعنی ان مکانون مین اگر صاف جا[ے]

مین نماز پڑہے کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلے بچہا کر پڑہے تو بہی مکروہ ہے کہ اسمین حقارۃ دین کی لازم آتی [ہے]

نماز پاکیزہ اور اچہی جگہ مین پڑہنی چاہیئے نہ کہ ایسی جائے اور راہ مین اسلئے منع ہے کہ بسبب گذرنے لوگون کے

نمازی مین دہیان بٹتا ہے اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہے اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے ضرورۃ گذرینگے وہ گنہگار

ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورۃ ہوئی نمازی گنہگار ہوگا گذرنے سے اور حمام مین نماز مکروہ ہے اسلئے کہ

جو لیلنے اور رہنے شیطانوں کی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہے اسلئے کہ بے ادبی ہوتی ہے اور اختلاف ہے
علماء کے بیچ اس بات کہ ان جگہوں مذکورہ میں جو نماز پڑھنی منع کی ہے نہی اسمین تحریمی ہے یا تنزیہی ۞ س ح ۞ وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا
في أعطان الإبل رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھو نماز بیچ جگہہ بندھنے بکریوں کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہہ بندھنے اونٹوں کے روایت کی یہہ ترمذی نے ف
اونٹوں کی جگہہ نماز اسلئے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے اونکے بگڑ جانے اور ضرر پہنچانے کا پس نماز خاطر جمعی سے نہیں ہوتی
اور بکریوں کی جایگہہ ڈر نہیں ہوتا ۞ س ح ۞ وعن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله
عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه أبو داود
والترمذي والنسائي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورتوں زیارت کرنیوالیوں قبروں کیکو اور لعنت کی اونکو کہ جو بناویں قبروں پر مسجدیں یعنے قبروں کی طرف
سجدہ کریں اور روشن کریں چراغ روایت کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی نے ف حضرت نے ابتداء اسلام
میں منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد اوسکے اجازت فرمادی پس بعضے تو کہتے ہیں کہ یہہ اجازت عام ہوگی
مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی پس یہہ نہی پہلے تھی اب درست ہے عورتوں کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہیں
کہ اجازت مردوں ہی کو ہوئی عورتوں کے حق میں نہی باقی ہے بسبب قلت صبر اور جزع فزع اونکے ظاہر حدیث کا
مؤید اسی قول کا ہے اور مستثنی ہے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے یعنے حضرت کی زیارت
سبکو جائز ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہے واسطے اسراف اور ضایع کرنے مال کے اور
بعضے کہتے ہیں کہ اگر قبر کے پاس سے راستہ چلتا ہو اور راہ گیروں کے لئے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی میں کچھہ کام کرنا
منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلانا پس اسصورت میں چراغ جلانا قبر کے لئے نہ ہوا بلکہ اور کام کے لئے ہوا ۞ ح ع ۞
اور تحقیق میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد الله شرفا کی یہہ ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کی سانہ قول صحیح کے
مکروہ تحریمی ہے چنانچہ مستملی میں لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردوں کو اور مکروہ ہے عورتوں کو انتہی اور کتاب مجالس
واعظیہ میں لکھا ہے کہ ایسی عورتیں پس نہیں حلال ہے اونکو یہہ کہ نکلیں طرف مقابر کے اسلئے کہ روایت کی گئی ہے
ابو ہریرہ سے انه عليه الصلوة والسلام لعن زوارات القبور انتهى اور نصاب الاحتساب میں آیا ہے کہ پوچھے گئے قاضی

جواز نکلنے عورتونکے طرف مقابر کے اور خرابی وقباحت بیچ نکلنے کے پس کراہت بوجہ جواز اور فتنہ کے ہے بلکہ
بلکہ بوجہ مقدار اوس چیز کے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو لعنت سے اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے
بیچ لعنت اللہ تعالے کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے لگتے ہین اوسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے
اوسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت مین اسیطرح یہان تک کہ پھرتی ہے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جو عورۃ نکلتی ہے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے کے اور جو عورۃ دعاء کرتی ہے میت کیلئے ساتھ خیر کے اپنے گھر مین دیتا ہے اللہ تعالے
اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے
مسجد سے پس کھڑے ہوئے اپنے گھر کے دروازے پر پس آئین بیٹی اونکی حضرت فاطمہ رض پس کہا حضرت نے اونکو
کہانسے آئی تو کہا اونہون نے نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس کہا حضرت نے کیا گئی تھی
تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نے معاذ اللہ یہہ کرون مین ایک چیز بعد اوس چیز کے کہ سنی مین نے تمسے وہ چیز کہ سنی مین نے
پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو اوسکی قبر پر نہ پاتی تو جنت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالابد مین
لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مردونکو جائز ہے نہ عورتونکو انتہی وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِنَ
الْيَهُودِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ
حَتّٰى يَجِيءَ جِبْرَئِيلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّي دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ كَانَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ
مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا تحقیق ایک
عالم نے یہودیون مین سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہ بہتر ہے پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے
اور کہا اپنے دلمین کہ چپکا رہونگا یہان تک کہ آوے جبرئیل پس چپکے رہے اور آئے جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرت نے
پس کہا جبرئیل نے نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا اوس سے دانا تر پوچھنے والے سے اس بات کو جیسا تم نہین جانتے
ویسیہی مین بھی نہین جانتا ولیکن پوچھونگا مین رب اپنے سے کہ بابرکت ہے اور بلند قدر ہے پھر کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق

نزدیک ہوا اسدیسے نزدیک جبسے کہ نہین نزدیک ہوا مین الدسے کبہی فرمایا حضرت سے کسطرح اور کیۃ

سے جبرئیل کہا جبرئیل نے نہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ستر ہزار پردے نور کے پس ... بدترین

مکانون کے بازار اونکے اور بہترین مکانون کے مسجدین اونکی روایت کی ہے ابن حبان نے ... بن عمر سے

ف یہہ پردے بہ نسبت مخلوقات کے ہین نہ بہ نسبت خالق کے حق سبحانہ تعالی پردے مین نہین ہی بلکہ لوگ

پردے مین ہین یعنے پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کے بہ نسبت اندہے کے کہ وہ پردے مین ہے

یعنے نہین دیکہہ سکتا آفتاب اور سائل نے پوچہا بہتر مکان اور جواب مین بہلے برے دونون بیان کیے

مقابلہ کے لیے کہ بہر رحمن اور شیطان کے دونونکے معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی

ایک مسئلہ پوچہا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نکرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے

پوچہنے مین اپنے سے زیادہ علم والے سے پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہے اور

اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکہا ہے بعضے عالمون نے نام

کتاب کا لکہدیا ہی ❀ ح س ❀ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِهِ

اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَیْرِ

ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ

فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے

جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے سیکہے اوسکو یا سکہلاوے اوسکو پس وہ نزدیک ہی

مانند جہاد کرنیوالے کے ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام نیک کے یعنے مانند لہو ولعب وغیرہ کے

پس وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی ہے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے

شعب الایمان مین ف اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور

فرع اوسکی ہین اس حکم مین یعنے اور مسجدونکا بہی یہی حکم ہی اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکہے اوسکو

یا سکہلاوے اوسکو سیکہنے اور سکہانیکو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت اونکے والا نماز اور اعتکاف

اور ... اوسکے بہی یہی حکم رکہتے ہین اور دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنے کے یعنے جیسے مثل اوس شخص کی ہے

کہ آپ ایک چیز نہین رکہتا اور غیر کی چیز دیکہکر حسرت لیجاتا ہی یعنے ایسی یہہ شخص ہی جب آخرت مین ثواب کیطرف جاویگا
کہ مسجد مین بیٹھنے والونکو ملیگا پس اوسکو دیکہکر بڑی حسرت کریگا اور رنج اوٹہاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سے محروم رہا یا یہہ معنے ہین کہ جیسے
غیر کی چیز دیکہنا یعنے ارادہ اوسکے لینیکا رکہنا منع ہی ویسیہی مسجد مین غیر نیک کام کیلئے آنا منع ہی ؑ ﴿وَعَنِ
الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ
حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ﴾ اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے آویگا لوگونپر زمانہ کہ ہونگی باتین اونکی مسجدون مین اونکی بیچ مقدمہ دنیا اونکیکے پس نہ بیٹہا تم
اونکے ساتھ یعنے اگرچہ ہم کلام نہو اونسے تا شریک نہو اونکے پس نہین واسطے اللہ کے بیچ اونکے کچہہ حاجت روایت کی
بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہہ کنایہ ہی اسسے کہ اللہ تعالی بیزار ہی اونسے اور وہ خارج ہین اللہ تعالی کے
عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہی نہ قبول ہونے طاعت اونکیسے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد مین
کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہی اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد مین اور شاید کلام سے
وہ مراد ہی کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہوا اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے داخل اسمین نہوگا ؑ
﴿وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا
اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا
تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾
اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تہا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نے پس دیکہا مینے
پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تہے پس کہا جا اور لا میرے پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین
کر رہے ہین پس لایا مین اون دونونکو اونکے پاس پس فرمایا حضرت عمر نے کن لوگون مین سے ہو تم یا فرمایا کہان کے
ہو کہا اون دونون نے ہم ہین اہل طائف کے فرمایا حضرت عمر نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا
مین تمکو یعنے مارتا اسلیئے کہ یہان کے رہنے والے نہین ہو ادب مسجد شریف کے سے واقف نہین معذور ہو یا یہہ فرمانا
متضمن عفو اور شفقت کے ہو بلند کرتے ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی مین روایت ہو بیو اللہ کیا اوسپر اقد

مسجد کی یہہ بخاری نے ف لفظ اوکا او من ابن انما میں شک او ریکا ہی آواز کردہ ہی آواز بلند کرنی مسجد میں ١٠

اگرچہ علم کے ہو ہ طیبی وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمّٰى

الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ

اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سے کہا بنایا بنایا حضرت عمر نے ایک چبوترہ ایک جانب

مسجد کے نام ہو اوسکا بطیحاء اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہہ کہ غل بیہودہ کرے یا پڑہے شعر یا بلند آواز اپنی پس چاہیے

کہ نکلے طرف اس چبوترہ کے روایت کی یہہ موطا مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ

رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہہ

حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اونکے پس کہڑے ہوئے اور کہرچا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے

پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوا اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنے سے

اور تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ کے پس نہ تہوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین

اپنے یا نیچے پاؤن اپنے کے پہر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکیکو اوپر بعض کے

پہر فرمایا کرے اسطرح سے روایت کی یہہ بخاری نے ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ اوسکے

معنے اسکے یہہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونے کے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہی کہ مقصود

اوسکا درمیان اوسکے اور درمیان قبلہ کے ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوے اسطرف کو تہوک سے اور حکم تہوکنے کا بائین طرف

اور نیچے قدم کے اوس صورت مین ہی کہ نماز مسجد مین نہ پڑہتا ہو اور مسجد مین اگر پڑہتا ہو تو نہ تہوکے مگر کپڑے مین اپنے

ہ طیبی وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ

بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك اذيت الله ورسوله رواه ابو داود

اور روایت ہی سائب بن خلاد سے وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا اوسنے کہ تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اوسنے طرف قبلہ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اوسکی کے جوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑہے واسطے تمہارے یہہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اوسنے پیچہے اسکے نماز پڑہانیکا واسطے اونکے پس منع کیا قوم نے اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہہ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اوسنے یہہ یعنے منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نے یعنے بیچ بیان کرنیکے سبب منع کے امامت سے یہہ کہ تحقیق ایذا دی تونے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یعنے بسبب کرنے اس فعل ممنوع کے روایت کی یہہ ابو داود نے

وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتى كدنا نترائى عين الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلوتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت لا ادري قالها ثلثا قال فرأيته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد انامله بين ثديي فتجلى لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت في الكفارات قال وما هن قلت مشي الاقدام الى الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء

الْكَرِيهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ

وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ

فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ

وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا

ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیر کیا ہم سے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنے وقت عادت سے کہ نہ آئے یہاں تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھیں قرص آفتاب

کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی میں پس

جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اوپر صفوں اپنی کے جیسے کہ ہو تم بیٹھے پھر متوجہ ہوئے

طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق میں خبر دونگا تمکو اس چیز سے کہ روکا مجھکو تم سے آج کی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق میں اوٹھا

رات کو یعنے تہجد کیلئے پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں بیچ نماز اپنی کے

یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنے نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا میں نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ

اچھی صورت کے یعنے اچھی صفت کے پس کہا اے محمد کہا میں نے حاضر ہوں اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو

کرتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنے تین بار یہی بات پوچھی اور میں نے

یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا میں نے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے

سردی انگلیوں اللہ تعالی کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچانا میں نے سبکو

پس فرمایا اے محمد کہا میں نے حاضر ہوں میں اے رب میرے فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے کفارات میں فرمایا

اللہ تعالی نے کیا ہیں وہ کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کے طرف جماعتوں کے اور بیٹھنا مسجدوں میں پیچھے نمازوں کے

اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنے جب ناخوش لگے طبیعت کو پانی کا استعمال مثل سردی و بیماری کے فرمایا پھر کس چیز میں

گفتگو کرتے ہیں کہا میں نے بیچ درجوں کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہیں کہا حضرت نے کہا میں نے کھلانا کھانا کا اور نرمی

بات میں اور نماز پڑھنی راتوں کو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں ... اللہ تعالی نے دعا کر اپنے لئے جو چاہے کہا حضرت

دعا کی یہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی
اور یہہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجہپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنہ میں اور
مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت
رکھے تجھسے یعنی مین اوسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف
محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگون کو
روایت کی یہہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچھا مینے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا پس کہا
یہہ حدیث صحیح ہے **ف** شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی
اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین اللہ تعالی کو دیکھا اور اوسی حالت مین یہہ سوال جواب کیے

ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جسوقت داخل ہوتے مسجد مین یہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے ساتھ ذات اوسکی کے
کہ بزرگ ہے اور ساتھ سلطنت اوسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوئے سے فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہتا
کوئی یہہ کلمات وقت داخل ہونیکے مسجد مین کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میرے شر سے یہہ بندہ تمام دن روایت کی
یہہ ابوداود

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا
اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یا الٰہی نکر میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب خدا کا اوس قوم پر کہ ٹھیرائین قبرین اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی
یہہ مالک نے مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کے جسکی تعظیم کرنے لوگ نکلے اور بار بار آئین اوسکے واسطے زیارت
یعنی بطور میلے کے اور متوجہ ہونیکے اوسکی طرف واسطے سجدہ کے جیسکہ سنتے ہین اور دیکھتے ہین ہم ابتک بعضے مزارات
اور مقامات کو یعنی مثل بتان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک جملہ مستانفہ ہے جیسے جملہ بیانیہ ہے گویا کہا

آپ یہہ دعا کرتے ہیں اوسکا جواب یا اشد الحزن کہ سبب آزردہ ہونے اونکے مہربانی اور شفقت کے اور یہہ
یہہ دعا کرنا بہان کہ مبادا ایسا ہی اسمین گرفتار ہون جیسے یہہ گرفتار ہو کر غصہ کئے گئے * وعن
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ
قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغوں میں کہا بعض راویوں نے
اس حدیث کے مراد حیطان سے باغ ہیں روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے تحقیق ضعیف کہا ہے اوسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے * وعن
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي
يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلٰوةٍ
وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ
صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد میں برابر پچیس نمازونکے اور نماز اوسکی
بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اوسمین یعنے جامع مسجد میں برابر پانسو نمازون کے اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصے کے
یعنے بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اوسکی بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازون کے
اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کے یعنے مکہ کے برابر لاکہ نمازون کے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے * وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ
الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی ذر سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین میں پہلے فرمایا مسجد حرام کعبے میں نے کہا پہر کونسی
فرمایا مسجد اقصے یعنے بیت المقدس کہا میں نے کتنی مدت ہے درمیان اون دونون کے فرمایا چالیس برس

پہر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہی یعنی حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوی تجہے
نماز یہہ بخاری مسلم نے **ف** بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہین اور بانی بیت المقدس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس
پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نے کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی
اول بنا کیطرف ان دونون مسجدونکے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان
بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہی کہ اول جو بنائے کعبہ کی رکہی حضرت آدم علیہ السلام نے رکہی بعد اوسکے
اونکی اولاد پہیلی زمین مین پس ہوسکتا ہی کہ کسینے اونکی اولاد مین سے بنا بیت المقدس کی رکہی ہو اور اوسمین
چالیس برس کا فرق ہو بعد اوسکے دوبارہ حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور
ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مینے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین لکہا ہی
کہ جب بنا کیا آدم نے کعبہ کو حکم کیا اونکو پروردگار تعالی نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنانے اوسکے
پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوسمین پس اسقدر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح
شرح ۞ اور توجیہ اسکی ہمارے اوستاد ولی اللہ رحمت کرے اوپر یہہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بہی حد مقرر کردی ہوگی پس ہوسکتا ہی
کہ اس حد ٹہرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو **بَابُ السَّتْرِ** یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنے
شرمگاہ کے **ف** اس باب مین مؤلف حدیثین ستر ڈہکنے کی کہ شرائط نماز سے ہی لایا ہی اور سوا
اوسکے اور حدیثین بہی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اوسمین نماز پڑہی ہی لایا ہی ۞ ح ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکہا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتے تہے ایک کپڑے مین اشتمال کئے ہوئے اوسکو بیچ گہر ام سلمہ کے رکہے ہوئے
دونو طرفین اوسکی اوپر مونڈہون اپنے کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہین اسکو کہ لیوے
کنارہ کپڑے کا کہ ہی داہنے مونڈہے پر نیچے بائین ہاتہ اپنے کے اور لیوے اوس کپڑے کو کہ ڈالا

نیچے داہنے ہاتھ کے پھر گرہ لگاوے سینہ پر اور اسکا اضطباع کر دینے کی سینہ پر اوس صورت میں کہ
ہوں کونے کپڑے کے دراز نہوں اور خوف کھلنے کا ہو اور اگر دراز ہوں حاجت باندھنے کی نہیں
کہ لباس فقیروں میں ہے کہ جیسے ظاہر ہوتا ہے اسلیئے صحیح عبارت بعض شارحین کے قید گرہ لگانے کی نہیں ہے
اور توشیح اور مخالف بین طرفیہ کے آئے ہیں معنے اسکے ایک ہی ہیں خلاصہ سن ۞ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز
پڑہے ایک تمہارا ایک کپڑے میں کہ نہ ہوا وپر مونڈہوں اوسکے اوس کپڑے میں سے کچھہ روایت کی یہہ مسلم نے بخاری نے ف
جیسکہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہے اکثر علما نے کہ حکمت اسمیں یہہ ہے کہ جب ایک کپڑے کا تہمت کیا اور کندہوں پر
اوسمیں سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانیکا اور ہو رہیگا بے ادبی کی ہیئت اور کہا ہے امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی
اور جمہور علما نے کہ یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی پس اگر نماز پڑہیگا ایک کپڑے میں کہ کندہوں پر نہو اور ستر ڈہکا ہو تو نماز ادا
ہوجائیگی لیکن ساتھہ کراہت کے اور امام احمد اور بعض اگلے علما نے کہا ہے کہ نہیں صحیح ہوتی نماز اوسکی اور انہوں نے
عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ۞ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
اونہیں سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑہے ایک کپڑے میں پس
چاہیئے کہ مخالفت کرے درمیان دونوں طرفوں اوسکے کے یعنے جیسکہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَہَا اَعْلَامٌ
فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْہَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ہٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَہْمٍ
وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَہْمٍ فَاِنَّہَا اَلْہَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِہَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ اور روایت ہے عائشہ سے
کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اوسمیں کنارے اور رنگ کے تہے پس اوسمیں کے
نشانوں کی طرف دیکہا ایک نظر پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف
ابی جہم کے اور لیجاؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی یعنی کملی بغیر نقش اسکی چادر کے کہ اوسنے غافل کیا مجکو اب نماز میری سے یعنے

روایت کی یہ بخاری نے اور یہ بیچ ایک روایت بخاری کے کہا تہا مین دیکہا طرف نشان اوسکے اور یہی وہ رہی مین
پس نہو کی ہے یہہ کہ خلل مین ڈالے مجکو ف خمیصہ کہتے ہین ایک چادر کو کہ خزکی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ
ہوتا ہی اوسکا اور اوسمین خط ہوتے ہین پس جملہ لہا اعلام تاکیدیا بیان ہی اوسکا وہ ایک صحابی ابو جہم نام حضرت کے
لیے تحفہ لائے تہے اوسکو حضرت نے اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکے خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب میں کچہ فرق
آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابو جہم کو پہیر دو اور اوسکے پہیرنے مین خیال ہوا کہ وہ دل شکستہ ہوگا
اس لیے فرمایا کہ اسکے بدلے انبجانیہ اوس سے لے آو کہ انبجان نام شہر کا ہی اوسمین کملی سادی بنی جاتی ہی اوسکو انبجانیہ
کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے اور صاف دلون کے بہی تاثیر کرتے ہین اور یہہ
تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کے ہوتا ہی جیسے کہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاے کہ
ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بہی
نہین ہوتی اور نزدیک میرے یہہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سے کہ نماز مین دہیان یاد دین
ح * وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ
تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا پردہ واسطے حضرت عایشہ کے
رنگا ہوا تہا ساتہ اوسکے اپنے گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عایشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہم سے اس
پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکی ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میرے کے روایت کی یہہ بخاری نے
ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عایشہ نے بطور دیوارگیری کے دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضے کہتے
ہین مثل چہپرکہٹ کے تہا اور حضرت عایشہ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہنچی ہوگی جب منع فرمایا اوتار ڈالا
ح * وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ
لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا تحفہ بہیجی
گئی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قبا ریشمی پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہرے
پس اوتارا اوسکو اوتارنا سخت مانند مکروہ رکہنے والے کے اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطے بچنے والون کے

بی بخاری مسلم کی ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین کہ اوسمین پیچھے چاک ہوتا ہی وہ فروج آکیدر بادشاہ دومہ کی نے
یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرت کو بطور تحفہ کے بہیجی تہی اور حضرت نے جو پہنی جبتک پہننا ریشم کا حرام ہوا تہا اور پہر وہ جان
جو اتاری سبب یہ تہا کہ اوسمین خوشنمائی پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہین
افضل یہ ہی کہ نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا سبکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہوسکتا ہی کہ نہی ابتدا کی حالت مین
ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیئے ۞ طیبی ح ۞ الفصل

الثانی فصل دوسری عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ
اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْہُ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہا کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون
کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون مین بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان گہنڈی لگا لے اوسمین اگرچہ ساتہ کانٹے
کے ہو روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے ف یعنی مین شکار کیا کرتا ہون اور اکثر وقت
فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اوسکے نیچے نہین ہوتی اسلئے کہ شکار کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پہر اوسی ایک کرتے مین
نماز پڑہ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گہنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوسمین سے وقت رکوع و سجود کے
معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر نہ معلوم ہو ۞ ح ۞ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا
رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْہَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَہَبَ
وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ اَمَرْتَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ
یُصَلِّیْ وَہُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اوس وقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اوسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا
کیا ہی واسطے تمہارے کہ حکم کیا تمنے اوسکو پہر کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور لٹکائے ہوئے تہا
ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابو داود نے
ف مسبل کہتے ہین اصل مین اوسکو کہ کپڑا دراز پہنے کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے
مخصوص ساتہ ازار ہی کے نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سے نیچا کرنا ازار کا

اور ازار کا مکروہ ہی اسیلیے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنے کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا
اوسکو اگرچہ ادا ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو فرمایا ہے اسمین یہہ بہید تہا
کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکے پس معلوم کرے برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ طہارۃ ظاہر کے پاک کردے باطن اوسکا تکبر وناز سے اسلیے کہ طہارۃ ظاہر کی تاثیر رکہتی ہی بیچ طہارۃ باطن
کے سرہ ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ
اِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہہ اوڑہنی کے یعنے بغیر سر ڈہانکے نماز نہین ہوتی روایت کی ابوداود
ترمذی نے ف مراد حائض سے یہان عورۃ بالغہ ہی کہ پہنچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمین
دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورۃ کے ستر ہین پس اگر ننگے سر نماز پڑہے نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح
اگر باریک کپڑا اوڑہے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمین بہی نماز نہین ہوتی آور یہہ حکم آزاد
عورۃ کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہی اسلیے کہ اوسکا سر ستر نہین ہی سر اوسکا درمیان ناف اور
زانو کے ہی فقط مانند مرد کے سفر سعید و عالمگیری ﴿ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا
يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ ﴾
اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ اونہون نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز پڑہے عورۃ بیچ
کرتے کے اور اوڑہنی کے کہ نہو اوسپر تہبند فرمایا جو قمیص کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکے پشت قدم اوسکی یعنے تب
نماز بغیر لنگی کے ہو جاویگی روایت کی یہہ ابوداود نے اور ذکر کیا ابوداود نے ایک جماعت محدثین کا کہ موقوف
کیا ہی اونہون نے اسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین ف اسمین دلیل
اسپر کہ پشت قدم عورۃ کی بہی ستر ہی واجب ہی ڈہانکنا اوسکا نماز مین ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ
فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا سدل سے نماز مین اور منع کیا اس بات سے کہ ڈہانکے آدمی مونہہ اپنا روایت کی یہہ ابوداود ترمذی نے

وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مینے اونکو کہ نماز پڑھتے تھے بوریے پر کہ سجدہ کرتے تھے اوسپر کہا راوی نے اور دیکھا مینے اونکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین بطور بدہی کے یعنے جیسیکہ پہلی حدیث باب کیمین صورت اوسکی مذکور ہوئی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنے زمین کی اوگی ہوئی چیزون سے ہو مثل بوریہ وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہو مثل کپڑا اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمین ذکر بوریہ کا ہی لیکن علما دلیلین اور رکہتے ہین کہ سوا بوریہ کے صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچہانے کسی چیز کے افضل ہی اسلئے کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑہنے مین حاصل ہی مگر جسجگہ حاجت ہو مانند بچنے اوسکے اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچھا لینا بہتر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز زمین کی اوگی ہوئی نہو اوسپر نماز پڑھنی خوب نہین یعنے بوریا اور مانند اوسکے پر خوب ہی اور کپڑے اور مانند اوسکے پر خوب نہین ۞ س ح ۞

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہا دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پانوں اور کبھی پاپوش سے روایت کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر نے بیچ ایک تہبند کے کہ تحقیق باندھا تھا اوسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اونکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑہتے ہو بیچ ایک تہبند مین پس کہا اونہون نے کہ سوا اسکے نہین کہ کیا مینے یہہ تاکہ دیکھے مجکو احمق مانند تیرے اور کون ہم مین کہ ہون واسطے اوسکے دو کپڑے بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مشجب اوسکو کہتے ہین کہ اوسپر کپڑے رکہا کرتے ہین اور کبہی مشک پانی کی واسطے ٹھنڈا ہونیکے لئے لٹکا دیتے ہین کہ اوسکو تپائی یا تپہ کہتے ہین مانند تپائی یا کہونٹی کے ہوتا ہی پس جابر نے اوسپر کپڑے رکہدئے تہے نماز پڑہتے تہے ایک کپڑے مین کہ اوسکا تہمند کیا تہا اور اوسیکو بلند کرکر گردن پر گرہ لگا لی تہی پس ایک دیکہنے والے نے بُرا اور خلاف سنت کے جانکر جابر سے پوچہا کہ کپڑونکے ہوتے ہوئے ایک کپڑے مین تم نماز پڑہتے ہو اونہون نے کہا کہ یہہ مینے اسلئے کیا ہی تاکہ تجکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکہے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلئے ڈانٹا اوسکو اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تہا کہ اوس پاس دو کپڑے تہے اور اجماع ہی علماء کا کہ نماز دو کپڑو مین پڑہنی افضل ہی اور واجب نہین اس لئے کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رضی نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑہی ہی کبہی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑہی ہی اور کبہی بیان جواز کیلئے پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑہے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کے پڑہے تو اچہا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام رض پر طعن اور اعتراض نکرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکہے اونکے ساتہہ یعنے یہہ جانے کہ یہہ امر بیان جواز کے لئے کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تہے ہم کرتے یہہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تہا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوا اسکے نہین کہ تہی یہہ جسوقت کہ تہی بیچ کپڑونکے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑو مین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نے

بَابُ السُّتْرَةِ

باب بیچ بیان سترہ کے **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کہڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہہ سجدہ کی بسبب اوسکے ممتیز ہو اور گذرنیوالا آگے اوسکے گنہگار نہووے اور درازی اوسکی کم ایک ہاتہہ ہوا اور موٹاپا کم ایک انگلی کے ہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیونکا ہی یعنے اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیونکے آگے سے گذرنا جائز ہی [illegible]

ف یعنی سندل کے یہ بہن کا اور یہ کپڑا اسپر پا بہوتا ہے پرا ور دو تو طرفین اوسکی لٹکتی رہتی یعنے جنگلی ماریے

لیس یہ منع ہے مطلق اوس لیے کہ لوکہ شان تکبر کی ہی اور نماز بیچ بہت بڑی نماز اوس سے مکروہ ہوتی ہی اور عجب تکبر ہی کی بیچ

کو نہیے ڈہانپنا مدینہ ہے کہ دہانہ چھپایا ہا او سسے بہی منع فرمایا اوس لیے کہ قراۃ اچھی طرح اوس سے نہیں ادا

اور سجدہ پورا نہیں ہوتا اور جو کوئی جماہی لے یا ڈکار لے اور اوسکے موہنہ سے بدبو آتی ہو اوسکو نماز میں ڈہکنا

موہنہ کا ہے سنت ہے ۔ سرح وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ

اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلاف کرو

یہودیوں کا یعنے ساتھ ادا کرنے نماز کے جوتوں اور موزوں میں پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتے اپنے جوتوں میں

اور نہ موزوں میں روایت کی یہ ابوداودنے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے

ظاہر کرنے خلاف گمراہوں کے اچھا ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن از بسکہ اوسکے کرنے میں خلاف اونکا لازم

آتا ہی حکم عزیمت یعنے اولویت کا پیدا کرتی ہی ۔ ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ

فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ

نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ

فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اوس وقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے ساتھ اپنے

یاروں کے ناگاہ اوتاریں دونوں پاپوشیں اپنی پس رکہا اونکو بائیں طرف اپنے یعنے دور ہٹا کر بائیں طرف

رکہیں پس جبکہ دیکہا یہ قوم نے نکالڈالیں اونہوں نے پاپوشیں اپنی پس جبکہ پڑھ چکے حضرت رسول

صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکالڈالنے تمہارے کے پاپوشوں کو کہا اونہوں نے

دیکہا ہمنے آپ کو کہ نکالڈالیں آپنے پاپوشیں اپنی پس ہمنے نکالڈالیں یعنے پاپوشیں اپنی پس فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی مجھکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونوں پاپوش کے نجاست ہی جسوقت کہ آوے ایک تمہارا مسجد میں پس چاہئے کہ دیکہلے پس اگر دیکھے پاپوشونمیں نجاست تو چاہئے کہ پونچھ ڈالے اوسکو اور نماز پڑہے اون میں یعنے پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہہ ابوداؤد و دارمی نے **ف** قذر ساتہہ زبر قاف اور ذال معجمہ کے اصل میں کہتے ہیں اوسکو کہ طبیعت مکروہ رکہے اوسکو پس ظاہر یہہ ہی کہ جوتے مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس سے درست نہو بلکہ کچھہ گہناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹھ وغیرہ کیے والا نماز اوسکو پڑہتے کیونکہ بعض نماز اوس سے پڑہی تہی اور جبرئیل نے حضرت جو خبر دی اور حضرت نے اوسکو اوتار ڈالا سبب یہہ تہا کہ حضرت کے مزاج میں ستہرائی بہت ہی لگا رہتا اوسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تہا اور بعضے شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اوسکا نہو تو نماز ہوجاتی ہی یہہ قول قدیم شافعی کا ہے اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہی اسلئے کہ صحابہ نے مجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اوتارتے دیکہا آپ ہی اوتار ڈالے ہوتے پوچہنے سبب پر نہ رکہا اور حضرت نے اوسکو جائز رکہا سرح ❀ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نماز پڑہے ایک تمہارا پس نہ رکہے اپنی پاپوشونکو داہنے اپنے اور نہ بائیں اپنے پس ہونگی داہنے غیر اوسکے کے مگر یہہ کہ نہو بائیں اسکے کوئی اور چاہئے کہ رکہے انکو درمیان دونو پاؤن اپنے کے یعنے آگے اپنے قدمون کے پاپوشونکے اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہی کہ یا نماز پڑہے اونمیں یعنے اگر پاک ہوون تو اوتارے نہیں روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے بیچ معنے اسکے **ف** یعنے جس صورت مین کہ نمازی کے بائیں طرف کوئی کہڑا ہوگا اور بائیں طرف جوتا رکہیگا تو اوسکے داہنے طرف پڑے گا پس جب اپنے داہنے طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکے داہنے کیون روا رکہتا ہے لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہے اپنے یار کے لئے جو کچہہ کہ دوست رکہتا ہی اپنے لئے اور مکروہ رکہے اوسکے لئے جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنے لئے سرح الفصل الثالث عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اونکے آگے کوئی چیز حائل ہو اور سترہ کے قریب گذرنا جائز نہیں مگر یہ کہ پاوے آنیوالا فرجہ یعنی خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہے اوسکو بھی کہ
گذرے آگے صف دوسری کے کیونکہ دوسری صف والون کا قصور ہے کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اوسکے آگے حدیثوں مین
مذکور ہین ﴿ح س﴾ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کے اور آگے
اور برچھی آگے اونکے اوٹھائی جاتی اور گاڑی جاتی عیدگاہ مین آگے اونکے پس نماز پڑھتے طرف اوسکے روایت کی
یہہ بخاری نے ف معمول تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنے اور کچھ واسطے
توڑنے اور مانند اوسکے ﴿ح﴾ وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ
اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ
ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ
وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مینے بلال کو کہ لیا
پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مینے لوگونکو کہ جلدی سے لیتے تھے اوس پانی کو پس جسکو کہ پہنچ گیا
اوسمین سے کچھ پانی مل لیا اوسکو موبہہ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہنچا اوس سے لی اوسنے تراوت ہاتھ یار اپنے کی سے
پھر دیکھا مینے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا
خطدار دامن اوٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگون کے دو رکعت اور پھر دیکھا مینے لوگون کو
اور چارپایون کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ابطح نام ایک نالہ کا ہے نزدیک
مکہ کے بیچ راہ منا کے اوسکو محصب اور بطحا بھی کہتے ہین اور سنگلاخ کو ابطح اسلیئے کہتے ہین کہ اوسمین سنگریزے ہین اور حلہ
کہتے ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمین سرخ خط تھے جیسے یہان بھاگلپوری لنگی ہوتی ہے

پس مراد اس سے مراد نہین ہی کہ اوسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصویر بیل بوٹے گہانس اور درختون
اور جانورون کا درست ہی ؁ح وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ اَفَرَأَيْتَ اِذَا هَبَّتِ
الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ اِلٰى آخِرَتِهِ اور روایت نافع سے کہ نقل کی
ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے سامنے بٹہاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑہتے طرف اوسکے روایت کی
یہہ بخاری نے مسلم اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا نافع نے کہ کہا مین نے ابن عمر سے کہ خبر دو مجکو کہ جب چلتے اونٹ چرنے اور
پانی پینے کو تو کیا کرتے تہے حضرت یعنی پہر کس چیز کو سترہ کرتے تہے کہا ابن عمر نے تہے لیتے کجاوہ پس درست کرکے کہ اوسکے پیچہے
اوسکو پہر نماز پڑہتے طرف پچہلی لکڑی اوسکی کے یعنے وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتے تہے وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ
عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکہے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند
پچہلی لکڑی کجاوے کیکہ پس نماز پڑہے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پیچہے اوسکے روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے پروا نکرے نمازی
گذرنیکا سے اسکی نماز کے خشوع کو قطع نہین کرنیکا یا معنے یہہ ہین کہ پروا نکرے گذرنیوالا گنہگار نہین ہونیکا گذرنے سے ؁
ح ؁ وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ
الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ
لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو جہیم سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنیوالا آگے مصلی کے کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووے کہڑا رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے
چالیس تک بہتر اوسکیلئے گذرنے سے آگے مصلی کے کہا ابو نضر نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس
دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس روایت کی بخاری مسلم نے ف کہا طحاوی نے مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین
نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہہ بات ثابت کی ہی اونہون نے حدیث ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہی آگے بہائی اپنے کے عرض مین اوس حالین کہ وہ سرگوشی کرتا ہی رب اپنے سے یعنی گناہ اوسکا
جانے تو البتہ ہووے کہڑے رہنا سو برس بہتر واسطے اوسکے قدم سے کہ رکہا اوسکو ؁ وَعَنْ اَبِيْ

أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ
مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا
هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف کسی چیز کے کہ ڈہانکے اوسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا کریے کہ حائل ہو درمیان
اسکے اور درمیان لوگونکے پس ارادہ کرے کوئی یہہ کہ گذرے آگے اوسکے یعنے سترہ کے ورے پس چاہئیے کہ باز رکہے اوسکو
پہر اگر نہ مانے پس قتل کرے اوسکو پس نہین سوا اسکے کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کے ہین اور واسطے مسلم کے معنے اسکے
ف قتل کرے اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہی کہ بہت برائی اوسکے آگے سے گذرنا ہی اوسکو زور دیکے
ہٹادے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اوسکو ساتہہ اوس چیز کے کہ جائز ہی دفع کرنا ساتہہ اوسکے اور مرجاوے
پس نہین قصاص اوسپر ساتہہ اتفاق علما کے اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین واجب ہوتی ہی
بعضے کہتے ہین نہین پس وہ شیطان ہی یعنے شیطان نے یہہ کام اوس سے کروایا مراد یہہ ہی کہ وہ شیطان آدمیون کا ہی اسلئے
کہ شیطان کے معنے سرکش کے ہین خواہ جن ہین سے ہو خواہ آدمیون مین سے ہو اسیلئے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین
طیبی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ
الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توڑتے ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہی انکے
توڑنیکو رکہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پچہلی کجاوے کے ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہہ
مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص کہ مصلی کے آگے سے گذرے نماز توڑتی نہین خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر انکے اور
حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ اہتمام کرنے سترہ کے یا مراد یہہ ہے کہ یہہ چیزین
خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی ہین کہو دیتی ہین یا مراد یہہ ہی کہ قریب ہی کہ ٹوٹ جاوے بسبب
مشغول ہونے دل مصلی کے ساتہہ انکے اور خاص ان تینون چیزون کو اسلئے ذکر کیا کہ انمین دل بہت مشغول ہوجاتا ہی عورت کا
خیال تو ظاہر ہی اور گدہے کے ساتہہ شیطین اکثر ہوتے ہین اسیلئے مستحب ہی اعوذ پڑہنی وقت رینکنے اوسکے اور کتا
نجس نہایت ہوتا ہی حق وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

عائشہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے راتکو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے
یعنی سامنے مانند عرض مین ہوتے جنازہ کے آگے نمازیون کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یہان سے یہی طرف اسکے
کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز

۴۲۷

مین نماز کو نہین توڑتا ہے ؀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ
قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى
اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ
وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوس دن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
تہے ساتہ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے اور چہوڑ دیا مینے گدہی کو چرتی
تہی اور داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہ پر کسینے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** غرض ابن عباس کی
یہہ ہی کہ گدہی کے آگے گذرنیسے نماز نہ ٹوٹی تہا اور یہہ ہنوز بالغ نہوئے تہے اسلئے کسینے انکے آگے گذرنے پر بہی انکار نکیا ہے ؀

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو وقت کہ نماز پڑہے ایک تم مین پس چاہیے کہ رکہے سامنے مونہہ اپنے کے ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند انکے اور کچہہ
پہر اگر نپاوے کچہہ پس چاہیے کہ کہڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتہ اوسکے عصا پس چاہیے کہ کہینچے خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو
وہ کہ گذریگا آگے اوسکے یعنے خشوع نماز مین خلل نہین ڈالیگا روایت کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نے **ف** اگر زمین
نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا اپنا سامنے رکہہ دے تا شاید گاڑ دینے کے ہو شرح منیہ مین لکہا ہی
کہ اگر رکہ لے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہے اوسکو سترہ سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور لکہا ہی کہ طول مین رکہ لے نہ عرض مین اور خط کہینچنا قول قدیم امام شافعی کا ہی اور قول
امام احمد کا ہی اور بعض متاخرین ہمارے مشائخ کے بہی ساتہ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے

ہمارے نزدیک اسکے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب مین وارد
ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکہتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار
صاحب ہدایہ کا بہی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بہی رکہتا ہی
اور موجب جمعیت خاطر کا ہی اور بعد اسکے اختلاف کیا ہی وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کہینچے بعضون نے کہا ہی کہ بشکل ہلال
اور بعضون نے لمبا جانب قبلہ کے لکہا ہی اور بعضون نے عرض مین داہنی طرف سے بائین طرف کو کہا ہی اور مختار ہماری
کذا فی بعض الشروح ۞ ح ۞ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ
صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اوس سے تا نہ توڑے شیطان اوپر اسکے نماز اوسکی روایت
کی ہی ابو داود نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اوسکے کر سکے تا نہ توڑے شیطان نماز اوسکی
یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کہ گذرنیکا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دل مین ڈالیگا اور حضور قلب مین
فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور
نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہی ۞ ح ۞ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ
الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے
کہ کہا نہین دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے
مگر کر دیتے اوسکو اپنے داہنی بہون پر یا بائین بہون پر اور نہ قصد کرتے واسطے اوسکے قصد کرنا سیدہا روایت کی
یہہ ابو داود نے ف یعنے سترے کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نہ کرتے بلکہ داہنی یا بائین بہون کے سامنے کرتے
تا مشابہت بت پرستی کیساتہ نہو ۞ ح ۞ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ
يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اونکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل میں کہ نہ تھا آگے حضرت کے
ستّرہ اور تھی گدھی اور کتیا کھیلتی تہین آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہہ ابوداؤد نے اور نسائی نے مانند اسکے

ف عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگلمین جا کر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین
ہوتا تھا پس شاید یون ہے کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تھے حضرت وہان رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگونکی گذرگاہ مین نماز پڑھتا ہو ۱۲ وَعَنْ

أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا
مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تلک کہ سکو یعنی اوس چیز کو کہ آگے
گذرے نمازی کے یعنی تا خضوع و خشوع نماز کے بیچ خلل نہ آوے پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے روایت کی
یہہ ابوداؤد نے ف اسمین دلیل ہے کہ عورۃ او رکتا اور گدہا نماز کو نہین توڑتے ہین ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ
فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ
يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانو میرے طرف قبلہ اونکے یعنی جگہہ سجدہ اونکے ہوتے
پس جب سجدہ کرتے تھوکتے مجکو پس سمیٹ لیتی مین پانو اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی مین پانو اپنے
کہا حضرت عائشہ نے اور گھر اون دنو نمین نہتے اونمین چراغ روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف گویا یہہ عذر
بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرت کے سجدہ گاہ مین پانو پہیلانیکا کہ بسبب نہونے چراغ کے سجدہ کی جگہہ حضرت
کی مین پانو پہیلے رکہتی تھی اور بعد ٹہوکنے کے دوبارہ جو پہیلادیتی تہین پس تہا یہہ واسطے تقریر حضرت کے
یعنی جائز رکہنے حضرت کے اونکو اوپر اسی امر کے ہیں ۱۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِيْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ
كَانَ لَأَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اوسکے بیچ اسکے

گذرنیکے آگے بہائی لینے کے عوض میں بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ گذرانا سو برس بہتر واسطے اوسکے اوس قدم سے
کہ رکھے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا
عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَهْوَنُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے کعب احبار سے کہا اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنے والیکے کہ کیا گناہ ہے اوپر اسکے البتہ ہووے دھنسایا جانا اوسکو بہتر واسطے
اوسکے گذرنیسے آگے اوسکے اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہے کہ آسان ہے اوپر اوسکے روایت کی یہہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ السُّتْرَةِ
فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ
إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہے نماز اوسکی گدہا اور سور اور
یہودی اور مجوسی اور عورۃ اور کفایت کرتی ہیں یہہ چیزین اوسکو جس وقت کہ گذرین آگے اوسکے اوپر قدر پھینکنے پتہر کے
روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے جتنے دور پتہر جاکر پڑتا ہے اتنی دور پر سے نماز پڑھنے والیکے آگے یہہ چیزین گذر
ہوئیں اگر گذرجادین تو کفایت کرتی ہیں نہ ٹوٹیگی نماز یعنے قصور نماز میں نہیں آتا اور لکہا ہے علماء نے کہ اندازہ
پتہر پھینکنے کا یہہ رمی جمار ہے بیچ حج کے یعنے وہ کنکر کہ حج میں مناروں پر مارتے ہیں مقدار اوسکے تین ہاتہہ کی لکہی ہے
اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل میں گذرچکی کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہے ح

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

یہہ باب ہے بیچ بیان صفت نماز کے ف یعنے اسمیں اوصاف نماز کے لکہے ہیں کہ کیونکر پڑہے اور ارکان اور
اجزاء اوسکے کیا ہیں ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ

حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا و
فی روایة ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلک فی صلوتک کلها متفق علیه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص داخل ہوا
مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے مین پس نماز پڑھی اوس شخص نے یعنے اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور
جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی سلام پھر جا پس
نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنے جسطرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت
اور بھی سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اوس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اوس بار مین کہ بعد
یعنے چوتھی بار مین سکھلا مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جس وقت کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنے ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو
پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھہرے تو رکوع مین
پھر اوٹھا یعنے سر رکوع سے یہان تک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اوٹھا سر
یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اوٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر ایک
روایت کے بیچ ہی کہ پھر اوٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنے دوسری رکعت کے لئے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر
نہین پھر کر یہہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور احمد
اور ابو یوسف رح نے اوپر ہونے طمانیت کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین اس لئے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکے ہونے سے نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل بسبب نہونے اوسکے منتفی اور باطل ہو جاوے اور
طمانیت اسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانیت رکوع
اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے واجب ہی نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور توجیہ اس حدیث کی یون
کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کمال اوسکا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داود اور
ترمذی اور نسائی کے آیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو
کچھہ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا نماز اپنی سے اور یہہ نشان وجوب اور سنیت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکے ناقص
نا تمام ہوتی ہی نہیں معلوم ہوا کہ نماز پڑھنا اس شخص کو اس لئے فرمایا تا نماز بے کراہت اور نقصان کے ہووے نہ اسلئے
کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتا اور اوس سے باز رکھتے اور نہ چھوڑتے اوسکو کہ بغیر

فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکہانے مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تہوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گے کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا ہے پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹہ کر اوٹہتے ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی ح س ق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتہ تکبیر کے اور شروع کرتے قراۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے اور تہے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنے نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹہ برابر رکہتے اور تہے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہان تک کہ سیدہے کہڑے ہوتے اور تہے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتے یعنے دوسرا یہان تک کہ سیدہے بیٹہتے اور تہے پڑہتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تہے بچہاتے بایان پانو اپنا یعنے اور بیٹہتے اوسپر اور کہڑا رکہتے داہنا پانو اپنا اور تہے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچہا دے مرد دونو ہاتہ اپنے بچہانا درندہ کا سا اور تہے ختم کرتے نماز ساتہ سلام کے روایت کی یہ مسلم نے ف شروع کرتے قراۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے یعنے ساری سورہ فاتحہ پڑہتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑہتے ہونگے جیسے کہ مذہب حنفی ہے اور تہے بچہاتے بایان پانو اور کہڑا رکہتے داہنا پانو اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دونو قعدون

مین یون ہین [illegible] تے اور یہی ہے قول امام اعظم رح کا اور یہی ہے حدیث ابی حمید کے [illegible]ش یعنے پانو
بچھانا پہلے قعدہ مین اور تورک یعنے کولہے پر بیٹھنا دوسرے قعدہ مین بہی ایا ہے اور قول امام شافعی
کا بہی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونو قعدونمین تورک ہی ہے اور امام احمد کے نزدیک جس
نماز مین که دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اوسکیلے تورک ہے او[illegible] ہی تشہد ہے افتراش ہے
اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کی یہ ہے که بہت حدیثو نمین مطل[illegible] پانوکا واقع ہوا ہے اور ایا ہے
که سنت تشہد مین یہ ہے اور بیٹھنا حضرت کا تشہد مین اسطرح تہا بلا قید قعدہ پہلے اور دوسرے کے
اور جسطرح کا بیٹھنا که ہمنے اختیار کیا ہے دشوار ہے اور حدیث شریف مین ایا ہے که افضل اعمال کے
دشوار اوسکے ہین اور بعضی حدیثو نمین قعدہ اخیر مین که کولی پر بیٹھنا ایا ہے جیسیکه مذہب شافعی ہے
محمول اسپر ہے که حضرت حالت ضعف اور کبر سن مین اسطرح بیٹھتے تہے اسلئے که قعدہ اخیرہ مین
بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے اسانی کے لئے اسطرح بیٹھتے تہے اور عقبہ شیطان یہ ہے که دونو کولے
زمین کو لگا دیوے اور دونو پنڈلیان کہڑی کر دیوے اور رکہے دونو ہاتہ زمین پر جیسیکه کتا بیٹھتا ہے
پس اسطرح التحیات مین بیٹھنا ساتہ اتفاق علمائے مکروہ ہے اور طیبی نے کہا ہے که عقبہ شیطان
یہ ہے که دونو کولے دونو پاشنو پر رکہے یہ معنے ساتہ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہین اور منع کیا
یہ که بچھا دیوے مرد دونو پہنچے ہاتو کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند بچھانے درندو کے یعنے
کتے وغیرہ کے اور قید مرد کی اسمین اسلئے که عورة کو پہنچے بچھانے چاہیین که اسمین ستر خوب ہوتا ہے
اور ختم کرتے نماز کو ساتہ سلام کے یہ سلام امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور ہمارے نزدیک واجب

ح و عَنْ اَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ
حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى
حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ
بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى
وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى

تُعَدَّ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ ایک [illegible]ت کے اصحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیے مین خوب یاد رکہتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو
دیکہا مینی اونکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونو ہاتہہ اپنے مقابل دونو مونڈہون اپنے کے اور جسوقت
کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونو ہاتون سے گہٹنون کے پہر جہکاتے پیٹہ اپنی یعنی ہموار کرتے گردن کے
ہموار پس جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا سیدہے ہوتے سیدہے یہان تک کہ پہر اتا ہر جوڑ جہکا ہوا اپنی جگہ پس
جسوقت کہ سجدہ کرتے رکہتے دونو ہاتہہ اپنے زمین پر بیچ مقابل منہ کے نہ بچہاتے اور نہ سمیٹتے اونکو طرف
پہلو کے اور سامنے رکہتے انگلیان پانوں اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹہتے بعد دو رکعت کے بیٹہتے
اوپر بائین پانوں اپنے کے اور کہڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹہتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بائیان پانوں
اور کہڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹہتے کولے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتا
ہاتہہ اپنے مقابل دونو مونڈہون اپنے کے مذہب شافعی مین یون ہی کرتے ہین اور ہمارے نزدیک
مقابل لو کانون کے رکہے کہ یہ بہی آیا ہے حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک
بہی آیا ہے پس امام ابو حنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات
کے کہا ہے کہ ہتیلیان ہاتہہ کی مقابل کاندہی کے رہین اور انگوٹہے برابر لو کے اور سرا اور انگلیون کے
مقابل اوپر کی جانب کانون کے رہے کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ
اوقات مختلفہ مین ہون یعنے کبہی کسیطرح اوٹہاتے ہون کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتے دونو زانو سا
دونو ہاتونکے اور کشادہ رکہتے تہے انگلیان اور کہا ہے علماء نے کہ انگلیان رکوع مین کشادہ
رکہے اور سجود مین بندہی ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چہوڑے اور نہ سمیٹتے اونکو
یعنے انگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکہتے اور بیچ اور بازو اوٹہائے ہوئے الگ پہلو سے رکہتے
کہ اگر بکری کا بچہ جاہتا تو نیچے سے نکل جاتا اور اس حدیث مین یہ نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدہ مین
جاوے پہلے زانو زمین پر رکہے یا ہاتہہ دونو طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکہنے افضل اور مختار اکثر
ائمہ کے ہین ۵ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ
حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈہوں
کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اوٹھاتے
دونوں ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ حمد کی اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی اے رب ہمارے
واسطے تیرے ہی حمد اور یہ حضرت نہیں کرتے تھے یہ بیچ سجدوں کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ۔ **ف**
واسطے تیرے ہی حمد یعنی جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف ہوتی ہی کیونکہ پیدا کرنیوالا سبکا توہی
ہی پس تعریف مصنوع کی حقیقت میں صانع ہی کی ہوتی ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑہنیوالا سمع اللہ اور
ربنا دونوں کہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑہنیوالے کے حق میں ہی اور جماعت میں پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہے
اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں چیزیں کہے اور اسیکو اختیار کیا ہی امام طحاوی نے اور ایک
روایت امام ابو حنیفہ سے بھی اسیطرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہیں کرتے تھے
سجدوں میں یعنی جب سجدہ میں جاتے اور سر اوٹھاتے سجدوں سے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان
وقتوں میں ہاتھ نہ اوٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہنچا ہی انہیں جگہوں میں وقت تکبیر تحریمہ کے
اور رکوع کے جانیکے وقت اور وقت سر اوٹھانیکے رکوع سے سوائے ان تین جگہوں کے ثابت نہیں ہوا ہی کذا فی سفر
السعادۃ ۵ ح وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا
رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ
يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع
سے کہ تحقیق ابن عمر سے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے
اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب اوٹھتے دو رکعتوں سے
اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نے
اسیطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اوٹہاتے دونو ہاتہ اپنے یہان تک کہ برابر
کرتے اونکو اپنے کانونکے اور جسوقت اوٹہاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکے یعنی دونو ہاتہ
برابر کانونکے اوٹہاتے اور بیچ ایک روایت کے یون ایا ہی یہان تک کہ برابر کرتے دونو ہاتونکو اوپر کی جانب کانون
اپنے کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے جاننا چاہیے کہ اوٹہانا ہاتونکا سوائے تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہی درمیان
ہمارے اور شافعیہ کے اور حق اینہ کہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہی کہ کبہی اوٹہاتے ہون
اور کبہی نہین یا یہ کہ اول اوٹہاتے ہون اخر مین منسوخ ہوا ولیکن اب ہاتہ نہ اوٹہانیکے ذکر کیے جاتے ہین تا حق ظاہر ہو جانا
چاہیے کہ ترمذی نے جامع ترمذی مین دو باب لکہے ہین اول باب رفع یدین کا نزدیک رکوع کے اوسمین حدیث ابن عمر کی
لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکہا ہی کہ نہین دیکہا گیا ہاتہ اوٹہانا مگر نزدیک شروع نماز کے اس
باب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود رض سے لایا ہی کہ ابن مسعود نے اپنے یارونسے فرمایا کہ ادا کی مینے ساتہ تمہارے
نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اوٹہائے دونو ہاتہ اپنے مگر اول بار اور اوسی
باب مین کہا کہ براء بن عازب سے بہی یون ہین ایا ہی اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتہ اسکے قائل ہین
اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود
کی کو ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بہی ابی داؤد سے لایا ہی کہ کہا ابن مسعود نے کہ دیکہا مینے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتے اوٹہاتے دونو ہاتہ اپنے دونو کندہون کے نزدیک تک پہر نہ عود کرتے
اور ایک روایت مین ہی کہ پہر نہ اوٹہاتے اون دونونکو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابوداؤد نے جو کہا ہی کہ یہ حدیث
صحیح نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتہ اس طریق خاص کا ہو وے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور
احتمال رکہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اوسکے کہ ترمذی نے کہا ہے اور حدیث حسن بلا خلاف لایق دلیل کے ہے
جیسیکہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے بیچ موطا اپنی کے بعد از روایت کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک
رکوع کے اور نزدیک سر اوٹہانیکے رکوع سے آئی ہی کہا ہے کہ سنت یہ ہی کہ تکبیر کہے ہر جہکنے اور اوٹہنے مین لیکن رفع یدین سوا
ابتداء نماز کے ایکبار سے زیادہ نہین اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور بیچ اسکے آثار بہت آئے ہین بعد اسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ
اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کے تہے ساتہ تعدد مدایا کے لایا ہی کہ حضرت علی رض رفع یدین سوای تکبیر اولی
کے نہ کرتے تہے اور عبد العزیز بن حکیم سے لایا ہی کہ کہا دیکہا مینے ابن عمر رض کو کہ اوٹہاتے تہے ہاتہ بیچ اول تکبیر افتتاح کے اور پہر نہین

اوٹہاتے تہے سو[illegible] اوسکے اور مجاہد سے روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے پڑہی مین نماز پیچھے ابن عمر کے پس [illegible] تہے مگر تکبیر
[illegible] مین اور اسود سے [illegible] روایت کی ہی کہ دیکہا مینے عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹہاتے تہے ہاتہ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور
ابن مسعود اور ابن عمر رض کہ نہایت قرب حضرت سے رکہتے تہے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچہ کہ خلاف اسکے نقل کرین اونکا
ساتہ قبول کیے نہو اور شرح ابن ہمام مین لایا ہے حدیث دار قطنی سے اور ابن عد[illegible] [illegible]ن جابر سے اوسنے حماد بن ابی سلیمان
اوسنے ابراہیم سے اوسنے علقمہ سے اوسنے عبد الله سے کہ کہا ادا کی مینے نماز ساتہ [illegible] وسلم کے اور ابی بکر اور عمر رض
پس نہ اوٹہائے اونہون نے ہاتہ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہے کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتہ اوزاعی کے بیچ
دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتہ اوٹہاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اوٹہانیکے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے
کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے اس باب مین کچہ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجہکو زہری نے
سالم سے اوسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم اوٹہاتے تہے ہاتہ جسوقت کہ شروع کرتے تہے نماز اور نزدیک رکوع کے اور
سر اوٹہانیکے اوس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجہکو حماد نے ابراہیم سے اوسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونون نے نقل کی عبد الله بن مسعود
سے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نہ اوٹہاتے تہے ہاتہ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر نہ عود کرتے تہے ساتہ کسی چیز کے اس سے اوزاعی نے
کہا مین روایت کرتا ہون زہری سے کہ اوسنے نقل کی سالم سے اوسنے ابن عمر سے اور تو اوسکے مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد سے
کہ اوسنے نقل کی ابراہیم سے اوسنے علقمہ سے یعنی یہ اسناد تیری ساتہ اوس اسناد میری کے کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابو حنیفہ
نے کہا حماد فقیہ تر ہے زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہے سالم سے اور علقمہ کم ابن عمر سے نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتہ فضیلت
صحبت حضرت کے مخصوص ہے اور اسود کو بہی بہت فضیلت ہے اور عبد الله تو خود عبد الله ہی ہین یعنی اوسکی کیا تعریف کیجاوے
کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتہ حضرت رسالت پناہ صلی الله علیہ وسلم کے مشہور ہے پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث
کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویون کے اور مذہب و نکاہی یہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے
ہین مگر فقیہو پر جیسا کہ اصول فقہ مین لکہا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہی کہ عبد الله بن زبیر سے روایت ہی کہ دیکہا اونہون نے
ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا مسجد حرام مین اور اوٹہاتا تہا دونو ہاتہ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اوٹہانیکے رکوع سے پس
کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک چیز ہے کہ کیا اسکو رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے بعد اوسکے ترک کیا یعنی یہ حکم اول مین تہا
پہر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نے کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے ہاتہ اوٹہائے ہمنے بہی اوٹہائے اور جب حضرت نے ترک کیے ہمنے بہی
ترک کیے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹہاتے تہے ہاتہ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور رجوع مجاہد نے

...ذراعہ الیسریٰ فی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا تہے لوگ حکم کیے جاتے یہہ کہ رکہے آدمی ہاتہ داہنا اوپر بائین ہاتہ اپنے کے نماز مین روایت کیا یہہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ لائق ہے کہڑے ہونیوالیکو ایک جا رکہے کہ اونکو ہاتہ سے نہ نکلا ہاتہ کو ہاتہ پر رکہے اور سر جہکا رکہے جیسکہ بادشاہ سے آگے کہڑے ہوتے ہین ہ س وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم یقول وہو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یہوی ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ کلہا حتی یقضیہا ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کہڑے ہونیکا طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہڑے ہوتے پہر تکبیر کہتے جسوقت رکوع کرتے پہر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتے پیٹہ اپنی رکوع سے پہر کہتے کہڑے ہوئے اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتے جسوقت جہکتے یعنی سجدہ کیلیے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا یعنی سجدہ سے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا پہر کرتے یہہ سب تمام نماز اپنی مین یہانتک کہ پورا کرتے اوسکو اور تکبیر کہتے اوسوقت کہ کہڑے ہوتے دو رکعت پڑہ کر پیچہے بیٹہنے کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہ اوٹہانیکا ذکر نہین ہ ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ طول القنوت رواہ مسلم روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہی کہ اوسمین دراز ہو قیام روایت کی یہہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی اسلیے کہ اوسمین مشقت اور محنت اور طاعت زیادہ ہی اور علمانے اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث سند اوس جماعت کی ہی کہ کہتے ہین قیام افضل ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سے مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ہ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ

يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر ثم يقرأ ثم يكبر ويرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم
يركع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل فلا يصبي رأسه ولا يقنع ثم يرفع رأسه فيقول سمع
الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه معتدلا ثم يقول الله أكبر ثم يهوي إلى
الأرض ساجدا فيجافي يديه عن جنبيه ويفتخ أصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثني رجله اليسرى
فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم إلى موضعه معتدلا ثم يسجد ثم يقول الله أكبر ويرفع
ويثني رجله اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم إلى موضعه ثم ينهض
ثم يصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم إذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلوة ثم يصنع ذلك في بقية صلوته حتى إذا كانت
السجدة التي فيها التسليم أخرج رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه الأيسر ثم سلم
قالوا صدقت هكذا كان يصلي رواه أبو داود والدارمي وروى الترمذي وابن ماجة معناه
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وفي رواية لأبي داود من حديث أبي حميد ثم ركع فوضع
يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما عن جنبيه وقال ثم سجد فأمكن
أنفه وجبهته الأرض ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه وفرج بين فخذيه
غير حامل بطنه على شيء من فخذيه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى وأقبل بصدر
اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى
وأشار بإصبعه يعني السبابة وفي أخرى له وإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه
اليسرى ونصب اليمنى وإذا كان في الرابعة أفضى بوركه اليسرى إلى الأرض وأخرج
قدميه من ناحية واحدة اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا صحابیوں نے پس بیان کر کہا حمید نے کہ
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے اونکو
مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قران پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر اوٹھاتے اون
دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے کمر پیٹھ

مجاہد نے ابن عمر [illegible] سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کے اونسے روایت کی گئی ہی عمل [illegible] ویسے روایت
کیا کہ کہا سا لہا پیچہے ابن عمر رض کے نماز ادا کی مینے اور ہرگز نہ دیکہا مینے کہ رفع یدین کیا ہو مگر نزدیک شروع کرنا نماز کے
عمل ساتہ اس حدیث کے ساقط ہوگا اسلیے کہ مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے
عمل ساتہ اوس روایت کے ساقط [illegible] اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتہ اوٹہانے اور نہ اوٹہانے کے دونو کے ثابت ہین
اور ایک جماعۃ صحابہ وغیرہم کی خصوصا ابن مسعود اور تابعین اونکے بیچ جانب نہ ہاتہ اوٹہانیکے ہین محمل اسکا سوا
اسکے نہ ہوویگا کہ کہین یہ سم اوقات مختلفہ مین دونو فعل انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے موجود ہین آئے اور جو علم فقہ
ابو حنیفہ کا اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکے ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس
ابو حنیفہ نے بہی یہی اختیار کیا ہی آپ اسی عقیدہ پر ہین اور علماء مذہب ہمارے کے ساتہ اسقدر کے اکتفا نہین کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتہ اوٹہانیکا منسوخ ہی اور جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکہا کہ بعد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل [illegible] کے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے باوجود کثرت روایات
اور احادیث کے اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادۃ کا ہے کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے
تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہے اور حاصل اونکی تحقیق کا یہ ہی کہ اونکے
نزدیک ہاتہ اوٹہانے اور نہ اوٹہانے دونو سنت ہین لیکن نہ اوٹہانا ہاتونکا اولی اور راجح ہی اور علماء حنفیہ نے
کہا ہی کہ ہاتہ اوٹہانے منسوخ ہوئے واللہ اعلم وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا
كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
اونہین مالک سے کہ تحقیق اونہون نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتے تہے پس جس وقت ہوتے بیچ طاق رکعت
کے نماز اپنی سے نہ کہڑے ہوتے یہان تک کہ سیدہے بیٹہتے روایت کیا اسکو بخاری نے ف یعنی پہلی رکعت مین اور
تیسری مین بعد سر اوٹہانیکے سجدہ سے دوسرے بیٹہتے تہے بعد اوسکے اوٹہتے تہے اسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہین کہ
شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنے کے ہی پہلے قعدہ مین اور بعد بیٹہنے کے ساتہ دونو
ہاتونکے تکیہ زمین پر کرکر اوٹہتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ساتہ روایت مختار [illegible] عذر
کبرسن وغیرہ کے تہا پس جسکو حاجت اوسکی ہو اوسکے حق مین سنت نہین اور مسند امام شافعی کی یہی [illegible] اور دلیل
ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بہی لایا ہے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہتے اوپر پنجوں [illegible] اونکے

یعنے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اگرچہ بیچ طرق اس حدیث کے ضعیف ہیں ولیکن صحیح الاصل ہیں کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن
ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہے کہ وہ اوٹھتے تھے نماز میں اوپر پنجوں قدموں اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور حضرت علی اور
حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسیطرح لایا ہے اور نعمان ابن ابی ... اسی سے لایا کہ پایا میں نے بہت صحابہ کو
کہ جب سر اوٹھاتے تھے دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے اوٹھ بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اور
اخبار اور آثار اس باب میں بہت ہیں اور بعضی حدیثیں کہ خلاف اوپر کے ہیں اور ضرورت کے
ہیں ۵ ح وَعَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ
فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ
يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ
سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل ابن حجر سے کہ تحقیق اوسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ اوٹھائے دونو ہاتھ اپنے اوسوقت کہ داخل ہوئے نماز میں تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے میں پھر رکھا
داہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں نکالے دونو ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اوٹھایا
اونکو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھائے اپنے دونو ہاتھ پھر جب سجدہ کیا
درمیان دونو ہاتھوں اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے ف ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے میں ظاہر یہ ہی کہ چادر
میں ڈھانک لیے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ آستین میں ہاتھ چھپالئے لکھا ہی علمانے کہ یہ شاید بسبب شدت
جاڑے کے تہا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائیں پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کے مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑ دے
رکھنا تو لکھا ہے اور جائز ہے باندھنا بھی لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی
کے نزدیک برابر سینہ کے یعنی ناف سے اوپر اور حدیثیں دونو جانب میں آئی ہیں اور لکھا ہی علمانے
کہ امر اس باب میں واسع ہے جو کچھ کرے درست ہے اور ناف کے نیچے رکھنا تو لکھا یا سینہ پر خاص کر ثابت
نہیں ہوا ہے ورستعین نہیں یعنے خاص ایک ہی چیز ثابت نہیں بلکہ دونو طرح آیا ہے پس جبکہ ایسا تھا امام ابو
حنیفہ نے دیکھا کہ مقرر اور متعارف یہ صورت ادب کی ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہی اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو وقت تکبیر کہنے کے اور اوٹھانے کے کپڑے سے نکال لو ۵ ح وَعَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى

قران یعنے یاد ہو پس پڑہہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر

ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قران یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجاے قرآن کے پڑہے

جیسکہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنیکے وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآنکا یعنے اسقدر کہ نماز میں پڑہنا لازم ہی

اور اس عرصہ میں اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ۵ ح وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ

وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ

يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت

ہی فضل ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کے

اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہانا تو دونو ہاتہہ کا یعنے بیچ فصل کے تفسیر لفظ تقنع یدیک کے

یہہ کہتے تہے حضرت اور مراد رکہتے تہے اس قول سے یہہ کہ بلند کر تو اونکو طرف پروردگار اپنے کے منہ کرنیوالا

ہتیلیاں دونو ہاتہونکی منہ اپنے کے یعنے جیسے کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص نے کیا

یعنے جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی ہی ایسی ہی یعنے ناقص ہی اور ایک روایت میں یون ہی کہ

پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہی یعنے نماز نفل میں افضل یہہ ہی کہ دو دو رکعت

پڑہے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نے اسیپر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل

ہین رات میں بہی اور دن میں بہی اور صاحبین کے نزدیک راتمین دو دو اور دنمین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام

شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نے قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ صحت کو پہنچا

ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشا کے چار رکعت پڑہتے تہے اور نماز چاشت مین بہی چار رکعت پڑہتے

تہے اور یہہ بہی ہی کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنے تحریمہ کے اور جس عبادت

مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ نماز

نفل طاق نہیں بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنے عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع

عاجزی کرنی ظاہر مین ۵ ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

بالتحميد حين يسجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه
وسلم رواه البخاري ۔ روایت ہی سعید بن حارث سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو ابوسعید خدری نے
پس پکار کر کہی تکبیر اوسوقت کہ اوٹہایا سر اپنا سجدہ سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوسوقت کہ اوٹہے دو
رکعت پڑہ کر اور کہا اسیطرح دیکہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے **ف** مقصود یہ ہے
کہ امام سب تکبیریں پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیریں اتفاقًا بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے
یہی بیان کیں اور بیچ روایت اسمعیل کے ذکر باقی تکبیرات کا بہی آیا ہے کہ کہا بیمار ہوئے یا غایب ہوئے ابوہریرہ پس ادا کی
نماز ابوسعید نے پس پکار کر کہیں تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث ۵ ح وعن عکرمہ
قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق
فقال ثكلتك امك سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی
عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑہی میں نے پیچہے ایک بوڑہے کے یعنی ابی ہریرہ کے بیچ مکہ کے پس کہیں بائیس تکبیریں پس کہا میں نے واسطے
ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجکو ماں تیری کہ یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ بائیس تکبیریں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریمہ کے
اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دیں تہیں اسلیے عکرمہ نے ابوہریرہ کے پکار کر تکبیریں کہنے پر
تعجب کیا ۵ ح وعن علي بن الحسين مرسلا قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يكبر في الصلوة كلما خفض ورفع فلم يزل تلك صلوته صلى الله عليه وسلم
حتى لقي الله رواه مالك اور روایت ہی علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جہکتے یعنی رکوع و سجدہ میں اور اوٹہتے یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام
کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالے سے یعنی وفات پائی
روایت کی یہ مالک نے وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبير الافتتاح
رواه الترمذي وابوداود والنسائي وقال ابوداود ليس هو بصحيح على هذا المعنى اور
روایت ہی علقمہ سے کہا کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کیا نہ پڑہاؤں میں تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

میرا اب دکھا دیا مجھکو پروردگار میرے نے کہ وہ ایسی ایسی جا ہی اور میرا اوسکی ایک درخت کی شاخیں اٹھی ہا
ہی گیا اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ میں بشر ہوں نہیں جانتا ہوں یعنے بغیر معلوم کروانے حق کے کہ اس دیوار کے پیچھے کیا
ہی پس حالت علی افضل اور اعلی حالتوں حضرت کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیاء کا اور مطلع ہونا اونپر اس حالت
میں ۔ اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا کائنات سے نہ تہا یعنے حالت حضور میں اور چیزیں حضرت سے پوشیدہ
ہوتی نہیں حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہے اور مشایخ نے کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق
کا اور بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کے دونو مونڈہوں کے درمیان دو سوراخ تہے اون ہی سے دیکہتے تہے یہہ بات غریب ہی اور بیت
صحیح سے ثابت نہیں ۵

خ ## باب ما يقرأ بعد التكبير

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے

ف صحیح حدیثوں میں دعائیں اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنے نماز کے وارد ہوئے ہیں مثل وجہت
آخر تک کے اور سبحانک اللہم اور سوا اونکے مستحب ہی پڑہنا اونکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کے سب پڑہا یا بعض
اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے فقط سبحانک اللہم آخر تک پڑہے اور جو کچہہ کہ سوا اسکے روایت کیا گیا ہی محمول
اوپر نوافل ہی کے ہی یعنے نفلوں میں حضرت پڑہتے تہے کذا فی الہدایۃ اور نزدیک ابو یوسف کے سبحانک اللہم اور انی وجہت دونو
پڑہے اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی ابن ہمام نے اختیار رکہا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑہے یا پہلے اور مشہور
یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑہے ۵

ح ## الفصل الأول

فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہتے یعنے بغیر پڑہے درمیان تکبیر کے اور درمیان قراءۃ کے
چپ رہنا پس کہا میں نے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری اے رسول خدا کے پوچہتا ہوں میں تمسے چپ رہنے تمہارے کو درمیان
تکبیر اور درمیان قراءۃ کے کیا کہتے ہو تم اوسمیں فرمایا کہتا ہوں میں یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں
میرے کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یعنے بخش گناہ میرے یا الٰہی پاک کر مجھکو گناہوں سے جیسا کہ
پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے یا الٰہی دہو ڈال گناہ میرے ساتہہ پانی اور برف اور اولوں کے روایت کیا

یہ بخاری مسلم نے ف اخیر کے جملے سے مراد یہ ہی کہ پاک کر مجھکو گناہون سے ساتہ طرح طرح کی بخششون کی یعنی ان تینو چیزون کی بخشش مین ان چیزون کے ہونا حقیقتہً نہین مراد ہی ہ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ
رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ
عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ
وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ
وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ
رَاْسَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ
مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا
بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ مسلم
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّافِعِیِّ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَنْجَا
وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کھڑے ہوتے طرف نماز کے اور ایک روایت مین ہی کہ تہے جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پہر کہتے
متوجہ کیا مین نے منہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہون طرف حق
کے پہیر کر سب دین باطل سے اور نہین ہون شرک کرنیوالونسے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا
میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ ہی کے ہی کہ پروردگار ہی عالمونکا نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہ اسیکے
حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سے یا الہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار

کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہنے بعد کہ تحقیق نماز میری اور عبادۃ میری اور زندہ رہنا
میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمونکے ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور
مین ہون اول مسلمانونکا یا الہی راہ بتا مجکو واسطے بہترین اعمالکے اور بہترین خلقونکے نہین راہ دکہاتا واسطے
بہترین اعمال واخلاقکے مگر تو بچا مجکو برے عملون سے اور برے خلقون سے نہین بچاتا برے عملون اور برے خلقون سے مگر تو روایت
کی یہ نسائی نے ف مین ہون اول مسلمانونکا لکہا ہی علمانے کہ یہ بات خاص حضرت ہی کیلئے ہی کہ اول سب سے
اسلام اونہین کا ہی اسلئے کہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی امت پر اور قرآن مین حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یون
کہین اور سواے حضرت کے اور پر یہ بات درست نہین آتی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ نماز اس سے
فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرانی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور
کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر مراد رکہین اور مقصود اوسسے تجدید ایمان واسلام کی اور ظاہر کرنا اطاعت
کا ہو ایک وجہ رکہتا ہی جیسیکہ تابعدار دست ہونیکے وقت اور نئے حکم سے کہتے ہین جو حکم ہو اور اوسکے لئے جو فرمانبرداری
کرونگا مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اونکا رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم ٥ ح ٥ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ
وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَذَکَرَ
الْحَدِیْثَ مِثْلَ حَدِیْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ ثُمَّ یَقْرَأُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑے ہوتے پڑہنے نفل کیتے اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا مینے منہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا
کئے آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین مین مشرکون سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث
جابر کے مگر یہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنی اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا پہر کہا یا الہی تو ہی بادشاہ ہی نہین کوئی معبود
مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو سب سے بڑا پہر قراءۃ کرتے یعنی بعد اعوذ وبسملہ روایت کی یہ نسائی نے باب
الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ باب قراءۃ کا بیچ نماز کے ف قراءۃ نماز مین نزدیک سب علما کے فرض ہی نزدیک
حنفی کے سب ہی نماز مین اور نزدیک مالک کے تین رکعت مین باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت
... در قراۃ ... امام احمد کا ہی قول مشہور کے موافق شافعی کے ہی اور ایک روایت مین موافق ہمارا اور نزدیک

حسن بصری اور زہری کہ ہر رکعت میں فرض ہی ٭ الفصل الاول ٭ عن عبادة بن الصامت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب متفق عليه وفي
لمسلم لمن لم يقرأ بأم القرآن فصاعدا روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے نہیں ہوتی نماز پوری اس شخص کی کہ نہ پڑھے الحمد روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہی
کہ نہیں نماز اوسکی کہ نہ پڑھے الحمد اور زیادہ اور ف یعنی الحمد اور ساتھ اوسکے کچھ اور بھی پڑھنا ضروری
ہی ساتھ اس حدیث کے امام شافعی اور احمد نے بسبب اس روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز میں اس لیے
کہ نفی کی جواز کی اوس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکے نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری
قول اللہ تعالے کا ہی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا
واقرأ ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑھ جو کہ آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اوسکے روا نہو پڑھنا
ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہی قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکے اور کچھ اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اوسکے
ناقص ہوتی ہی ٭ ح ٭ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى
صلوة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج ثلثا غير تمام فقيل لابي هريرة انا نكون وراء
الامام قال اقرأ بها في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد الحمد
لله رب العلمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى
اثنى علي عبدي واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك
نستعين قال هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبدي ولعبدي
ما سأل رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز
پڑھے اور نہ پڑھے اوسمیں الحمد پس وہ نماز ناقص ہی کہا اسکو تین بار نہیں پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے
ابو ہریرہ کے تحقیق ہوتے ہیں ہم پیچھے امام کے یعنی جب پیچھا پڑھیں کیا اونہوں نے پڑھ تو اوسکو آہستہ اس طرح کہ آپ ہی سنے
اسیلئے کہ میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالے نے تقسیم کی میں نے نماز درمیان اپنے

بیچ اور درمیان بندے اپنے کے آدھوں آدھ یعنی حمد و ثنا میرے لئے ہی اور دعا بندے کے لئے اور واسطے بندے میرے کے ہی
پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ
... بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین
فرماتا ہی اللہ ... بزرگی کی میری بندہ میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی
یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہی یعنی عبادۃ اللہ کے لئے ہی اور مدد مانگنی بندے کے لئے ہی اور واسطے
بندے میرے کے ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہوں اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہ واسطے بندے میرے کے ہی اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے روایت کی مسلم نے
ف تقسیم کی معنے نماز مراد نماز سے یہاں سورہ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑنے ابی ہریرہ کی ساتھ
اس حدیث کے واسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑھنا اوسکا نماز میں اور
حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں تین خالص اللہ کی ثنا ہیں یعنی مالک یوم الدین تک
اور ایک آیت یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندے اور خدا کے آدھی آیۃ میں یعنی ایاک نعبد میں
اقرار اوسکی عبادت کا ہی اور آدھی آیۃ میں یعنی ایاک نستعین میں طلب حاجت ہی بندے کی اور تین جو اوسکے بعد ہیں اوسمیں
خاص دعا بندے کی ہی اللہ تعالی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کے اور جز اسکا نہیں جیسیکہ
مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکے گنیں تو آٹھ آیتیں ہوتی ہیں پس یہ تقسیم صحیح نہیں ہوتی کہ ایک طرف ساڑھے
چار ہو جاتی ایکطرف ساڑھے تین پس آدھوں آدھ کہاں رہا اور اسپر یہی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتوں میں سے صراط
الذین انعمت علیہم ہی ٥ح ٥ح عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ
وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے
یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی
یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے ولیکن
پڑھنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمیں نہیں اور اور حدیثوں سے پڑھنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ
فاتحہ کا رکن ہیں جیسا کہ شافعی کہتے ہیں یا جز نہ رکھیں جیسیکہ حنفیہ کہتے ہیں پس شافعیہ تاویل کرتے ہیں اسکی
ساتھ اسکی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورہ فاتحہ ہی جیسیکہ کہتے ہیں کہ الم پڑھی اور سورہ بقر مراد ہوتی ہی

پس یہ اس سے نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑھتے تھے اور جو کہتے ہیں کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ پکار کر نہ پڑھتے تھے سو نفی مطلق پڑھنے کی نہیں کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفاء راشدین سے اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعضے حفاظ سے جنکو بہت سی حدیثیں یاد ہوتی ہیں نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسم اللہ کے مگر کہ اوسکے اسناد میں کلام ہی انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے ان کثرت منقول ہی کہ جہر نہیں کرتے تھے اور اجماع اگر بعضوں سے جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطے تعلیم کے تھا یا بسبب بحال قرب کے مقتدیوں نے سنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہیں ایک میں حدیثیں جہر کی بسم اللہ کی لکھی ہیں اور دوسرے میں ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثوں ترک جہر کیکو اور کہا ہی کہ بیچ اس جانب کے ہیں اکثر اہل علم کے اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے اور تابعین رضی اللہ عنہم سے ہ ح ۃ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُّ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ آمین کہے امام پس تم آمین کہو یعنے جب امام بعد قراۃ فاتحہ کے آمین کہتا ہی اوس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس تم بھی اوس وقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اوسکی اور آمین فرشتوں کی بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے جو آگے گذرے گناہ اوسکے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے جو وقت کہ کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اوسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاوینگے واسطے اوسکے جو آگے کے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری میں کہا جو وقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنے امام یا مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اوسکی آمین فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے وہ کہ اگلے ہیں گناہ اوسکے **ف** معنے آمین کے یہ ہیں کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتوں سے حفظہ یعنے فرشتے عمل لکھنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اور فرشتے ہیں سوا اونکے ہ ح ص ۰

٨٥٧

مخلوق کیسے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے الشر لیس الیک کے یہ ہیں کہ شر نہیں نزدیک کرنیوالی طرف تیری یہ اوسکے تیری درگاہ میں نزدیکی حاصل کیجاوے یا شر نہیں چڑہتی طرف تیری یعنے مقبول نہیں ہوتی جیسکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنے اوسکی طرف چڑہتی ہیں باتیں پاکیزہ

۱۵ ح وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها رواه مسلم اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایا ایک شخص پس داخل ہوا صف میں اور تحقیق چڑہتا تہا اوسکا دم پس کہا الله بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے الله کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کی گئی اوسمیں پس جب ادا کر چکے رسول خدا صلی الله علیه وسلم نماز اپنی کہا کون تم میں سے کہنیوالا تہا ان کلمونکو پس چپ رہی قوم یعنے جوکہ حاضر تہے بلحاظ اسکے کہ شاید ہمسے خطا ہوئی کہ اوسکے سبب سے خطاب و عتاب کیے گئے پہر فرمایا حضرت نے کون تہا تم میں سے کہنیوالا ان کلمونکو پس چپ رہی قوم پہر فرمایا حضرت نے کون تہا تم میں سے کہنیوالا ان کلمونکو پس تحقیق اوسنے نہیں کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ ایا تہا میں اور تحقیق چڑہ گیا تہا میرا دم پس کہے میںنے یہ کلمات پس فرمایا حضرت نے تحقیق دیکہے میںنے بارہ فرشتے جلدی کرتے تہے ان کلمونکو کہ کون اونمیں سے اوٹہا کر لیجاوے اونکو یعنے جناب الہی میں روایت کی یہ مسلم نے ف اوس شخص نے جو ذکر دم چڑہنے کا کیا بیان واقع تہا الا سبب کہنے ان کلمات کے اور عذر کرنیکے اوسسے دخل نہیں رکہتا ہ

ح ه الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک رواه الترمذی وابو داود ورواه ابن ماجة عن ابی سعید وقال الترمذی هذا حدیث لا نعرفه الا من حارثة وقد تکلم فیه من قبل حفظه روایت ہی عائشہ سے کہا تہے رسول خدا صلی الله علیه وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلندی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے روایت کی ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر روایت

روایت جابر سے ہے اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکے بسبب حفظ اوسکیکے ف طیبی رح شافعی نے لکہا ہی کہ
اسپر ہی عمل کیا ہی اسیر خلفاء راشدین نے عمر بن الخطاب نے اور بیچ حدیث مسلم مین بہی ہی اسکے اور بہت سی تقریر اسکی
تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسمین دیکہہ لے ۵ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰي رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ
وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق اونہون نے دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پڑہتے نماز کہتے تہے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی
بڑا ہی اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی
واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو بہی
تین بار پڑہتے مثل پہلے کلمات کے پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کے شیطان سے تکبر اوسکے سے اور شعرون اوسکے سے اور وسوسہ
اوسکے سے روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا ہے آخر
اوسکے من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر نے نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون
ف مراد نفخ شیطان سے تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کروا تا ہی اور اوسکو اوسکی
نظر مین اچہا کر کر دیکہاتا ہی گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سے کہ بمعنے دم کرنے کے ہی سحر رکہا ہی کہ شیطان اوسکی
پر کرتا ہی یا اوس سے کروا تا ہی اور یہی یعنی مناسبت ہی ساتہ قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سے
عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد نفث سے شعر بد مضمون ہین کہ آدمی جیسے ڈالتا ہی اور اوسکے
منہ سے نکلواتا ہی مانند پہونکنے کے شعرون کے اور اون شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانونکی اور الفاظ کفر اور فسق کے ہون اور مراد ہمز
سے غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسے کہ ہمزات سے اس آیت مین اعوذ
بک من ہمزات الشیاطین وسوسے اوسکے مراد ہین لیکن یہہ معانی جب مراد ہونگے کہ معنے ذکر کیے گئے متن حدیث مین حضرت
عمر کے ہوا اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رض سے صحت کو پہنچے گی تو مراد وہی معنے ہون ت نہون اور قول کسی

ابوداؤد ہ لس ح ہ وعن سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا
الضالين فصدقه ابي بن كعب رواه ابوداود وروى الترمذي وابن ماجة والدارمي
نحوه اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اوسنے یاد رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے ایک
چپ رہنا ایک جب وقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چپ رہنا جس وقت کہ فارغ ہوتے پڑھنے غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین کے پس سچا کیا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے مانند اسکے ف پہلے سکتے سے مراد بلا ذکر پڑھنا ہے لیکن وہ متفق علیہ ہے درمیان
حنفیوں کے واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا حنفیہ نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑھیں
اور مشابہت امام کے جہاں لازم نہ آوے کہ وہ ممنوع ہے اور مذہب حنفیہ میں نہیں ہے یہ سکتہ کہ وہ ہے ہ ح
س وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض من الركعة
الثانية استفتح القراءة بالحمد لله رب العلمين ولم يسكت هكذا في صحيح مسلم وذكره
الحميدي في افراده وكذا صاحب الجامع عن مسلم وحده اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العلمین
کا اور نہ چپ رہتے اسیطرح ہے صحیح مسلم میں ہے اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسیطرح ذکر
کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے ف یعنی جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوتا تو جلد تو سم پڑ
استفتاح ہی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے نہ کرتے بلکہ
الحمد للہ ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ معنے یہ ہوں کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے تو شروع
کرتے پڑھنا الحمد کا ہ ح س ہ الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوة كبر ثم قال ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي
لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم اهدني
لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت وقني سيء
الاعمال وسيء الاخلاق لا يقي سيئها الا انت رواه النسائي روایت ہے جابر سے کہ

یا مقتدی اگرچہ امام آمین [illegible] پکار کر کہنا اسکا سنت ہی امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
[illegible] وہ کہتے ہین کہ حدیثین پکار کر کہنے کی محمول ہین اسپر کہ تہا ابتدا مین نہ واسطے تعلیم کے پہر جبکہ صحابہ سیکہ لیے
چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی کہ اونہون نے
نقل کیا علقمہ بن وائل سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ اونہون نے نماز پڑہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہنچے غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پر کہی آمین آہستہ اور پیروی کی ہی اونہون نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تہے اور حضرت عمر سے
منقول ہی کہ کہا اونہون نے چار چیزین ہین کہ امام اونہین آہستہ کہے اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل
بیچ چپکے پڑہنا ہی واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہین
[illegible] عا ہی پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اوسکا اور آمین قرآن سے نہین ہی اجماعا پس نہین لائق
ہی یہ کہ ہو ساتہ اوس قرآن کے جیسیکہ نہین جایز ہی لکہنا اوسکا مصحف مین واللہ اعلم ۵ ص ح وعن ابی زہیر
النميري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فاتينا على رجل قد الح
في المسألة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم باي
شيء يختم قال بآمين رواه ابو داود اور روایت ہی ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات پس آئے ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنے مین پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے ساتہ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتہ آمین کے
ابو داود نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کیا یا تمام کیا دعا کو اور [illegible]
ترمذی [illegible] اسمین کہ آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہی رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہین بسبب
اوسکے جس طرح سے محفوظ رہتا ہی خط اور ہر چیز کہ اوسپر مہر کرتے ہین پس فرمایا ساتہ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ
مہر [illegible] تمام و کامل ہوتی ہی دعا ساتہ اوسکے ۵ ع ح ۵ وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلى المغرب بسورة الاعراف فرقها في الركعتين رواه النسائي
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی ساتہ سورہ اعراف کے متفرق کیا
اس سورۃ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہ نسائی نے ف حضرت مغرب مین قراءۃ مختصر پڑہتے
[illegible] اور [illegible] مین کہ وقت مغرب کا [illegible]

رکہا ہی خصوصًا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ۵ ع ح ۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ
صَلَّى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو
دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا تہا مین کہینچتا تہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی اونکی سفر
مین پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نسکہلاؤن مین تجکو بہتر سورتین کہ پڑہی گئین پس سکہلائین مجکو قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہین دیکہا حضرت نے مجکو کہ خوش کیا گیا ہون ساتہہ اون دونو کے بہت پس جب
واسطے نماز صبح کے نماز پڑہی ساتہہ اون دونو کے نماز صبح کی واسطے لوگون کے پس جب فارغ ہوے پہرے طرف میرے پس فرمایا
عقبہ کیا دیکہا تونے روایت کی یہہ احمد و ابو داود و نسائی نے ف بہتر سورتین کہ پڑہی گئین یعنی مقدمہ تعوذ
یعنی پناہ مانگنے مین بہتر ہین حضرت نے عقبہ سے سوال کر کر جب یہہ سورتین سکہائین تو دیکہا انکو کہ کچہہ بہت خوش ہوے
اسلیے کہ اسمین بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتونکے نہین پس حضرت نے صبح کی نماز مین اونکو
پڑہ کر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکہی تونے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز ہین کہ افضل نمازونکی ہی اور قراءة دراز اوسمین مستحب ہی
انکو پڑہا ۵ ح ۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے
کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز مغرب مین جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی
یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اونے نہین ذکر کیا شب جمعہ کا ف
نماز مغرب سے مراد فرض اوسکا ہی اور احتمال ہی کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ باقی حدیث
یون نقل کی ہی وفی العشاء سورة الجمعة والمنافقون یعنی شب جمعہ کی عشاء مین یہہ دونون سورتین پڑہتے تہے
اور کہا ہی ابن ملک نے کہ یہہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہین ہی بلکہ کبہی کبہی پڑہتے کبہی کچہہ تا لوگ جواز اوسکا معلوم
کرلین ۵ ع ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ
يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا نہیں گن سکتا ہوں کہ کس قدر سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتوں سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہیں اور دو رکعتوں میں کہ پہلے نماز فجر
کے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اوسنے نہیں ذکر کیا پیچھے مغرب کے **ف**
نہیں گن سکتا ہوں یعنی اکثر بار حضرت کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہیں سکتا ہوں ح ہ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ
الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ
وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت
ہے سلیمان بن یسار سے اون نے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نے نہیں نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز اوسکی نماز سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے کہا سلیمان نے نماز پڑھی میں نے پیچھے اوسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتیں
ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب میں سورتیں چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا میں بیچ
کی سورتیں مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح میں لمبی سورتیں مفصل کی روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ ویخفف
العصر تک **ف** مراد فلانے شخص سے بعضوں نے کہا ہے حضرت علی رض ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کوئی اور شخص حاکم تھا
مدینہ کا [illegible] ان کیطرف سے وہ مراد ہے اور نماز ظہر میں طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کیں بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر میں
بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اس پر ہے کہ صبح اور ظہر میں طوال مفصل یعنی
دراز سورتیں مفصل کی پڑھتے ہیں اور عصر اور عشا میں اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتیں مفصل کی پڑھتے ہیں اور مغرب میں
قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتیں مفصل کی پڑھتے ہیں اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتیں اخیر قران کی ہیں سورہ
حجرات سے آخر تک مفصل اونکو اسلیے کہتے ہیں کہ فصل کیے ہیں جدا جدا پس بیان ہے سورتیں چھوٹی چھوٹی ہیں کہ ایک
دوسری سے جدا ہیں بسبب درمیان ہونے بسم اللہ کے اور سورتیں اوسکی تین قسم کی ہیں دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی
پس حجرات سے بروج تک جو سورتیں ہیں اونکو طوال مفصل کہتے ہیں یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک اوساط
مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ح ہ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ ...

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ
خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِي
يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے عبادہ بن
صامت سے کہ کہا تہے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نے قران پس بہاری ہوا اونپر پڑہنا پس جب پڑہ
چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہم نے البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو وظیفہ مگر سورہ
فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہے یہہ سورۃ روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے معنے اسکے
اور بیچ روایت ابی داود کے کہا اور مین کہتا تہا یعنی اپنے دل مین جبکہ قراۃ مجہپر بہاری ہوئی کیا ہی واسطے میرے
یعنی کہ ... اوسکا مجہپر پس جانا ہے کہ یہہ تمہارے پڑہنے کے سبب سے تہا پس نہ پڑہو کچھ قران سے جسوقت کہ مین
پکار کر پڑہون مگر سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑہنا سبب ... ہونیکا یہہ تہا کہ لوگون نے حضرت کے پیچھے قراۃ
پڑہی اور چپکے ہوکر حضرت کی قراۃ نسنی اسسے اون کی نماز مین نقصان آیا اسیطرح تاثیر کی حضرت کی قراۃ مین کہ کامل بہی
کبہی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارۃ مین گذرا کہ ایکروز آنحضرت نے صبح کی نماز مین قراۃ شروع کی اور درمیان
سبب ... کا کہا کہ ایک قوم میری پیچھے کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اونسے مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علماء نے اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے
نمازیکو پڑہنا اسکا واجب ہی اور امام کے پیچھے نہ پڑہے نماز سری ہو یا جہری دلیل اونکی آیۃ کلام اللہ کی ہی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا یعنی جب قران پڑہا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتے ہین ابتداء ... پر
اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف کتب مین مذکور ہی **ح ع ٥** وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ
نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّي اَقُوْلُ مَا لِي اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ
الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا
ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ
... روایت ہی ابی ہریرہ سے ... رسول ... صلی ... وسلم نے ... اوس نماز سے کہ

س ه وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُولُوا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پرہو نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جو وقت کہ اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جو وقت المغضوب علیہم ولا الضالین کہے پس کہو آمین قبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جو وقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلے تمہارے اور اوٹہاتا ہی سر پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس یہہ بدلے اوسکے فرمایا حضرت نے اور جو وقت کہ کہے امام سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ حمد کرتا ہی اوسکو کہو یا الہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہہ لفظ زیادہ ہی اور جو وقت پڑہے پس چپ رہو **ف** پس یہہ بدلے اوسکے یعنے جاننا کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نے ساتہ اوسکے تمہ پہلے رکوع کرنیکے پورا ہو جاتا ہی ساتہ اوس لحظہ کے کہ تاخیر کی تمنے بیچ اوٹہانے سر اوسکے رکوع سے یعنے جیسے امام سے رکوع مین سے گئے پیچہے ویسے ہی اوٹہے بہی بعد اوسکے پس مقدار رکوع امام کی اور مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد ساتہ واو کے بہی آیا ہی اور ایک روایت مین اللہم ربنا ولک الحمد ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونون کلمے کہے امام بہی اور مقتدی بہی اور منفرد بہی اور نزدیک صاحبین کے امام بہی دونون کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بہی ایک روایت اسیطرح ہی لیکن ربنا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونون کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بہی جایز ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کرے اور سمع اللہ اوٹہتے ہوئے کہے اور ربنا الخ قیام مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابو حنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری ۵ ح ه وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ

النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر في الأوليين بأم الكتاب وسورتين وفي الركعتين الأخريين بأم الكتاب ويسمعنا الآية أحيانا ويطول في الركعة الأولى ما لا يطيل في الركعة الثانية وهكذا في العصر وهكذا في الصبح متفق عليه اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے ظہر میں پہلی دو رکعتوں کے سورہ فاتحہ اور دو سورتین یعنے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑہتے اور دو رکعتوں پچھلی میں سورہ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیت کبہی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت میں اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت میں اور اسیطرح عصر میں کرتے اور اسیطرح صبح میں روایت کی یہ بخاری مسلم نے

ف ظاہر یہ ہی کہ یہ سنانا آیۃ کا قصداً تہا تا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کے سورہ پڑہتے ہیں یا فلانی سورہ پڑہتے ہیں اور حکم بعض ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینوں اماموں کے مذہب میں ہی سب نماز و نمیں اور امام محمد کا بہی یہ ہی ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث سے ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس انپر کیا ہی اور عبد الرزاق نے اخر اس حدیث کے لایا ہی کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑہنے سے یہ تہا کہ لوگ پہلی رکعت پاویں اور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی والا دونوں رکعتیں استحقاق قراءۃ کے برابر ہیں پس مقدار میں بہی برابر ہوں چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا ایا ہی کہ حضرت ہر رکعت میں بقدر تیس آیت کے پڑہتے اور دراز پڑہنا جو اس حدیث میں ایا ہی محمول ہی اسپر کہ دعاء استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہتے تہے اور تین ایتوں سے کم زیادتی ہوتی تہی اور خلاصہ میں کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب یعنے اچہا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ٥ ح ٥ وعن أبي سعيد الخدري قال كنا نحزر قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين من الظهر قدر قراءة الم تنزيل السجدة وفي رواية في كل ركعة قدر ثلثين آية وحزرنا قيامه في الأخريين قدر النصف من ذلك وحزرنا في الركعتين الأوليين من العصر على قدر قيامه في الأخريين من الظهر وفي الأخريين من العصر على النصف من ذلك رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تہے ہم اندازہ کرتے کہڑے ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں اور عصر میں پس اندازہ کرتے ہم کہڑے ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے مقدار پڑہنے الم تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ پڑہتے تہے ہر رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے اور اندازہ کیا ہمنے کہڑے ہونے انحضرت کا پچھلی دو رکعتوں میں مقدار ادہے کے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کہڑے ہونے انحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتوں کے نماز عصر سے اوپر مقدار کہڑے ہونے

ہے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبھی کبھی پڑہتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑہنا ہر کسیکو افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورہ سجدہ پڑہے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام مین امام کیلئے ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرت سے ثابت ہوا نہی

ح س ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلَى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سے کہ کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے پس نماز پڑہائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورہ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے یہ دونون سورتین دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نے ہ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونو عیدونمین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتے جمعہ اور عید ایک دنمین پڑہتے یہ دونو سورتین دونون نمازون مین یعنی عید مین اور جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نے ف ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونو سورتونکا ان نمازونمین مستحب موکد ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتے تہے ہ ح ہ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچہا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین پس کہا تہے پڑہتے ان دونومین سورہ ق والقران المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے ف ۔ مقصود حضرت عمر رضہ کو اس پوچہنے سے یہ تہا کہ حاضرین اسکو سنین اور اونکے ذہن مین قرار پکڑے ورنہ باوجود اس قرب کے کہ حضرت سے رکہتے تہے اور حضرت کے احوال و اقوال سے واقف تہے نہ جاننا اونکا بعید تہا ہ ح ہ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ

أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا
ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقرہ میں ہی اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران
میں ہی قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیۃ ساری یوں ہی آمنا باللہ
وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون لا نفرق
بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی یوں ہی قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا الا
نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر
کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ
کا خصوصا سورۃ کے درمیان سے مکروہ نہیں ہے ۵ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ روایت ہی ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی
ف شروع کرتے نماز ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنی بسم اللہ جہر سے پڑھتے بعد قراءۃ شروع کرتے تھے سے لے
نکاتی یہ حدیث مخالف اوپر کی حدیثوں کے نہو کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے اس
حدیث کو جو ضعیف کہا اسمیں نظر ہی بلکہ یہ حدیث حسن ہی اور اسناد اسکی صحیح ہی ۵ع ۵ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ
حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ
فَقَالَ آمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی وائل
بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ آمین کے
آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی ابو داود داری ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اسکے آواز دراز کی آواز سے
پکار کر کہنا مراد ہی یا مد کرنا الف آمین کا کہ آمین کہنی بعد پڑھنے کے سنت ہی بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی

رسول خدا نے کہ ہان ایک شخص نے عرض کیا پس اب ہی تم مین سے کسی نے ساتھ میرے پڑہا ہی کیا یا ... قرات اوسمین پکار کر پڑہی کہ

تحقیق باتین کہتا تہا کیا ہی واسطے میرے کہ جیسا جھگڑا کرتا ہون قرآن سے کہا ابوہریرہ نے پس باز رہے لوگ پڑہنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے بیچ جہری نمازون کے کہ پکار کر پڑہتے تہے اوسمین قراءۃ نماز مین سے اوس وقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کی یہ مالک اور احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کے پیچھے مطلق نہ پڑہتے تہے نہ الحمد نہ اور کچھ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ

ابوہریرہ متاخر الاسلام ہین ۞ع۞ وعن ابن عمر والبیاضی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما یناجیہ بہ ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن رواہ احمد

روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نمازی پڑہنے والا سرگوشی

کرتا ہی رب اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سے ساتھ اوسکے یعنی ذکر اور قرآن حضور

قلب اور تامل اور خضوع اور خشوع سے پڑہے اور نہ بلند کرے آواز بعض تمہارا بعض پر ساتھ پڑہنے قرآن کے یعنی خواہ نماز مین ہو

خارج نماز سے روایت کی یہ احمد نے ۞ح۞ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداود والنسائی وابن

ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ ٹہرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی

جاوے ساتھ اوسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہے قراۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابوداود

اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا ابن حجر نے کہ تکبیر امام کے بعد ہو نہ ساتھ اوسکے اور نہ پہلے اوسکے

یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہے ظاہر یہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہنا

یا چپکے چپ ہو رہو یعنی چپکے سنو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نے اذا قرء القرآن فاستمعوا لہ یعنی جب

قرآن پڑہا جاوے پس سنو یعنی حالت جہر مین وانصتوا اور چپکے رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیے کہ مذہب شافعی مین واجب ہی

مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوا فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی

کا بہی بیچ ایک قول کے وجوب قراۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہی فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراۃ امام کا کافی ہی اور مذہب

امام ابوحنیفہ کا یہ ہی کہ نہ پڑہے جہریہ مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بہی پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نے

کہ فاسد ہو ... ایک جماعت کے صحابہ سے پس احتیاط ... کے ہی ساتھ قوی تر دلیل اور دلیل

بخاری نے یہی حدیث ہی اور یہ حدیث من کان له امام فقرأة الامام قرأة له اور یہ حدیث صحیح ہی سوا بخاری کی اور مسلم نے بھی

اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ ○ ع ح ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا

فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰهِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَاذَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

فَقَالَ هٰکَذَا بِیَدَیْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ یَدَیْهِ مِنَ الْخَیْرِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَایَةُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی

سے کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکہتا ہون یہ کہ سیکہون قرآن سے کچہہ پس

اسیوقت تک سکہلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہہ پاک ہی اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی اور نہین کوئی

معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہون سے اور قوت عبادت پر مگر ساتہ اللہ کے کہا اے رسول خدا یہ تو

واسطے اللہ کے ہی پس کیا ہی میرے لیے فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجہپر اور عافیت سے رکہہ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے

مجکو پس اشارہ کیا اوسنے اسطرح سے ساتہ دونون ہاتون اپنے کے اور بند کیا اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایپر اس شخص نے پس بہر ہاتہ اپنے نیکی سے روایت کی یہہ ابوداود نے اور تمام ہوی روایت نسائی کی قول الا باللہ

تک ف مصنف یہہ حدیث جو باب القراءۃ مین لایا اس قرینہ سے یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن سے

اسقدر نہ یاد کر سکتا تہا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہہ تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان ہوکر اسقدر نہ یاد کرے

اگر لقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تہی جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص ابہی مسلمان ہوا تہا اور

نماز کا وقت آگیا تہا اور قرآن وہ یاد نہین کر سکتا تہا اسلئے یہہ سکہا دیا جلدی کیجا وے یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کی ہو

تو نہین بنا امر کی آسانی پر ہی اور یہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتون کو یعنی اشارہ کیا اوسنے کہ یاد رکہونگا اور نگاہ رکہونگا

جوکہ آپنے فرمایا جیسے کسیکو کوئی چیز نفیس ملتی ہی تو اوسکو مٹہی مین بند کر لیتا ہی ٥ ع ح ٥

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی

قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑہتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے ف

اگر کوئی سبب نہ ہو تو علما مکروہ کہتے ہیں ... مقرر کرنیکو سورہ معینہ قرأت کے لیے اسمیں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی لیکن منافی اسحدیث کے معلوم ہوتا ہی جواز ... سکا یہہ ہی کہ علما جو مکروہ کہتے ہیں مراد اونکی مداومت کرنی تمام نمازوں میں ہی اور مقرر جو ثابت ہوا ہی یہہ نہیں ہی بلکہ کثرۃ خاص صبح ہی کی نمازمین تہی اور بعضے علمانے لکہا ہی کہ مداومت کرنی سورہ یوسف کے پڑہنے کی ثابت ہی حاصل ہونے سعادۃ شہادۃ کا ہ

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً قِيلَ لَهُ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑہی پیچہے عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑہی اوسمیں سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہنا ٹہیر ٹہیر کر کہا گیا واسطے عامر کے اوسوقت البتہ کہڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر کے یعنے اول وقت کہڑے ہوتے ہونگے کہ اسقدر پڑہتے کہا کہ ہان روایت کیا مالک نے

ف اول وقت صبح کی نماز پڑہنا جایز ہی اسمیں کچہ خلاف نہین لیکن حدیث محمول ہی جواز پر نہ یعنی اولویت پر اسلیے کہ حدیث مین نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اسکی ہ ع ہ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اون نے نقل کی اپنے دادا عبد اللہ سے کہ کہا او نے نہین مفصل سے کوئی سورہ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ سنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تہے ساتہ اوسکے لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہہ مالک نے

ف یہہ بیان جواز کے لیے تہا تاکہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورہ پڑہنی نماز مین جایز ہی ہ ع ہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحم الدُّخَانِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہہ نسائی نے بطریق ارسال کے

ف حم دونون رکعت مین پڑہی ساری حم یا بعض ہ ع ہ

بَابُ الرُّكُوعِ

باب ہی بیچ بیان رکوع کے

ف معنے رکوع کے لغت مین ہین جہکنا اور یہہ رکن ہی نماز کا ساتہ کتاب سنت کے اور خاص ہمارے ہی نماز مین ہی اور امتونکی نماز مین نہین ہ ع ہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیدھے کرو رکوع اور سجود کو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تمکو پیچھے اپنے سے
روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** مراد سیدھے کرنے سے ٹھیر ٹھیر کر کرنا ہے یعنے سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے میں
جلدی نہ کرو اور دیکھتا ہوں پیچھے اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزہ کے تھا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل میں گذر چکی

ع ۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا رکوع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹھنا اونکا درمیان دو سجدوں کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے یہ چاروں چیزیں ہوتی تھیں قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے قیام کہ اوسمیں قراءۃ پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمیں التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب اپنے قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار میں

ح ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کھڑے رہتے یہاں تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونوں سجدوں کے یہاں تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کا جیسا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سر نو شروع کیا اسیطرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھیرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہو ترک کردیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے

ع ح ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں پاک ہے تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنے قرآن میں جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اوس سے اس امر کو بجا لاتے تھے کہ رکوع و سجود میں تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسلئے کہ رکوع

ف یہ سورہ کے شروع میں کہا کہ بیان کر گزرو دکار آئی جو کہ بعد ہے یہی الیس بحکم الحاکمین کے لئے فرمایا کہ یکی
بیان کرتا ہوں اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے ۵ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتھی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین
فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاھدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتھی
الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات
فبلغ فبای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنا باللہ رواہ ابو داود والترمذی
الی قولہ وانا علی ذلک من الشاھدین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورہ والتین والزیتون پس پہنچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا نہیں
ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا تو پس چاہئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہاں اور میں اس پر شاہد و گواہ
ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہنچے اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہیں
خدا قادر اس پر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہئے کہ کہے بلی یعنی ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہنچے آخر آیت
تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتھ کس بات کے پیچھے اس کے ایمان لاویں گے پس چاہئے کہ کہے آمنا باللہ یعنی ایمان لایا میں
ساتھ اللہ کے روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی والتین
کی آیت کے جواب تک ف یہ جواب دینے ان آیتوں کے اور مانند ان کے اختلاف ہے علماء کا نزدیک امام شافعی کے نماز
میں بھی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز بھی اور نزدیک امام مالک کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل میں بھی اور فرض
میں نہیں اور امام اعظم کے نزدیک باہر نماز کے کہے اور نماز میں نہ نفل میں نہ فرض میں تو ہم سمجھو کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں
اور توربشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز میں تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہیں گے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہوگا
نہ فرض میں جیسے کہ صحیح حدیث حذیفہ کے آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی ادا کرتے تھے پس پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے تھے
اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہنچتے تھے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے اوس نماز و نہیں
کہ جس کے کرتے تھے فرائض سے روایت نہیں کیا ہے ۵ وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولھا الی اخرھا فسکتوا
فقال لقد قرأتھا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما

رکوع وسجود افضل احوال خضوع وخشوع کے ہیں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے رکوع وسجود کے بھی اسکو پڑھتے تھے
اور یہ کہ اکثر ذکر آنحضرت کا آخر عمر میں بعد اوترنے سورہ اذا جاء کے یہی تھا ہ ج ۰ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں بہت پاکی ہے نہایت
پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّي نُهِيتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا
الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق میں منع کیا گیا
ہوں یہ کہ پڑھوں میں قرآن رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں لیکن سو رکوع جو ہے لیس بڑائی بیان کرو اوسمیں رب کی اور
سجدہ جو ہے لیس کوشش کرو دعا مانگنے میں لیس لایق ہے یہ کہ قبول کیجاوے تمہارے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف
نہی قران پڑھنے کی رکوع وسجود میں تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے یہی ہے اللہ تعالے نے ہر ہیئت کو
نماز سے مقرر کیا ہے واسطے ایک نوع انواع ذکر کے پس قیام کو اول ہیئت اور اعظم اوسکی ہے مقرر کیا واسطے قران کے کہ افضل
ذکروں کا ہے اور بعد مقرر کرنے اللہ تعالے کے گنجایش اسکی نہیں رکھتا کہ خلاف اوسکا کریں اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا
مکروہ اور یہ امر تعبدی ہے کہ عقل ہماری کنہ اوسکی نہیں معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع میں یعنی سبحان
ربی العظیم پڑھو اور سجدہ میں جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالے سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے
یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کرے کریموں کی تعریف وغیرہ کرنی بھی حقیقت میں دعا ہی ہوتی ہے پس سجدے میں جو بہت دعا
کرنیکو فرمایا ہے دونو قسموں کو شامل ہے پس اسسے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر پر ہی کیا اور صریح دعا منع کرتے ہیں وہ بھی بیجا
امر دعا سے خالی نہیں کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے من شغله ذكري عن مسئلتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين یعنی جسکو باز رکہا میرے ذکر نے
سوال کرنے سے میرے دیتا ہوں اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو لیکن چاہیے یوں کہ اسوقت میں ذکر خلوص و
کرے اور محققین حنفیہ نے تطبیق اسمیں یوں بیان کی ہے کہ نوافل میں دعاء صریح کرے اور فرایض میں اقتصار تسبیحات پر
ع ح ۰ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ

قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے رفاعہ بن رافع سے کہا ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سمع اللہ لمن
حمدہ یعنی سنی اللہ نے اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نے پیچھے حضرت کے اے رب ہمارے تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت
پاکیزہ برکت دیا گئی اوسمیں یعنی ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون
بولنیوالا ابہی ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے تیس اور کئی فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں
کون اونمیں سے لکھے ثواب ان کلموں کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِيْ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ
ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہان تک کہ سیدہی کرے پیٹھ اپنی
رکوع میں اور سجدے میں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شرح منیۃ المصلی میں لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود میں اتنا ٹھہرنا کہ
سب اعضا اپنی جگہ پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابو یوسف کے اور تینون اماموں کے بموجب اس حدیث کی اور ادنی مقدار
اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے یہ کہا شرح منیہ میں کہ اسیطرح قومہ رکوع سے
اور جلسہ دونو سجدوں میں اور طمانینت سب یہ فرض ہیں نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد کے
سنت ہیں اور ابن ہمام نے کہا ہی لایق ہی کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب ع ہ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا
فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ
دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ جب اوتری یہ آیۃ پس پاکی بیان
کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنے میں یعنی کہو
سبحان ربی العظیم پہر جب اوتری یہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا
سجدے اپنے میں یعنی پڑہو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ دارمی نے وَعَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت رکوع کرے ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے میں سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہ ہی ادنا درجہ اوسکا اور جس وقت کہ سجدہ کرے پس کہے بیچ سجدے اپنے میں پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہ ادنی درجہ اوسکا روایت کی یہ ترمذی ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں سند اسکی متصل اس واسطے کہ تحقیق عون نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے

ف یعنے ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی والا اصل سنت ایکبار میں بھی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد نہیں اور بعضوں نے دس تک کہا ہی اور بعضوں نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیوں کی لازم ہی اور ساتھ حدیث منقطع کے دلیل پکڑنا مضر نہیں رکھتا اس سے کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی کما علم

وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ الْأَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی حذیفہ سے یہ کہ اونہوں نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت کہتے رکوع اپنے میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے میں سبحان ربی الاعلی اور نہیں آتے کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھیرتے اور مانگتے دعاء اور نہیں آتے کسی آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹھیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول اونکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

ف حمل کیا ہی اس حدیث کو علماء ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرت کی نفل تھی اس لیے کہ وہ جائز نہیں رکھتے ہیں پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ نماز فرض میں اور ممکن ہی حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت نے بیان جواز کے لیے یوں بھی کیا ہو فرض نماز میں

اور کہا ہی شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہی لیکن اسکو صاحب مصابیح نے لانا تھا بلکہ صحاح میں لانا تھا مولف ﷺ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی عوف بن مالک سے کہا نماز پڑہی میں نے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹہیرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع میں پاکی ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ نماز تہجد کی تہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ہ ح ہ

وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن جبیر سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتے تہے نہیں پڑہی نماز پیچہے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مشابہ ہو نماز میں ساتہ نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبد العزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ لیا ہمنے حضرت کے رکوع کا یعنی رکوع کا دس تسبیحین اور سجدہ کا دس تسبیحین روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے وتنی دیر میں ہم دس تسبیحین پڑہتے تہے لیکن وہی دس تسبیحین پڑہتے ہونگے یا کم یا زیادہ ﷺ ح ہ

وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی شقیق سے کہا تحقیق حذیفہ نے دیکہا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور سجدہ اپنا جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑہی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بہی کہا اور اگر مر جاوے بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرۃ کے یعنی غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نے **ف** وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اور یہ مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا نماز ہی نہوئی یہی جو کوئی

ترک کرتا ہے نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثروں کے جیسا کہ نووی نے کہا حلال جانکر ترک
کرے غرضکہ ہر نوع ایسے وعید میں تأمل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے تا کہ ترک کو سنن نماز کے ع ح ۵ وعن
ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوء الناس سرقة الذي يسرق
من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها
رواه احمد اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں میں از روئے چوری کے وہ شخص ہے
کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا
روایت کی یہ احمد نے **ف** چور نماز کا مال کے چور سے برا اس لیے ہے کہ مال کا چرانے والا دنیا میں اوس سے فائدہ اٹھاتا ہے
اور بخشوا لیتا ہے اوسکے مالک سے یا کاٹا جاتا ہے ہاتھ اوسکا پس نجات پاتا ہے عذاب آخرت سے بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہے
حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہے اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہیں سوا ضرر کے ع ۵ وعن النعمان
بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما ترون في الشارب والزاني والسارق
وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفيهن
عقوبة واسوء السرقة الذي يسرق صلوته قالوا وكيف يسرق صلوته يا رسول الله
قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه مالك وروى الدارمي نحوه اور روایت ہے نعمان
بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور
چوری کرنے والے کے یعنی گناہ انکا کس قدر ہے اور یہ پوچھنا نازل ہونے حدوں سے پہلے تھا کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہے کہا کہ یہ ہیں گناہ کبیرہ اور انمیں ہے سزا اور بہت بری چوری وہ ہے کہ چراوے نماز اپنی
کہا صحابہ نے اور کس طرح چراوے نماز اپنی میں اے رسول خدا فرمایا نہ پورا کرے رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت
کی یہ مالک نے اور روایت کی دارمی نے مانند اوسکے **ف** لفظ ترون کا تے کے زبر سے ہے معنے اوسکے یہ ہیں کہ کیا اعتقاد
کرتے ہو اور ایک نسخہ میں تے کی پیش سے ہے معنے اوسکے یہ ہیں کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ بات نازل ہونے حدوں سے پہلے کی راوی
نے بیان کی وجہ سوال کو کہ حضرت نے یہ سوال پہلے اوترنے حدوں کے کیا تھا کہ جب تک برائی ان افعال کی اچھی طرح معلوم
نہ ہو اور بعد اوترنے حدوں کے شک نہ رہا انکی برائی میں ع ح ۵ باب السجود وفضله باب ہے بیچ بیان کیفیت سجدہ
کے اور بزرگی اوسکی کے **ف** معنے سجدہ کے لغت میں ہیں سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع میں

ہین معنے اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا لہو بوجہ مخصوص کے ٥ ح الفصل الاول مصل ہلی عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ و
الیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیہ روایت ہی ابن
عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور
دونون ہاتہون پر اور گہٹنون پر اور سب پنجون پر دونون قدمون کے اور نہ اکہٹا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری
مسلم نے ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکہون اور اکثر اماموں کا مذہب
یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے
نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جایز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک
جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور
ایک روایت مین جایز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمون کا سجدے مین ضرور ہی اگر دونون پانون سجدہ مین اوٹہالے تو نماز
فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالے تو مکروہ ہی اور سجدے مین فرض ہی رکہنا انگلی قدم کا طرف قبلے کے اگرچہ ایک ہو
اور اگر نہ رکہے تو نہین جائز اور لوگ اس سے غافل ہین کذا فی در المختار اور دیگر در مختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ
کرنا ساتہ پیشانی کے اور دونون قدمون کے اور رکہنا ایک انگلی کا دونون قدمون سے شرط ہی اور رکہنا ہاتہونکا اور
زانونکا سنت ہی نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکہٹا کرین کپڑون کو یعنے سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تا
خاک آلودہ نہون اس سے منع فرمایا یا بغیر اس غرض کے یون ہی سمیٹین یا دامن باندہ لین یہ بہی منع ہی اور
اکہٹا کرنا بالونکا یہ ہی کہ جمع کر کر دستار وغیرہ مین رکہے یہ بہی مکروہ ہی چاہئے یون کہ چہوڑ رکہے تا وہ بہی سجدہ کرین
ع ح ٥ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط
احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ٹہیرو تم سجدے مین اور نہ بچہاوے ایک تمہارا دونون ہاتہ اپنے مانند بچہانے کتے کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف
ظاہر یہ ہی کہ مراد اعتدال سے طمانیت ہی یعنے خاطر جمعی سے سجدے مین ٹہیرنا اور طیبی نے کہا کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہی کہ
ہموار رکہے پیٹہ اور زمین پر رکہے دونون ہاتہ اور اوٹہائے رکہے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکہے پیٹ کو رانون سے ٥ ح ٥ و
عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک

وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے
تو تو رکھ زمین پر دونوں ہاتھ اپنے اور بلند کر دونوں کہنیاں اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدہ میں ہاتھ زمین
پر کانوں کے سامنے رکھے اور انگلیاں ملی رہیں اور ہاتھ کھلے رکھے کہ کتے کی طرح بچھے ہوئے مکروہ ہیں اور بلند کر کہنیاں یعنی زمین سے
یا دونوں پہلوؤں سے یہ حکم خاص مردوں میں ہے لیکن عورتوں کو چاہئے کہ کہنیاں زمین پر رکھیں اور پہلوؤں سے ملی رکھیں کہ
ستر اس میں خوب ہوتا ہے ۵ ع ح ۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ
جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ كَمَا
صَرَّحَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ
لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ اور روایت ہے میمونہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے
فرق کرتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا کہ گزرتا نیچے دونوں ہاتھوں کے تو گزر جاتا یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں
جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنہ میں ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم میں ہے ساتھ معنے اسکے یعنی لفظ اور ہیں کہ وہ یہ ہیں
کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا کہ گزرتا آگے دونوں ہاتھوں کے البتہ گزر جاتا ف فرق
رکھتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو سخلہ کہتے
ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اوسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں مقصود مولف کا
اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داؤد کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہیں کیونکہ اوسمیں شیخین ہی کی
روایتیں ہوتی ہیں ۵ ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے
کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں مبارک کی
روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسی سے مالک کو ساتھ
تنوین کے پڑھتے ہیں یعنی زیر اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہیں تاکہ نہیں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ کی دونوں
صفتیں ہیں ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہے کہ سجدہ نماز میں کہ جس نے حضرت کو دیکھا اوسمیں بدن مبارک
کپڑا اتنا یا چادر یہی کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلوں کی اسلئے کہ بغلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام
بدن تنا بکذرا اور سیاہ نہ تھیں جیسے اور لوگوں کی ہوتی ہیں ۵ ح ۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللّٰھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ وآخرہ وعلانیتہ
وسرہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یا الہی بخش میرے لیے گناہ
میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور پوشیدہ روایت کی ہے مسلم نے ف یعنی یہی دعا پڑہتے تھے بدا احتمال ہی
کہ تسبیح کے ساتہ پڑہتے ہون یا دون او سکے اور جیسے گناہ ہوں وہ مراد ہین کہ لوگون پر ظاہر ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ کے آگے دونو برابر
ہین یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہی وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ ع ٥ وعن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد و
ھما منصوبتان وھو یقول اللّٰھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک و
اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ڈھونڈا مین نے انکو پس جا پہنچا ہاتہ میرا حضرت کے قدمونپر اور آپ حالین کہ
وہ سجدے مین تھے اور دونون قدم کہڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے
اون افعال سے کہ لازم کرے غصے کو مجہر یا میری امت پر اور ساتہ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تجھ تیرے
سے یعنی ساتہ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہین گن سکتا مین تعریف تجہ پر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تونے اوپر ذات اپنی کے
روایت کی ہے مسلم نے ف اعوذ بک منک حاصل اسکا فقرو نکا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو
مرد کا نہین ٹوٹتا جیسے مذہب ہمارا ہی اور نہین گن سکتا مین تعریف تجہ پر یعنی نہین طاقت نہین رکہتا کہ تیری تعریف
کر سکون جیسے کہ تو مستحق ہی اوسکا تو ویسا ہی ہی جیسے کہ تعریف کی تونے اپنی ذات پر یعنی اصل یہ ہین فللہ الحمد رب
السماوات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السماوات والارض وھو العزیز الحکیم یعنے اللہ ہی کے لیے سب تعریف
ہی کہ پروردگار اسمانونکا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسیکے لیے بزرگی ہی اسمانون میں اور
زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ع ٥ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہوتا بندہ کا تحقیق اپنے رب سے اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین ہوتا ہی بہت کرو دعا روایت
کی ہے مسلم نے ف اللہ تعالیٰ ہر حال بندے کے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی
بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ع ٥ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى أمر ابن آدم بالسجود
فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبيت فلي النار رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پس سجدہ کرتا ہی پرے یعنی ہٹ جاتا ہے والا ایکطرف
ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی افسوس ہے مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا
گیا مین ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مین پس میرے لیے آگ ہی روایت کی یہ مسلم نے وعن ربيعة بن كعب قال كنت
أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت أسألك
مرافقتك في الجنة قال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود رواه
مسلم اور روایت ہی ربیعہ ابن کعب سے کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین
پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہے دنیا اور آخرۃ کی پس کہا مین
مانگتا ہون آپ سے رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت
بڑا ہی کچھ اور چاہ کہا مین مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدے کے
روایت کی یہ مسلم نے ف پس فرمایا مانگ یہ سبب خوش ہونیکے فرمایا یا بسبب مقام مکافات کے یعنی بدلے مین خدمت کے
اور پس مدد کر میری یعنی اگر طلب ہی تو بسبب حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے
سجدے کے یعنی بسبب بہت نماز پڑہنے اور دعا کرنے کے سجدہ مین قابل اس مرتبہ کا ہو کہ یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفا
تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی
فتح قفل ارچہ کلید ست ای عزیز * جنبش از دست تو میخواہند نیز * اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضی کرنا
اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصا رضا سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ
علیه وآله واصحابه اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا نعمتون آخرت کے کہ باقی اور دایم ہین نکرے
اور طرف لذتون دنیا فانی کے التفات نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو کفایت
نہین کرتی کہ بیکار بیٹھا اور آرزو رکہنی لونا سر و کوتاہی سے کار کن کار بگذر از گفتار * کاندرین راہ کار دارد کار *
ح ع ٥ وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت اخبرني بعمل اعمله يدخلني الله به الجنة فسكت ثم سألته فسكت ثم سألته الثالثة

الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله
فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة وحط بها عنك خطيئة قال معدان
ثم لقيت أبا الدرداء فسألته فقال لي مثل ما قال لي ثوبان رواه مسلم اور روایت ہی معدان ابن
طلحہ سے کہ کہا ملاقات کی مینے ثوبان سے کہ جو آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پس کہا مینے خبر دو مجھکو ساتہ ایک عمل کے کہ
کروں مین اوسکو تا داخل کرے مجھکو اللہ سبب اوسکے بہشت مین پس چپ رہا پہر پوچھا مینے اوسکو پس چپ رہا پہر پوچھا مینے اوس سے
تیسری بار پس کہا پوچھا تہا مینے یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا لازم کر اوپر اپنے بہت سجدہ کرنے کو واسطے خدا کے پس تحقیق
تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ سبب اوسکے باعتبار درجہ اور دور کریگا تجہسے سبب اوسکے
گناہ کہا معدان نے پہر ملاقات کی مینے ابو درداء سے پس پوچھا مینے اون سے پس کہا واسطے میرے مانند اوسکے کہ کہا ثوبان نے روایت کی
مسلم نے ف ثوبان نے دو بار مین جواب نہ دیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدہ سے نماز ہے یا تلاوت یا شکر کے ع ۵ الفصل الثانی

فصل دوسری عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد وضع
ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والترمذي والنسائي
وابن ماجة والدارمي روایت ہی وائل بن حجر سے کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ ارادہ کرتے
سجدہ کرنے کا رکہتے دونون گہٹنے اپنے پہلے ہاتہون اپنے سے اور جس وقت کہ ارادہ اوٹہنے کا کرتے اوٹہاتے دونون ہاتہ اپنے پہلے گہٹنون اپنے سے
روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہی قول ہی ابو حنیفہ اور شافعی
کا اور ایک روایت ابو داود کی مین ایسا ہی کہ اوٹہتے تہے حضرت گہٹنون اپنے پر اور تکیہ کرتے تہے ہاتہ اپنے ران اپنی پر اور لکہا ہے علما نے کہ رکہنا
اعضا سجدہ کا زمین پر باعتبار قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہی رکہنا اوسکا پہلے ہی اور اوٹہانے مین برخلاف اسکے
اور بیچ لینے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہین کہ دونون حکم ایک عضو کے ہین اور نزدیک بعضو کے ناک پہلے رکہے کہ نزدیک تر ہی ساتہ
زمین کے اور شیخ نے کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکہنا زانو کا پہلے بسبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکہے پہلے ہاتہ پہر زانو

ع ج ۵ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما
يبرك البعير وليضع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والنسائي والدارمي قال أبو سليمان
الخطابي حديث وائل بن حجر أثبت من هذا وقيل هذا منسوخ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹہے جیسا بیٹہتا ہی اونٹ اور چاہئے کہ رکہے دونون ہاتہ

پہلے زانوون اپنے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے کہا ابوسلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر

کی بہت ثابت ہی اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہی ف یہ جو منع فرمایا اونٹ کے سے بیٹھنے سے

یعنی پہلے ہاتھ جیسے اونٹ بیٹھتا ہی اسکو سانپ نے بیٹھنے کے باوجودیکہ اونٹ رکھتا ہی ہاتھ پہلے زانون

اسلئے کہ گھٹنا آدمی کا پانو مین ہوتا ہی اور گھٹنا جانور کا ہاتھ مین پس جب پہلے ہاتھ رکھے تو شابہ ہوا اونٹ کے بیٹھنے کے

یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کے کہ وہ دلالت کرتی ہی اوپر رکھنے زانوون کے پہلے ہاتھون کے اور درمیان علما کی اختلاف

جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجر پر کرکے کہ ذکر کرتے ہین کہ زانو پہلے رکھنے ہاتھون سے

ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک جماعۂ علما کی عمل اس حدیث ابوہریرہ پر کرتے ہین کہ ہاتھ پہلے زانوون سے رکھتے ہین پس

کہا ہی علما نے کہ حدیث وائل کی صحیح اور مشہور تر ہی حدیث ابوہریرہ کی سے اور ایک جماعۂ حفاظ نے اوسکو صحیح کیا ہی

اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مختلف آئی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حدیث

وائل کی ناسخ ہی حدیث ابوہریرہ کی اور صحیح ابن خزیمہ کی بہی آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتے تو

تو ابتدا کرتے ساتھ گھٹنون کے پس انہین دونو وجہون پر اشارہ کی ہو مولف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابوسلیمان آخر تک ٥

ع ح ٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی

ابن عباس سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان دونو سجدون کے یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر

مجکو اور عافیت دے مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجکو روایت کی یہ ابو

داود اور ترمذی نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے کہتے

درمیان دونو سجدون کے اے رب میرے بخش مجکو روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف ابن ماجہ کی روایت

مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ٥ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کی

کو کتے اور چیتا درندے کی سی بیٹھنے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجد میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی
اور دارمی نے **ف** یعنے سجدے میں سر جلدی نہ اوٹھا لیا کرے جیسا کہ کوا دانا اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹھا
لیتا ہے اور سجدے کے وقت بیٹھنے زمین پر بچھا دے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہیں مثل بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد میں نماز کے لئے
ایک جگہ مقرر کر رکھے کہ سوا اپنے کسیکو وہاں نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جگہ مقرر کر لیتا ہے کہ اور اونٹ وہاں نہیں بیٹھتا مسجد
سب مسلمانوں کی ہے اپنے لئے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اوروں کو اوس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے اور حلوائی رح سے منقول ہے
ہمارے علماء کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ پکڑے مسجد میں مکان معین کہ اوسمیں نماز پڑھا کرے اسلئے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہے اور عبادت
اور بیداری ہوتی ہے اوسکے غیر میں اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرنا اوسکو چاہئے اسیلئے مکروہ ہے روزہ ہمیشہ کا انتہی سبب کیا
حال ہے اوسکا کہ مسجد میں جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ضعیف وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے علی رض سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ دوست رکھتا
ہوں واسطے نفس اپنے کے اور مکروہ رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہوں واسطے نفس اپنے کے نہ اقعاء کر درمیان دو سجدوں
روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے اقعاء سے یہ ہیں کہ لگا دے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا کرے ران اور پنڈلیوں کو اور
رکھدے ہاتھ اپنے زمین پر یہ کہتے ہیں قول صحیح معنے اقعاء میں یہی ہے اور بعضوں نے یہ معنے کہے ہیں کہ پنجے کھڑا کرکے ایڑیوں پر
درمیان سجدوں کے بیٹھے اور یہی معنے اقعاء کے علماء نے لکھے ہیں غرضکہ یہ مکروہ ہے سب علماء کے نزدیک ضعیف وَعَنْ
طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ
لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندہ کی کہ نہیں سیدھی کرتا پیٹھ اپنی وقت رکوع کے
اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے نماز قبول نہیں کرتا ہے اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے میں پیٹھ اپنی سیدھی
اور درست نہیں رکھتا صحیح وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ
كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا
يَسْجُدُ الْوَجْهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کرے
پس چاہئے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوس جگہ پر کہ رکھی ہے اوس پر پیشانی اپنی پھر جس وقت اوٹھاوے سر اپنا تو اوٹھاوے دونوں ہاتھوں کو

اسلیے کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منہ روایت کیا اسکو مالک نے ف رکھے [illegible] جس جگہ کہ رکھا
ہی اوسپر پیشانی اپنی یعنی ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ رکھنے چاہیے جیسے کہ ہمارے نزدیک ہی برابر مونڈھوں کے جیسے کہ شافعی کا ہی
یا معنے یہہ ہین کہ ہاتھ بھی زمین پر اوسی طرح رکھے کہ جس طرح پیشانی رکھتی ہی یعنی قبلہ رخ ٥ ع ح ٥ باب

التشهد باب ہی بیچ بیان تشہد کے ف معنے شہادت کے ہین خبر صحیح دینی کہ اوسمین دل ساتھ زبان کے
موافق ہو اور گواہی آئی ہی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوسی علم کا کہ دل مین ہی اور شرع مین تشہد کہتے ہین تشہد
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله کو اور ذکر کہ قعدہ نماز مین پڑہتے ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اوسمین کلمہ شہادتین
کا ہی ہوتا ہی ٥ ح ٥ الفصل الاول فصل ہی عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قعد في التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته
اليمنى وعقد ثلثة وخمسين واشار بالسبابة وفي رواية كان اذا جلس في الصلوة
وضع يديه على ركبتيه ورفع اصبعه اليمنى التي تلي الابهام يدعو بها ويده اليسرى
على ركبته باسطها عليها رواه مسلم روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایان ہاتھ اپنا بائین گھٹنے اپنے پر اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے گنتی ترپن کی
اور اشارہ کرتے ساتھ اونگلی شہادت کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت کہ بیٹھتے نماز مین رکھتے دونوں ہاتھ اپنے
اوپر گھٹنوں اپنے کے اور اوٹھاتے اونگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کے ہی دعا مانگتے ساتھ اوسکے یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اوسکے
اور رکھتے بایان ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے کے کہلا ہوا اوسپر روایت کی یہہ مسلم نے ف ہاتھ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنی
ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے یعنی اپنی حساب گنتی کے وقت اونگلیاں بند کر جاتے ہین اور ہر ایک کو واسطے
عدد معین کے مقرر کیا ہی کہ اکائیوں کے لیے بیان ہے اور دہاکون کے لیے بیان اور سیکڑون کے لیے بیان اور ہزاروں کے لیے بیان
پس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کے لیے اسطرح اونگلی بند کی جس طرح ترپن کے لیے بند کرتے ہین صورت اوسکی یہہ ہی
کہ بند کرلی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی اور اونگلی شہادت کی کہلی رکھی اور رکھا سر انگوٹھے کا سرے کو اونگلی
شہادت کی جڑ مین امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین یعنی نوے کی اور اسکی
صورت یہہ ہی کہ بند کرلی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی اور رکھا انگلی شہادت کی [illegible] سرا انگوٹھے کا [illegible] اور بیچ کی اونگلی
سے حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کے اور مختار مذہب امام محمد نے بھی ہی اور شافعی کی بھی یہی قول قدیم ہی ساتھ اسکے عمل ان

ہیں اور یہ صحیح حدیث مسلم کی عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہی آویگا اور سیچ حدیث احمد ابو داود کے بھی وائل بن حجر سے اور نزدیک مالک کے بند کرے سب اونگلیان داہنے ہاتھ کی اور کلمے کی اونگلی سے شہادت کی اور سیچ بعضی حدیثوں کے اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہی اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہی غالباً عمل آنحضرت کا بھی مختلف تہا کبھی اس طرح اور کبھی اوس طرح اور وجہ تطبیق کی سیچ اکثر جگہوں کے کہ روایات مختلف آئی ہیں یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماورار النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا ہی اور منع کرتے ہیں اور آپس میں متاخرین کے خلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علما عرب اور عجم اور شہروں عرب کے کرنا اوسکا ہی اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ نے کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک کہے اور سیچ وقت تہلیل کے اونگلیاں بند کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایات اور درایت کے ہی اور محیط میں لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے سنت ہی اور اسیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہیں روایات اصحاب ہمارے کی کہ یہ سنت ہی لیس حسب مذہب ائمہ کا مجتہدین اور فقہا سے اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا سوا بہت حدیثوں اور اقوال صحابہ کے اسمیں وارد ہوئی ہیں تو عمل کرنا اوسپر اولی اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اوٹہاوے اونگلی وقت کہنے لا الہ کے نزدیک بعض حنفیہ اور ہمارے نزدیک اوٹہاوے وقت کہنے الا اللہ کے اور رکہے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب کرے تا وہم نزول اور جہت کا اور دعا میں یعنی اشارہ ساتہ وحدانیۃ حق کرتے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہیں اسلیے کہ اوس سے بھی لایق انعام اور اکرام ہوتا ہی ۵ ح ع ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے یعنی نماز میں تشہد پڑہنے کو رکہتے داہنا ہاتہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایان ہاتہ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتہ اونگلی شہادت اپنی کے اور رکہتے انگوٹہا اپنا اوپر بیچ کی اونگلی اپنی کے اور رکہتے بائیں ہاتہ سے گہٹنا اپنا یعنی کبہو یوں بھی کرتے روایت کی مسلم نے ف ہمارا مذہب میں اشارہ کے وقت اسطرح حلقہ کرتے ہیں اور ثابت ہوا ہی جنب الخفیہ کے بیٹہے اوسوقت حلقہ کرے اور ہمارا نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے ۵ م ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن مسعود قال كنا اذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على جبرئيل السلام على ميكائيل السلام على فلان فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم اقبل علينا بوجهه قال لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام فاذا جلس احدكم في الصلوة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانه اذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه فيدعوه متفق عليه

ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا ہم جس وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم [illegible]
پہلے شروع ہونے اوسکے کے سلام ہی اللہ پر سلام بھیجنا [illegible] سلام جبرئیل پر سلام ہی میکائیل
پر سلام ہی اوپر فلانے کے یعنے اور فرشتوں پر فرشتوں میں سے یا نبی پر انبیاء میں سے پس بعلامت عوض التحیات کے پڑھا کرتے
پس جبکہ پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فارغ ہوئے نماز سے متوجہ ہوئے ہم پر ساتھ منہ اپنے کے [illegible] سلام فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ خود سلام ہی یعنے سالم ہی سب نقصانوں اور آفتوں سے اور دیتا ہی سلامتی بندوں کو آفات
ظاہر اور باطن کی پس سلامتی اوسکے لئے ثابت ہی اور اوسی سے ہی اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے [illegible] جسکو احتیاج
ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جبکہ بیٹھے ایک تمہارا نماز میں پس چاہئے کہ کہے بندگی [illegible] جو کہ [illegible] سے ہیں اور
اچھی بات منہ سے نکالتے ہیں واسطے اللہ کے ہی اور بندگی بدنی یعنے نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنے زکوۃ [illegible] سب ہی اللہ کی
ہی سلامتی ہی تم پر سب آفتوں سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہم پر یعنے جو کہ حاضر ہیں [illegible] انسان اور
ملائکہ اور جنات سے اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہی یہ دعا تحقیق پہنچتی ہی برکت اسکی ہر بندہ
نیک کو کہ آسمان میں ہی اور زمین میں ہی بعد اوسکے ضمیر شان [illegible] کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا
گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کے سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اوسکے ہیں
اور رسول اوسکے پھر چاہئے کہ اختیار کرے دعا میں سے جو کہ خوش آوے اوسکو پس دعا کرے اللہ سے روایت کی یہ بخاری
نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو ثنا کی
اللہ تعالی کی ساتھ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نے السلام علیک ایہا النبی ور[illegible]

کہ وہ رحمت شان نبوی سلامتی دینا اور امت کیلئے اور اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے بندوں کو ساتھ صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہے علماء نے اس پر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے پس بعضوں نے
کہا ہے کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضوں نے کہا ہے ایک بار فرض ہے ساری عمر میں جیسے کہ ادائے گواہی
وحدانیت ساتھ نبوت اوس کی اور زیادہ اس پر مستحب اور مسنون سنتوں اور شعار اسلام سے ہے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا
اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ صلوٰۃ و سلام بھیجیں اوس کے پیغمبر پر اور نہیں کیا اوس کے لیے وقت معین پس واجب ہے کہ بہت کیا
جاوے درود اور غفلت نہ کی جاوے اوس میں اور بعضے علماء نے قول اول کو صحیح کہا ہے اور شافعی نے فرض کہا ہے اوسکو تشہد
میں اور کہا ہے علماء نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہے موافقت نہیں کی ہے اونکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابو حنیفہ کے
یہ ہے کہ کئی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنے تو ایک بار واجب ہوتا ہے درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات میں
درود پڑھنا سنت ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا صلوٰۃ و سلام جائز ہے غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہیں مختار نزدیک جمہور کے
یہ ہے کہ مخصوص ہے ساتھ انبیاء کے اور شریک نہیں ساتھ اون کے سوائے اونکے اوس میں بلکہ اوروں کے نام پر غفر اللہ اور رحمہ اللہ اور
رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہے طیبی نے کہ سوائے انبیاء کے اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولیٰ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حرام ہے یا مکروہ
کراہت تحریمی یا تنزیہی کر اسکے اور صحیح یہ ہے کہ غیر انبیاء اور ملائکہ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اس لیے کہ شعار
اہل بدعت کا ہے اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسے کہیں صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم ۱۲

ع ۵ **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِی کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِی لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِی فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ یَذْکُرْ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَوْضِعَیْنِ

روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا میں نے
اوسکو نبی صلی اللہ ہم پس کہا میں نے ہاں بھیجو اوس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے
پوچھا ہم نے یعنی اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا

نے رسول خدا سے کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر اہل بیت ہوتے ہیں پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا
کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ
یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ بخاری
نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ **ف** کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہے آپ پر درود و سلام بھیجو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپ نے التحیات میں سکھائی ہے السلام
علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجیں اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہے کہ حضرت نے بھی
تعلیم کر دیا ہے اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلئے کہا کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہے کیونکہ وہ احکام نہیں بیان
کرتے ہیں مگر ساتھ وحی کے اور آل محمد پر آل سے یعنے اہل و عیال ہیں اور اونکے معنے تابعدار بھی آئے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ
ہر مومن آل ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں مراد آل سے تابعدار ہیں اور بعضوں نے
آل کو تفسیر کیا ہے ساتھ اہل بیت کے یعنے وہ کہ جنپر صدقہ حرام ہے یعنی بنی ہاشم اور امام محمد رازی نے کہا کہ اہل بیت وہ ہیں کہ آل
ازواج اور اولاد حضرت کی ہیں اور حضرت علی بھی داخل انہیں میں ہیں بسبب اختلاط اور ساتھ حضرت فاطمہ رض کے اور اسمیں ذکر
حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلئے کہ جد امجد حضرت کے ہیں اور حکم کیا ہے ساتھ متابعت اونکی کے
اصول دین میں اور برکت بھیج یعنے ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ اونکے لئے جو بزرگی کہ دی ہے تو نے اونکو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا
علی ابراہیم کو دونوں جگہ یعنے پہلے درود میں نہ دوسرے میں الفاظ اوسکے یوں ہیں کہ صلیت علی آل ابراہیم اور کما بارکت علی آل ابراہیم

ح ۵ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا اصحاب نے اے رسول اللہ کس
طرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیوں پر
اور اونکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیوں پر اور اونکی اولاد پر جیسے برکت
بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** الفاظ صلوٰۃ
مختلف آئے ہیں اور بڑھانا اون درودوں کا کہ اول حدیث میں مذکور ہوئے کافی ہے کہ اسمعنا من امتثال اور بعضی

روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ رحمت و برکت واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کہ قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہے کہ روایۃ زیادتی و ترحم علی
محمد و آل محمد کا رحمت بھیج جیسے ابراہیم و آل ابراہیم پر کی حدیث حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ح ع ہ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجھپر ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ
اوسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے **ف** دس رحمتیں بحکم اس آیہ کے ہوتی ہیں من جاء بالحسنۃ فلہ عشر
امثالہا یعنے جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس واسطے اوسکے دس برابر اوسکے ہیں ہ ع ہ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ
واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر
درجات رواہ النسائی روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود
ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ اوسپر دس رحمتیں اور بخشے جاوینگے اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اوسکے لیے دس
درجے یعنے قرب حق روایت کی یہ نسائی نے وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرہم علی صلوۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اونکا ہی مجھپر درود پڑھنے والے
روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ تفسیر میں بیان ہی اسپر کہ قریب ترین
لوگوں کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت میں ہوویںگے اصحاب حدیث اسواسطے کہ نہیں ہی اس امت میں کوئی قوم
محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ع ہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی
والدارمی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کئی فرشتے ہیں پھر
نے والے زمین میں پہنچاتے ہیں مجھکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** امت کی طرف
سلام جبکہ سلام بھیجے میں مجھپر قلیل ہووے کثیر اور یہ مخصوص نہیں ہی اوسکے لیے کہ دوری مزار شریف سے ہووے یعنے جو وہاں جاکر بھیجتا ہی تو
بلا واسطہ حضرت سنتے ہیں [illegible] سے پہنچاتے ہیں اور اسمیں اشارہ ہی طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوشی اونکے
کے سبب بھیجنے سلام امت کے اور اشارہ ہی طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہیں اوسکو فرشتے اور اونکا لیجاتے ہیں طرف حضرت صلی اللہ

الله وبرکاته سے نہیں فرمایا حضرت صلی الله علیہ وسلم نے علینا وعلی عباد الله الصالحین لیس کہا جبرئیل نے اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان

محمدا رسول الله انتہی اور قید صالح کی اسلیئے لگائی کہ سلام کرنا نہیں لایق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قایم ہو ساتھ

حقوق الله تعالی کے اور بندوں کے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح نے فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ

کا اور قایم ہو مراد حق پر چنانچہ کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف الله تعالی کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور

میت بیچ ہاتھ نہلانیوالے کے اتنے جب بندہ اس حال کو پہنچتا ہی تو ضرور سب آفتوں سے فانی اور زمانہ کے امن میں ہوتا ہی اور

التحیات پڑھنی دونو قعدونمیں اور قعدہ بیچ کا واجب ہی اور قعدہ اخیر کا فرض ہ ع ح ہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا

فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَّلٰكِنْ رَّوَاهُ صَاحِبُ

الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی عبد الله بن عباس سے کہ کہا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سکھاتے ہمکو

تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن کی پس تھے کہتے بیچ کہنا دعائیں جسمانی اور مالی کی برکت اور بندگیاں بدنی اور

مالی کی الله ہی کے لیئے ہیں سلام ہی تجھ پر اے نبی اور رحمت الله کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندوں

الله کے نیک بختوں ہیں گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر الله اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول خدا ہیں روایت

کیا ہی مسلم نے اور نہیں پایا میں نے صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین میں لفظ سلام علیک اور سلام علینا کے بغیر الف لام کے ولیکن

روایت کیا ہی اسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے ف اس تشہد ابن عباس پر عمل کا شرشافعی کی ہی اور

ہمارے مذہب میں عمل ہی ابن مسعود کے تشہد پر جو آگے مذکور ہوا کہا ہی محدثین نے کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہی اور

شیخ ابن حجر شافعی نے کہا کہ صحیح تر حدیث کہ روایت کی گئی ہی تشہد میں حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام

احمد کا بھی یہی ہی (اہل علم صحابہ اور تابعین سے اسیپر ہیں اور امر فرمایا ہی حضرت صلی الله علیہ وسلم نے ابن مسعود کے

بیچ لیئے امام کی مسند میں آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے ابن مسعود کو کہ تعلیم کریں اسکو لوگوں کو اور انکی

روایت میں آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے کہ پکڑا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور تعلیم کیا مجکو تشہد جیسے کہ تعلیم کرتے

تعلیم

ہیں مگر ان اور حدیث ابن مسعود کی بخاری و مسلم میں ہی اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے ہی اور تشہد امام مالک کا تشہد عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہی علمانے کہ جائز ہی جس طرح کہ پڑھے کلام اول اور افضل ہی اور بیچ تشہد ابن عباس کی مصابیح والے نے سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف ولام کے ذکر کیے ہیں اوسپر مولف مشکوۃ نے اعتراض کیا تہا اس قول سے کہ ولم اجد آخر تک حاصل اوسکا کہ لانا صاحب مصابیح کا اوسکو پہلی فصل میں صحیح ہوا واللہ اعلم بالصواب ٭ ح ٭ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ مِرْفَقَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَہُ فَرَاَیْتُہُ یُحَرِّکُہَا یَدْعُوْبِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی وائل بن حجر سے اون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بعد اسکے بیٹہے حضرت یعنی تشہد اوسکے سجدے سے پس بچھایا پاؤں اپنا اور رکہا بائیاں ہاتہہ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور الگ رکہی کہنی اپنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنی کہنی پہلو سے ملائی نہیں وقت رکہنے اوسکے کی ران پر اور بند کیں دو انگلیاں یعنی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹہے سے جیسے کہ حلقہ کرتے ہیں پہر اوٹہائی انگلی اپنی شہادت کی پس دیکہا میں نے اوسکو کہ ہلاتے تہے اوسکو دعا مانگتے یعنی اشارہ توحید کرتے تہے ساتہہ اوسکے ٭ ف ٭ لفظ ثم جلس سے مطلب حدیث کا یہ ہی کہ باقی بیان نہیں مذکور ہوا اوسمیں حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی بیان فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہی اور امام مالک کے ہاں وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے ہیں اور امام اعظم کے ہاں نہیں ہلاتے کیونکہ حدیث مابعد کی مخالف اسکے ہی کہ اوسمیں ہی لا یحرکہا اور ممکن ہی کہ مراد حرکت سے اس حدیث میں اوٹہانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹہانے میں ہلنا لازم ہی پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس حدیث میں اور حدیث آگے کی میں ٭ ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہِ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَا یُجَاوِزُ بَصَرُہُ اِشَارَتَہُ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتہہ انگلی اپنی کے جس وقت کہ دعا کرتے یعنی کلمہ شہادہ پڑہتے تشہد میں اور نہ ہلاتے اوسکو روایت کی ہی ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہیں تجاوز کرتی تہی بینائی اونکی اشارہ اونکی سے ٭ ف

سے یعنی جس انگلی سے اشارہ کرتے نظر اوس سے تجاوز نکرتی یعنی وقت اوٹھانے انگلی کے نظر اونگلی ہی پر رکھے اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون توحید کا دل میں حاضر رہے اور خضوع وخشوع حاصل رہے ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْا بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دو انگلیوں کے یعنی دونوں شہادہ کی انگلیوں سے وقت پڑھنے تشہد کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہیں جیسا کہ ابو داود اور نسائی کی روایت میں آیا ہے ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اوپر ہاتھ اپنے یعنی منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اوٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اوٹھے روایت کی یہ احمد و ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ آدمی اپنے ہاتھوں پر تکیہ کرے جس وقت کہ اوٹھے نماز میں **ف** یعنی سجدہ وغیرہ سے جو اوٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اوٹھے یوں ہیں اوٹھ کھڑا ہو اور امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے ہاں ہاتھ ٹیک کر اوٹھتے ہیں سند اونکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرت نے کبر سن کے اس طرح اوٹھتے تھے کہ بلا عذر ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ رکعتوں پہلی کے یعنی پہلے قعدے میں کہ تشہد کے لئے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہاں تک کہ کھڑے ہوتے روایت کی ترمذی و ابو داود و نسائی نے **ف** مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے میں کم بیٹھتے تھے درود و دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھ کر ہی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے جیسے کوئی گرم پتھر پر دیر تک نہیں بیٹھ سکتا جلد اوٹھ کھڑا ہوتا ہے ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ
النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے تہے ہمکو تشہد جیسے سکہاتے تہے ہمکو سورۃ قرآن کی
یعنی اسکے بہی الفاظ مختلف ہین جیسے الفاظ قرآن کے مختلف ہین باعتبار قراءت کے چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا
ہون ساتہ نام اللہ کے اور ساتہ توفیق اللہ کے بندگی زبانی ... خدا کے واسطے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی
اللہ ہی کے لیے ہی سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا
ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ محمد بندے اوسکے اور بہیجے ہوئے اوسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور
پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہہ نسائی نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا
جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تہا عبد اللہ بن عمر جسوقت بیٹہتے نماز مین رکہتے دونون ہاتہ اپنے اوپر دونون
گہٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتہ اونگلی اپنی کے اور پیچہے لگائے رہتے اونگلی کو نظر کو پہر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہی کے مراد رکہتے تہے حضرت سے ضمیر لہی سے اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادت کی
اونگلی سے سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے روایت کی یہہ احمد نے **ف** کیونکہ سبب اشارہ کرنے کے توحید
طمع شیطانی منقطع ہو جاتی ہی واقع ہونے سے مشکل کے شرک وکفر مین ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ
يَقُولُ مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہی آہستہ پڑہنا تشہد کا روایت کی یہہ ابو
داود و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جب کوئی صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یون ہی
تو وہ بہیج حکم اس قول کے ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث مرفوع کے حکم مین ہی یہی مذہب ہی جمہور محدثین
اور فقہا کا ۱۲ ح

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفَضْلِهَا باب بیچ بیان درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فضیلت اوسکی **ف** صلوۃ کے معنی ہین دعا
رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندون کی طرف سے طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالیٰ سے اونکے لیے کرتا

دفن ہونا حضرت کا گھر میں خصائص حضرت کے ہے اور کوئی جائز نہیں اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہوں کہ قبروں کو جگہ سکونت کی نہ ٹھہراؤ یعنی
جیسے اس مکان میں خادموں نے ... تاکہ تنگی دل کی اور وحشت نہ جاتی رہے بلکہ زیارت کر کے گھر میں پھر آیا کرو اور مت
ٹھہراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عید گاہ کے نکرو کہ جمع ہو اوسپر ساتھ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے کہ موجب غفلت کا ہے
جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں پر کرتے ہیں لیکن جیسے یہاں قبروں پر عرسوں میں جاکر خرافات کرتے ہیں بہت برائی کرنا
اونکا اور بعضوں نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کے نکرو کہ برس میں ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس
اس صورت میں رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی اور حاضر ہونے کی اوس درگاہ بہشت پناہ میں رزقنا اللہ ... اور ... فرمایا کہ
درود بھیجو مجھپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو واسطے اس کے کہ درود تمہارا پہنچتا ہے مجھکو جہاں کہیں ہو تم اسمیں تسلی ہے یعنی
مشتاقوں کو اسلئے کہ سبب ضرورت کے دور ہوں لیکن چاہئے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہوں سو قریب جانے پر دوری بعد مکانی

ح ع ه وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک
اوسکے پس نہ بھیجی درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ آیا اوسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشش
کیا جاوے واسطے اوسکے یعنی عبادت اور ... نکر سکے کہ سبب بخشش اوسکی ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ
پایا نزدیک اوسکے ماں باپ اوسکے نے بوڑھاپا کو یا ایک اونمیں سے پس نہ داخل کیا اونھوں نے اوسکو بہشت میں روایت کی یہ ترمذی
نے ف خاک آلودہ ہو یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاوے نزدیک اوسکے یعنی لیا جاوے نام میرا اوسکے سامنے
اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ ہر بار کہ مجلس میں نام حضرت کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہے اسکے
ترک پر وعید آیا ہے مگر یہ کہ کہیں کہ دلیل وجوب کی وعید آخرة کا ہوتا ہے اور یہ وعید اوس قبیلہ کا نہیں ہے نہایت سے یہی
کہ دلالت کرتا ہے ... ہے اور افضلیت پر اور آخر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ نیکی ماں باپ کے ساتھ کی اور ادا حق اونکے
اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کے ہوتے ح د وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ... يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّهُ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ
اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ ... يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ

عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابی طلحہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن ہمارے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی
بیچ چہرہ مبارک آپ کے پس فرمایا نبی نے بعد سوال اون کے کہ تحقیق آیا میرے پاس جبرئیل پس کہا کہ تحقیق
پروردگار تیرا فرماتا ہے کیا نہیں راضی کرتا تجھکو اے محمد یہ کہ نہ بھیجے درود تجھ پر کوئی امت تیری سے مگر کہ رحمت بھیجوں میں
اوسپر دس بار اور نہیں سلام بھیجا تجھ پر کوئی امت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہوں اوسپر دس بار روایت کی یہ نسائی نے
اور دارمی نے ف خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سے واسطے حاصل ہونے ثواب امت کے ہے
تاکہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ۵ ح ۵ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ
فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ
قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں بہت بھیجتا ہوں درود آپ پر پس کتنا مقرر
کردوں واسطے آپ کے درود اوس وقت میں سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہے پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا میں نے چوتھائی فرمایا جسقدر
چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے کہا میں نے آدھا مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ
کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے کہا میں نے دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے
کہا میں نے مقرر کیا واسطے آپ کے درود سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاوے گا تو اور دیا جاوے گا
مقاصد دنیا اور آخرۃ اور بخشا جاوے گا گناہ تیرا روایت کی یہ ترمذی نے ف بہت
بھیجتا ہوں درود آپ پر یعنی چاہتا ہوں کہ بہت بھیجوں درود آپ پر پس کتنا مقرر کردوں واسطے آپ کے صلوۃ سے
مراد صلوۃ سے یہاں دعا ہے یعنی ایک وقت معین رکھتا ہوں کہ اوس میں اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ درود
بھیجوں آپ پر اور بہت بھیجوں پس کسقدر اوس وقت میں درود بھیجنے میں صرف کروں پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اختیار پر چھوڑا اوسکے فرمایا جسقدر چاہے اوس وقت دعا اپنی میں سے درود میں صرف کر آخر کو جب دیا مقاصد دنیا اور آخرۃ
سبب اسکا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو واسطے اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزوں میں مقدم کرتا ہے اور اللہ تعالی کی رضا کو

مہم کو کافی ہی اسکے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکے سب مہمات کو من کان لله کان الله له یعنی جو الله کا ہو رہتا ہی وہ کفایت
کرتا ہی اوسکو جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ الله نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت
کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہی اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی الله
علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنی کو اسمیں صرف کرنا اور غیر میں مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ واسطے اسکے کچھ عدد معین
ہو فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان ہو اور اوسکے رنگ میں رنگین ہو اور
مستغرق ہو اوسمیں کذا ذکرہ الشیخ رح اور بعض جگہ میں مصنف مفتاح نے بیچ مفتاح کے لکہا ہی کہ فوائد درود بہیجنے کے نبی صلی الله علیہ
وسلم پر بیشمار ہیں اور بشارت اوسکی آنکہ بہت ہیں دنیا اور آخرت میں خصوص تنگیوں اور مہمات اور فکروں اور قضا
حاجتوں اور میں نے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا بس اکثر خوف اور بلا کو تنگی جگہ میں پڑا ہوں تو نجات بخشی مجکو ساتھ درود بہیجنے
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پر ۔ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ
عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ ۔
اور روایت ہی فضالہ بن عبید سے کہا اس وقت کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی
پھر کہا بعد نماز کے یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑہنے والے یعنی
اسنے مختصر کیا تو نے ترتیب دعا کی جسوقت پڑہے تو نماز پس بیٹہے یعنی بعد فراغ نماز دعا کے لیے پس تعریف کر الله کی ساتھ اوس
چیز کے کہ وہ لایق اوسکے ہی اور درود بہیج مجپر پہر مانگ الله سے تو پہچانے حضرت نے یہ ادب دعا کا سکہایا اور احادیثوں سے معلوم
ہوتا ہی کہ دعا کے بیچ میں حمد و صلوٰۃ پڑھا کرے پھر کہا راوی نے پھر نماز پڑھی اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی الله کی اور درود بہیجا نبی صلی الله
علیہ وسلم پر پس فرمایا اوسکو نبی صلی الله علیہ وسلم نے اے نماز پڑہنے والے دعا مانگ قبول کیجاوے گی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت
کی ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ

نُقْطَةً سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا اور نبی صلی اللہ علیہ

وسلم تشریف رکہتے تہے اور ابوبکر اور عمر ساتہ اونکے حاضر تہے پس جب بیٹہا مین بعد اوسکے تو اداکرنی نماز کی شروع کی مینے تعریف

پہر درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا مانگی مینے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ

مانگ دیا جاوے گا روایت کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ

الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ

خوش لگی اوسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتہ پیمانہ پورے کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت ملے جو وقت

کہ بہیجے درود ہمپر کہ اہل بیت ہوتے ہین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بہیج پر محمد کہ نبی امی ہین اور اونکی بیبیو

پر کہ مائین ہین مسلمانونکی اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکے پر جیسیکہ رحمت بہیجی تو نے اوپر اولاد ابراہیم

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** امی لقب خاص آنحضرت کا ہی

کہ مذکور ہی توریت و انجیل مین اور تمام کتابونمین جو کہ آسمان سے اوتری ہین امی لغت مین اوسکو کہتے ہین

کہ لکہنا اور پڑہنا نہ جانے اور لکہی کو پڑہ سکے اور مکتب مین نہ گیا ہو اور کسی سے سیکہا نہو یہ منسوب ہی ام کی طرف یعنی ماں کی طرف

جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہی ویسا ہی کہ کسی سے لکہوانا پڑہوانا نہین سیکہا نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت

بغمزہ مسئلہ اموز صد مدرس شد یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست ادب اور حضرت

کہ او خود ز اعجاز آمد مؤدب اور بعضون نے کہا ہی کہ امی منسوب طرف ام القری کے یعنی مکہ معظمہ کے کہ وہ اصل ہی ساری

زمین کی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل وہ

ہی کہ ذکر کیا گیا ہون مین یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک اوسکے پس نہ درود بہیجا مجہپر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت

روایت کی یہ احمد نے حضرت حسین بن علی سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** یعنی اسکی خواہش

ہے کہ بخیلی سے جلدی نکلتی ہے اوہی بخل کرتا ہے کہ کسیکو مال نہیں دیتا بلکہ اوسکا بخل تو یہی ہے بڑا بخیل وہ ہے کہ ساتھ حکم کل

اور فضیلت کے ایک کلمہ بنام آنسرور کے نفس اپنے سے نہیں نکال سکتا اور ادا حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان و

انعام اونکے دیکھے ہیں کہ اگر جانیں اونکے نام پر فدا کریں بجا ہے چہ جائے ایک کلمہ ۔ مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست

تا کنم جان از سر رغبت فدای نام دوست ۔ ح ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ

البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میری کے سنتا ہوں میں اوسکو اور جو درود بھیجے مجھپر دور سے پہنچایا جاتا ہوں میں اوسکو روایت

کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی پاس والیکا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور

والیکا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا ہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا جاتا ہے کہ حضرت پر سلام

بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت پر سلام بھیجنے والیکو خصوصا بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر سلام کے ہوں کا

ایک جواب اوسکے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے ۔ ہر سلام مکن بجان لب را تا کہ صد سلام مرا

بس کہ جواب تو تا ۔ ح ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوۃ رواہ احمد اور روایت

ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا جسنے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتا ہے اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے

ستر رحمتیں روایت کی یہ احمد نے **ف** شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اس لئے کہ وارد

ہوا ہے کہ ثواب ا… جمعہ میں ستر حصہ ہوتا ہے اسی لئے حج اکبر ستر حج برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف

ہے یعنی قول ابن عمرو لیکن حکم مرفوع میں ہے اس لئے کہ ثواب اعمال کا بغیر حضرت کے کہے نہیں کہہ سکتے

وعن رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی

علی محمد وقال اللہم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ

شفاعتی رواہ احمد اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود

بھیجے اوپر محمد کے اور کہے یعنی بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اوسکو بھیج جگہ کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی

ہی اور سبب ہی شفاعت میری روایت کی یہ احمد نے **ف** مراد جگہ سے مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت

مسلمانوں کے لیے ہی لیکن اسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اُسکے لیے اور اسمین اشارت ہی

ساتھ حسن خاتمہ کے ۵ ح ع ۵ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**

وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاہُ

قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ مَا لَکَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ

السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُکَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ

سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

یہانتک کہ داخل ہوئے باغ کھجوروں مین پھر سجدہ کیا لمبا سجدہ کیا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ اللہ تعالی نے وفات دی اُنکو کہا

عبد الرحمن نے پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹھایا حضرت نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہی واسطے

تیرے یعنی کونسی چیز پیش آئی تجھکو کہ خبر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہی پس ذکر کیا مینے یہ اُنسے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے اُسکے

پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجھکو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا

فرماتا ہی تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے تجپر رحمت بھیجتا ہون مین اوسپر اور جو سلام بھیجے تجپر سلام بھیجتا ہون مین اوسپر روایت

کی یہ احمد نے **ف** اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعض روایات اپنی کے کہ فرمایا حضرت نے پس سجدہ شکر کا کیا مینے واسطے

اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ

شکر کے کوئی حدیث صحیح اس سے اور اسکے لیے طرق متعدد ہین ۵ ع ۵ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ**

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہی درمیان آسمان اور

زمین کے نہین چڑھتی اوسمین سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف**

یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہی بطفیل اور توسل اوسکے

دعا بھی مقبول ہوتی ہی ۵ ہمہ مسکین ہوس داشت کہ در کعبہ رسد دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید

اور حصن حصین مین ہی کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ نے کہ جب چاہے تو اللہ سے حاجت اپنی پس ابتدا

کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود کے اوپر اُسکے کہ اللہ سبحانہ نے

لیے کہ بڑے قبول کرنا ہی دونو درود دنکو اور وہ بزرگتری اس سے کہ چھوڑدے اوس دعا کو کہ درمیان اون دونو کے

ہے بعض وسیلے کرم سے بعید ہی کہ اون کے درمیان کی دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہی یہ کلام حضرت عمر کا

ہو اس صورت مین حدیث موقوف ہوگئی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی

محققین علماء حدیث نے کہ مثل ایسی کے راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہی پس مرفوع ہی حکماً اور یہ مرفوع ہی روایت کیا

اسکو ترمذی نے ۔

باب الدعاء فی التشہد

باب ہی بیچ دعا کے بیچ تشہد کے یعنے بعد التحیات اور درود کے کہ مستحب ہی اوس وقت دعا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلاً یون نکہے کہ یا الله مجکو روٹی دے وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اوسکو اور آنحضرت صلے الله علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کے لیے پس اگر دعا خوش آیند سے یہی دعائین کہ حضرت سے منقول ہوئین ہونگی حاصل ہے کہ جنکل مارنا ساتھ ان دعاؤن کے اولی اور افضل ہی کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرت کو ۔

الفصل الاول

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو في الصلوة يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف متفق عليه

روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم دعا مانگتے تھے نماز مین یعنے بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اونکے ایک کہنے والے نے بہت ہی پناہ مانگتا ہے تو قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف دجال آخر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اس لیے کہتے ہین کہ ایک آنکھ اوسکی ملی ہوئی ہوگی یعنے کانا ہوگا یا مسح کریگا یعنے قطع کریگا تمام بیابانون کو

حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسی لئے ہے کہ اصل اسکی مسیحا ہے یعنی مبارک کہ زبان عبرانی میں اور مسیح کہتے ہیں بسبب سیر کرنے

مسیح دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے لیکن جب صرف مسیح بولتے ہیں تو حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہوتے ہیں اور جب وہ ملعون مراد

کرتے ہیں ساتھ دجال کے یعنی مسیح دجال کہتے ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ گرفتار ہو بلا میں ساتھ ہونے

کفر کے راہ راست سے اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع میں اور سوال

اور عذاب قبر کے اور لفظ مأثم یا تو مصدر ہے یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور مغرم ... قرض ادا

تقصیر ہو ادا سے اسکے ادا میں ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں اور عذر کی تمہید میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے ادا کا زمانہ

آئندہ میں پس خلاف کرتا ہے ع ح ه وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ

جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس

چاہئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور برائی

مسیح دجال کی سے روایت کی یہ مسلم نے ف پناہ پکڑے یعنی یوں پڑھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ

كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے

تھے اصحاب کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قرآن کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ سے

اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ

فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ اس کے

رسلی کو سمجھ لیں گے عوام ورنہ بے سمجھے کی نہوں ٥ ح ٩٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام

علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام پھیرا اور منہ بانی اللہ کی یہاں تلک کہ دکھائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ اونکے کی

اور سلام پھیرتے بائیں اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تلک کہ دکھائی دیتی سفیدی بائیں رخسارہ کی

روایت کی یہ ابو داود و ترمذی اور نسائی نے اور نہیں ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی

یہ ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنی ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہی ابو نوحیا

مسعود کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہی کہ

ابن ماجہ نے یہی ساری حدیث روایت کی ہی نہ بعض اوسکی مانند ترمذی کے ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ

اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے

کہ کہا اکثر پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائیں کی طرف حجرے اپنے کے روایت کی یہ شرح السنہ

میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا نہا طرف مسجد کے بائیں طرف محراب کے لیس وہ پھرتے بائیں جانب اپنی اور داخل

ہوتے حجرہ اپنے میں ٥ ع ٥ وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى

يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت

ہی عطا خراسانی سے اون نے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اوس جگہ کہ نماز

پڑھ چکا ہی اوسمیں یہاں تلک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو داود نے کہ عطا خراسانی نے نہیں ملاقات

کی مغیرہ سے یعنی لیس یہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہاں فرض پڑھیں وہاں سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر ادا کرے

پہنچے اور یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ سب مقتدیوں کے لیے بھی ہے اور منع اسی سبب سے کیا کہ تا نہ ہووے الا یہ گمان کہ یہ بھی
جزو نماز فرض ہی ہیں یا اس لیے کہ دونوں جگہیں گواہی دیں قیامت کے دن اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے
کہ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکم ان نمازوں میں ہے کہ بعد انکے سنتیں راتبہ ہیں اور جنکے بعد سنت نہیں ہے مانند صبح اور عصر کے یہ
نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکم سب نمازوں میں ہے ۞ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا انکو یہ کہ پھریں وہ
پہلے پھرنے حضرت کے نماز سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** رغبت دلایا نماز پر یعنی تاکید کرتے اور رغبت دلانا نماز
جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلے حضرت کے نماز سے پھریں تا مرد و عورت سب ساتھ نکل جاویں جیسا اوپر حدیث
میں گذرا کہ حضرت اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ عورتیں چلی جاتیں تھیں بعد اوسکے اٹھتے حضرت اور لوگ اس میں نہی
نہی تنزیہی ہو گی اور احتمال ہے کہ مراد پھرنے سے اوسکے پہلے پڑھنا مسبوق کا ہے یعنی سلام امام کے پس یہ حرام ہے ہمارے نزدیک ۞

۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ
عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّ
لِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهُ روایت ہے شداد بن اوس سے کہا کہ تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی میں یعنی بعد تشہد کے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ثابت رہنا دین میں مقدمہ میں اور
قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہوں تجھ سے دل سالم اور زبان
سچی اور مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی جو کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ جانتا ہے تو
اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے واسطے ان گناہوں کے کہ جانتا ہے تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کیا احمد
نے مانند اسکے **ف** عقد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کروں ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہوں اور مانگتا
ہوں شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کروں نعمت کو تیری طاعت میں یعنی قائم ہوں تیرے حکموں پر اور
بچوں ممنوع چیزوں سے اور خوبی عبادت تیری کی یہ ہے کہ ادا کروں اوسکو ساتھ شرطوں اور ارکان اور آداب کے اور خشوع

سالم سے یعنی پاک ہر عیب سے عقیدوں سے اور میل کرنے سے سب سے خواہشوں نفسانی کی برابر خالی ہونا سوے اللہ کے ہے۔ واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ میں موصولہ یا موصوفہ اور عائد محذوف ہے اور من زائدہ ہے یا بیانیہ اور تبعیضیہ محذوف ہی تقدیر اسکی یوں ہی اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہوں میں تجھسے ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ میں اچھی جانتا ہوں اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر میں وہ بری ہوتی ہی یہ دعا حضرت نے تعلیم امت کے لیے کی ہی کیونکہ کیا کریں والا حضرت کو سب بھلائیاں حاصل تہیں اور برائیوں سے محفوظ تہے اور گناہ آپکے اگلے پچھلے بخشے گئے تہے

۵ ع ح ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز میں بعد التحیات کے بہترین کلاموں کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقوں کا طریقہ محمد کا ہی روایت کیا اسکو نسائی نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتے نماز میں ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پہر جہکتے طرف داہنی جانب تہوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے

ف یعنی ابتدا سلام کی قبلہ رخ کرتے پہر درمیان سلام میں جہکتے داہنی طرف مائل ہوتے یہاں تک کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسا کہ پہلی روایت میں گذرا اور تمام کرنے سلام کو امام مالک کے مذہب میں ایک ہی سلام ہی بظاہر اس حدیث کے اور تینوں امام اور اور علماء قائل دو سلاموں کے ہیں واسطے اسکے کہ وارد ہوئی ہیں بہت حدیثیں اس باب میں اور تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ پکار کر کہتے تہے ایک سلام اور دوسرا آہستہ سے

۵ ح ۵ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کریں وقت سلام پہیرنے کے جواب سلام امام کیکی اور یہ کہ محبت کریں آپس میں اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم میں کا بعض کو روایت کی یہ ابوداود نے

ف نیت کریں ہم یعنی مقتدی جو سلام پہیریں نیت کریں کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہیں امام کی داہنی طرف ہوں دوسرے سلام میں نیت اسکی کریں اور جو کہ بائیں طرف ہوں پہلے

پہلے سلام میں نیت کریں اور جو کہ مقابل امام کے ہوں دونوں سلاموں میں نیت کریں اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بھی سلام سے بھیجے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیوں پر سلام کرتا ہوں اور محبت کریں آپس میں یعنی نمازیوں سے اور تمام مومنوں سے محبت کریں اور خوش خلقی سے پیش آویں آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے میں بیچ نماز کے آپس میں ایک دوسرے کی بھی نیت کریں یعنی داہنی طرف میں داہنی طرف والونکی اور بائیں طرف میں بائیں طرف والونکی نیت کر اور ہر نمازی کو دونوں سلاموں میں نیت ملائکہ کی بھی کرنی چاہیے کہ یہہ بھی حدیثوں میں آیا ہے کہا ہے بعض علماء ہمارے نے کہ یہ سنت ہے اور لوگوں نے اسکو ترک کر دیا ہے

ح ع ہ بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ باب ہے بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے

ف مراد ذکر سے عام ہے دعا ہو یا تسبیح اور اختلاف ہے اسمیں کہ مصلی بعد اون نمازوں کے کہ سنتیں ہیں کسقدر بیٹھے در مختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتوں کی یعنی بعد فرضوں کے مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوانی نے نہیں مضایقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اوسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر اراده کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اوٹھ جاتی ہے خلاف کہ تا ہو نہیں اور بیچ دیر کے ہے حمل کرنا پڑہنے کا قلیل پر اور مستحب ہے یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑہے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہے تہلیل پورا سو کرنیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سبحان ربک رب العزت آخر تک کے یہ ترجمہ ہے بعینہ عبارۃ در مختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالیں صفوں کو اور امام پیچھے یا آگے ہٹ کر ٹھہرے تا مشتبہ نہو آنیوالوں پر کہ ہنوز جماعت میں ہیں اور کوئی آنیوالا آسکی تو سمجھ کر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہو اقتدا اوسکا اور اختلاف ہے اسمیں بھی کہ افضل پہرنا دائیں طرف ہے یا بائیں طرف اور صحیح یہ ہے کہ اختیار رکہتا ہے جس طرف چاہے پہرے اور اکثر اسپر ہیں کہ بائیں طرف پہرنا بائیاں اوسکا دایاں ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کے بائیں طرف کہ حجرہ شریف ہے پہرنا افضل ہے بالاتفاق اور پہلے پڑہ لینا سنتوں معمولی کا منافی نہیں ہے اوس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعا و اوراد کا ہے حدیثوں میں واقع ہوئی ہے اور تعجیل قیام کی واسطے سنتوں کے منافی نہیں ہے پڑہنا آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی جیسکہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ پڑہے بعد از فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہیں کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتوں میں پڑہتے ہیں ٹہیک نہیں اور مخالف سنت کے ہے کیونکہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کے وارد ہوا ہے

ح ہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ

کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** اضافہ کیا ہی شارحین نے بیچ بیان کرنی مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضو

نے کہا ہی مراد تکبیر سے بیان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ آواز بلند کرنی ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز

فرض سے بیچ زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباسؓ نے کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونا نماز کو ساتھ اسکے جب سنتا تہا یہی

بخاری کی حدیث ہی پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نے حضرت کے اس جہر کو اسپر کہ تہا واسطے

تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہی بیچ ذکر کرنے بر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا

صحابہ کو ساتھ ترک کرنے چلانے کے کہ تہلیل تکبیر پکار کر کہتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ

ساتھ تمہارے ہی سنتا ہی قریب ہی ۱۲ اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیری کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس

بار یا تیس بار پڑہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایکبار یا تین بار اور بعضون نے

کہا کہ ایام منا مین تہا کہ تکبیرات تشریق کی کہتے تھے ۱۲ اور بہر تقدیر مشکل یہ ہی کہ یہ قول ابن عباسؓ کا کیا معنی رکہتا ہی کہ سلام

تمام ہونا نماز کا جانتے تہے اور تکبیر سے جانتے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ چہوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتے ہونگے اور احتمال

یہہ بہی ہی کہ جماعت مین ہوتے ہون لیکن پچہلی صف مین لڑکے ہونگے سو ہون پس پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت عائشہؓ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پہیرتے بیٹہتے مگر مقدار اوسکے

کہ کہتے یا الہی تو ہی سالم ہی سب عیبون سے اور تجہی سے ہی سلامتی یعنی بندون کی سب آفتون سے بابرکت ہی تو اے صاحب بزرگی اور

بخشش کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جن نمازون کے بعد سنتین ہین انکے سلام کے بعد نہین بیٹہتے مگر اسقدر کہ

جسمین یہہ دعا پڑہ لین اور جن نمازون کے بعد سنتین نہین ہین مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہی بیٹہنا حضرت کا ان

مین اور مستحب ہی ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا مین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا

دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہین ہی اصل اسکی حدیث سے ثابت نہین اور ایک توجیہ شیخ علی سے یہی ہی کہ ہیئت نماز

سے بیٹہتے مگر اسقدر کہ جسمین یہہ دعا پڑہین یا ہیئت تبدیل کرتے یعنی اٹہ جاتے یا منہ پہیرتے مگر اسقدر یہ مولانا الشیخ ع

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اسْتَغْفَرَ

اوسکا اوسی کے لیے ہی پادشاہت اور اوسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں باز رکھنا گناہوں سے
اور نہیں قوۃ عبادۃ پر مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہیں مگر اوسیکو اوسی کے لیے
ہی نعمت یعنے سب نعمتیں اوسی کی طرف سے ہیں اور اوسی کے لیے ہی بزرگی اور اوسی کے لیے ہی تعریف نیک
نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنے والے ہیں ہم واسطے اوسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر روایت کی
یہ مسلم نے **ف** یہ کلمہ ہی حضرت پکار کر پڑھتے تھے واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب میں
لکہا ہی کہ افضل چپکے پڑھنا ہی سب ذکر اور دعا اور سوا اسکے کے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے
ساتھ تعلیم اوسکے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو اور بعد
اسکے کہ یاد ہو لویں لوگ چپکے پڑھنا افضل ہی ٥ع ح ٥ **وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہی سعد سے یہ کہ سعد تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے ساتھ ان لفظوں کے پیچھے نماز کے یا الہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہوں
ساتھ تیرے فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے یعنے جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت کی یہ بخاری نے
ف مراد جبن سے بیان نہ جرأت کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سے یہ ہی کہ نہ نفع پہنچاوے غیر کو ساتھ
مال کے یا علم کے یا خیر خواہی دین کے وغیر ذلک اور ناکارہ عمر یہ ہی کہ عقل میں خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہو جاویں
ایسی عمر سے پناہ مانگی اسلیے کہ مقصود عمر سے یہ ہی کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی
عمر میں یہ غرض فوت ہوتی ہی ٥ع ٥ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**

عليه وسلم افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون
احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون و
تكبرون وتحمدون دبر كل صلوة ثلثا وثلثين مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرين
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا
مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه
وليس قول ابي صالح الى اخره الا عند مسلم وفي رواية للبخاري تسبحون في دبر
كل صلوة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلثا وثلثين اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اونہون نے تحقیق لیگئے دولت والے
درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضا حق اور نعمت ہمیشگی کی یعنی نعمت بہشت کی یعنی اونہون نے پا لیا وصل کیا اور لائق
بہشت کی نعمتون کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت نے کیا سبب عرض کیا فقرا نے نماز پڑھتے ہین وہ جیسے ہم نماز
پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین وہ اور نہین صدقہ دے سکتے ہم اور وہ آزاد کرتے
ہین اور نہین ہم آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کے پس انکا ثواب اونہین کو حاصل ہے اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکہلاؤن مین تمکو ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بسبب اوسکے درجے اون شخصون کے کو کہ بڑہ گئے ہین تم سے یعنی پہلے
تمہارے اسلام لائے ہین اور بڑہ جاؤ تم بسبب اوسکے اون لوگون پر کہ تمہارے پیچھے ہین یعنی ایمان نہین لائے یا پیدا ہوئے ہین اور نہ ہوگا کوئی یعنی
اغنیا مین بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوس چیز کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ یہ تسبیح پڑہا کرے اوس سے تم بہتر نہین ہوسکتے کہا
صحابہ نے کیون نہین سکہلاؤگے یا رسول اللہ تمہارے ہو کا کہا اونہون نے بہتر فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ پڑہو اور اللہ اکبر پڑہو اور الحمد للہ
پڑہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھرے فقرا مہاجرین کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا اونہون
نے کہ سنا بہائیون ہمارے نے کہ مالدار ہین اوس چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا اونہون نے مانند اوسکے یعنی پھر افضل ہی ہوئے وہ ہم سے
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور نہین قول
ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور ایک روایت بخاری کی یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑہو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ
پڑہو دس بار اور اللہ اکبر پڑہو دس بار بدلے تینتیس تینتیس کی **ف** پہلی روایت مین جو آیا ہے کہ پڑہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اوس مین
تینتیس بار یا گیارہ گیارہ بار اوس مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ تینون ملکر تینتیس بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ

أَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت پائی اور جلدی کی اونہوں نے پھرنے میں طرف مدینے کے

پس کہا ایک شخص نے ہم میں سے کہ نہ نکلا ہمنا نہیں دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد پھرنیوالے ہیں اور زیادہ ہو غنیمت میں اس فوج سے

پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پھرنے میں مراد رکھتا ہوں

میں وہ قوم کہ حاضر ہوئے نماز صبح میں پھر بیٹھے یاد کرتے ہیں اللہ کو یہانتک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہیں بہت جلدی

پھرنے میں اور زیادہ غنیمت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی

وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنے میں **ف** یعنی اون لوگونکو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہی اور

انکو ملا تھوڑی سی دیر میں بہت سا ثواب عقبے کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ما عند اللہ باق یعنی

جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کے پاس ہی باقی ہی پس یہ افضل اون غنیمت میں ہی اور ترجمہ دعہ باب

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

ف یعنی اس باب میں ذکر ہے بیان اوس چیز کے کہ نہیں جائز کرنا اوسکا نماز میں اور اوس چیز کے کہ جائز ہی نماز میں اور ذکر ہی اور مفسد اور مباحات نماز کے مذکور ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ

اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کن انکھیوں سے دیکھتے نماز مین داہنے اور بائین اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اسطرح دیکھنا اس لیے تہا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہ نماز کو باطل نہین کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیوں کے تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہی نہ کنکھیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہی ۵ صح ۵ **وَعَنْ** عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اون نے نقل کی اپنے باپ سے اون نے نقل کی دادا اپنے سے کہ دادا اونکے نے پہنچائی حدیث کہ فرمایا حضرت نے کہ چھینک اور اونگنا اور جمائی لینی نماز مین اور حیض اور قی اور نکسیر ہونی شیطان سے ہی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہ سبب ہین کہ نماز مین واقع ہون شیطان ان سے خوش ہوتا ہی ان چیزون سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہی لہذا یہ نہین منافی ہی اسکے کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اس لیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل وہی ہی کہ تین تک ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز کے ہی اور ان چیزون سے شیطان خوش اس لیے ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قراءة و حضور کا ہی اور اونگنا اور جمائی باعث کسل کے ہین اور یہ سب مخل عبادتین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کے ہین اور پہلی تین چیزون کے بعد لفظ فی الصلوة کا ذکر کر کے جدا کر دیا اونکو تین چیزون آخر سے اس لیے کہ تین چیزین آخر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کے کہ وہ مفسد نہین ۵ صح ۵ **وَعَنْ** مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہی مطرف ابن عبد اللہ ابن شخیر سے اون نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حالت یہ تہی کہ وہ نماز پڑھتے تھے

سنتی کی ہی اور شیطان اون پر ہنستا ہی ﴿۵﴾ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ وضو کری ایک تم مین پس اچہا کرے وضو اپنا پہر نکلے قصد کر کر طرف مسجد کی پس تشبیک کری درمیان انگلیوں اپنی کے اس لیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی

ف یعنی اچہا وضو کرے ساتھ آداب اور شرائط اور حضور کے اور کہا ہی علماء نی کہ توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اوسی قدر نماز میں بہی ہوگا اور تشبیک کہتے ہیں انگلیاں ایک ہاتہ کی دوسرے ہاتہ کی انگلیوں مین ڈالنے کو اس لیے کہ جبوقت نماز کے لیے جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز میں منع ہی اس لیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بہی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ نماز مین بحالت ممنوع ہی راہ مین بہی مکروہ جانی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی راہ مین ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب منعقد کیا ہی واسطے تشبیک کے مسجد مین اور اوسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکے جواز پر پس علماء نی کہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہی کہ بطریق کہیل کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کے یا ممکن ہی کہ حمل کریں اوسکو کہ پہلے نہی تہی ﴿۵﴾ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوسی حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جبتک کہ ادہر اودہر نہین دیکہتا یعنی گردن پہیر کر پہر جبکہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سے منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی

ف کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث حسن لایا ہی اور صحیح کہا ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار اوسکا ساتھ ذات بزرگ اپنی اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہی اور غیر کی طرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کسکی طرف دیکہتا ہی بہتر ہی ...

وَالْاِنْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ
والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اون کے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور ادمیون نے روایت کی یہ
بخاری نے ف سورہ والنجم مین جب حضرت آیت سجدہ کو پہنچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر
الہی کے اور مسلمانون نے بہی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت کے اور مشرکون نے اس لیے سجدہ کیا کہ اپنے
بتون کے یعنی لات وعزی اور مناة کے نام سنے یا سبب اوسکا یہ تہا کہ جب حضرت ان ایتون پر پہنچے
افرایتم اللات والعزی اخرتین آیتون تک تو شیطان نے اپنی اواز حضرت کی اواز کے مشابہ کرکر پڑہا تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہ بت مرتبہ بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نے گمان کیا
کہ حضرت نے ہمارے بتونکی تعریف کی پس خوش ہو گئے اور حضرت نے جب سجدہ کیا اونہون نے بہی کیا اور یہ جو بعض
مفسرون نے نقل کیا ہی کہ حضرت نے عیاذا باللہ ہو کے یہ الفاظ پڑہے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور
مشرکون اور جن وانس سے وہ ہین کہ حضرت پاس حاضر تہے اور یہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام ہر...
بعد تخصیص ہی ع ۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ ہمنے سجدہ کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک
مین روایت کی یہ مسلم نے ف اس مین رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین ہے
ع ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ
السَّجْدَۃَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَہٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا
لِجَبْہَتِہٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک اون کے پس سجدہ کرتے حضرت
اور ہم بہی سجدہ کرتے ساتھ اون کے پس ازدحام کرتے یہانتک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے
پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اوسپر روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی اسقدر
لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ سبب تنگی جگہ کے بعض کو اون کے ساتھ سجدہ کرنا میسر
نہ ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو اون سے یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر

بعد سلام کے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا ترمذی نے یہ روایت کی
پھر سجدے کیے جیسا کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہ بیان کی
اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثوں میں ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمد کا بھی
یہی ہے اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ درود اور دعا کہ التحیات میں آتے ہیں اور
تشہد میں پڑھے کہ پہلے سجدے سے ہے یا دوسرے میں پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد
میں پڑھے اور ہدایہ میں کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض شروح ہدایہ کے میں لکھا ہے کہ صواب یہ ہے کہ اول میں پڑھے اور طحاوی نے
کہا کہ دونوں میں پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کہیں خوب احتیاط ہے کذا فی فتاوی قاضی خان ٥

ع ح ٥ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھ کر یعنی اور قعدہ پہلا بھول جاوے پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو لیں چاہیے کہ بیٹھ جاوے
اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے

ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ کھڑا ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ
ہے کہ اگر قریب بیٹھنے کے ہے سو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب قیام کے ہو تو نہ بیٹھے اور قریب بیٹھنے کے اوسکو
کہتے ہیں کہ نیچے کا بدن سیدھا نہ ہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت
میں ایک روایت ابی یوسف سے ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشائخ بخارا نے اور ظاہر مذہب یہ ہے کہ جب تک پورا
کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث ہے پس اگر پہلے لوٹ
ہونے کے بیٹھ جاوے گا تو سجدہ نہیں آوے گا اور کھڑا ہو جاوے گا تو آوے گا اور بعد سیدھے ہونے کے بیٹھے نہیں اگر
بیٹھ جاوے گا تو نماز ٹوٹ جاوے گی ٥ ح ع ٥

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ ... ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ

قول ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ میں اسطرح مذکور ہی کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز
میں پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اوسمیں کی ادا ہو جاتا ہی یا نیت کی پس سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی سجدہ
قراءۃ کا جبکہ نہ پیچھے ہوں بعد اوسکے تین آیتیں اور تین اینمیں پڑھا ہیں خلاف ہی پس اگر پڑہیں بعد اوسکے تین
زیادہ پس ضروری ہی سجدہ کرنا واسطے اوسکے قصدا اور نہیں ادا ہوتا ساتھ رکوع کے اور ساتھ سجدہ نماز کے اور
سجدہ جو نماز میں لازم ہوا خارج نماز کے نہ کیا جاوے ۵ ع ح ۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ
نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ بزرگی دیگئی ہی سورہ
حج سبب اسکے کہ اسمیں ہیں دو سجدے فرمایا کہ ہاں اور جو سجدے نکرے وہ دونوں نہیں پڑے اون دونوں
آیتوں سجدے کی کو روایت کی ہے ابو داود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں ہی اسناد
اسکی قوی اور مصابیح میں یہ الفاظ ہیں پس نہ پڑے اس سورۃ کو جیسا کہ کتاب شرح السنہ میں ہی
ف پس نہ پڑے اون دونوں آیتوں سجدے کی کو تا کہ گنہگار ہو سبب ترک سجدے کے سجدہ
مستوجب ہوا یعنی پس حق پڑھنے والے کی سبب تلاوت اوسکی کے اور کرے سجود کا حق تلاوت [illegible]
جبکہ سجود ادا نہ کرے ضایع کرے گا پس اولی ہی ترک تلاوت کا اس لیے کہ سجدہ واجب ہی لیکن گنہگار ہو گا سبب
ترک اوسکے کے اور ایک نسخہ صحیح میں بجا فلا یقرأهما فلم یقرأهما ہی یعنی جس نے اسکے سجدے نکیے گویا دونوں
آیتیں ہی نہ پڑہیں اس لیے کہ حمل کیا اونہیں اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظم رح کے نزدیک واجب نہیں ۱۵
ہیں کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اس لیے کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکے ساتھ مذکور ہی اور یہ حدیث ضعیف
ہی جیسا کہ ترمذی نے کہا لیس اسنادہ بالقوی ۵ ح ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلُ
السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا
نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق پڑھی حضرت نے الم تنزیل السجدہ

آنحضرت سے مطلق سجدہ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے ہی آیا ہی اور یہ دعا بہی روایت کی گئی ہی رب انی
ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سبحان ربی الاعلی پڑہنا سجدہ تلاوت مین کفایت کرتا
ہی لیکن اسمین شبہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑہنا اونکا اولی ہی ٥ ح ع ٥ و

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ
فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا
عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا
مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ
عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا
مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا
رسول اللہ دیکہا مینے اپنے تئین آج کی رات اوس حال مین کہ مین سوتا تہا گویا کہ مین نماز پڑہتا ہون پیچہے ایک
درخت کے پس سجدہ کیا مینے یعنی سجدہ تلاوت کا پس سجدہ کیا درخت نے واسطے سجدے میرے کے
پس سنا مینے درخت کو کہ کہتا تہا یا اللہ لکہہ میرے لیے اس سجدے کے سبب نزدیک اپنے ثواب اور دور کر
مجہ سے سبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجہ سے جیسا قبول کیا
تونے اوسکو اپنے بندے یعنی داود سے کہا ابن عباس نے پس پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ
کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑہنے اس دعا کے اور وقت پڑہنے کے پس سجدہ کیا پس سنا مینے اونکو کہ وہ کہتے تہے
مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تہی اونکو اوس شخص نے یعنی کہنے درخت کے روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیے یہ الفاظ وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ظاہر یہ ہی کہ وہ آیت سجدے کی جو سورہ ص مین
ہی پڑہی ہوگی اور حضرت نے بہی وہی آیت پڑہی یا سورہ سجدہ پڑہی ٥ ع ٥ الفصل

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی سورہ نجم پس سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون لوگون نے کہ تہے ساتہہ اون کے مگر ایک بوڑہا تہا قریش مین سے لی اوس نے مٹہی کنکریون سے یا مٹی سے پس اوٹہایا اوسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہی مجکو یہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکہا مین نے اوسکو بعد اسکے پیچہے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین کہ وہ بوڑہا امیہ بن خلف تہا

ف اوس نے ازراہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکے کے پہلے کا ہی ۵

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داود نے یعنی بیچ قضیہ کے کہ سورہ ص مین اون سے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم سجدہ واسطے شکرگذاری قبول توبہ اونکی کے روایت کی یہ نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہ باب ہی بیچ بیان اون وقتون کے کہ منع کی گئی ہی نماز اون مین

ف یہ شامل ہی تینون وقتونکو کہ حرام ہی نماز اونمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استواء یعنی ٹہیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اون وقتونکو کہ نماز نفل اونمین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہمارے مذہب مین شامل ہی فرض اور نفل کو پہلے تین وقتونمین جائز نہین ادا نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہین جائز ہی نماز جنازہ کی اور سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہووے اونہین وقتونمین اور جائز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیہ سجدہ کی انہین وقتونمین لیکن اولی تاخیر ہی اوسکی ان وقتوں سے اور جائز ہین یہ دونو

اور ذکر اتفاقا جائز ہے جابری اور سہم کہتے ہیں کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہی نماز سے ان وقتوں میں طلوع اور درمیان سینگوں شیطان کے یعنے دونوں جانبوں سر اوسکیکے کہ کھڑا رہتا ہی سامنی آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونو جانبوں سر اوسکیکے پس ہووے سجدہ آفتاب پرستوں کا اسوقت میں نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اونکے ساتھ نہووے

ع ہ وعن عقبة بن عامر قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا تین وقت ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑھیں ہم اونمیں یا دفن کریں ہم اونمیں مردوں اپنے کو یعنے نماز جنازہ کی پڑھیں یا دفن ہر وقت جاہری وقت نکلنے آفتاب کے یہاں تک کہ بلند ہووے اور اوسوقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب اور اوسوقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہاں تک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے وعن ابي سعيد ن الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے نماز صبح کے یہاں تلک کہ بلند ہو آفتاب یعنے بقدر نیزہ کے اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہاں تلک کہ غایب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری مسلم نے **ف** مراد نفی کمال نماز کی ہی اس سے کہ ان دو وقتوں میں نماز مکروہ ہی نہ حرام ہ ح ہ وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرني عن الصلوة فقال صل صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوة فان حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها

تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال فقلت يا نبي الله فالوضوء
حدثني عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إلا
خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم إذا غسل وجهه كما أمره الله إلا
خرت خطايا وجهه من أطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه إلى المرفقين إلا
خرت خطايا يديه من أنامله مع الماء ثم يمسح رأسه إلا خرت خطايا رأسه
من أطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه إلى الكعبين إلا خرت خطايا رجليه
من أنامله مع الماء فإن هو قام فصلى فحمد الله وأثنى عليه ومجده بالذي هو
له أهل وفرغ قلبه لله إلا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته أمه رواه
مسلم اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس ایا مین بہی مدینہ مین
پس داخل ہوا حضرت کے پاس پس کہا مینے خبر دو مجکو وقت نمازون کے پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پہر بندرہ نماز سے
جسوقت کہ نکلے افتاب یہان تک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق افتاب نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دونو سینگون شیطان کے
اور اوسوقت سجدہ کرتے ہین اوسکو کافر یعنی افتاب پرست پہر نماز پڑہ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اوسوقت کی مشہود ہی یعنی گواہی دیے
ہین فرشتے مصلی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اوسمین فرشتے یہان تک کہ چڑہ جاوے سایہ نیزہ برابر اور نہ پڑے زمین پر یعنی ٹہیک دوپہر ہو
جاوے پہر بندرہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اوسوقت جہونکی جاتی ہی دوزخ پس جسوقت کہ پہرے سایہ پس نماز پڑہ یعنی ظہر اور جو چاہے تو
نوافل اسلیے کہ نماز حاضر کیگئی ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے یہان تک کہ پڑہے تو نماز عصر کی پہر بندرہ نماز سے یہان تک کہ غروب ہو
افتاب پس تحقیق افتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونو سینگون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتے ہین طرف اوسکے کافر
کہا عمرو بن عبسہ نے کہا مینے اے نبی اللہ پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی فرمایا نہین تم مین سے کوئی شخص کہ
نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنی بعد دہونے ہاتہون کے اور بسم اللہ کہکے اور نیت کرکے اور ناک مین پانی
ڈالے پہر جہاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکے یعنی چہرے کے اندر اور منہ اوسکے اور نتہنون اوسکے
کے پہر جسوقت دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے مگر کہ گرتے ہین گناہ چہرہ اوسکے کنارون ڈاڑہی
اوسکی سے ساتہہ پانی کے پہر دہوتا ہی دونو ہاتہہ اپنے کہنیون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونو ہاتہون اوسکے کے
پورون اوسکی سے ساتہہ پانی کے پہر مسح کرتا ہی سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہین گناہ سر اوسکے طرفون بالون

روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ف حال دو رکعتوں کا کہ بعد عصر کے پڑھے حضرت نے یہ ہے جو کہ بعد ظہر کے تھیں وہ دونوں رہ گئی تھیں

پڑھتے تھے باوجودیکہ منع ہی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اسکا کیا تھا لیکن سبب یہ بات حضرت عائشہ سے پوچھی اونہوں نے جواب حضرت

ام سلمہ کا اسلئے دیا کہ وہ خوب جانتی ہیں کہ تحقیق اسکو کیا تھا پھر کریب پاس ام سلمہ کے تینوں صحابیوں یا تینوں صاحبوں نے بھیجا اور ان دونوں

یہ احوال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام اونکو پہنچایا اور منع کرتے تھے ان دونوں رکعتوں سے بعد عصر کے

دو رکعتوں سے مراد اونکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل منع کرتے تھے اوسکے ضمن میں نہی انکی بھی تھی یا بالخصوص ان سے منع کیا ہو

اور کہا اے بیٹی ابی امیہ کی یعنی حضرت نے لونڈی سے فرمایا کہ ام سلمہ سے اوسکے سوال کا یہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکر فرمایا اور

ابو امیہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تھا احکام شریعت کی اور روایت کرنا

خلق کو مقدم ہی نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتیں معمولی ہوں اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہوں

قضا کی جاویں انکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ میں ہی اور حنفیہ کے نزدیک اوسکے وقت میں پڑھے نہ غیر وقت میں اور تاویل

اسمین وہ یہ کرتے ہیں کہ شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنتیں شروع کی ہوں اور بسبب ضرورت تعلیم لوگوں کے توڑ دی ہوں اس سبب سے قضا

انکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو ثابت ہی معلوم ہوا کہ حضرت نے بعد عصر کے سنتیں ظہر کی پڑھیں سبب

شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت ہمیشہ یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت

عائشہ سے صحیح بخاری میں آیا ہی کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ لے گیا حضرت کو اوس عالم میں ترک نکیں حضرت نے دو رکعتیں بعد عصر کی

یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسی طرح کئی روایتیں آئی ہیں اس باب میں اسکا کیا جواب ہے سو جواب اسکا یہ ہی کہ حدیثوں

صحیح سے ثابت ہوا ہی کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہی اور جمہور علما بھی اسپر ہیں اور حضرت عمر رض منع کرتے تھے اس

اور مارتے تھے اسپر پس یہ خصائص حضرت کے سے تھا امت کو درست نہیں جیسا کہ روزہ وصال کے رکھتے تھے اور

لوگوں کو منع فرماتے تھے

ح ع ٥ الفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ

استنجے اور اوسکے کیے لکڑی ہو ۵ ع ۵ وعن عبد الله بن ارقم قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء
رواه الترمذي وروى مالك وابوداود والنسائي نحوه اور روایت ہے عبد اللہ بن ارقم سے
کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے جب قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ
ابتدا کرے ساتھ پاخانے کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابوداود اور نسائی نے
مانند اسکے وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا يحل لاحد
ان يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل ذلك فقد خانهم
ولا ينظر في قعر بيت قبل ان يستاذن فان فعل ذلك فقد خانهم ولا يصلي وهو حقن
حتى يتخفف رواه ابوداود وللترمذي نحوه اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہیں حلال واسطے کسیکے یہ کہ کرے اونکو نہ امام ہووے کسی قوم کا پس خاص کرے ذات
اپنی کو ساتھ دعا کے بدون اونکے یعنی بدون شریک کرنے اونکے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اوسنے اونکی اور نہ نظر کرے اندر
گھر کسیکے پہلے اسسے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑھے اور وہ روکتے ہیں کہ بند کیے ہوئے پاخانہ پیشاب کو
یہانتک کہ ہلکا ہووے یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابوداود نے اور ترمذی نے مانند اسکے وعن جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤخروا الصلوة لطعام ولا لغيره رواه في شرح السنة
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اوسکے وقت سے واسطے کھانیکے اور نہ واسطے
غیر اوسکے روایت کی یہ شرح السنہ میں ف اوپر جو گذرا ہے کہ کھانا پہلے کھا لیا کرو اور نماز بعد پڑھے اور یہاں فرمایا
کہ نماز کو تاخیر واسطے طعام وغیرہ کے نکرے تو یہ محمول ہے اسپر کہ تاخیر کرنے میں وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہے کہ تاخیر
نکرے اور وہ حکم اوس صورت میں ہے کہ وقت فراخ ہو اور کھانا حاضر ہو اور خواہش ہو اوسکی تو جب چاہیے کہ پہلے کھاوے
پس تعارض نہ باقی رہا دونو حدیثوں میں ۵ ح ۵

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الله بن مسعود قال لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلوة الا منافق قد علم نفاقه
او مريض ان كان المريض ليمشي بين رجلين حتى ياتي الصلوة وقال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلوة

فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ

عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى

وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ

لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ

ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً

وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ

مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي

الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تحقیق دیکھا ہے اپنے تئیں اور اور صحابہ کو

اوس حال میں کہ نہیں پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اوسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ

بھی نہیں باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد میں آنیکی نہ رکھتا وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ لیا جاتا اور میانہ

دو شخصونکے یہان تک کہ آتا نماز میں اور کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق

طریقوں ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی یعنی جماعت سے اوس مسجد میں کہ اذان دی جاتی ہو اوسمیں اور ایک روایت میں یوں ہے

کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے کل کو پورا مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے پانچوں

نمازوں پر اوس جگہ کہ اذان دی جاوے واسطے انکے یعنی جماعت سے اور اگر پس تحقیق اللہ تعالی نے مقرر کیے واسطے نبی تمہارے

طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازیں پانچوں جماعت سے پڑھنی طریقوں ہدایت کے سے ہیں اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو گے گھروں میں

یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا گھر میں البتہ چھوڑو گے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑو گے تم سنت نبی

اپنے کی البتہ گمراہ ہو گے اور نہیں کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی واجبات اور آداب اوسکے پھر قصد کرے طرف

مسجد کے ان مساجد میں سے مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اوسکو

اوس قدم کے سبب ایک درجہ اور دور کرتا ہے اوس سے بسبب اوسکے ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا ہے ہمنے اپنے تئیں اور صحابہ کو اوس

حالت میں کہ نہیں پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایک کہ معلوم تھا نفاق اوسکا اور تحقیق تھا آدمی کہ لایا جاتا تھا نماز میں اوس

حالت میں کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیوں کے یعنی نہایت ضعف سے یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف میں روایت کی

مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طریقے ہدایت کے پر عمل کرنا اوسپر موجب جنت اور پیچھے رہنا [illegible] قرب گمراہی [illegible]

باری تعالیٰ کا ہو افعال حضرت کے دو طرح کے ہیں ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے تھے تو بطریق عادت کے

کرتے اونکو سنن زوائد کہتے ہیں اور جو بطریق عبادت کرتے اونکو سنن ہدیٰ کہتے ہیں پھر سنن ہدیٰ کی دو قسمیں ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ

سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرت نے بطریق مواظبت کے کیں یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ بغیر مواظبت اور تاکید ہی کی اور یہاں سنن ہدیٰ سے

سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہیں او نکے بھی یہ منافی نہیں اسلیے کہ واجب بھی سنن ہدیٰ میں داخل ہی انتہیٰ

اور روایت ہی انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کے کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہی کہ سنا اللہ کے پکارنیوالے کو کہ پکارتا ہی

طرف نماز کے پس جواب نہ دیا اوسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنیکے

جماعت کے مسجد میں اور یہ جو کہا کہ جب کہ نماز پڑھتا ہی پیچھے رہنے والا ہی مراد یہ ایک شخص تہا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تہا ٥

ع ح ٥ وسولانا ٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ

مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتیں گہروں میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا

برپا کرنیکا نماز عشا کا اور حکم کرتا میں جوانوں اپنے کو کہ جلاتے اوس چیز کو کہ گہروں میں ہی ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے **ف**

یعنے عورتیں اور بچے گہر میں ہوتیں اور اون پر جماعت واجب نہیں اگر یہ گہر ونمیں نہوتیں تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنیکا اور صحابہ کو

کہتا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اونکو اور اونکے اسباب کو جلا دیں اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہی کہ

جسکی سزا یہ ہوی کہ حضرت نے ارادہ اوسکے جلانیکا کیا ٥ ع ح ٥ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاهُ

اَحْمَدُ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے

نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑہے روایت کی یہ احمد نے **ف** یہ نہی ہمارے مذہب میں اوسکے لیے ہی کہ وہ شخص

منتظم نہو کسی کی جماعت کا جیسے کہ امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ چکا ہی تو نکلنا مکروہ نہیں

مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کرے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہو جاوے تا متہم ہووے ساتھ ترک جماعت کے اور اور

نمازوں میں شریک نہو جاوے ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ

فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی شعثا سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے بعد اسکے کہ اذان دیگئی اوسمیں پس کہا ابو ہریرہ نے اس شخص نے

تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم کی درود اللہ کا اوپر ان کے اور سلام روایت کی ہے مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَ
هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ٥ اور روایت ہے عثمان بن عفان رضی سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اوسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر
آنیکا پس وہ منافق ہے روایت کی ہے ابن ماجہ نے ف یعنی گنہگاری اسکے سبب ترک کرنا جماعت کے مانند منافق کے ہوا ٥ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا
صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا جسنے سنی اذان پس نجواب دیا اوسکو پس نہیں ہے نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اوسکے مگر عذر سے یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور
ہوئے اگر اوسکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضایقہ نہیں روایت کی ہے دارقطنی نے ف پس نجواب دیا یعنی زبان سے جواب نہ دیا اور
مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ
مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا
وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ
تحقیق مدینے میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں ہوں اندھا پس پاتے ہو میرے لیے رخصت جماعت میں نہ آنے کی
فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہاں فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی یعنی چھوڑ جانے کی
کی روایت کی ہے ابو داود و نسائی نے ف یعنی سنتا ہے تو آ فرتک یعنی اذان تو سنتا ہے ان کلموں کو خاص
اسی لیے ذکر کیا کہ انہیں سے معنے طلب کے ہیں ٥ ع ٥ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا
اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا آئے مجھ پر ابو درداء یعنی خاوند اور وہ غصے میں تھے پس کہا میں نے کس چیز نے
غصے میں ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا ہوں امر امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر یہ کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جماعت
سے یعنی اور باتوں سے تو اسکو بھی ترک کرتے ہیں روایت کی ہے بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ

اَبِی حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمٰنَ بْنَ اَبِی حَثْمَۃَ فِی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا
اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ
اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ
صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن
ابی حثمہ سے کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان
سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفا کے کہ ام سلیمان کی ماں ان کی تھی پس کہا عمر نے واسطے اوسکے نہیں دیکھا میں نے سلیمان کو نماز صبح
میں پس کہا ماں سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری بیچ نماز پڑھنے کے پس غلبہ کیا آنکھوں اوسکی نے یعنی نیند آگئی پس کہا حضرت عمر نے
البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں بہتر ہے طرف میری قیام کرنے میرے سے رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے ص ح ہ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَۃٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَۃَ اور
روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اون سے جماعت ہے روایت کی یہ ابن
ماجہ نے ف یعنی اگر دو آدمی ہوویں اور ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے ص ح ہ وَعَنْ
بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ
حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ
عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بلال بن عبد اللہ بن عمر سے اون نے نقل کیا باپ اپنے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتوں کو اون کے حصے سے مسجدوں سے جبکہ پروانگی مانگیں تم سے مسجد کے جانے کی یعنی جب چاہیں مسجد میں جانا تو منع نہ کرو اونکو
ملنا حصہ اونکا افضل کرتے ہیں وہ مسجد میں نماز یعنی مسجد میں جاویں پس کہا بلال نے قسم اللہ کی البتہ منع کریں گے ہم اونکو پس کہا اوسکو
عبد اللہ نے کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کریں گے ہم اونکو اور بیچ روایت سالم کے روایت
کیا اون نے باپ سے کہا پھر متوجہ ہوئے بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اوسکو برا کہنا نہیں سنا میں نے اونکو برا کہا ہوا اوسکو مانند اوسکے کبھی
اور کہا کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم اللہ کی البتہ منع کریں گے ہم اونکو روایت کی یہ مسلم نے

منا یہ ہی کہ صفونکو اپ سیدہا اور برابر کرنیکے کہ تیر ونکو اونکے سیدہا کرسکین اور بعضونے کہا ہی کہ یہ عبارت محمول فلسفہ پر ہی یعنی پس ہو گئے گویا برابر کرتے اونکو ساتھ تیر وںکے اور حاصل الحر جملہ کا معنی یہ بیان کیا ہی کہ ادب ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا یعنی اگر نہ اطاعت کرو گے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر مین تو یہ پہنچاوے گا طرف اختلاف قلوب کے یعنی باعث ہوگا کدورت کا یہ سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمہارے کے یعنی پس واقع ہوگی درمیان تمہارے عداوۃ ظاہر کی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ٥ ح ٥ ع ٥ و عن انسٍ قال اُقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظھری رواہ البخاری وفی المتفق علیہ قال اتموا الصفوف فانی اراکم من وراء ظھری اور روایت ہی انس سے کہ کہا قایم کی گئی نماز پس متوجہ ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدہی کرو اپنی صفونکو اور ملیں نزدیک کرتے رہو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے یعنی نماز کی حالت مین یعنی مکاشفہ سے مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہون روایت کی یہ بخاری نے اور صحیح بخاری مسلم میں ہی کہ کہا پورا کرو صفونکو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے ف پورا کرو صفونکو یعنی جبتک پہلی صف پوری نہو دوسری صف نہ قایم کرو ٥ ع ٥ و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ متفق علیہ الا ان عند مسلم من تمام الصلوۃ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفونکو اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفونکا تمام کرنے نماز سے ہی روایت کی یہ بخاری مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من تمام الصلوۃ کا ہی ف یعنی قیام الدین جو آیا ہی اقیموا الصلوۃ مین یعنی پڑہو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس شامل برابر کرنا صفونکا ہی اوسمین بھی ٥ ع ٥ و عن ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پہیرتے ہمارے مونڈہون پر نماز مین یعنی ہموار کرتے اور فرماتے برابر رہو اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہو جاوینگے دل تمہارے چاہئے کہ متصل ہون میرے

صاحب بلوغ کے اور عقل کے پہر وہ لوگ کہ قریب ہین رتبہ مین پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے
دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکہو ورنہ ہو لوینگے
اختلاف تمہارے دلون کا تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہی کہ سرایت کرتی ہی
مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کی کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ ہندسہ ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسیطرح باطن کی
ظاہر مین اب آگے ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کہڑے ہون صاحب بلوغ کے اور عقل کے تا یاد
کرین کیفیت نماز کی اور احکام اوسکے اور پہنچادین امت کو پہر دوسری صف مین وہ کہ قریب اون کے ہین یعنی لڑکے اور
جو کہ قریب بلوغ کے ہین کہ اونکو مراہق کہتے ہین پہر تیسری صف مین وہ کہ قریب اونکے ہین یعنی خنثے کہ علامت
نر و مادہ دونو کی رکہتے ہین اور بعد اونکے صف عورتون کی کہڑی رہے وہ نہین ذکر کی اس لیے کہ متعین ہی کہ بعد اونکے وہی
ہین اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر
نہین کرتے ٥ ع ح ٥ **وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا واياكم وهيشات
الاسواق رواه مسلم** اور روایت ہی عبد الله بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے چاہیے
کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور
کرنے بازار والون کے سے یعنی مسجد مین شور مانند غوغا بازار والون کے مکروہ ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** تین بار فرمایا یعنی
الحدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کے چار ہوئے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی
نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ٥ ح ٥ **وعن ابی سعید الخدری قال رای رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی اصحابه تاخرا فقال لهم تقدموا واتموا بی ولیاتم بكم من بعدكم
لا يزال قوم يتاخرون حتى يؤخرهم الله رواه مسلم** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا
دیکہی حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے یارون اپنے مین تاخیر پس فرمایا واسطے اون کے آگے ہو اور اقتدا کرو میرا اور
چاہیے کہ اقتدا کرین ساتہ تمہارے وہ کہ ہون بعد تمہارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہان تک کہ پیچہے ڈالیگا
اونکو الله یعنی فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یارون مین تاخیر یعنی دیکہا کہ پہلی صف سے پیچہے ہٹے جاتے
ہین اونکو فرمایا کہ آگے بڑہو اور پہلی صف مین کہڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی میرے مقتدی کرتا ہو افعال میرے

پیچھے دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کریں کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں اسلئے کہ صف پچھلی کی متابعت اگلوں کی کرتی ہے یعنی افعال انکے دیکھتے ہیں اور اسیطرح وہ بھی کرتے ہیں پس متابعت باعتبار ظاہر کے ہی اور حقیقت میں سب تابع امام ہی کے ہیں ۵ ع

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہیں حلقے حلقے بنائے ہوئے پس فرمایا کیا ہی واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تمکو جماعتیں الگ الگ یعنی یوں نہ بیٹھنا چاہئے کہ علامت نااتفاقی کی ہی پہر نکلے ہمپر یعنی اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہیں صف باندہتے تم یعنی نمازمیں مانند صف فرشتونکے نزدیک پروردگار اپنے یعنی جگہ بندگی کیلئے کہڑے ہوتے ہیں پس کہا ہمنے اے رسول خدا اور کسطرح صف باندہتے ہیں فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہیں پہلی صفونکو اور ملکر کہڑے ہوتے ہیں صف میں روایت کیا یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردونکی پہلی صف ہے اور بدترین صف مردونکی پچھلی اور بہترین صف عورتونکی پچھلی صف اور بدترین صف عورتونکی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے

ف مراد بہتر سے کثرۃ ثواب کی ہی یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردونکی پہلی صف بہتر اسلئے ہوتی ہے کہ امام سے نزدیک ہوتی ہے اور پچھلی بری اسلئے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہے اور عورتونکی پچھلی صف بہتر اسلئے کہ مردوں سے دور ہوتی ہے اور عورتونکی اول صف بری اسلئے ہوتی ہے کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلئے کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں پس مردونکو اول صف کی رغبت کرنی چاہئے اور عورتونکو پچھلی صف کی ۵ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکہو صفیں اپنی یعنی اپسمیں خوب بہر کر کہڑا ہوا کرو اور نزدیکی کرو درمیان صفونکے یعنی دو صفوں میں فاصلہ زیادہ نہ ہو کہ ایک صف بیچ میں اور کہڑی ہو سکے اور برابر رکہو گردنیں یعنی کوئی تم میں بلند جگہ پر نہ کہڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کہڑا ہو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں تحقیق میں دیکھتا ہوں

شیطان کو کر داخل ہوتا ہے بیچ شگافوں صفوں کے گویا وہ بچہ بکری کا ہے روایت کیا یہ ابوداؤد نے وعنه
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ
مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
الله علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اوسکو کہ نزدیک ہے اوسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف میں روایت کی
یہ ابوداؤد نے وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْاُولٰى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ
مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تھا رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق الله اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہیں اون لوگوں پر کہ قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے اور نہیں کوئی قدم بہت محبوب
طرف الله کے اوس قدم سے جو چلے اور ملاوے ساتھہ اوسکے صف کو یعنی اگر صف میں جگہ خالی رہ گئی ہو وہاں جا کھڑا ہووے روایت کی یہ
ابوداؤد نے ف قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتھہ فضیلت
دوسری صف کے بھی کہ بعد صف اول کے اوسکو بھی فضیلت ہے اور صفوں پر کہ بعد اوسکے ہیں ٥ ح ٥ وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ
الصُّفُوفِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ تحقیق الله
اور فرشتے اوسکے رحمت بھیجتے ہیں اوپر داہنی طرف والے صفوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف لکہا ہے علماء نے کہ کھڑا رہنا
داہنی طرف امام کے اگرچہ دور ہووے امام سے افضل ہے کھڑا ہونے سے بائیں طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر بائیں طرف خالی ہو تو اوسکے بھی
فضیلت بائیں طرف کھڑا رہنا واسطے رعایت دونوں طرف کے ہو ٥ ع ٥ ح ٥ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا
كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم برابر کرتے تھے یعنی
یا زبان سے ہماری صفوں کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے پس جب برابر ہوتے ہم تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اِعْتَدِلُوا سَوُّوا
صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اِعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا
رسول خدا صلی الله علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنی سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے

کو دیکہا اور کہڑے ہوئے چبوترہ پر نماز پڑہتے اور مقتدی پیچہے تہے اوس پس آگے بڑہے حذیفہ بیچ صف سے پس پکڑا دونوں ہاتھ عمار کے پیچہے لوٹ کہینچا اونکو پیچہے تک اوتر کر برابر مقتدیوں کے کہڑے ہوں پس مطابقت کی حذیفہ کی عمار نے یہان تلک کہ اوتارا اونکو حذیفہ نے چبوترہ سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے اوس کے حذیفہ نے کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جبکہ امام ہوا آدمی ایک قوم کا پس کہڑا ہوا وس جگہ بلند ہو جگہ مقتدیوں کی سے یا فرمایا مانند اوسکے کہا عمار نے اسی لئے اتباع کیا مینے تمہارا جسوقت کہ پکڑے تمنے ہاتہ میرے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** کہڑے ہوئے چبوترے پر یعنے اکیلے کہڑے ہوئے پس اگر کہڑا ہووے امام ساتہہ بعضے مقتدیوں کے بلند جگہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی اونچے پر ہوں اور امام اکیلا نیچے کہڑا ہو تو اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ نہین مکروہ اس لئے کہ نہین مشابہت ہوتی ہے ساتہہ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کہڑا کرتے ہین امام کو اونچی جگہ پر پس وہ منع ہی اونکی مشابہت سے اور ظاہر روایت مین یہ بہی مکروہ ہی اس لئے کہ اس مین حقارت امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کہ جس پر اکیلے کہڑے رہنا امام کو مکروہ ہی مقدار اوسکی کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ بقدر قد آدم کے اور بعضون نے کہا بقدر ذراع کے ہو اور فتوے اسی پر ہی کذا فی شرح المنیۃ اور نماز پڑہتے تہے عمار نماز پڑہ کر کہڑے ہوئے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہی اور یا مانند اوسکے یعنے حذیفہ کو لفظ حضرت کے بعینہ یاد نہ تہے اس لئے یہ کہا کہ یہی لفظ فرماتے تہے یا مانند اسکے اور اخیر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسئلہ عمار جانتے تہے اور حیرت ہے کہ سنا تہا پس یہان اعتراض وارد ہوتا کیا کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا یہ ہی کہ شاید عمار یہ بہول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا اونکو

وعن سهل بن سعد الساعدي أنه سئل من أي شيء المنبر فقال هو من أثل الغابة عمله فلان مولى فلانة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة وكبر وقام الناس خلفه فقرأ وركع وركع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقرى فسجد على الأرض ثم عاد إلى المنبر ثم قرأ ثم ركع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقرى حتى سجد بالأرض هذا لفظ البخاري وفي المتفق عليه نحوه وقال في آخره فلما فرغ أقبل على الناس فقال أيها الناس إنما صنعت هذا لتأتموا بي ولتعلموا صلاتي اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچہے گئے کس چیز سے بنا تہا منبر آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تہا جہاؤ بنہ کے بن یا غابہ کا وسکو فلانے شخص نے کہ آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تہا بنایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کے اور کہڑے ہوئے اوسپر رسول خدا صلے الله علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور

أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ
سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي
سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يُؤُمَّنَّ
الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ روایت ہی ابی مسعود رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا
جو اونمین اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام وارکان نماز کے اگرچہ
تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا اونکا سنت کو یعنی احکام
نماز اور مسائل اوسکیکو بعد اسکے کہ خوب پڑھ سکے قراءۃ مسنونہ پس اگر ہون سنت کے جاننے مین اور قراءۃ مین برابر پس امامت کرے
وہ کہ پہلا ہو اونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلے ہجرۃ کرکر مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قراءۃ اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے
بڑا اونکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکے اور نہ بیٹھے گہر اوسکیکے بیچ مسند اوسکیکے مگر ساتھ حکم اوسکے
روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی اور نہ امامت کرے کوئی کسیکی بیچ گہر اوسکے کے یعنی اگرچہ یہ افضل ہو
اوس سے مگر ساتھ اذن اوسکیکے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا ہو وہ بڑا
فقیہ ہوتا تہا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہے کہ اونکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر
اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہی کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہی بڑے قاری پر اس لیے کہ
احتیاج قراءۃ کی ایک رکن مین ہی اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر اونکا جواب
دیتے ہین کہ اوس زمانہ مین اقرا اعلم تہے اس لیے کہ وہ سیکھتے تہے قران ساتہ احکام اسکی سب سے مقدم کیا ہے
کو حدیث مین اور ہمارے زمانے مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابو بکر سے نماز پڑہوائی کہ وہ اعلم تہے باوجودیکہ قاری اور تہے
کہا ابن ملک نے کہ ہجرۃ منقطع ہی اسکے دن پس معتبر رکہی جاتی ہے ہجرۃ معنوی یعنی ہجرۃ معاصی اسی سبب سے بعد
علما اور قراء کے پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوئے لیکن علما نے لکہا ہی کہ اگر
سن مین بہی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہون اچہے چہرہ والا اونکا
امامت کرے پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف نسب والا امامت کرے پہر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین
یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکے او

جکہ ہین کروہ مالک ہو اوسکا جبکہ دوسری روایت ہین ایا ہی فی الحبس یعنی نکر امامت ہین حاکم مریا تائب پر کہ وہ انکے نائب
ہین ہی مثل امام اور خلفاء اور حاکمون اونکے خصوصا عیدون اور جمعون مین اور یہی نکر امام حی پر اور صاحب خانہ پر
مگر ساتہ اذن اونکے اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہی پست کرنے امر سلطنت کا اور آپکے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور
خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطے دفع ان چیزون کے منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوسکی شرف
وفضل کے حجاج کے پیچہے نماز پڑہتے تہے کہ بے شبہ ظالم وفاسق تہا ۵ ع ۵ ح ۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ
اَقْرَؤُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی
پس امام ہو اونکا ایک اونمین کا اور بہت حقدار ہی اونکا ساتہ امامت کے اچہا پڑہا ہوا اونکا روایت کی یہ مسلم نے **ف**
قید تین آدمیونکی اسمین اتفاقی ہی اس سے کم وزیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکہتے تہے علم دین پہلے پڑہنے قرآن کے اور جو کہ بعد اونکے ہوئے
سیکہتے تہے قرآن چہوٹی عمر مین پہلے سیکہنے علم دین کے پس نہین تہا کوئی ایسا کہ ہو قاری مگر کہ وہ فقیہ ہوتا تہا اونکے نزدیک پس اعتبار کر
فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتہ امر صلوٰۃ کے پس بڑا علم رکہنے والا معاملات کا نہین ہی اولے ساتہ امامت کے اچہے قاری سے
۵ ع ۵ وَذَکَرَ حَدِیْثَ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کیا شیخ نے
حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچہے باب فضیلت اذان کی ہی یعنی مصابیح مین یہان مذکور تہی اور ہمنے وہان ذکر کی
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاؤُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دین تمہارے لیے اچہے تمہارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑہے ہوئے ہون
تم مین روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** محافظت اوقات نماز وروزے کی موذن کے ہاتہ ہوتی ہی اور
اذان بلند جگہہ پر کہتا ہی لوگونکے گہر وغیر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز وروزہ کی
بہی کریگا اور نظر نا محرم سے بہی بچاویگا ۵ ع ۵ وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ
الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ
فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ

لا أصلي بكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم
وليؤمهم رجل منهم رواه ابوداود والترمذي والنسائي الا انه اقتصر على لفظ النبي
صلى الله عليه وسلم اور روایت ہے ابی عطیہ عقیلی تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی انصاری ملاقات
کرتے ہیں ہماری طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنے حدیثیں حضرت کی بیان کرتا اور اور باتیں کرتا پس ایک دن وقت نماز کا آیا
تھا ابوعطیہ نے پس کہا ہمنے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالک نے واسطے ہمارے کہ آگے کرو کسی شخص کو اپنے میں سے کہ نماز
پڑھاوے تمکو اور خبر دونگا میں تمکو کہ کیوں نہیں نماز پڑھاتا میں تمکو سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص
کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس امامت کرے اونکی اور چاہیے کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص اونہیں میں سے روایت کی یہ ابوداود
اور ترمذی اور نسائی نے لیکن نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنے اوسنے لفظ حضرت ہی
کی حدیث نقل کی ہے نہ زیادہ آخر تک اور قصہ مالک کے آنیکا مسجد میں اور انکار کرنا امامت سے نہیں ذکر کیا اور مالک نے
باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنے کے ظاہر حدیث پر ع ۵ وعن انس قال استخلف
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداود
اور روایت ہے انس سے کہا خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرین لوگونکی
اور وہ اندھے تھے روایت کی یہ ابوداود نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے امامت اندھے
کی بلا کراہت اور روایتیں فقہیہ بھی ہمارے مذہب میں آئی ہیں کہ اگر اندھا ہوشیار قوم کا ہو جائز ہے امامت
اوسکی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہے پس وہ اولی ہے کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور
اسیطرح ہے کتاب اشباہ والنظائر میں ع ۵ ح وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلثة لا تجاوز صلوتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت
وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذي و
حديث غريب اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں
بلند ہوتی نماز اونکی کانوں اونکے سے یعنے ایک تو غلام بھاگا ہوا مالک اپنے سے یہاں تک کہ پھر آوے اپنے طرف مالک
اپنے کے دوسری وہ عورت کہ رات گذاری ہو اس حالت میں کہ خاوند اوسکا ہو اوس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام
ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ رکھتے ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف غلام

استنجا اور تصرف مالکانہ بھی مکروہ ہے ساتھ اسکے ۵ ح ۵ و سول ۱۱ ۵ وعن سلامة بنت الحر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے سلامہ بیٹی حر کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں قیامت کے سے ہے یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد کے امامت کو نہیں پاوینگے امام کو کہ نماز پڑہاوے اونکو روایت کی یہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے غلبہ جہل اور فسق سے آخر زمانہ میں کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لایق امامت کے نہیں ہونیگا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی ایک دوسریکو کہیگا کہ تو پڑہا میں لایق امامت کے نہیں وہ کہیگا تو پڑہا میں لایق اسکے نہیں بسبب کہ اپنے سے افضل کو امام کرے اور اپنے سے امامت دفع کرے اسلئے وہ اسمیں داخل نہیں کیونکہ دوسریکو افضل جانکر دفع کرتا ہے ۵ ع ۵

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلوة واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلوة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابو داود نے **ف** جہاد واجب ہے یعنے فرض عین ہے بعضی صورتمیں اور فرض کفایہ ہے بعضی صورتوں میں اور امامت فاسق کی جائز ہے اگر فسق اوسکا حد کفر کو نہ پہنچے لیکن مکروہ ہے اور پیچھے اسکے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نکرنی چاہئے اور نماز جنازہ پر واجب ہے یعنے فرض کفایہ ہے ۵ ع ۵ ح ۵

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمرو بن سلمة قال كنا بماء ممر الناس يمر بنا الركبان نسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل فيقولون يزعم ان الله ارسله اوحى اليه اوحى اليه كذا فكنت احفظ ذلك الكلام فكانما يغرى في صدري وكانت العرب تلوم باسلامهم الفتح فيقولون اتركوه وقومه فانه ان ظهر عليهم فهو نبي صادق فلما كانت وقعة الفتح بادر كل قوم باسلامهم وبدر ابي قومي باسلامهم فلما قدم قال جئتكم والله من عند النبي حقا فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فاذا حضرت

حضرت الصلوة فليؤذن احدكم فليؤمكم اكثركم قرانا فنظروا فلم يكن احد اكثر قرانا مني
لما كنت اتلقى من الركبان فقدموني بين ايديهم وانا ابن ست او سبع سنين وكانت
علي بردة كنت اذا سجدت تقلصت عني فقالت امراة من الحي الا تغطون عنا است
قاريكم فاشتروا فقطعوا لي قميصا فما فرحت بشيء فرحي بذلك القميص رواه البخاري روایت

ہی عمرو بن سلمہ سے کہا بیٹے ہم رہتے تھے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذرگاہ لوگوں کا گذرتے تھے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہی واسطے لوگوں
کیا ہی واسطے لوگوں کے یعنی دین اسلام کیسا نکلا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے
لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہ کہ اللہ نے بھیجا ہی اوسکو وحی کی ہی طرف اوسکے وحی کی ہی طرف اوسکے ایسا یعنی قران عظیم کہ پڑھتے
تھے اوسکو قافلہ والے پس تھا میں یاد کرتا تھا اوس کلام کو یعنی قران کو پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو کہ بیان کرتے پس گویا کہ چسپ
جاتا وہ کلام میرے سینہ میں یعنی خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنی سوا حضرت کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام انیکے فتح ہونیکے مکہ کا
پس کہتے تھے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگے پس کہتے چھوڑ دو اوسکو ساتھ قوم اوسکی کے قریش میں پس تحقیق وہ اگر غالب ہوں
اپنی قوم پر اور فتح کریں مکہ کو پس وہ نبی سچے ہیں یہی امر ہے کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ اونپر بغیر معجزہ کے متصور نہیں پس جبکہ
ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے ساتھ اسلام انیکے اور جلدی کی اسلام لانے میں باپ میرے نے قوم میری سے پس جبکہ سفر سے پھر کر آیا باپ
کہا یعنی قوم سے آیا ہوں میں تمہارے پاس قسم ہے اللہ کی نزدیک نبی برحق کیطرف سے صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نے پڑھو نماز
ایسی ایسی وقت میں اور نماز ایسی فلانی وقت میں یعنی کیفیت نماز کی اور اوقات اوسکے بیان فرمائے پس جبکہ آوے وقت
نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم میں سے زیادہ جاننے والا تمہارا قران کو پس دیکھا قوم نے یعنی تامل کیا بیچ
مقرر کرنیکے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قران کو مجھسے اسلئے کہ تھا میں سیکھتا قران قافلہ والوں سے پس امام کیا اونہوں
نے مجھکو آگے اور میں تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر رہتا میں جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے
بدن سے یعنی اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم میں سے کیا نہیں ڈھانکتے تم ہم سے ستر ملاح امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا
پس بنایا میرے لئے کرتا پس خوش ہوا میں کسی چیز کے ساتھ مانند خوشی اپنی کے ساتھ اوس کرتے کے روایت کی یہ بخاری نے ف.
سلمہ ساتھ زبر لام کے ہیں مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہی اور اختلاف کیا علما نے کہ عمرو بن سلمہ
بھی آئے باپ کے ساتھ حضرت پاس حاضر ہوا تھا یا نہیں اور اسی سبب سے اختلاف ہی بیچ صحبت اوسکی کے کہ صحابی ہی یا نہیں
ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہیں گیا اپنے باپ کے ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت

لڑکے کی اور اون سب نے امامت لڑکے کی جمعہ میں دو قول ہیں ایک جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ
نہیں جائز ہے اور اختلاف کیا ہے علماء حنفیہ نے نفل میں بعض جائز کہتے ہیں مشائخ بلخ اور اسی پر عمل و فتاوی ہے مصر اور شام
میں بھی عمل اسی پر ہے اور منع کیا ہے اوسکو عمر اور ... نے اور اسی پر عمل ہے علماء ماوراء النہر کا کہا بیہقی نے شرح کنز میں کہ دلیل
پکڑی ہے شافعی نے اسپر کہ اقتداء لڑکے کی جائز ہے ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فقد موقوف امر تک اور ہمارے نزدیک نہیں جائز
ہے بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہیں واجب ہوئی اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہے
کہ نہ امامت کرے لڑکا یہاں تک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہے کہ لڑکا نفل پڑھتا ہے لہذا نہیں جائز ہے اقتداء اوسکا
کرے فرض پڑھنے والا اور امامت عمرو کی نہیں تھی ساتھ فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگوں نے اپنے اجتہاد سے اوسکو امام
کیا تھا اس لئے کہ اوسنے قرآن سیکھا تھا قافلہ سے اور عجب بات فقیہ سے یہ ہے کہ نہیں پکڑتے ہیں دلیل ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور اور
بڑے بڑے صحابہ کے قول کو اور دلیل پکڑتے ہیں لڑکے کے فعل کو رواہ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَ
فِيهِمْ عُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا جب آئے
مہاجرین پہلے مدینہ میں امام اونکے تھے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور اونمیں تھے حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت
کی یہ بخاری نے ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریوں میں گنے جاتے تھے چنانچہ
حضرت نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو چار سے اونمیں ایک اونکو بھی کہا اور وجہ اونکے امام ہونیکی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ
کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہوگی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ
أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں
کہ نہیں بلند ہوتی واسطے اونکے نماز اونکی اوپر سر اونکے ایک بالشت یعنی قبول نہیں ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو
قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہوں یعنی امور دین میں اور دوسری وہ عورت کہ رات کاٹے اور
خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنے حق اوسکے اور تیسرے وہ دو بھائی ہوں آپس میں ناخوش
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف ہوں آپس میں ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کا یعنی سلام کلام وغیرہ

باب ما على الامام

باب ہی اوس چیز کا کہ لازم ہی امام پر بیچ رعایت کے مقتدیوں کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم صلوة من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه

روایت ہی انس سے کہا نہیں نماز پڑھی مینے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور بہت پوری نماز حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق تھے حضرت البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز ڈر سے اسکے کہ تشویش میں پڑے ماں اوسکی روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے

ف معنے اول جملہ حدیث کے یہ ہیں کہ آنحضرت کی سبک نماز تھی باوجود تمام وکمال کے اور مراد سبک سے یہ ہی کہ قراۃ اور تسبیحات حد سے زیادہ نہ پڑہتے تھے اور قراۃ میں مد وشد بے محل نکرتے بلکہ قراۃ اونکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرت کی قراۃ میں کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگوں کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قراۃ سبک ہوتی اور رکوع وسجود اور تعدیل ارکان وغیرہ میں نقصان نہ تھا اور ہمارے مذہب میں یہ ہی کہ نہیں لایق ہی امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہوں لوگ اسلئے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانے کا ہی لوگوں کو اور یہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہوں لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہیں کہ زیادہ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قراۃ میں اور تسبیح میں واسطے ملال آدمیوں کے اور معنے اخیر جملہ کے یہ ہیں کہ تشویش میں پڑے ماں اوسکی اور جاتا رہے ذوق اور حضور نماز کا سبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز میں شریک ہونیکا اور وہ رکوع میں ہو تو جایز ہی اوسکو یہ کہ انتظار کرے اوسکا رکوع میں تاکہ وہ پالیوے رکعت اور بعضوں نے مکروہ کہا ہی اسکو اور کہا کہ خوف رکھتا ہوں میں کہ ہووے یہ شرک انتہی مذہب امام مالک کا یہی ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے آنیوالے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈنے اللہ تعالی کے ساتھ رکوع اسکے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اسپر بڑے گناہ کا ولیکن کافر نہیں ہوتا سبب اسکے اسلیے کہ نہیں نیت کی ہی اوسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اگر نہیں پہچانتا ہی امام انیوالیکو تو نہیں مضائقہ ہی یہ کہ طویل کرے رکوع کو اور صحیح یہ ہی کہ ترک کرے اسکا اور یہی اگرچہ طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالی کے اور نہ خلجان ہو اوسکے دل میں کسی چیز کا سوا قرب اللہ تعالی کے پس نہیں مضائقہ ہی اور اسمیں شک نہیں ہی کہ اسحالت کا [illegible] نازک ہی اور اس مسئلہ کا لقب کیا ہی مسئلہ الریا پس احتیاط اسمیں اولی ہی کذا فی شرح المنیۃ

ح ٥ع٥ وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لادخل في الصلوة
وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من
بكائه رواه البخاري اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل
ہوتا ہوں بیچ نماز کے اور میں ارادہ کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پس سنتا ہوں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے
سبب اوس چیز کے کہ جانتا ہوں میں شدۃ فکر ماں اوسکی کی سبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف
فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء متفق
عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگوں کو
پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اس لیے کہ اونمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف بھی اصل خلقت میں اور بوڑھا اور جس وقت کہ نماز پڑھے
ایک تمہارا واسطے اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف اور اکیلا طول
کرے جسقدر چاہے اور اسیطرح جب لوگ حضور قلب کے والے ہوں کہ درازگی سے گھبراتے نہوں اور نہوا اونمیں کوئی ذکر
کیے گئے میں تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے ٥ع٥ وعن قيس بن ابي حازم قال اخبرني ابو
مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل
فلان مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا
منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف
والكبير وذا الحاجة متفق عليه اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک
شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے فلانے شخص کے کہ لمبی پڑھاتا ہے نماز ہمکو پس
نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کے کہ سخت غصہ میں ہوں اوس سے اوس دن پھر فرمایا تحقیق
تم میں بعضے نفرت دلانے والے ہیں یعنی لوگوں کو جماعت سے سبب طول کرنے نماز کے پس جو کوئی تم میں نماز پڑھاوے لوگوں کو پس چاہیے کہ
ہلکی پڑھاوے اس واسطے کہ اونمیں ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری مسلم نے وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلون لكم فان اصابوا فلكم وان اخطأوا فلكم
وعليهم رواه البخاري وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

اور جس وقت کہ گزار امام نماز حال برخلاف اسکے ہی کہ لوگوں کو نماز پڑھانے میں تطویل نہایت درازی ہو اتی ہیں اور جب اکیلے پڑھیں تو کفایت اور صبر کرتے ہیں کہ جس میں نماز درست ہو جاوے ح ۵ ع ۵ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے

سورت کی یعنی پڑھتے ف ان دونوں باتوں میں ظاہر میں منافات ہی جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ حضرت کی قرات میں خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتیں تھوڑے زمانہ میں پڑھ لیتے تھے اور کو یہ بات نہیں حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نہ رہی

۵ ع ۵ بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

باب بیچ بیان اوس چیز کے کہ لازم ہی مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتداء نماز سے شریک امام کے ساتھ نہیں ہوا پیچھے آنکر ملا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا انہوں نے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سمع اللہ واسطے اوس شخص کے کہ تعریف کی اوس کی نہ جھکاتا کوئی پیٹھ اپنی یہانتک کہ رکھتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سر رکوع سے اوٹھا کر حضرت کے ساتھ ہی سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرت سر رکھ لیتے زمین پر تب ہم بھی سجدے میں جاتے کہا مظہر نے کہ اسمیں دلالت ہی اسپر کہ سنت یہی ہی مقتدی کو کہ افعال صلوۃ کے اسکے بعد کرے کہ فعال امام ادا کر سکے اور اگر اتنی دیر نہ کرے تو بھی جایز ہی مگر بیچ تکبیر احرام کے ضروری ہی کہ صبر کرے یہانتک کہ فارغ ہووے امام تکبیر سے اپنے اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہی یعنی فعل امام کا مقتدی بھی ساتھ اوسکے کرتا جاوے یہانتک کہ اگر اوٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اوٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لازم ہی یہ کہ عود کرے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہیں ہونگے ح ۵ ع ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ

ہو کر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اوٹھاوے سر رکوع سے پس اوٹھاؤ اور جب
... اور جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر پس نماز پڑھو بیٹھ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے
پس یہ جو نماز بیٹھ کر پڑھی تھی حضرت نے بیچ مرض پہلے کے ہے پہر نماز پڑھی پیچھے اوسکے بیچ مرض الموت کے بعد انتقال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھ کر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھے اونکے کھڑے ہو کر نہیں حکم کیا اونکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوا اسکے نہیں کہ عمل
کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جو آخر ہو پیچھلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا یہ لفظ بخاری کے ہیں
اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں پس خلاف نکرو امام پر اور
جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو ف حمیدی جو مذکور ہوا شیخ ہی بخاری کا جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ
جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں اونکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ع ہ وعن عائشة قالت

لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا
اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ
حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا
يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ سخت بیمار ہوئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبردار کرنے اونکو ساتھ نماز کے پس فرمایا حکم کرو ابوبکر کو یہ کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پس نماز پڑھائی
ابوبکر صدیق نے ان دنوں میں سترہ نمازیں پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی بیچ طبیعت اپنی کے تخفیف
پس کھڑے ہوئے چلتے تھے درمیان دو شخصوں کے کندہوں پر ہاتھ رکھے اور پاؤں حضرت کے گھسٹتے تھے زمین میں سبب ناطاقتی
یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں پس جب سنی ابوبکر نے آہٹ حضرت کی شروع کیا پیچھے ہٹنا تاکہ حضرت اپنی جگہ کھڑے
ہوویں پس اشارت کی طرف ابوبکر کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹ پیچھے پس آئے حضرت
یہاں تک کہ بیٹھے بائیں طرف ابوبکر صدیق کے پس تھے ابوبکر نماز پڑھتے کھڑے ہو کر اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و

٥ع٥ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئتم الی الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شیئا ومن ادرک رکعة فقد ادرک الصلوة رواه ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت آؤ تم طرف نماز کے اور ہم سجدہ میں ہوں پس سجدہ کرو اور نہ حساب میں رکھو اوسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اوسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے سجدہ میں امام کے ساتھ ہو جاوے لیکن اوس رکعت کو کہ جسمیں شریک ہوئے ہو نکو کچھ یعنے جیسے رکوع میں شریک ہوئے وہ رکعت تو گنی جاتی ہی اور سجدہ میں شریک ہوئے سے رکعت نہیں ہاتھ لگتی اور اوسکے مابعد کی عبارۃ کے علمانے دو معنے کہے ہیں ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہی اور صلوۃ سے رکعت یعنے جسنے امام کو رکوع میں پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت میں محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اوسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز باجماعت کا اور فضیلت اوسکی ٥ح٥

وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی لله اربعین یوما فی جماعة یدرک التکبیرة الاولی کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت میں اس طرح سے کہ پاوے تکبیر اولے لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے دو خلاصیاں ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پاوے تکبیر اولے یعنے وقت تکبیر تحریمہ کے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علمانے لکھا ہی کہ امام کے ساتھ دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم میں ہی اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنے امن میں رکھتا ہی اللہ دنیا میں اس سے کہ عمل کرے منافقوں کے سے یعنے ریا اور کسل نمازمیں اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کے عملونکی اور آخرت میں امن دیگا اوس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اوسکے منافق اور گواہی دیجاویگی اوسکے لیے کہ یہ منافق نہیں ہی یعنے اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہیں نماز میں سستی سے ہوتے ہیں کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکے ہوا کہ نماز میں پہلے سے آموجود ہوا اور تکبیر اولے میں شریک ہوا ٥ع٥

٥ح٥ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله تعالی مثل اجر من صلاها

وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا پھر گیا نماز کو اور

قصور ہو گیا پھر گیا یعنے مسجد میں پس پایا لوگوں کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہیں دیا اسکو اللہ تعالی نے مانند ثواب اس شخص کے کہ

نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت میں کم نہیں کرتا یہ ثواب دینا اوسکو ثوابوں انکے سے کچھ روایت کی یہ ابو داود و نسائی نے

ف یعنے اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیوں کے ثوابمیں کم ہو کر نہیں ملا کہ اونکے ثوابمیں کمی ہو جاوے بلکہ اوسکو جو یہ

اجر ملا تو اسکی نیت کا بدلا پایا اور اونکے ثواب اور جو پہر کر گئے اور یہ ثواب جب پاوے گا کہ قصداً حاضر ہونے میں قصور نکیا ہو

بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پہر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہیں پاویگا ٥ ع ٥ و

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ للہ دیوے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ

اوسکے روایت کی یہ ابو داود و ترمذی نے ف یعنے للہ دیوے اسکے احسان کرے اسپر کہ اسکے ساتھ نماز پڑھنا تا حاصل ہو اسکو

ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو للہ دیا اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کسیکو اچھی راہ بتانے سے اور باعث ہونے سے اوسکو

ثواب للہ دینیکا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اسکا نام صدقہ اسلئے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اسپر جیسے حصے

ثواب کے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازوں کا

ثواب ملتا ہے ٥ ع ٥ الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ

فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ

فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ

يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ

لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ

وَكُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ رواہ

مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی بسر بن محجن سے اون نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ تحقیق وے ایک

مجلس میں تہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کی پس کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

پہر نماز پڑہی اور پہرے اور محجن بیٹہے رہے جگہ اپنی بیچ پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کس چیز نے منع کیا تجکو یہہ کہ نماز پڑہے تو ساتہ لوگون کے کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ تہا میں مسلمان

یارسول اللہ ولیکن تہا مین کہ تحقیق نماز پڑہی تہی مین بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت اوے تو مسجد میں اور نماز پڑہ چکا ہو یعنے اپنے گہر مین پہر قایم کیجاوے نماز پس نماز پڑہ ساتہ لوگون کے

اگرچہ ہو تو نماز پڑہ چکا ہو روایت کی یہہ مالک اور نسائی نے **وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ**

سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي

الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ

سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ

مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سے تہا بیشک اوسنے پوچہا

ابو ایوب انصاری سے کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنے بیچ گہر اپنے کے نماز پہر اتا ہی مسجد مین اور پڑہی جاتی

ہی نماز پس کہا پڑہتا ہون مین نماز ساتہ اونکے پس پاتا ہون بیچ دل اپنے مین ایک چیز اس سے یعنے خدشہ اور شبہ

دلمین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنے سے کہ ایا بہتر ہی میرے لئے یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچہا ہے ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرمایا پس واسطے اوسکے نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہہ مالک ابو داود نے **ف** یعنے دوبارہ پڑہنے سے

ثواب فضیلت جماعت کا ہاتہ لگتی ہی اس سے دلمین شبہ لاوے ۵ **وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ**

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ

مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا

فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ

تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسَبُ اَنْ

قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ

ن ہی ف بلاط نام ایک جگہ کا ہی مدینہ منورہ مین کہ امیر المؤمنین حضرت عمر نے مسجد کے باہر بنائی تھی لوگون کے
واسطے کہ اگر باتین واہی کرنی منظور ہون وہان بیٹھکر کرین یعنے مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید
ابن عمر نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انہین نماز دوبارہ نہین پڑھی جاتی اس سے فرمایا
اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق ان حدیثون مین یہ ہی کہ یہ
حدیث اوس شخص کے حق مین ہی کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین اوسکے حق مین ہین کہ اکیلے پڑھ چکا ہو یا
کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سے یہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنے اگر دوسری نفل جانکر پڑھو مضائقہ نہین
تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنے ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہی کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو
شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہی اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہی بنظر او
اونہون نے بعضی نمازونکو خاص کر لیا ہی کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث اسمین ہی تخصیص کی

ع ح ٥ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ
أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سے کہ
کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا ان دونونکو ساتھ امام کے پس نہ پڑھے ان دونو کو
روایت کی یہ مالک نے ف یہ مؤید ہی مذہب امام مالک رح کی کہ اونکے نزدیک ان دو نمازونکا اعادہ نہین ہی اور نماز
نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہی اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازونکا جائز ہی اور اسمین اشارہ ہی اس طرف کہ پہلی نماز جماعت
سے پڑھی ہو یعنے اوسکا یہ حکم ہی اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہو تو بطریق اولے اعادہ نکرنا چاہئے ع ح ٥ بَابُ
السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا باب ہی بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنے بزرگیون انکے کی ف یعنے
وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دوامًا تین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنے جنپر حضرت نے مداومت کی
اور دوسری غیر رواتب یعنے جنپر مداومت نہین کی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہئے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب
اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین یعنے معنے انکے ایک ہی ہین یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے انکے کرنیکو
نکرنے پر اگرچہ بعض سنتین مؤکد ہین بعض سے ع ح ٥ ع ٥ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ
أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ

يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه
ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في
المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء الآخرة فأرسل النبي
صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر بأن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا
يا عمر صل بالناس فقال له عمر أنت أحق بذلك فصلى أبو بكر تلك الأيام ثم إن النبي
صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة وخرج بين رجلين أحدهما العباس لصلوة
الظهر وأبو بكر يصلي بالناس فلما رآه أبو بكر ذهب ليتأخر فأومأ إليه النبي صلى
الله عليه وسلم بأن لا يتأخر قال أجلساني إلى جنبه فأجلساه إلى جنب أبي بكر و
النبي صلى الله عليه وسلم قاعد وقال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس
فقلت له ألا أعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فما أنكر منه شيئا غير أنه قال أسمت لك
الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي متفق عليه روایت ہے عبید اللہ

بن عبد اللہ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس پس کہا میں نے کیا نہیں حدیث کرتیں تم مجھکو حال بیماری رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کہ نماز کو تشریف لاتے تھے کہا حضرت عائشہ نے کہ ہاں بہت بیمار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے پس کہا ہم نے کہ نہیں یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہیں تمہارا فرمایا کہ
رکھو میرے لئے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہ نے پس رکھا ہم نے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش
ہوئے حضرت پھر ہوشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگوں نے کہا ہم نے نہیں نمازی منتظر ہیں آپ کے اے رسول خدا
فرمایا رکھو میرے لئے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہو
حضرت پھر ہوشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہم نے نہیں وہ منتظر ہیں آپ کے یا رسول اللہ فرمایا رکھو
میرے لئے پانی لگن میں پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہوشیار ہوئے
فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہم نے نہیں وہ منتظر ہیں آپ کے یا رسول اللہ اور لوگ سر جھکائے ہوئے تھے مسجد میں منتظر

اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابوبکر صدیق کے ساتھ اس مضمون کے

کہ نماز پڑہاویں لوگونکو پس آیا اونکے پاس بھیجا ہوا پہنچا ہوا آنحضرت کا پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمکو

یہ کہ نماز پڑہاؤ لوگونکو پس کہا ابوبکر نے اور تھے وہ مرد نرم دل اے عمر نماز پڑہاؤ تم لوگونکو یعنے مین متحمل حضرت کی

جگہ کہڑے رہنے کا نہین ہونگا تم پڑہاؤ پس کہا واسطے اونکے عمر نے تمہین لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑہائی ابوبکر

نے اون دنونمین یعنے ایام مرض مین گذشتہ نمازین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے مین تخفیف

اور نکلے حضرت نماز ظہر کے لیے تکیہ کیے ہوئے درمیان دو شخصونکے کہ ایک اون دونون مین سے عباس تہے اور ابوبکر نماز

پڑہاتے تہے لوگونکو جب دیکہا حضرتکو ابوبکر نے ارادہ کیا کہ پیچہے ہٹین پس اشارہ کی طرف اونکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

کہ پیچہے نہ ہٹین پس فرمایا اون دونون شخصونکو بٹہادو مجکو طرف پہلو اونکیکے پس بٹہادیا اونکو طرف پہلو ابوبکر کے اور

نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اور کہا عبیداللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا مین عبداللہ ابن عباس

کے پاس پس کہا مینے واسطے اونکے کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہارے وہ حدیث کہ بیان کی مجہے عائشہ نے بیماری رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباس نے کہ ہان بیان کر پس بیان کی مینے روبرو اونکے حدیث عائشہ کی پس انکار

کیا ابن عباس نے اوسمین سے کچہ سوا اسکے کہ اونہون نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہ نے واسطے تیرے اوس شخص کا

کہ تہے ساتہ عباس کے کہا مینے نہین کہا ابن عباس نے کہ وہ علی ہے یہ روایت کی ہے بخاری نے اور مسلم نے ف حضرت

عائشہ نے دوسری طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب تہا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تہا مثل عباس کے ایک طرف مین بلکہ

نوبت بہ نوبت بدلتے جاتے تہے کبہی حضرت علی کبہی اسامہ یا فضل بن عباس اسی لیے اور روایت مین ایسا ہی کہ

کہا عائشہ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تہا اہل بیت سے تا شامل ہو سبہونکو بطریق احتمال کے واللہ اعلم

ه ح ه وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ تہے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی

رہ گئی پڑہنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اوس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے ف یعنے جسنے سورہ

فاتحہ نماز مین نہ پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب اوس سے رہ گیا پس ثواب اوسکی نماز کا ناقص ہی اور اس

حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہیں ه ع ه ح ه وعن

نے کہا ہے کہ قول وہی لا نافلہ غیر محفوظ ہے حدیث جابر میں ۵ ع ۵ مرجحہ یہ خلاصہ انکی شرح ہے نہیں لک
ہے جو کہا جائے اور ان دیا گیا اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھے درست ہے یا نہیں اسمیں جو اختلاف کیا ہے
انہوں نے باب القراءة فی الصلوة کی پہلی فصل یعنی بیچ حدیث جابر کے مفصل ذکر ہو چکا ہے ۵ الفصل
الثانی فصل دوسری عن یزید بن الاسود قال شهدت مع النبی صلی الله
علیه وسلم حجته فصلیت معه صلوة الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوته
وانحرف اذا هو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معه قال علی بهما فجیئ بهما ترعد فرائصهما
فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول الله انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال
فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة فصلیا معهم فانها لکما
نافلة رواه الترمذی وابو داود والنسائی روایت ہے یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے یعنی حجۃ الوداع میں پس نماز پڑھی میں نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف میں پس
جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہاں آنحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ نماز پڑھی نہ
انہوں نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں
انکا یعنی حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ تحقیق
تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانوں اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جس وقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد
کو دو مسجد جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے لیے نفل ہے روایت کی یہ ترمذی ابو داود
نسائی نے ف یعنی یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہو گی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے
۵ ح ۵ الفصل الثالث فصل تیسری عن بسر بن محجن عن ابیه انه
کان فی مجلس مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذن بالصلوة فقام
رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسه فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منعك ان تصلی مع الناس الست
برجل مسلم فقال بلی یا رسول الله ولکنی کنت قد صلیت فی اهلی
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئت المسجد

آئے ہیں ولیکن ساتھ دو سلام کے اور شاید کہ حضرت گھر میں چار رکعتیں پڑھتے ہونگے ازواج مطہرات نے دیکھکر وہ روایت کیا
جب مسجد میں آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اوسکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور ایسا ابن عمر صحیح کو
اوس وقت کی سنتیں پڑھنی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کیں ہ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے اونہیں سے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنی مسجد میں یہانتک کہ پھرتے یعنی طرف گھر
اپنے کے پس پڑھتے دو رکعتیں گھر اپنے میں روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف کہا ابن ملک
جمعہ کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہے بموجب ایک قول کے کہ سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہے اور گھر میں پڑھتے تھے اس لیے کہ نوافل گھر میں
پڑھنے افضل ہیں اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اوسکے چار اور ایک روایت
میں بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہیں چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے ہ ع ہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ
شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ
ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ
فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے سوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نفلوں
اونکی کا پس کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر میں پہلے ظہر کے چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں
کے یعنی فرض ظہر پھر داخل ہوتے یعنی گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی
گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشاء کی اور داخل ہوتے گھر میرے میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں
اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی تہجد کی نو رکعت اونمیں وتر بھی ہوتے اور نماز پڑھتے راتکو دیر تک کھڑا ہوکر اور راتکو دیر تک بیٹھے
اور جب پڑھتے کھڑے ہوکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوسی حالت پر کہ کھڑے ہوتے اور جس وقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے اور

پھر لیٹتے اور جسوقت نمودار ہوتی فجر پڑھتے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداود نے پھر لیٹتے یہانتک کہ آتا انکے پاس بلانے والا
لوگوں کو نماز فجر کی ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ سنتیں گہر میں پڑہنی مستحب ہیں اور اونمیں قراءت بھی ہلکی ہے ایک رکعت
رکعت اور حضرت کی نماز شب میں روایتیں مختلف آئی ہیں سات بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی
اور کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوسی حالت پر کہ کہڑے ہوتے تھے انتقال کرتے رکوع و سجود میں
حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع و سجود بیٹھکر کرتے ہوں اور جب بیٹھکر پڑھتے رکوع و سجود بھی اوسی حالت میں کرتے اور اس صورتمیں
رکوع سجود کرنا ہوتا ہے بھی ایسا ہی یعنے قراءۃ پڑھتے بیٹھکر پھر کہڑے ہوتے اور تھوڑی سی قراءۃ پڑھتے پھر رکوع و سجود کرتے پس
اسطرح پڑہنی نماز حضرت کی یا تمام کہڑے یا تمام بیٹھے یا قراءۃ بیٹھکر پڑھتے بعد ازاں کہڑے ہوتے اور رکوع سجود کرتے اور اسطرح
نہ تھی کہ قراءۃ کہڑے ہوکر پڑھیں اور پھر بیٹھکر رکوع و سجود کریں ٥ ح ٥ ع ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں سے سخت
محافظت اور مداومت کرتے جیسے محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف
یعنے سنتیں فجر کی سب سے زیادہ موکد تہیں کہ سفر اور حضر میں اونکو حضرت نہ چہوڑتے اور فقہ کی کتابوں میں لکہا ہے
کہ بغیر عذر کے اونکو بیٹھکر پڑھنا درست نہیں ٥ ح ٥ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت فجر کی بہتر ہیں دنیا اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے روایت کی یہ مسلم نے ف
یعنے دنیا اور دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوس سے یہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمیں بخل کرے اور
راہ دین میں خرچ نکرے اوسمیں اچہا ہی کیا ہے کہ اوس سے اونکو بہتر کہیں اور لکہا ہے علما نے کہ سب سے زیادہ موکد سنتیں
فجر کی ہیں اور بعد اوسکے سنتیں مغرب کی اور بعد اوسکے سنتیں ظہر کے بعد کی اور بعد اوسکے سنتیں عشا کی اور بعد ان سب کے
سنتیں ظہر کے پہلے کی ٥ ح ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ
سُنَّةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض
مغرب کے یعنے دو رکعتیں فرمایا تیسری بار میں جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ کریں اوسکو لوگ

کی سنت روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتیں اور تیسری
بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہ اس لیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ سمجھیں نہایت یہ کہ مستحب ہیں اور اکثر فقہا
منع کرتے ہیں انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ فصل اول کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کی بیچ بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ
تعالی صح ۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ
الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ اور روایت
مسلم کے یہ ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اوسکے چار رکعت **الفصل
الثانی** فصل دوسری عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى
النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ام حبیبہ سے
کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنے مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کے پہلے
ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اوسکو اللہ اگ پر یعنے مطلق یا ہمیشہ نہیں اگ میں رہنے کا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو
داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت میں ایسا ہی ہے کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے بعد لیکن ساتھ دو سلام کے
اور کلام شیخ کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوائے انکے ظاہر یہ ہے کہ یہ چار سوا اون دو کے ہیں کذا ذکرہ الشیخ
اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دو رکعت اس میں سے موکدہ ہیں اور دو مستحب پس اولی یہ ہے کہ پڑھی جاویں ساتھ دو سلام کے صح ۵
وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ
الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پہلے ظہر کے کہ نہیں اونمیں
سلام بیچ انکے یعنے افضل یہ ہے کہ آخر ہی کو سلام پھیرے درمیان میں سلام نہ پھیرے کھولے جاتے ہیں واسطے انکے دروازے آسمان کے روایت
کی یہ ابو داود وابن ماجہ نے ف یعنے قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتے ہیں سبب اونکے انوار رحمت کے
اور اس میں یہ خلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتیں راتبہ ظہر کی ہیں یا سوا انکے کہ پہلے اونکے پڑھی جاتی ہیں جنکو نماز

سنتیں مغرب کی مسجد میں ادا کرے کسی سبب سے جو مانع نہیں ہوتے ہیں اور بے قصور گناہ گار ہوتا ہے اور جمہور اس پر ہیں کہ گنہگار
نہیں ہوتا اور اعراض سنتوں سے کرنے والا اور واجب ہے یعنی بنا پر کہ یہیں کہا ہے کہ اگر کہا مغرب کی سنتیں مسجد میں ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد جانے
گھر کے شغل میں پھنس جانا کہ مانع ہو کا سنت پڑھنے سے تو مسجد میں ادا کرے اور اگر یہ ڈر نہیں ہے افضل یہی ہے کہ گھر میں جاکر
پڑھے ع ح ہ وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل
القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اہل المسجد رواہ ابو داؤد اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قراءۃ کو دونوں رکعتوں میں پیچھے مغرب کے
یہاں تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں مغرب کی حضرت
مسجد میں پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب پر عذر پر کہ گھر میں جانے سے مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر تر یہ ہی
کہ حمل کیا جاوے یہاں جواز پر یعنی اس لئے پڑھیں کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز ہوں یہاں بھی یا اعتکاف میں پڑھی ہوں
اور احتمال ہے کہ گھر میں پڑھی ہوں اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سنتیں
پڑھتے دیکھا ہو اور بیان کیا اور سنا کیا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ نماز کی قراءۃ کیا جی کبھی ہوئی ہو اس لیے کہ ثابت ہوا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں میں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے ح ع ہ وعن مکحول یبلغ
بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم
رکعتین وفی روایۃ اربع رکعات رفعت صلوتہ فی علیین مرسلا اور روایت ہے
مکحول تابعی سے کہ پہنچاتا ہے اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی بات بولنے کلام دنیا دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں بلند کی جاتی
ہے نماز اسکی علیین میں روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے ف بعد مغرب کے یعنی مغرب کے فرضوں کے بعد یا سنتوں
کے بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کی یا سوا اونکے اور چار رکعتیں دو ان میں سے سنت مغرب کی اور دو سوا اونکے یا چار ان
سوا سنتوں کے پس یہ دو یا چار کہ سوا سنتوں کے ہوں انکو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اور بلند کی جاتی ہے نماز اسکی یعنی
نفل اسکے یا فرائض سمیت علیین میں یہ کنایہ ہے کمال قبول ہونے اس نماز کے سے اور بہت ثواب سے اونکے اور علیین نام ایک
مقام کا ہے ساتویں آسمان پر کہ اوسمیں ارواح مومنوں کی جاتی ہیں اور عمل انکے لکھے جاتے ہیں ہ ع ہ وعن
حذیفۃ نحوہ وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانہما ترفعان

مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی حذیفہ ؓ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا یعنی حضرت نے فرمایا جلدی پڑھو دو رکعتین بعد مغرب کے یعنی سنتین اوسکی اسلئے کہ تحقیق وہ دونو اوٹہائی جاتی ہین ساتھ فرضونکے روایت کیا ان دونوکو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے زیادتی حدیث حذیفہ مانند اسکے شعب الایمان مین **ف** اس لئے کہ یہ دونو رکعتین اوٹہائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کے فرضون سے تا ملائکہ مل لیجاویں اور مستغفر ہوں اور ظاہر یہی کہ بعد اسکے پڑھا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہے پڑھنا اوسکا بعد فرضونکے سنت سے منافی تعجیل سنتونکے نہین ہیں یعنی اون کے جانیکے کہ پڑھنا اوسکا بعد دو نو رکعتونکے منافی بعدیت سنتونکے نہین لیکن یہان ایک اور شبہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونو رکعتونکے پڑھنیکی گھرمین ثابت ہوئی ہی پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہین ہوسکتی پس اس صورت مین کیا کرے جواب یہ کہ ظاہر یہی کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم ۵

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا تُوْصَلَ صَلٰوةٌ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطا تابعی سے کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بہیجا اوسکو یعنی عمر کو طرف سائب صحابی کی کہ پوچہے اون سے اوس چیز کو کہ دیکہا اوسکو اون سے معاویہ نے پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑہی مینے ساتہ معاویہ کے جمعہ کی مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام نے کہڑا ہوا مین مقام اپنے مین یعنی جہان جمعہ پڑہا تہا پس نماز پڑہی مینے یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کرین فرض و سنت مین پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گہر مین بہیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پہر کرنا یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز نفل فرضونکی جگہ بغیر فرق کے پڑہنا جسوقت کہ پڑہے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اوسکو ساتہ اور نماز کے یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے اسلئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتہ اسکے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اوسکا یہی کہ نہ ملاوین ہم نمازکو ساتہ نماز دوسرے کے یہانتک کہ بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسوقت کہ پڑہے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلئے کہ سوا جمعہ کے اور نمازکا بہی یہی حکم ہی کہ فرضونکے ساتہ نفلونکو ملا کر نہ پڑہے چنانچہ موید ہی اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہی ایک جگہ کا کہ مسجد مین بنا رکہتے تہے واسطے نماز پڑہنے بادشاہ کے اور یہانتک کہ بولے تو یعنی کسی آدمی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہوجاتا ہی فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلے تو یعنی حقیقۃً نکلے یا حکماً نکلے کہ سرک جاوے فرضونکی جگہ سے ۵ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ

إذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلي أربعا وإذا كان بالمدينة صلى الجمعة ثم رجع إلى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله رواه أبو داود وفي رواية الترمذي قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك أربعا اور روایت ہی عطا سے کہ کہا ابن عمر جس وقت کہ پڑھتے تھے نماز جمعہ مکہ میں آگے بڑھ کر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پھر چار رکعتیں اور جس وقت کہ ہوتے مدینہ میں پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے گھر اپنے کی طرف پھر پڑھتے دو رکعتیں اور نہ پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے اونکے کہ کیوں گھر میں پڑھتے ہو مسجد میں نہیں پس کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی ہے ابو داود نے اور ترمذی کی روایت میں ہی کہ کہا عطا نے دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے تھے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے تھے پیچھے اوسکے چار رکعتیں **ف** آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسا کہ قول معاویہ میں مذکور ہوا اور لکہا ہی علماء نے کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کے اس لیے تہا کہ حضور کا مدینہ میں نزدیک مسجد کے تہا وہاں جب سنت گھر میں پڑھتے اور مکہ میں مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تہا پس آگے بڑھنے کو قایم مقام کیا گیا اور زیادتی نماز کی مکہ میں یعنی چھ رکعت اس لیے تھی کہ وہاں زیادہ ثواب ہوتا ہی اور سنت نزدیک ابو حنیفہ کے بعد جمعہ چار ہیں چنانچہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اس جگہ کہ پڑھتے تھے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے تھے پیچھے اوسکے چار رکعتیں لکھا ہی کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے پھر اونکے پیچھے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کر لیں اور نہیں دو رکعتوں میں اس لیے کہ ثابت ہوئی اسمیں نزدیک اوسکے چھ سنتے اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھ رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ۵ح٥

باب صلوة الليل

باب ہی بیچ بیان نماز رات کے **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کیں حضرت سے روایتیں مختلف آئی ہیں جو قسم ان میں سے اختیار کرے بزرگی اتباع کی پاویگا اور اگر کبھی کسیطرح پڑھے کبھی کسیطرح بہت مناسب ہی اور موافق تری سات سنت کے اور رکعتیں اوسکی تیرہ ۱۳ بہی اور گیارہ ۱۱ اور نو ۹ اور سات بہی آئی ہیں اور بعضے علماء نے پانچ بہی کہی ہیں اور تیرہ ۱۳ سے زیادہ ثابت نہیں بعضوں نے فجر کی سنت کہی ہیں اور بعضوں نے بغیر اوسکے بہت صحیح قول یہی ہی اور کبھی وتر سات ایک رکعت کی اور کبھی تین رکعتوں کے اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کو داخل اوسکے کیا ہی اور بعضی میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر تا پانچ اور سات تک اور بعضی میں تمام نماز رات کو وتر کہا ہی ۵ح٥

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدى عشرة ركعة يسلم من كل ركعتين

علی قاری نے لکہا ہی ایک روایت ہیں جو ایا ہی کہ بعد دو رکعتین ہی بڑہی ہیں وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتوں سنت فجر کہ بد
ہی یعنے تیرہ ۱۳ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہین ہی اس سے کہ ہون رکعتین حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر
چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ حدیث کہ جب غالب ہوتا انکپر نیند جہر کی اور سوجاتے تہجد ہی سے پڑہتے دنکو بارہ رکعتین ہ و
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ
خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑہین یعنے
تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتہ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے ف کتاب الازہار میں لکہا ہی کہ مراد ساتہ دو رکعتوں کے
دو رکعتین وضو کی ہین مستحب او نہین تخفیف اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دو رکعتین تہجد ہی ہین کیونکہ منقول نہین کہ قایم مقام تحیۃ الوضو
تہین اس لیے کہ وضو کے لیے نماز علیحدہ نہین ہی ۱۲ ع ہ و عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اوٹہے ایک تمہارا یعنے تہجد کے لیے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتہ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهُ
قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ
ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ
فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى
نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ
نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ
وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا رات گذاری مینے یعنے رات کو رہا مین خالہ اپنی میمونہ کے پاس [illegible]

وهو يقول إن في خلق السموات والأرض حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين أطال فيهما القيام
والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك
ويتوضأ ويقرأ هؤلاء الآيات ثم أوتر بثلث رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس جاگے آپ اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے یہاں تک کہ ختم کی سورہ پھر کھڑے ہوئے پس پڑھیں
دو رکعت دراز کیا بیچ ان کے کھڑا رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لیے پھر کیا یہ تین بار چھ رکعتیں ہوئیں
ہر بار ان میں مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتیں پھر وتر پڑھے تین رکعتیں ف وتر کی
دلیل ہے اس پر کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا بھی ہے اور نہیں مخالف ہے اس حدیث سے شافعی بھی کہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہے ان کے
نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر وعن زيد بن خالد الجهني أنه قال لأرمقن صلوة رسول الله
صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين
ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين
وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم أوتر فذلك ثلث عشرة
ركعة رواه مسلم قوله ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما أربع مرات هكذا في صحيح
مسلم وأفراده من كتاب الحميدي وموطأ مالك وسنن أبي داود وجامع الأصول اور روایت ہے
زید بن خالد جہنی سے کہا انہوں نے کہا البتہ دیکھتا رہوں گا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی رات پس پڑھیں دو رکعتیں
ہلکی پھر پڑھیں لمبی لمبی پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں ان دو رکعتوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور
دو کم تھیں ان دو سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں ان دونوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں
کم تھیں ان دونوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر وتر پڑھا پس یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھیں دو رکعتیں اور
وہ دونوں کم تھیں ان دونوں سے کہ پہلے پڑھیں چار باری اسی طرح ہے صحیح مسلم میں اور افراد مسلم میں کتاب حمیدی کے اور کتاب موطا امام مالک
کے میں اور سنن ابو داود میں اور جامع الاصول میں ف یہ جو تیرہ رکعتیں ہوئیں اگر دو رکعتیں خفیف داخل ہیں نماز
میں تو پھر وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل نہیں تو ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر اول ہی ہے اور کتاب جمع بین
الصحیحین ہے اس میں تین قسم کی حدیثیں ہیں ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہیں دوسرے افراد بخاری کہ
فقط بخاری نے روایت کی ہیں اور تیسرے افراد مسلم کہ فقط مسلم نے روایت کی ہیں پس یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون

حضرت کے تہجد پڑھتے ہوئے رات کو نماز میں **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَ

النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو تہجد پڑھنے کو کہتے یا الٰہی تیرے ہی لئے تعریف ہے تو ہی

قائم رکھنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہیں یعنی تو ہی نگاہ رکھنے والا اور تدبیر کرنیوالا امور انکا ہے ہمیشہ کہ اگر ایکدم

یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہوجاوے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہے اور انکا

کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے

تو ہی حق ہے یعنی ثابت و موجود کہ کبھی معدوم نہیں ہوویگا اور سوا تیرے سب معدوم ہیں اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے

کئے ہیں دنیا میں اور ثواب دینا آخرت میں کیا ہے حق ہے اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا

حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیرے

ہوا میں اور سب احکام قبول کیے میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھ پر بھروسا کیا میں نے سب امور میں اور تیری ہی طرف رجوع کی سب

احوال میں اور ساتھ مدد تیری کے سب امور میں جھگڑا اور ساتھ مدد تیرے جھگڑتا ہوں میں دشمنان دین سے اور طرف تیرے فریاد لایا ہوں میں یعنی سونپا میں نے

امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کر درمیان میرے اور مخالفوں میرے کے پس بخش میرے لئے گناہ کہ آگے کیے ہیں اور وہ گناہ کہ پیچھے کروں گا میں اور وہ

گناہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے انکو مجھ سے تو ہی ہے آگے کرنیوالا اور پیچھے کرنیوالا

ہے نہیں کوئی معبود مگر تو اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے روایت کی ہے بخاری مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ دعا افتتاح

یعنی تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ میں پڑھتے تھے جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے ع ہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا ایک شخص نے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیشک فلانا شخص نماز پڑھتا
ہے راتکو پس جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھیگی اوسکو نماز اوسکی اوس چیز سے کہ جو کہتا ہے روایت کی یہ احمد اور
بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے اوسکی برائی اسلئے تو نہیں تو بہ کی نصیب کریگا اور سبب نماز کے اور
برکت اوسکے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان الصلوة تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنے نماز باز رکھتی ہے بیحیائی
اور بری بات سے ع ۵ وعن ابی سعید وابی ہریرة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
ایقظ الرجل اھله من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواہ
ابوداود وابن ماجه اور روایت ہے ابی سعید وابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
کہ جگاوے آدمی بی بی اپنی کو راتکو پس نماز پڑھی دونوں نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتیں اکٹھے لکھے جاتے ہیں بیچ مردوں
ذکر کرنیوالوں اور عورتوں ذکر کرنیوالیوں کے روایت کی یہ ابوداود وابن ماجہ نے ف اہل سے مراد بی بی ہے یا بی بی اور
اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیاں اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنے پڑہی اور اوسکے
اہل نے دو رکعتیں نماز کی پڑہیں ا یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنے ہر ایک نے دو رکعتیں نماز کی پڑہیں ا مطلب دونوں لفظوں کا
ایکہی ہے پس لکھے جاتے ہیں دونوں ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات میں کہ جنکی فضیلت کلام اللہ میں مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا
والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرة واجرا عظیما یعنے اور بہت یاد کرنیوالے اللہ کو مرد اور عورتیں تیار کر رکھی ہے اللہ نے اونکے
لئے مغفرة اور ثواب بڑا ع ۵ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی
حملة القرآن واصحاب اللیل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگ امت میرے کے اوٹھانیوالے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف
اوٹھانیوالے قرآن کے یعنے جو قرآن یاد کریں اور عمل کریں اوسپر اور دو نوا ہی اوسکی سے وہ بڑی امت میں بزرگ قدر میں جیسا کہ اور
روایت میں آیا ہے کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوة درمیان دونوں پہلوؤں اوسکے مگر یہ کہ نہیں وحی کیجاتی
طرف اوسکے یعنے وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہے طرف اوسکے وحی خفی یعنے مطلب یہ کہ جلی کا آنا لیا ہے کہ مراد حفظ سے یہی
کہ یاد کرے اوسکو اور عمل کرے موافق اوسکے ورنہ ہوتا ہے بیچ مرہ اون لوگوں کے کہ جنکے حق میں فرمایا ہے اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا
یعنے جنکو کتاب اللہ یاد ہوئی اور اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسے ہیں جیسے گدہا کہ کتابیں لادے ہیں یعنے کچھ فائدہ نہیں اونکو اوس سے اور صاحب
رات کے یعنے جو عبادت کرتے ہیں شب بیداری اور نماز وقرآن پڑہنے سے اوسمیں ع ۵ وعن ابن عمر ان اباہ عمر
بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من آخر اللیل ایقظ اھله للصلوة

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ اور روایت ہے
ابی بن کعب سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر میں کہتے سبحان الملک القدوس یعنی پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابو داود و نسائی نے اور زیادہ
کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت یہ تین بار اور دراز کرتے اوسکو تیسری بار میں اور روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اور انہوں نے نقل کیا اپنے باپ سے کہا
کہتے تھے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار میں ف دار قطنی کی روایت میں رب
الملائکة والروح بھی آیا ہے یعنی یوں ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکة والروح ۝ع۝ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ
رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ ذات تیری کے اثر صفات تیری سے یعنی غضب وغیرہ
سے نہیں کر سکتا میں تعریف تیری یعنے مجھ میں طاقت نہیں کہ تیری تعریف کر سکوں تو ویسا ہی ہے جیسے تعریف تو نے کی ذات اپنی کی روایت
کی یہ ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ف یہ دعا حضرت پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع قومہ میں امام مالک کے قول میں
اور بعضوں نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے سلام کے پہلے بیچ سجدہ کے پڑھتے اور بعضوں نے کہا سجدہ میں اور نسائی کی ایک روایت میں آیا
ہے کہ پڑھتے تھے حضرت اسکو جب فارغ ہوتے نماز سے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے ایک جماعت علما سے کہ توقیت نکرے دعا
قنوت میں یعنے ایک ہی دعا پڑھنی مقرر نکرے اس لیے کہ مقرر کرنے میں دعا زبان پر جاری ہوتی ہے بغیر صدق و رغبت کے پس نہیں حاصل ہوتا اوس سے
مقصود اور اور علما نے کہا ہے کہ یہ حکم بیچ غیر اللہم انا نستعینک کے ہے یعنے اسکا مقرر کرنا منع نہیں اسکے سوا اور دعاؤں کو مقرر نکرے کبھی کوئی پڑھے
کبھی کوئی اس لیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہے اللہم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہے اور اسیطرح محیط میں
اللہم اہدنا کو بھی ساتھ کیا ہے یعنے توقیت اوسکی بھی منع نہیں اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نے کہ تین بار پڑھے اللہم اغفر لی ۝ع۝ح۝

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے اون کے
کیا ہے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنے کیا کہتے ہو تم اسکے اس فعل میں کہ نہیں وتر پڑھا مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے ٹھیک کیا اور سونے تحقیق

بن كعب وتميماً الداري أن يقوما للناس في رمضان بإحدى عشرة ركعة وكان القارئ يقرأ بالمئين حتى كنا نعتمد على العصا من طول القيام فما كنا ننصرف إلا في فروع الفجر رواه مالك اور روایت ہی

سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگونکو رمضان مین یعنی پڑہا انکو گیارہ رکعتین اور

تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتون سے ہین یہان تک کہ تہے ہم سہارا لیتے عصا پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہین پہرتے تہے ہم

مگر قریب فجر کے روایت کی یہ مالک نے **ف** ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو لیکن احتمال ہی یہ کہ

باری باری سے پڑہنیکا حکم کیا ہو رکعات مین یازدہ تو نہین اور سابقہ گیارہ رکعت کے لکہا ہی علما نے کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کیا

حضرت عمر کے عہد مین ساتہ بیس رکعتون کے پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہا ہو گئے اور کبہی گیارہ بالعضی روایتو نمین قصد لکہا کا ہے حضرت

کیا ہو کہ حضرت کے گیارہ پڑہی ثابت ہوئی ہین اونہون نے ہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکے بیس قرار پائی ہین جیسے حضرت سے

ہی ایک روایت مین تئیس آئی ہین کہ تین رکعت اونمین وتر کی ہین اور سہارا لینا عصا پر نفلو نمین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصاً وقت

ضعف کے صح ۵ ح ۵ وعن الأعرج قال ما أدركنا الناس إلا وهم يلعنون الكفرة في رمضان قال و

كان القارئ يقرأ سورة البقرة في ثمان ركعات فإذا قام بها في اثنتي عشرة ركعة رأى الناس

أنه قد خفف رواه مالك اور روایت ہی اعرج سے کہ کہا نہین پایا ہمنے لوگونکو مگر وہ لعنت کرتے تہے کافرون کو رمضان

مین اور نہین رمضان کے کیا اور تہا پڑہنے والا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہ رکعتو نمین پس جسوقت پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتو نمین جانتے

لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہ مالک نے **ف** شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سے حاصل

ہوجاتی ہی تطبیق حدیثو نمین پس نہین منافی ہوتی اوس حدیث کے کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سے کہ سنت ہی جب آوے رمضان کہ

یہ کہ لعنت کرنا انکو دونون مین آدہ ساتہ لعنت کا یہ تہا کہ جب کافرون نے تعظیم کی اوسچیز کی کہ ہر کیا بیان کی اوسکی اللہ تعالی نے

اس آیت کی اور ہدایت بتائی کلام الہی سے کہ اسمین اوترا ہی مستحق ہوئے اسکے کہ بد دعا کیجاوے اونپر اور نصف اخیر بد دعا کرتے ہین

ابتدا رہی اوسکے زوال پر اور انتقال کرنے اوسکے پر اوس حال سے طرف بہتر حال کے اور جانا چاہیے کہ نہین ثابت ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ ہی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ ہی اور بیس ہی لیکن اجماع صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین

ہین ۵ ع ۵ وعن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أبيا يقول كنا ننصرف في رمضان من القيام

فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفي أخرى مخافة الفجر رواه مالك اور روایت

ہی عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا مینے ابی کو کہتے تہے کہ تہے ہم پہرتے رمضان مین قیام یعنی نماز تراویح سے پس جلدی کرتے ہم خادمون

کو کہ کہانے کیواسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور ہی ایک روایت مین ہی واسطے خوف ہوجانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے

[illegible] عبد الله بن عمرو بن العاص [illegible] الا اثنین مشاحن وقاتل نفس اور روایت ہی
ابن حبان نے [illegible] صلی الله علیه وسلم نے فرمایا [illegible] الله تعالی [illegible] ہوتا ہی [illegible] شعبان کی
[illegible] مین بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی کو مگر مشرک کو یا کینہ رکہنے والیکو روایت کی یہ ابن ماجہ اور روایت کی احمد نے عبد الله
بن عمرو بن العاص سے اور اوسکی روایت مین یہ ہی کہ مگر دو شخص کینہ رکہنے والا اور جان کو مارڈالنے والا **ف** حاصل یہ کہ الله
در گذر کرتا ہی بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اونکو نا خیر دیتا ہی یہان تک کہ توبہ قبول کرے اونکی یا عذاب کرے
اونکو اور کینہ رکہنے والیکو یعنی جسپر شرعی سبب نفس امارہ کے اور بعضی روایتون مین یہ بہی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناطا کاٹنے والیکو
اور بعضی مین ازار لٹکانیوالیکو یعنی ٹخنون سے نیچے اور نا فرمان ماباپ کو اور ہمیشہ شراب پینے والیکو اور بعضی مین زانیکو اور بعضی مین
عشار کو یعنی محصول ظلم سے لینے والیکو اور ساحر اور کاہن اور عریف کو یعنی جو خبرین غیب کی بتاوے اور صاحب طبلہ کو یعنی بجانے
والیکو **۵ ع ح ۵** وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ
الْفَجْرُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے جسوقت کہ ہو رات اوسوار
ماہ شعبان کی سو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکا یعنی پندرہوین کا اسواسطے کہ الله تعالی نزول فرماتا ہی اوسکو
رات مین وقت چہپنے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہی کہ پس بخشون مین اوسکو خبردار ہو
کوئی رزق مانگنے والا ہی کہ پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا کہ پس عافیت دون مین اوسکو آگاہ ہو ایسا ایسا
فرماتا ہی الله تعالی اوسکو یہان تک کہ نمودار ہو فجر **ف** الله تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت عام کے
اور ایسا ایسا کنایہ ہی طرح طرح کے حاجتمندون سے جیسا کہ ہی کوئی کچہ مانگنے والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس ارشاد
کرون مین اوسکو اسیطرح اور سمجہنا چاہیے اور اکثر سلف سے مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کے منقول ہی کہ وہ پڑہا کرتے تہے یہ دعا
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَنْ تَشَاءُ وَتُثْبِتُ
وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شب شعبان کیمین حدیث مین ہی آیا ہی لیکن حدیث قوی
نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اسلیے کہ حکم بدلا نہین
جاتا کتابت [illegible] لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتہ دس دس قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کین ہین وہ روا
موضوع ہی [illegible] لکہا ہی کہ کہا علی ابن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شب شعبان کی بیچ نماز

أَكْفِكَ آخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ

وَأَحْمَدُ عَنْهُمْ روایت ہے ابی درداء اور ابی ذر سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرتے تھے رب تعالیٰ سے کہ تحقیق فرمایا اللہ نے اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتیں اول دن میں کفایت کرونگا تجکو آخر دن تک

یہہ روایت کی ہے ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب سے ف

کفایت کرونگا تجکو یعنی کفایت کرونگا تیری حاجتونکو اور دفع کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکھ میری عبادۃ

کیلئے اول روز میں فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کے من کان للہ کان اللہ لہ اور یہہ چار

رکعتیں اشراق کی ہیں یا چاشت کی ٥ ع ٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ

قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ

فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس لازم ہی اوپر اسکے تصدق کرنا ہر جوڑ کے بدلے ایک صدقہ

کہا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے اسکی اے نبی اللہ فرمایا تھوک کہ مسجد میں پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہ بھی ایک صدقہ

ہی اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سے یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہہ بھی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوے

تو یعنی کوئی چیز صدقہ تو بقدر تین سو ساٹھ کے بس دو رکعتیں ضحے کی تیری کفایت کرتی ہیں تجکو یعنی ہر اعضا دار

صدقہ کی نہیں ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نے ف لازم سے مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی اس لئے کہ کسی

واجب نہیں کیا ہی دو رکعتوں ضحے کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہی شرعا اور عقلا شکر اللہ کی نعمتوں کا

پورا کرنا اور اسمیں اشارہ ہی طرف نماز اشراق کے ٥ ع ٥ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحے کے بارہ رکعتیں بناتا ہی اللہ اوسکے لیے محل

سونیکا بہشت میں روایت کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی نہیں جانتے ہم اسکو یعنی

اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب میں وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ

ہو بیان حضرت سے صفت کی جو جانی کو وہی نہیں اور سب لغیں دونوں پیر دیکی یعنی ہمیشہ با وضو رہیگی اور نماز پڑہیگی کہ جسکو شکر الوضوء کہتے

ہی ۹۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ

حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ

التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جس شخص کو ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچہا وضو کرے

پہر پڑہے دو رکعتیں پہر تعریف کرے اللہ تعالی پر اور درود بہیجے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پہر کہے

نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہی اللہ پروردگار عرش بزرگ کا اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی کہ پروردگار

عالموں کا ہی سوال کرتا ہوں میں تجہسے عمل کو سبب اوترنے رحمت تیری کے ہوں اور مانگتا ہوں عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب

اون کے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چہوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اوسکو اور نہ

چہوڑ کوئی فکر مگر کہ کہول دے اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو اے بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں کے

روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** افضل یہ ہی کہ اسمیں درود و التحیات کا پڑہے اور اس

نماز کو صلوۃ الحاجت کہتے ہیں اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہی قصد کرنا جسکی صبح کو حاجت آپڑے بموجب ارشاد آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم کے کہ جو کوئی صبح کو جاوے بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اوسکی پس میں ضامن ہوں واسطے روا ہونے اوسکے

کے ۹۹۶ حاجت اگر حافظ درست ہو نیکی ہو تو اوسکے لیے صلوۃ الحافظ پڑہے جو کہ حصن حصین میں مذکور ہی اور اس دعا

اونکی شرح بہ ہین ساری روایت مفصل لکہی ہی جو چاہے اوسمیں دیکہ لے

بیچ بیان ہی صلوۃ تسبیح کا — صلوۃ التسبیح

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا

اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ

اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ

دونون کو اور بعضی روایت مین اذا نکہ بعد رکوع اور بعد قعود دوم کے اور سورۃ اخلاص پڑہی ہی اور بعضی نیچ یہ

نہیں کہتے ہین بخلاف اوراد کے اور جلال الدین سیوطی نے لکہا ہی اپنی کتاب مین کہ بعد صلوۃ التسبیح کے جناب رسول اللہ یہ دعا پڑہا کرتے تھے اللھم انی

اسئلک توفیق اہل الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان

اہل العلم حتی اخافک اللھم انی اسئلک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک حتی اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک وحتی اناصحک بالتوبۃ

خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاءً منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا حسن ظن بک سبحان خالق النور اور حصن الحصین

وادرج میں لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرلے اپنے پر صلوۃ التسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکہی مینے کوئی چیز دفع

سختی اور غم کے لیے مثل صلوۃ التسبیح اور اکثر اماموں اور بزرگوں کا اسپر عمل ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر سے پہلے اور اگر

اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑے تو ان سجدوں مین تسبیحات نہ پڑہے کیونکہ تین سو سے زیادہ ہو جاوینگی اور درجہ اعتدال کا مومن

نے لیے یہی ہی کہ پڑہا کرے اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسپر تہا کہ پڑہتے تہے اس نماز کو جمعہ کے دن بعد

زوال کے اور پڑہتے تہے اسمین سورتین جو مذکور ہوئین ح ۹۵۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ

وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّکٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ

اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے تحقیق اول عمل کہ

حساب کیا جاویگا ساتہ اوسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اوسکے سے نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنے صحیح ادا ہوئی یا مقبول

ہوئی تو خلاصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنے نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول [illegible]

یعنے ثواب سے اور زیان کار ہوا یعنے بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین کچہ چیز یعنے کوئی فرض [illegible]

فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنے فرشتوں کو دیکہو کیا ہی واسطے بندے میرے کچہ سنت یا نفل یعنے تحیہ اول مین یا [illegible]

کی ساتہ اوسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سے یعنے مقدار اوسکے پہر ہوینگے باقی عمل اوسکے اسی طور اور ایک روایت مین

ہے زکوۃ مانند اسکے پہر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کیا ہے ابو داود نے اور روایت کی ہے احمد نے ایک صحابی سے

ف اور روایت مین آیا ہی کہ اول قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے خون کا وجہ تطبیق ان دونون

حدیثون مین یہ ہی کہ اللہ کے حقوق مین سب سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین پہلے خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنے مثلا

[illegible] ظہر کی [illegible] دو رکعتیں [illegible] اور اسکو [illegible]

[illegible] ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں [illegible] ظہر کی دو رکعتیں اور

پیچھے اسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور مغرب کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی پیچھے اسکے پیچھے سنت [illegible] کی شہر اور سفر میں

برابر ہیں رکعتیں اور نہ کم کرتے تھے شہر میں اور نہ سفر میں اور نماز مغرب کی وتر ہے دن کی اور پڑھتے تھے پیچھے اسکے سنت

روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار ہی رکعت پڑھی میں ہے نہیں [illegible] دن [illegible]

وتر دن کی ہے یہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمیں تقویت ہے قول ابو حنیفہ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کے اور کہا

ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سنتیں معمولی سفر میں بھی پڑھے مانند حضر کے لیکن [illegible]

پڑھے اسکو منزل میں اور چھوڑ دے اسکو راہ میں ۵۹۴ **وعن معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك اذا زاغت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين الظهر والعصر وان ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر حتى ينزل للعصر وفي المغرب مثل ذلك اذا غابت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين المغرب والعشاء وان ارتحل قبل ان تغيب الشمس اخر المغرب حتى ينزل للعشاء ثم جمع بينهما رواه ابو داود والترمذي** اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ

تبوک میں جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر اس سے پہلے کہ کوچ کریں جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے

ظہر کو یہاں تک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے یعنی ظہر ساتھ عصر کے اور مغرب میں کرتے مانند اسکے جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع

کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہاں تک کہ اترتے واسطے عشا کے پھر جمع کرتے

درمیان دونو نماز کے روایت کی یہ ابو داود و ترمذی نے **ف** اس حدیث سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہے یہ بیان

اوپر ہو چکا ہے کہ ان کے نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کہا ابو داود نے کہ نہیں ہے تقدیم

میں کوئی حدیث قوی لیکن ابو داود کا دلیل ہے اہل حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہے ابن مسعود سے کہ

نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت پر مگر [illegible] اور تقدیر تعارض کے راجح ہے حدیث ابن مسعود

کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بہت احتیاط ہے ۵۹۵ **وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر واراد ان يتطوع استقبل القبلة بناقته فكبر ثم صلى حيث وجهه ركابه رواه ابو داود** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہو کر یا

مقیم ہوتے اور ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے کرتے قبلے کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی انکو سواری

[illegible] فرمایا ... تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ کھاوے بدن پیغمبروں کے
پس نبی اللہ کے زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں روایت کیا اسکو ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف
بیشک دن جمعہ کا اسمیں اشارہ ہی طرف اس کے کہ دن عرفہ کا افضل ہی یا مساوی ہی جمعہ کے اور سبب اسکے درود پر
او صیت اس لیے کہ درود افضل عبادات ہی اور اسمیں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہی لیس اسمیں پڑھنا اوسکا اولی ہی
اور بہت حدیثیں بیچ فضیلت درود پڑھنے کے دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں وارد ہوئی ہیں عجب نعمت ہی غافل ہونا اس سے
خیال ہے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ زندہ ہیں انبیاء قبروں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسیکو اسمیں خلاف نہیں کہ حیات انکو
حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہی نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہی اور سوا اسکے اور روایات ہی اسی میں سلام اور کلام اور عرض
بیچ اعمال قبر ... کے بعض ایام میں صح ٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ
عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا
يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ
حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن موعود
دن قیامت کا ہے اور مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن پر کہ افضل ہو دن جمعہ سے اوسمیں ایک
ساعت ہی نہیں پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کرتا ہے اللہ سے بہتری کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز
سے مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہیں معلوم کیجاتی مگر حدیث
موسی بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی ف دن موعود الخ یعنی سورہ بروج میں جو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے وَالْيَوْمِ
الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ پس مراد یوم موعود سے دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خبر دی ہی اوسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہی
مومنوں سے بیچ اوسکے نعمتوں بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر
ہوتے ہیں مومن اوسمیں ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہیں ملائکہ اور موسی جو راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہیں اوسکو
حدیثیں صح ٥ الْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ
الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيْهِ
تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ

جس دن کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ میں یا روز جمعہ میں مگر کہ بچا لیتا ہی خدا اسکو قبر کے فتنہ یعنی عذاب سے
ملا علی قاری اللہ ان سے اور بچا لیتا ہی کہ نہیں حساب دیا جاویگا اور بکار دن قیامت کے اور بچا لیتا ہی اسکو اور اسکو آوینگے گواہی دینگے
یا مہر ہوگی یعنی شہید ہوگی کذا ذکرہ السیوطی لیکن یہ فضل اللہ تعالی کا ہے جسکو چاہے عنایت کرے ان دونوں وقتوں کی برکت سے واسطے سعادت
آخرت اوسکے ٥ ح ٥ ع ٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَلْاٰيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ
فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ
فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس
سے یہ کہ اونہوں نے پڑہی یہ آیۃ آجکے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا آخر آیۃ تک اور نزدیک ابن عباس کے ایک یہودی
تہا پس کہا اوسنے اگر اوترتی یہ آیۃ ہم پر البتہ ٹہیراتے ہم اوسکو یعنی اوسدنکو کہ جسمیں یہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نے تحقیق
یہ اوتری ہی بیچ دن دو عیدوں کے بیچ دن جمعہ کے اور عرفہ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف روز
عرفہ کے حجۃ الوداع میں یہ آیۃ اوتری الیوم آخر تک کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ آجکے دن پورا کیا میں نے دین تمہارا اور تمام کی میں نے
تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو از روئے دین کے پس اگر چہ ابن عباس نے یہ آیت پڑہی اور اونکے پاس
ایک یہودی تہا اوسنے کہا کہ اگر ہم پر یہ آیت اوترتی تو اوسکے دنکو کہ جسمیں یہ اوتری عید ٹہیراتے بسبب نہایت خوشی اور
شکرانہ اوسکے یعنی تعجب کی کہ تم نے عید نہ ٹہرایا اوسدنکو ابن عباس نے کہا کہ یہ اوتری ہی اوسدن کہ اوسمیں
دو عیدیں ہیں یعنی اللہ تعالی نے اوسکو از راہ فضل و احسان کے دو عیدیں کر دیا ہیں اور ہمارا بغیر اوسکے کہ کریں ہم اپنی طرف سے عید
اسی لئے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کے تہا اوسمیں یہ اوتری پس ہمیں حاجت عید ٹہرانیکی کیا ہی اللہ نے خود اوسدن عید بنایا ہی
٥ ع ٥ ح ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ
وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی انس سے کہا تہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الہی برکت دے ہمارے لئے یعنی طاعت اور عبادت ہماری میں بیچ رجب اور
شعبان کے اور پہنچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور یہ فرماتے رات جمعہ کی رات روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت
کیا یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ف پہنچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاویں اور توفیق ہو اوسکے روزوں
اور تراویح کی اور نور رات شب جمعہ اور روز جمعہ کی معنوی ہی بالذات یا بسبب عبادت کے کہ ہوتی ہی اوسمیں ٥
باب وجوبها باب بیچ بیان واجب ہونے جمعہ کے یعنی فرض ہونے اوسکے ف کہ ابن ہمام نے کہا جمعہ

ہے کہ بعضے مسلمان مرد و عورت ... ہو تو کچھ ہرج نہیں ہے تو کچھ بھی نہ کیا گناہ کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا جناح

ان یطوف بہما یعنی طواف بیچ سعی صفا و مروہ کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے تکو کہ استعمال کرو مسواک کا دن

کہ بعضے امور کے وضو اور غسل کے ۵۶۵ وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم

حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه

احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لازم ہے مسلمانوں پر یہ کہ نہاویں دن جمعہ کے اور لگاوے ایک ان کا خوشبوئی اہل اپنے سے پس اگر نہ پاوے پس پانی واسطے اوس کے

خوشبوئی ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف خوشبوئی اہل اپنے سے اس لیے کہا کہ عورتیں

اکثر خوشبو رکھتی ہیں گویا یہ اشارہ ہے اس پر کہ اگر اس کے پاس خوشبو نہ ہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہ ہو یعنی ایسی

کہ ہو اور پانی خوشبوئی یعنی اگر خوشبو نہ ملے پانی ہی سہی کہ پانی بمنزلہ خوشبوئی کے ہے اس لیے کہ سبب ستھرا پن کا ہے اور بدبو اوس سے

جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہے مذہب امام مالک کا کہ اون کے نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل

کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونے کے اس لیے کہ اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں اور کہا ہے علما نے کہ ترک

کرنا اسکا مکروہ ہے ۵۶۵ باب الخطبة والصلوٰة یہ باب ہے بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کے

ف خطبہ کہتے ہیں اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اوس کے اور شرع میں خطبہ کہتے ہیں ایک کلام کو مشتمل ہو اوپر

ذکر اور ثنا الہی اور درود و نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعہ میں اور ادنی مقدار فرض کا امام ابو حنیفہ رح

کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہے اور منقول حضرت سے خطبہ طویل ہے پس وہ واجب ہے یا سنت پس اگر

بغیر اوس کے نماز درست ہو اور صاحبین کہتے ہیں کہ فرض وہ ہے ذکر طویل کہ اوس کو خطبہ کہتے ہیں عرف میں اور تسبیح اور تحمید

جیسی نہیں ہے اور شافعی کہتے ہیں جائز نہیں جب تک کہ پڑھے دو خطبے اور دلیلیں ... کتب فقہ کی کتابوں میں کو

ہے ۵۶۵ الفصل الاول فصل پہلی عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

يصلي الجمعة حين تميل الشمس رواه البخاري روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے

جمعہ کی جس وقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کی یہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلے ہی پڑھتے اور بہت

گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے ۵۶۵ وعن سهل بن سعد قال

ما كنا نقيل ولا نتغدى الا بعد الجمعة متفق عليه اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہیں

ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے دن کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف قیلولہ

بیچ دو خطبے کے بیچ درمیان دونو کے بیٹھنے یعنی خطبوں میں قرآن اور نصیحت کرتے تھے لوگونکو اور ذکر کرتے اون چیزونکا کہ باعث خوف اور ڈر کا ہیں پس تھی نماز اونکی او سط درجہ کی اور خطبہ بھی اونکا او سط یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیٹھنے درمیان دونو خطبے کے اسقدر کہ قرار پکڑے ہر عضو اپنی جگہ پر اور نہیں بھی دعا کرنی حضرت سے اسمین اور یہ جلسہ سنت ہی نہ واجب ۵ ح ۵ **وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ** سَمِعْتُ **رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْہِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَۃَ وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عمار سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق لنبی پڑہنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا نشانی ہی دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلئے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** خطبہ کی حالت میں توجہ ہوتی ہی خلق کیطرف اور حالت نماز مین خداوند حقیقی کیطرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جسمین توجہ رب کیطرف ہو اوسکو دراز کرے اور جسمین توجہ خلق کیطرف ہو اوسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہی کہ موافق سنت کے ہو نہ کم اوس سے اور نہ دراز تاکہ موافق ہو جاوے سنت مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہی گویا یہ دلیل کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہئے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلئے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہی دلوں میں کہ مائل کر دیتا ہی ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہی پس اسمین تعریف بھی ہی بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کی طرف پھیرے اچھا ہی اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہی ۵ ع ۵ ح ۵ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَہَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے تھے یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتیں آنکھیں اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ اونکا یہاں تک کہ گویا ڈرانیوالے تھے لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہی کہ وقت صبح میں اور وقت شام میں لشکر تمہارے اوپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرت کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ قیامت کے مانند ان دو کے اور ملاتے دو انگلیوں اپنی کو یعنی انگشت شہادت کی اور بیچ کی اونکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** سرخ ہوتیں آنکھیں حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال الٰہی کے اور دیکھنے تقصیرات امت کے اور بلند ہوتی آواز بسبب ترغیب ترہیب کے یا اسلئے کہ لوگونکے کانوں میں آواز پہنچے اور دلونمیں اثر کرے اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال امت کے پس حاصل یہ کہ جیسے ڈرانیوالا بلند کرتا ہی

کی ہے ان دونوں نے ٥ع ٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا
جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ
پڑھتا ہو پس چاہئے کہ پڑھے دو رکعتیں اور تخفیف کرے بیچ ان کے روایت کی یہ مسلم نے ف شافعیہ نے عمل کیا ہے اس پر اور تحیۃ المسجد ہر گاہ ان کے
نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمد کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہیں وہ اور یہ تاکید وجوب
اوسکے لئے کہ وقت خطبہ کے بھی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہیں تو وقت
خطبہ کے بطریق اولی نہوگی اور یہی ہے مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسی پر ہیں جمہور صحابہ اور تابعین کہا ان کے
اور اہل مسجد کی اونکے نزدیک یہ ہے کہ او خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہے یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے
ہیں بسبب قرینوں اور حدیثوں صحیح کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے جب نکلے امام پس نہیں درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہے کہ وہ مکروہ جانتے تھے نماز اور کلام کو بعد
نکلنے امام کے پس فعل صحابی کا بھی حجت ہے اور واجب ہے تقلید اوسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اوسکے کوئی حدیث اور جو
تحقیق ہیں حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی تو نے اے فلانے اوسنے کہا نہیں پڑھی ہے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ
کی ہے کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تہا یا یہ مخصوص اوسی شخص کو تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قضیہ پہلے شروع
کرنا خطبہ کے تہا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ ساتھ صحت اس کے … لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو
… تک کہ فارغ ہوا وہ شخص نماز سے بلکہ واقع میں یوں ہی ہے چنانچہ دار قطنی نے روایت کیا ہے کہ فرمایا اوسکو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹہ اور ادا کر دو رکعت … آنحضرت چپ رہے خطبہ سے یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے ٥ح ٥ع ٥ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ
فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اوسنے نماز روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہ حکم عام ہے سب نمازوں
سے خصوصیت جمعہ کی نہیں بیچ باب ما علی الماموم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہے من ادرک … فقد ادرک
الصلوة اور شرح اوسکی بھی وہاں بیان ہو چکی ہے ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہے اسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آئندہ
کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کے ادا کرے ساتھ اوسکے جو پاوے … اور بنا کرے اوس پر جمعہ کو

الفصل الثالث تیسری فصل **عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك انه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه اكثر من الفي صلوة رواه مسلم** روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کہڑے ہوکر پہر بیٹہتے پہر کہڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کہڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجکو یہہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹہکر پس تحقیق وہ جہوٹا ہی قسم ہی اللہکی نماز پڑہی مینے ساتہ حضرتکے زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی نماز جمعہ اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑہین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ کی مراد نہین اسلئے کہ اول جمعہ بعد آنیکے مدینہ میں ہوا اور مدت اقامتکی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعہ کے ہوتے ہین اور مقصود جابر کا ...... کثرت صحبت کا ہی ساتہ حضرتکے اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتہ تلوار کے مانند مکے کی اوسمین خطبہ پڑہے ساتہ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ خوشی سے مسلمان ہوئے ہون مانند مدینہ کے اوسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑہے اور ینابیع مین لکہا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم بلکہ کر پڑہے **وعن كعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم** اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہہ کہ وہ داخل ہوا مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹہے ہوئے پس کہا ابن عجرہ نے دیکہو طرف اس خبیث کے خطبہ پڑہتا ہی بیٹہے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جسوقت دیکہتے ہین سوداگری یا کہیل دوڑتے ہین طرف اوسکے اور چہوڑتے ہین تجکو کہڑے ہوئے یعنی خطبہ مین روایت کی یہہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تہے مدینہ والون پر بڑی تکلیف تہی ...... تو نکل گئے لینے کو باہر سوائے بارہ صحابی کے سب نکل گئے پس آیت مذکورہ اوتری اسمین جو ہی کہ چہوڑ دیتے ہین تجکو کہڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کہڑے ہوئے خطبہ پڑہتے تہے اور کہڑا ہوکر خطبہ پڑہنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی پس شرط ہون صحت ادا جمعہ کے ایک تو وقت ہی پس بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف نماز ظہر کے اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی اجماعاً پس نہین جایز ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہین جایز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بہی مگر امام مالک کے نزدیک جایز ہی اور شرط خطبہ کا بہی ہی کہ وقت مین پہلے نماز کے ...... نہین جایز اور یہہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنی اگر گہر مین پڑہ آوے تو نہین درست اور اسحدیث مین دلیل ہی ...... کہ ...... اوسکو حرام کا یا مکروہ کا اسلئے کہ ارتکاب کرنا خلاف اوسکا

مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا
وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا
وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سے اوسنے نقل کی صالح
بن خوات سے اوسنے نقل کی اوس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف
کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندی ساتھ حضرت کے اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرت نے ایک
رکعت ساتھ اوس جماعت کے کہ ساتھ تھی حضرت کے پھر رہے کھڑے اور پوری پڑھی اوس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھرے
اور صف باندی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ میں دشمن کے کھڑی تھی پس ادا کی ساتھ اون کے
ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کی سے پھر بیٹھے رہے بیٹھے ہوئے یعنی جب التحیات میں بیٹھے اور پوری کی اونہوں نے واسطے اپنے
یعنی جو باقی رہی تھی نماز اور پھر التحیات میں شریک ہوئے پھر سلام پھیرا حضرت نے ساتھ اون کے روایت کی یہ بخاری و مسلم
اور روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اوسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے
اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اوس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ ہے اسلئے
کہ قاسم بن محمد نے روایت کی یہ حدیث صلوۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اوسنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسا کہ آگے کی
روایت میں ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سنہ ۵ ہجری میں ہوا کہ لیے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادا کی
ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اوسکو اسلئے کہتے ہیں کہ مسلمان ننگے پاؤں تھے اور پانوں میں سوراخ
ہو گئے تھے اور ناخون ٹوٹ گئے تھے پس پانوں پر رقاع یعنی چیتھڑے لپیٹ لئے تھے اور یہ ایک طور ہی طوروں صلوۃ خوف
کے سے اسمیں بھی ہر جماعت نے ایک رکعت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن پہلے اتمام
نماز انحضرت کے یہ ہے کہ قضا کی انہوں کی بعد تمام کرنے نماز انحضرت کے اور پہلی صورت میں بعد تمام کرنے نماز حضرت کے پڑھی اور اسپر
عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نے ہ ع ہ ح ہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ
بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ

وَّلِطَائِفَةٍ اُخْرٰى تُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہی ساتہ لوگون کے نماز ظہر کی وقت خوف کی یعنی قصر کے پس نماز پڑہی ایک جماعت کو دو رکعتین پہر سلام پہیرا پہر آئی
جماعت دوسری پس نماز پڑہائی اونکو دو رکعتین پہر سلام پہیرا روایت کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں ف
بطن نخل نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی کے تو محمول ہی اسپر کہ حضرت
نے قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور بعد اوسکے دو رکعت نفل پڑہین کہ واسطے ان لوگون
کے پیچہے پڑہنا فرض کا درست ہی اور بموجب قواعد مذہب ہمارے کے نہایت مشکل ہی اسلیے کہ اگر حمل کیجاوے سفر
تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑہنے والے کا ساتہ نفل پڑہنے والے کی اور یہ درست نہین ہمارے نزدیک پس نہین تمل کیجاتا
فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوے یعنی اقامت پر تو منافی ہی اوسکے سلام پہیرا دو رکعت پر الا یہ کہ یون کہا جاوے
کہ یہ خصوصیت حضرت کی ہی اور اسپر قوم نے پس تمام کین دو رکعتین آخر کی بعد سلام کے [illegible]
کیا ہی طحاوی نے کہ یہ ابتدا امر اسلام کے وقت میں کہ نماز فرض دوبار پڑہی جاتی تہی واللہ تعالی اعلم ع الفصل

الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوترے درمیان ضجنان اور عسفان کے پس کہا
مشرکون نے یعنی آپسمین کہ واسطے مسلمانون کے ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اون کے باپون اور بیٹون
اونکے سے اور وہ نماز عصر کی ہی پس قصد کرو امر اپنے کا یعنی قتال کا پہر حملہ کرو اونپر حملہ کرنا ایک بار اور تحقیق جبرئیل آئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کرین اپنے اصحاب کو دو جماعتین پس نماز پڑہین ایک جماعت
کو اور کہڑی رہے جماعت دوسری پیچہے اون کے اور چاہئے کہ لیوین یعنی سب مصلی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنے
پس ہو واسطے اون کے یعنی ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین روایت
کی یہ ترمذی نسائی نے ف ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل مکہ سے

باب صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

یہ باب بیچ بیان نماز دونون عیدون کے ف یعنی عید فطر اور